بنسخہ طیبہ ... سماء

الحمد للہ والمنہ کہ این ایا ... برکت منا فیض تصا

موسوم بہ

عمدۃ الصحائف فی حال اہل الکشف والمعارف

مولفہ

فضایل مآب کمالات اکتساب محیط دائرہ افاضت عام نفع خواہ اہل اسلام راسخ القدم سجادہ شریعت مقلد اصحاب طریقت محب محبان خالق ارض و سما تابع سنت رسول خدا پیر احکام اللہ العلیم طور الیصال منفعت الکلیم اعنی جناب مولوی محمد عبد الکریم صاحب حنفی قادری ادامہ اللہ العلیم بالفیض العمیم

باہتمام بندہ بارگاہ احد حافظ جلال الدین احمد غفر اللہ الصمد

مطبع انوار احمدی واقع الہ آباد میں چھپی

فہرست کتاب

یا فتاح

ولا تعسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا وشفیعنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ
واصحابہ وازواجہ امہات المؤمنین وذریاتہ واہل بیتہ واولیاء امتہ اجمعین
بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر سراسر تقصیر بندہ اثیم راجی رحمۃ ربہ الرحیم محمد عبد الکریم حنفی قادری
غفر اللہ العظیم ذنوبہ بلطفہ العمیم وستر عیوبہ بکرمہ الجسیم ابن جناب غفران مآب شیخ علی الدین المحسن
رحمہ اللہ الوہاب ساکن حال مقام احمد آباد عرف موضع نارا پرگنہ کڑا ضلع الہ آباد
خدمت میں برادران دینی کے عرض پرداز ہے کہ باوجود تیقن عدم ثبات چند روزہ
حیات کے بہ اغوائے شیطان لعین کہ بشہادت کلام رب العالمین بنی آدم کا عدو مبین
ہے و باقتضائے اطاعت نفس امارہ کہ بدلالت قول رسول امین انسان کا دشمن
در کمین ہے جو اعمال قبیحہ کہ اس نقیر نامہ سیاہ سے سرزد ہوئے بیرون از حد قیاس
و تخمین ہیں اور جو افعال ذمیمہ کہ مجھ سراپا گناہ سے صادر ہوئے خارج از حیطۂ احصا کے

اثیم بروزن کریم یعنی گنہگار ۱۲ غیاث اللغات از کنز اللغات وکذا فی المنتخب

عقل دوربین مفہوم من آنم کہ من دانم کا مصداق ہے چکارہ زمان ہی مضمون آیۂ کریمہ
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ہر آئینہ باعث اطمینان
ہے سوائے فضل الٰہی و شفاعت حضرت رسالت پناہی کے اور کوئی وسیلہ
نجات کا نظر نہین آتا و بجز اعانت و امداد ارواح طیبات حضرات پیران طریقت
قدس اللہ اسرارہم کے کوئی ذریعہ ثبات کا خیال مین نہین گذرتا اَسْئَلُكَ يَا مُجِيْبَ
الدَّعَوَاتِ اَنْ تُوَفِّقَنِيْ بِفِعْلِ مَرْضِيَّاتِكَ وَيَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ اَسْئَلُكَ اَنْ
تُجَنِّبَنِيْ عَنِ ارْتِكَابِ مَنْهِيَّاتِكَ الحاصل حالت کذائی شرف بیعت حاصل کرنے کے
داعی ہوئی بنا برعلیہ بیعت جناب فیض انتساب قبلۂ دین و ایمان فیض بخش دوران اور
مغفور و استاد مکرم جناب مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب الملقب بہ شاہ مشتاق احمد
حنفی قادری دامت فیوضہ کہ سابق سے مرید و خلیفہ پیر روشن ضمیر بیکسون کے
دستگیر شیخ المشائخ ہادی انام پیشوائے عارفان عالی مقام مقبول بارگاہ احد حضرت
مولانا آخوند حافظ عبد العزیز الملقب بشاہ مقبول احمد قدس اللہ سرہ العزیز کے ہین
شہر سراپا بہر دہلی شریف مین پہونچکر تاریخ بیسوین ماہ مبارک رمضان شریف ۱۲۹۰ھ
روز پنجشنبہ کو بوقت اول عصر حضرت آخوند صاحب موصوف کی خدمت بابرکت
مین حاضر ہوکر سعادت قدمبوسی سے مشرف ہوا اور سلسلۂ عالیہ قادریہ مین شرف
بیعت حاصل کرکے حمد و شکر جناب مسبب الاسباب کا بجالایا الحمد للہ کہ منعم حقیقی نے
نے اس گنہگار کو محض بعنایت فضل و کرم اس نعمت عظمیٰ سے سربلند و سرفراز فرمایا
اللہ تعالیٰ اس نعمت کبریٰ سے کسی مسلمان بھائی کو محروم نہ رکھے آمین ثم آمین
اپنے جمیع مسلمانان کو یہ نعمت عظمیٰ عنایت کرے بطفیل حضرات پیران طریقت کے

رغبت ہوئی اور خیال مین یہ گذرا کہ اگر مختصر حالات حضرات صوفین کے بہ ترتیب سلسلہ
بطور ایک رسالہ کے زبان اردو مین تحریر ہوجاوین تو شائقین اوراک حالات بزرگان
دین کو فائدہ بخش ہوگا لہذا کمر جہد و کوشش مستحکم باندہکر متجسس حالات حضرات بابرکات
کا ہوا جن حضرات کا حال جہانتک دریافت ہوسکا بطور اختصار کے ان اوراق مین قلمبند
کرکے نام اس رسالہ کا **عمدۃ الصحائف فی حال اہل الکشف والمعارف**
رکہا اور چونکہ واسطے دریافت حالات کے اولاً دریافت ہونا اسماء مبارک حضرات مظہر
کرامات کا بہ ترتیب شجرہ پر ضرور تہا لہذا پہلے بجنسہ نقل شجرہ عطیہ جناب پیر و مرشد برحق
نور اللہ مرقدہ لکہہ دیا بعدہ حسب رغبت دل چند سطور توحید باری تعالی عز اسمہ کے
لکہے از ان بعد حالات حضرات مشایخ طریقت کے شروع کیا از انجا کہ تحریر شجرہ
مین سلف سے دو طریق اور ہین ایک نزولاً یعنی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے نام مبارک سے شروع اور اپنے شیخ طریقت کے نام پر ختم ہو دوسرا
عروجاً جو اسکے بالعکس ہے چونکہ شجرہ اس فقیر کا عروجاً ہے ایسی صورت مین ترتیب
تحریر حالات حضرات مشایخ کرام مقتضی رعایت عروج ہتی مگر تقاضاے ادب
تقدیم تحریر حالات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سبب ہوا مجبوراً
طریق اول ملحوظ رکہا و نیز حالات خلفاء ثلثہ و حضرت امام حسن و بعض آئمہ اثنا عشر
جنکے نام نامی شجرہ مین نہین ہین اور خاطر عقیدت گزین اونسے محبت و موانست
رکہتی ہے بتکمیل سعادت اندوزی کے لئے اس ترتیب سے کہ ذکر اصحاب ثلثہ
بذیل تذکرہ شریفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ اجمالاً [illegible] سبط اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے احوال سے [illegible] اور بعض آئمہ اثنا عشر کا بیان

فیض تبیان حضرت امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری کے ضمن میں اور حضرت مرشد برحق قدس سرہٗ کے بھی بعض خلفا رکا ذکر حضور والا کی واقع کے ہمراہ درج کیا اور آخر کتاب مین پانچ جدول اس ترتیب سے مرتب کیے کہ

جدول اول مین تاریخ وصال حضرات مندرجہ شجرہ کی بقید سنہ وغیرہ بہ ترتیب ل تحریر حالات کے ہین **جدول دوم** مین تاریخ اعراس حضرات موصوفین بلا خیال ترتیب حالات صرف بہ ترتیب مہینہ و تاریخ کے ہین **جدول سوم** مین مثل جدول اول کے تواریخ وصال اون حضرات کے ہین جو مندرجہ شجرہ نہین ہین مگر ذکر حالات اونکے اس رسالہ مین درج ہین **جدول چہارم** مین مطابق جدول ثانی تواریخ اعراس حضرات مندرجہ جدول سوم کے ہین **جدول پنجم** مین مثل جدول دوم و چہارم کے تواریخ اعراس بعض اون بزرگان دین کے ہین جنکا ذکر اس رسالہ مین نہین ہے واس فقیر کو تواریخ اونکے اعراس کے معلوم ہوے ہین۔ جدول دوم و چہارم و پنجم اس غرض سے ہونگے کہ طالبان تاریخ اعراس کو وقت واقع ہونو ہر مہینہ مین دریافت کر لیوین کہ اس مہینہ کی فلان فلان تاریخ مین فلان فلان حضرات قدس اللہ اسرارہم کا عرس شریف ہے اس ترتیب سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انشاء اللہ تعالے کوئی عرس سہواً بھی نہ رہجانے پاویگا۔ واضح رہے کہ اس کتاب مین استعمال لفظ (آپ) کا اکثر مقام پر ہوا ہے پس اس لفظ سے وہی حضرت مراد ہین جنکے حالات و ذکر مین یہ لفظ مستعمل ہے ناظرین رسالہ ہذا سے امید یہ ہے کہ اگر اس رسالہ کے ملاحظہ سے حظ اوٹھاوین تو اس فقیر کو دعاے خیر سے یاد فرماوین اور اگر کہین خطا و سہو پاوین تو براہ لطف و عنایت

اوسے چھپاویں اور حرف گیری سے چشم پوشی کرکے اوسے درست فرماویں
ارحم الراحمین جملہ مسلمین و مسلمات پر اپنا رحم فرماوے اور معصیت لشے در گذر کرکے
عاقبت بخیر کرے آمین اَسْئَلُكَ یَا مَنْ هُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَنْ تُحْیِیَنِیْ عَلَی
الْاِسْلَامِ وَتَوَفَّنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ ۝ وَیَا مَنْ یَّرْحَمُ الْعَاصِیْنَ وَالْمَسَاكِیْنَ
اَنْ تَحْشُرَنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ یَا رَءُوْفُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحْمٰنُ اٰمِیْن

نقل شجرہ طیبہ عطیہ جناب حضرت پیر و مرشد قدس اللہ سرہ العزیز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ
الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَی الْمَلٰٓئِكَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَبِهٖ اَلُوْذُ هٰذِهٖ
شَجَرَۃٌ طَیِّبَۃٌ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ الٰہی بعجز و نیاز خاک پائے
محبان خود و غبار پائے محبوبان خود العبد الفقیر المسکین الغریب الراجی الی رحمۃ اللہ
الغنی الملک الوہاب حافظ عبد العزیز الملقب بشاہ مقبول احمد
کہ با تو دارد عفا اللہ عنہ الٰہی بعجز و نیاز قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین یگانۂ حضرت
صمدیت مقبول بارگاہ احدیت حضرت شاہ محمد غوث کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بعجز و نیاز سید السادات معدن الکرامات والبرکات سید المحبین سند المحبوبین
تاج العاشقین سراج العارفین متصف بصفات اللہ الواحد الاحد الصمد حضرت سید
شاہ آل احمد کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز الٰہی بعجز و نیاز سید السادات
محبوب الاولیاء و برہان الاصفیاء حضرت سید شاہ حمزہ کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز سید السادات محبوب الاولیاء قطب العارفین اسوۃ الواصلین حضرت سید شاہ آل محمد کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز الٰہی بعجز و نیاز سید السادات سلطان العاشقین قدوۃ المحبین حضرت سید شاہ برکت اللہ کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز الٰہی بعجز و نیاز سید السادات مخزن حقایق و معارف میر سید شاہ فضل اللہ کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بعجز و نیاز قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز سید العارفین سند المحققین میر سید محمد کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ مخدوم جمال اولیا کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ ضیاء الدین المعروف بہ قاضی جیا کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ حضرت محمد بھکاری کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز سید السادات منبع الحسنات میر سید ابراہیم ایرجی کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ بہاء الدین کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز سید السادات میر سید احمد جیلانی کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز سید السادات معدن البرکات میر سید حسن کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز سید السادات جامع الکمالات میر سید موسیٰ کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز سید السادات میر سید علی کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز سید السادات میر سید محی الدین ابی نصر کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز سید السادات میر ابو صالح کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز سید السادات میر سید عبد الرزاق کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰهی بعجز و نیاز سید السادات قطب الکونین غوث الثقلین محی الدین حضرت ابو محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی که با تو داشت قدس الله سره العزیز

الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ ابو سعید ابو الخیر مخزومی که با تو داشت قدس الله سره العزیز

الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ ابو الحسن علی محمد یوسف القرشی الهکاری که با تو داشت قدس الله سره العزیز

الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ ابو الفرح یوسف طرسوسی که با تو داشت قدس الله سره العزیز

الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ عبد الواحد بن شیخ عبد العزیز تمیمی که با تو داشت قدس الله سره العزیز۔

الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ امام ابوبکر شبلی که با تو داشت قدس الله سره العزیز

الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ خواجه جنید بغدادی که با تو داشت قدس الله سره العزیز

الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ خواجه سری سقطی که با تو داشت قدس الله سره العزیز

الٰهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ خواجه معروف کرخی که با تو داشت قدس الله سره العزیز

الٰهی بعجز و نیاز سید السادات حضرت سید امام موسی رضا رضی الله تعالیٰ عنه که با تو داشت قدس الله سره العزیز۔

الٰهی بعجز و نیاز سید السادات حضرت سید امام موسی کاظم رضی الله تعالیٰ عنه که با تو داشت قدس الله سره العزیز۔

الٰهی بعجز و نیاز سید السادات حضرت سید امام جعفر صادق رضی الله تعالیٰ عنه که با تو داشت قدس الله سره العزیز۔

الٰهی بعجز و نیاز سید السادات حضرت سید امام محمد باقر رضی الله تعالیٰ عنه

کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بعجز و نیاز سید السادات حضرت سید امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بعجز و نیاز سید السادات مقبول کونین حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بعجز و نیاز سید السادات امام المسلمین امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کہ با تو داشت کرم اللہ وجہہٗ۔

الٰہی بعجز و نیاز سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ کہ با تو داشت صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی عاقبت محمد عبد الکریم بخیر گردانی بحرمت النبی وآلہ

توحید باریتعالیٰ عز اسمہ

ایزد سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ جس شخص کا اسپر ایمان ہے وہ مسلمان ہے اور جو شخص اس سے منکر ہے وہ کافر مشرک اور بے ایمان ہے شیطان رہزن ایمان اپنے فکر سے یک لحظہ غافل نہیں جو مسلمان اوسکے تدارک سے غافل ہے وہ عاقل نہیں ایمان حضرت انسان کے دلمیں ایک نعمت عظمیٰ ہے جو شخص اس نعمت عمدہ کی حفاظت کرے وہ از زمرہ اہل ہدیٰ ہے اللہ اسم ذات ہے اور سب اسماء اوسکے اسماء صفات نہ اوسکے بیٹا ہے نہ بیٹی نہ ماں ہے نہ باپ

نہ بہائی ہے نہ بہن نہ چچا ہے نہ پہوپہی نہ ماموں ہے نہ خالہ نہ جورو ہے
نہ سالے وہ ایک ذات واحد ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور وہ یگانہ ہی کوئی
اوسکا ہمسر نہین اور ہمیشہ سے ہی اوسکی ابتدا نہین اور ہمیشہ رہیگا اوسکی انتہا نہین وہ
ازلی اور ابدی ہے اوسکی ہستی اوسکی ذات سے ہی اسواسطے کہ وہ کل کا خالق ہے
اور سب اوسکی مخلوق اور خالق کا قیام اپنی ذات سے ہی اور سب چیزون کا قیام
اوس خالق کے سبب سے ہی وہ نہ جوہر ہے نہ عرض وہ کسی چیز مین حلول نہین
کرتا اور وہ بے مثل ہے کوئی چیز اوسکے مانند نہین اوسکی واسطے کوئی صورت و شکل
نہین کمیت و کیفیت کو اوسمین کچہ دخل نہین جو کمیت و کیفیت خیال مین آوے اور
دلمین گذرے اوس سے وہ پاک ہی کیونکہ سب خطرات فانی ہین اور وہ اور اوسکی
سب صفات اوسکی مثل ذات کے قدیم ہین اور مخلوق کے صفت کے ساتہ مشابہت
نہین رکہتی بلکہ صرف نام مین مشارکت ہے وہم و خیال مین جو صورت آتی ہے
اوسکا پیدا کرنے والا بہی وہی ہے چہوٹائی بڑائی اور مقدار کو اوسمین کچہ دخل نہین
کیونکہ یہ چیزین اجسام عالم کی صفتین ہین اور وہ جسم نہین ہے نہ اوسے جسم کے
ساتہہ کچہ علاقہ ہی وہ سب پر غالب اور عزیز ہی وہ کسی جگہ معین مین نہین ہی نہ اوسکی ذات
جگہہ لینے والی چیز ہے جو کچہ عالم مین ہے سب عرش کے نیچے ہے اور عرش اوسکی
قدرت کے نیچے مسخر ہے اور وہ عرش پر ہے لیکن اسطرح عرش پر نہین ہے جیسے
کوئی جسم کسی جسم کے اوپر ہوتا ہے اسواسطے کہ وہ جسم نہین ہے اور عرش اوسے
اوٹہائے ہوئے نہین ہے بلکہ عرش اور حاملان عرش سب اوسکے حکم مین قائم
ہین وہ آج بہی ویسا ہی ہے جیسا عرش پیدا کرنے کے قبل تہا اور ابد تک ایسا ہی رہیگا

رہیگا اسواسطے کہ اوسکی ذات اور صفات مین کچھ تغیر اور تبدل نہین اور جسطرح
اس جہان مین اوسے بے چون وبیچگون پہچانتے ہین اوسیطرح اوس جہان مین
اوسے بے کیف وبے نمون دیکھینگے وہ دیدار اس جہان کے دیدار کے قسم
سے نہین ہے کیونکہ دنیا کی بصر متحمل اوسکے دید کی نہین جیساکہ تجلی کو ہ طور اسپر
گواہ ہی بخلاف بصر آخرت کے حق تعالیٰ کسی چیز کے مانند نہین ہے لیس کمثلہ شئی
اسپر شاہد ہے اور اوسکی قدرت کمال کے درجہ پر ہے کہ کسی طرحکی عجز ونقصان
اور ضعف کا اوسمین گذر نہین ہی اوسنے جو چاہا سو کیا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے
جو چاہیگا سو کریگا اوسکے کام مین کسیکو دخل نہین ہے ساتون آسمان
وساتون زمین اور عرش وکرسی اور جو کچھ ہے سب اوسکے قبضۂ قدرت مین ہین
اوسکے سوا کسی چیز پر کسیکا کچھ اختیار نہین پیدا کرنے مین کوئی اوسکا یار ومددگار
نہین تمام عالم اوسیکا پیدا کیا ہوا ہے اور ہر شے مین اوسیکا ظہور ہے جملہ اشیا کا
موجد وہی ہی ایک درخت مین مختلف رنگ کے پہول اور ایک پہول مین مختلف
رنگ کی پنکھریان پیدا کرنا اوسیکی شان ہے دین ودنیا کا انتظام سب وہی کرتا
ہے جیسا چاہتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سب کا انجام کرا دیتا ہی حاکم
حقیقی وہی ہے اور احکم الحاکمین کی صفت اوسی مین ہے حکام مجازی سے
جو چاہتا ہے حکم دلوا دیتا ہے جسکو چاہتا ہے سعید کرتا ہے جسکو چاہتا
شقی کرتا ہے پیر برصیصہ کے حکایت ہے کہ ولی تھے اور تمام عمر ریاضت
وعبادت مین بسر کی اخیر وقت مین مرتکب زنا وقتل ودروغگوئی کے ہوے
حتی کہ جان جانے کے وقت ایمان بھی شیطان کے نذر کر دیا و برخلاف

اسکے ایک شخص تمام عمر فاسق وفاجر رہا اوسکی زیادتی فسق وفجور سے اوسکا باپ اوس سے بہت ناراض تھا جب وہ مرا تو بوجہ رنج دلی کے اوسکے باپ نے اوسکی تجہیز تکفین نہ کی عالم رویا مین اوسنے اپنے اوسی پسر فاسق کو دیکھا کہ بہشت مین بہت آرام سے ہے بڑے تعجب سے بارگاہ احدیت مین عرض کی کہ خداوندا یہ شخص تمام عمر فاسق وفاجر رہا ہے اسکے یہ مرتبہ ہونے کی کیا وجہ ہے حکم ہوا کہ یہ تیرا بیٹا تھا تو نے اسکے اوپر رحم نہ کیا مگر چونکہ میرا بندہ تھا لہذا مین نے رحم کیا فقط سبحان اللہ کیا شان اور کیا اوسکی قدرت ہے۔

ابو جہل از کعبہ می آید وابراہیم از بتخانہ ÷ کار بعنایت است باقی بہانہ

بھلا جز فضل حق اے واعظو تقویٰ طہارت کیا ہمارا زہد کیا ہم سب گنہگارونکی طاعت کیا

ہم عاصی ہین وہ مالک ہے رضا مین اوسکی حجت کیا اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

دم مارنے کی جگہ نہین ہے صرف اوسکے رحم وکرم کی امید رکھنا چاہیئے جسکو جب تک چاہتا ہے دنیا مین رکھتا ہے اور جسکو جس ذریعہ سے چاہتا ہے دنیا سے اوٹھا لیتا ہے ہر ایک امر مین اوسیکا اختیار ہے دنیا مین ماں باپ بھائی بہن بیٹا بیٹی زوجہ شوہر عزیز قریب دوست آشنا مین آپس کی محبت ڈال دیتا ہے اور انہین سے ہر ایک کے حقوق ہر ایک کے ذمہ اوسی نے قائم کیے ہین ہر ایک کے حقوق ادا کرنا اوسیکی فرمان برداری ہے عالم اور جو کچھ عالم مین ہے سب اوسیکے مخلوق ہین اور جس چیز کو اوسنے پیدا کیا ہے حکمت

و مصلحت کے ساتھ پیدا کیا اگر کوئی کسی چیز مین سوچے کہ اسکو یون ہونا چاہیے
یہ اوسکی خطا ہی اور وہ غافل از حکمت و مصلحت خدا ہی اوس شخص کی مثل اوس اندھے
کی سی ہے جو کسی گہر مین جاوے اور وہان ہر چیز قرینہ کے ساتھ اپنی اپنی جگہہ
پر رکہی ہو وہ بغیر دیکہے کسی چیز سے ٹھوکر کہا کر گر پڑے اور کہے کہ یہ چیز سر راہ
کیون رکہی تہی حالانکہ اوسے راہ سوجہتی ہی نہین جو کچہہ دکہہ درد بیماری ناتوانی
عاجزی اوسنے پیدا کی سب مین مصلحت و حکمت ہی کہ علم اوسکا اوسی علام الغیوب
کو ہے وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے اوسکا علم ہر چیز کو گہیرے ہوئے ہے سب سے
عرش اعلی سے تحت الثری تک کوئی چیز بغیر جانے ہوے اوسکی نہین اسواسطے
کہ سب چیزین اوسکے حکم سے ظاہر ہوئی ہین بلکہ دریا کی ریگ اور درختون
کے پتون اور دلون کے خطرون کی تعداد اوسکے علم مین کہلی ہوئی ہی اور جو کچہہ
عالم مین ہے سب اوسکے چاہنے اور ارادہ سے ہے اور ہر چیز تہوڑی ہو یا
بہت چہوٹی ہو یا بڑی اچہی ہو یا بری گناہ ہو یا عبادت کفر ہو یا ایمان نفع
ہو یا نقصان زیادتی ہو یا کمی رنج ہو یا راحت بیماری ہو یا صحت اوسکی تقدیر
اور مشیت اور حکم سے ہے اگر آدمی جن شیطان فرشتہ تمام عالم اکٹھا ہو کر
عالم مین سے ایک ذرہ کا ہلانا یا کسی جگہہ رکہنا یا اوٹہانا یا گہٹانا یا بڑہانا چاہین تو
بلا اوسکے حکم کے نکر سکین جس چیز کے ہونے پر اوسکی مرضی ہو کوئی اوسے دفع
نہین کرسکتا اور جو کچہہ تہا اور ہی اور ہوگا سب اوسکی تقدیر اور تدبیر سے ہے جملہ امور
اوسیکے ارادہ پر موقوف ہین لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ جسطرح وہ
ہر چیز کا جاننے والا ہے اوسیطرح ہر چیز کا دیکہنے سننے والا بہی ہے وہ نزدیک

اوسکے شنوائی مین برابر ہے تاریکی روشنی اوسکے بینائی مین یکسان ہے
اندہیری رات مین چیونٹی کے پیر کی آواز سنتا ہے تحت الثریٰ مین جو کیڑا
ہوا اوسکی رنگت اور صورت دیکھتا ہو نہ آنکھ سے اوسکی بینائی ہے نہ کان سے
اوسکی شنوائی ہو اور جسطرح اوسکے کل کام تدبیر اور سعی سے نہین ہین اوسیطرح
اوسکا پیدا کرنا بھی بذریعہ واسطہ وآلہ نہین جو خبر اوسنے دی وہ سچ ہے اوسکا
وعدہ وعید سب حق ہے جسطرح وہ زندہ بینا دانا شنوا توانا ہے اوسیطرح
گویا بھی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بلا واسطہ کلام کیا اوسکی بات کا کام
وزبان لب ودہان سے نہین ہے جسطرح آدمی کے دل سے بے آواز وحرف
کی بات آتی ہے حق تعالے کی بات بے حرف وآواز ہونے مین اس سے
زیادہ پاک اور منزہ ہے قرآن شریف توریت انجیل زبور اور پیغمبرون پر جتنے صحیفے
اُترے ہین سب اوسیکا کلام ہے اور اوسکا کلام اوسکی صفت ہے اور اوسکی
سب صفتین قدیم ہین اور ہمیشہ سے ہین اور اوسکا فرمان سب خلق پر واجب العمل
ہے پس مقتضاے ایمان یہ ہے کہ اوسکی فرمان برداری کرتا رہے پابندی
شریعت وطریقت کی نہ چھوڑے جو احکام اوسکے ہین دل وجان سے بجا لائے
اور اپنے وجمیع مسلمانون کی بہبود کے لئے دعا کرتا رہے اوسکی ذات ارحم الراحمین
ہے دعا قبول ہونے کی امید قوی ہے اسلئے کہ حق تعالے فرماتا ہے وَقَالَ
رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اوسکی فرمانبرداری اور نیز دعا کرنے کے بعد
بمضمون آیۂ کریمہ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط امید بہبود کی رکھے
اوسکی رحمت کے دریا موج زن ہین اوسکی درگاہ سے کسیوقت ناامید

نہونا چاہئے مگر عمل نیک کرنا ضرور ہے بقول بزرگون کے بے عمل نیک امید
بہبودی کی رکہنا مرض ہے پس خدا کی درگاہ مین ہر دم یہ دعا کرتا رہے
کہ اللہ تعالی توفیق عمل نیک کی عطا فرماوے کیونکہ توفیق عمل نیک کی
دنیا و افعال ذمیمہ سے بچاتا بہی اوسیکا کام ہے و معاملہ آخرت کا اوسکی
رحمت پر موقوف ہے مگر اوسکی فرمانبرداری و عمل نیک کرنے مین غفلت
نہ چاہئے کیونکہ یہ غفلت علامت بد ہے حق تعالی نے عالم کو دو قسم پر
پیدا کیا ہے ایک عالم اجسام دوسرا عالم ارواح اور اجسام کو ارواح کا
مقام بنایا تا کہ اس عالم سے زاد آخرت لین اور ہر شخص کے رہنے کی ایک
مدت مقرر فرمائی ہے اوس مدت مین گہٹا او ر بڑہا و نہین جب اجل آجاتی
ہے تو جان بدن سے جدا ہو جاتی ہے اور بروز قیامت جو حساب اور
مکافات کا دن ہی قالب کو پہر جان دیجائیگی اور سبہون کو قبرون سے اوٹہا کر
کہڑا کرینگے اور ہر شخص اپنے کردار اعمال نامہ مین لکہے ہوئے دیکہے گا او
جو کچہہ دنیا مین کیا ہے سب اوسکے پیش نظر ہوگا عبادت اور گناہ کے
مقدار کو ایسے ترازو مین جو اس کام کے لایق ہوگی تول کر بتا دینگے وہ
ترازو اس جہان کے ترازو کے مشابہ نہین ہے پہر سبہونکو پل صراط پر چلنے
کا حکم ہوگا اور صراط نہایت تاریک اور بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے
زیادہ تیز ہے جو کوئی اس جہان مین صراط مستقیم یعنے شرع پر قایم رہا ہوگا
اوس صراط پر آسانی سے گذر جاوے گا اور جسنے اس جہان مین سیدہی راہ نہ اختیار
کی ہوگی اوس صراط پر سے پل سا بیگا کٹ کر دوزخ مین گر پڑیگا کسی جماعت کو

بیحساب بہشت مین لیجاینگے کسی گروہ کا حساب آسانی سے کسیکا غیر
آسانی سے کرینگے آخر سب کافرون کو دوزخ مین بہیجینگے کہ وہ کبہی نجات
نہ پاینگے فرمانبردار مسلمانونکو جنت مین داخل کرینگے اور گنہگار مسلمانون مین سے
جو لوگ بشفاعت شافعین یا محض لفضل رب العالمین بخشے جاوینگے جنت
اونکا مقام اور ہر آئینہ اونکو آسایش و آرام ہے اور باقیون کو فرشتے دوزخ
مین لیجاینگے اور بمقدار اونکے گناہون کے معذب کر کے پہر جنت مین لیجاینگے
اور چونکہ حق تعالے کے علم قدیم مین یہ امر ٹہر چکا ہے کہ بعض آدمی شقی اور بعض
سعید ہونگے اور علامت شقاوت و سعادت کی آدمی پہچان نہین سکتا تہا
لہذا خداوند کریم نے اپنے فضل عظیم و کرم عمیم سے پیغمبرونکو ہدایت کے واسطے
مبعوث فرمایا تاکہ سعادت اور شقاوت کی راہ اونکو بتاوین اور اتمام حجت کے لیے
اونکو خدا کے احکام سناوین پہر سب پیغمبرون کے بعد ہمارے رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء والمرسلین اور سید الاولین والآخرین
ہین خلق کی ہدایت کو بہیجا اور تمام جن و انس کو آپکی اتباع اور اطاعت کا
حکم فرمایا کہ کوئی اونکے دایرہ اطاعت سے قدم باہر نہ رکہے اور چونکہ آپکی
ذات بابرکات خیر النبیین ہے بنابران آپکی امت کو خیر الامم فرمایا پس اسکے لیے
یہ امر معلوم ہوچکا کہ جملہ امور اللہ ہی کے جانب سے اور اوسیکے حکم سے ہین اور سب
امور اوسیکی ذات سے متعلق ہین و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اوسکے اور رسول
اوسکے ہین تو اللہ تعالی کی وحدانیت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت
مین کسی طرح کا شک نہین لانا چاہئے اور باوجود ان دلائل قاطعہ کے پہر بہی اگر

کوئی شخص شبہہ کرے تو وہ کافر وبے ایمان ہے اے بھائی مسلمانون تھوڑا
حال آخرت کا جو مختصر اوپر بیان ہو چکا ہی جب تم نے معلوم کرلیا تو تم سب مسلمانونکو
چاہیئے کہ اللہ تعالی جلشانہ کو وحدہ لاشریک لہ سمجھو اور اوسکی وحدانیت کی گواہی
دیتے رہو اور جناب رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول برحق جانو اور
کلمہ طیب یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جسطرح زبان سے کہتے ہو اوسطرح
اوسکے معنی دل سے سمجھو اور تصدیق کرو کہ اوسمین کسیطرحکا شک وشبہہ نہین ہے
اور کلمہ طیبہ کے معنی پر اچھی طرح اعتقاد کرے کہ خدا کو واحد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو رسول برحق سمجھو اور خدا کی وحدانیت پر اور اوسکے پیغمبرون کی رسالت پر اور اوسکے
کتابون پر اور اوسکے ملائکہ پر اور روز قیامت اور حشر ونشر پر اور اوسکے جمیع احکام
پر جان ودلسے ایمان لاؤ کہ آخرت مین یہی کارآمد ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ
وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ ۝ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَ
رُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ
اس طرح پر اپنے ایمان کو مضبوط کرنا چاہیے واگر شاید کسی وقت اسکے خلاف
کچھ ذہن مین آوے تو اوسکو وسوسہ شیطانی سمجھنا چاہیئے اور یہ سمجھنا چاہیئے
کہ جسقدر اللہ تعالی نے ہماری عقل کو رسائی دی ہے اوسقدر ہماری عقل
مین آتا ہے اور جو امر کہ ہمارے فہم وادراک سے باہر ہے اوسکا ہمارے ذہن
مین آنا ظاہر ہے اور یہ بھی اللہ تعالے کا ایک انتظام ہے جو عقل کو زیادہ
رسائی نہین دی اور وساوس شیطانی سے یہ کہکر بچنا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالے
کو بلا دلیل واحد صمد سمجھتے ہین اور احکام قرآن شریف اور فرمان رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمکو کافی ہو وافی ہین اسطرحپر اپنے دلکو سمجھاکر بیدار و ہوشیار ہوجانا چاہئے ایک عمدہ ترکیب وسوسۂ باطل سے بچنے کی یہ ہے کہ جسوقت کوئی وسوسہ دل مین آنے لگے اسیوقت لاحول پڑھکر فوراً دلکو اوسکی طرف سے پھیرکر کلمہ طیبہ کے معنی کی طرف یا کسی اور احکام الہی کے طرف متوجہ کردے اور واسطے بچنے کے مکروحیلہ و وسوسۂ شیطانی سے حق سبحانہ تعالی سے دعا کرنا شروع کرے اس ترکیب سے انشاء اللہ تعالے وسوسۂ باطل دل مین نہ جمنے پاوےگا اور سچا آورہی احکام احکم الحاکمین و فرمان سید المرسلین مین خوب مشقت و جانفشانی سے مستعد رہنا چاہئے اور اللہ تعالی کی محبت دل مین پیدا ہونے کی کوشش کرو وہمہ تن اوسکی محبت مین مشغول رہو کہ اپنے آپکو فانی اور سب کو باقی سمجھو اور جس چیز کو دیکھو سب کو اوسیکا مظہر جانو ؎

کہ بچشم دل مبین جز دوست ہرچہ بینی بدان کہ مظہر اوست

جب تم اس طرحپر ہوجاؤگے اور بجان و دل اللہ سے دوستی رکھوگے تو اللہ تعالے بھی تمکو دوست رکھیگا اور اللہ تعالی اپنے دوست کو ذلت و خواری سے بچاتا ہے اور جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم و آئمۂ اطہار و اصحاب کبار رضی اللہ عنہم و مقتدایان شریعت و طریقت علی الخصوص جناب غوثیت مآب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ و دیگر خاصان خدا کی محبت بھی عین خدا کی محبت ہے کیونکہ دوست کا دوست بھی اپنا دوست ہوتا ہے پس اون حضرات کی محبت بدرجہ کمال اپنے دل مین پیدا

کردیہانتک کہ دل مین سوائے محبت الہی و محبت رسول الہی و محبت پیران طریقت و محبت دیگر محبان و خاصان خدا کے اور کسی چیز کی گنجایش نرہے

ہرچہ آید در دلم غیر تو نیست — یا تو ئی یا بوے تو یا خوے تو

جب سوائے اس قسم کی محبت کے دل مین اور کسی بات کی گنجایش نہی ہیگی تو شیطان رجیم آپ ہی پشیمان رہیگا اور وسوسون کے ڈالنے سے حیران رہیگا اور خدا یلا کد و کاوش ملجائیگا محبت دنیا و فکر عقبیٰ سب سے نجات ملجائیگی آزادی از سر نو حاصل ہوجائے گی اگر قسمت مین ہو تو اس سے بڑہکر کوئی دولت نہین ہے اللہ تعالے بالطفیل اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمکو اور سب مسلمانون کو اپنی محبت و اپنے حبیب اور اپنے جمیع محبان وخاصان کی محبت عطا فرماوے اور توفیق عمل نیک کی عنایت کرے اور دین اسلام پر قائم رکہے اور بعقیدہ صحیحہ امت مرحومہ مین قبول فرماوے اور دنیا سے با ایمان اوٹھاوے۔ آمین۔

حالات حضرت سرور انبیا علیہ الصلوۃ والثنا خاتم النبیین فخر مرسلین

اللہ عزوجل نے واسطے ہدایت اپنے بندون کے ایک لاکھ سے زیادہ پیغمبر دنیا مین مبعوث فرماکر سب کو حکم رہنمائی کا فرمایا اون سب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم پیغمبران و بندہ خدا و محبوب خدا و مقبول خدا ہین و باعث وجود کائنات و مصداق لولاک لما خلقت الافلاک صرف آپ ہی کی ذات بابرکات ہے صلے اللہ علیہ وسلم حدیث صحیح مین وارد ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنی سب سے پہلے اللہ جلشانہ نے میرے نور کو پیدا کیا وَکُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ یعنی میں پیغمبر تھا اوسوقت میں کہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنی پیدا نہیں ہوئے تھے ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکا نور سب سے پہلے پیدا کیا اور سب سے پہلے پیغمبری بھی آپ ہی کو عنایت فرمائی گو دنیا میں ظہور آپکا سب پیغمبروں کے بعد ہوا اسمیں علماء دین یہ نکتہ ارشاد فرماتے ہیں کہ چونکہ آپ روز ازل سے خاتم الانبیا قرار دئے گئے ہیں اسوجہ سے دنیا میں ظہور آپکا سب پیغمبروں کے بعد ہوا اگر مثل پیغمبری کے ظہور بھی آپکا سب سے پہلے ہوجاتا تو اور جملہ انبیا رسالت سے محروم رہجاتے غرضکہ آپ ہی کے نور سے آسمان و زمین ولوح وقلم وعرش وکرسی وچاند وسورج وستارے وجن وانس جمیع موجودات بنائے گئے وقلم نے بموجب حکم ربانی کے ساق عرش پہ لکھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ بعدہ جب خدا کو منظور ہوا کہ روشنی نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں پھیلاوے تب آدم علیہ السلام کو اپنا خلیفہ پیدا کیا و نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پیشانی میں چمکا کر دنیا میں بھیجا اور وہ نور حضرت آدم علیہ السلام سے مرتبہ مرتبہ منتقل ہوتا ہوا آپکے والد ماجد عبداللہ تک آیا جب عبداللہ کا نکاح بی بی آمنہ کے ساتھ منعقد ہوا تب وہ نور متبرک پشت عبداللہ سے منتقل ہوکر آپکی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کے رحم میں آیا آخرکار جب وقت ظہور ذات بابرکات علیہ الثناء والتحیات کا آگیا تب بارھویں تاریخ ماہ ربیع الاول دوشنبہ کے دن وقت صبح صادق

کے آپ پیدا ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم آپ بہترین ماسوائے اللہ مین واعیان و اشراف
قبیلہ قریش سے ہین نسب پدری آپکا اسطرحپر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن
مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ
بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہانتک آپکے اجداد
کے اسما مین سب کا اتفاق ہے اس سے اوپر ارباب سیر واصحاب تواریخ
مین اختلاف ہے مگر حضرت اسمعیل ذبیح اللہ و حضرت ابراہیم خلیل اللہ و حضرت
نوح نبی اللہ و حضرت شیث پیغمبر بن حضرت آدم علیہم السلام باتفاق
آپکے اجداد مین ہین و نسب مادری آپکا اسطرحپر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بن بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن مرہ بن کلاب الی آخر نسب
پدری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماء مبارک آپکے بہت ہین آسمان پر آپکا نام
احمد و محمود ہے و زمین پر اسم مبارک محمد ہے و توریت مین احمد ضحوک و قتال ہے و
انجیل مین حامد ہے صلی اللہ علیہ وسلم تولد آپکا سال فیل مین بعد پچپن یا چالیس روز
کے قصہ اصحاب فیل سے واقع ہوا ہے سات روز تک آپنے اپنی والدہ ماجدہ کا
دودہ نوش فرمایا بعدہ ثویبہ لونڈی ابولہب نے آپکو دودہ پلایا ازان بعد آپنے
حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا دودہ نوش فرمایا اور اونہین کے مکان مین جو نواح
طائف مین تھا تشریف رکھتے تھے جب آپ دو برس کے ہوئے اور قوت
رفتار آپکو حاصل ہوئی تب آپ برادران رضاعی کے ساتھ بکریان چرانے کو جنگل
مین تشریف لیجانے لگے ایک روز جنگل مین دو فرشتے آئے اور آپکو چت لٹاکر

سینہ مبارک کو ناف تک چاک کیا اور دل مبارک کو نکال کر دھویا اور سکینہ سے کہ
ایک چیز عالم قدس کی بصورت پسیے ہوئے دوا یا زیرہ گلاب کے تہی پر کیا وپہر اپنی
جگہہ پر رکھکر شگاف سینہ کو سی دیا اور آپکو مطلق تکلیف نہ معلوم ہوئی حلیمہ سعدیہ نے
احوال شق صدر شریف سے ڈر کر آپکو مکہ مین آپکے جد عبد المطلب کے پاس پہونچا
دیا مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ تفسیر سورہ الم نشرح
مین تحریر فرماتے ہین کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا اول جب آپ حلیمہ سعدیہ کے
پاس تہے دوسرے مرتبہ قرب زمانہ جوانی مین جب آپ دس برس کے ہوئے تیسرے
بار قبل نزول وحی کے چوتھے دفعہ شب معراج مین اور اسمین نکتہ یہ لکھا ہے کہ پہلے بار
شق کرنا اسلئے تہا کہ آپکے دل سے محبت لہو ولعب کو جیسا لڑکون کے دلمین ہوتی
ہے نکال ڈالین دو دوسرے مرتبہ اسلئے کہ جوانی مین آپکے دلمین رغبت
ایسے کامونکی جو بمقتضائے جوانی خلاف مرضی الٰہی سرزد ہوتی ہین نہ رہے تیسرے
دفعہ اسلئے کہ آپکے دل کو قوت تحمل وحی کی ہو چوتھے بار اسلئے کہ آپکے
دلکو طاقت مشاہدہ عالم ملکوت اور لاہوت کے ہو صلے اللہ علیہ وسلم والد آپکے قبل
تولد آپکے جب آپ رحم مادر مین جلوہ افروز تہے وفات پا چکے تہے جب آپکی عمر شریف
چھہ برس کی ہوئی تب آپ کی والدہ شریفہ نے بھی انتقال کیا عبد المطلب دادا آپکے
متکفل پرورش کے ہوئے جب آپ آٹھہ برس کے ہوئے عبد المطلب نے
بھی انتقال کیا تب ابو طالب چچا آپکے تربیت کے متکفل ہوئے اور بہت محبت
و تعظیم سے آپکو رکہتے تہے آپ نے کمال رشد اور تہذیب سے نشو و نما پایا ایکبار آپ
ابو طالب کے ساتھہ بارہ برس کی عمر مین بسفر تجارت شام کو گئے راہ مین بحیرا راہب کے

صومعہ کے پاس آپکو اتفاق قیام کا ہوا راہب مذکور نے آپکو علامات نبوت مذکورہ
کتب آسمانی سے پہچانا اور قافلہ کی دعوت کی ابوطالب سے کہا کہ یہ پیغمبر سردار سب
عالم کے ہین اور اہل کتاب یہود و نصاریٰ آپکے دشمن ہین انکو ملک شام مین
نہ لیجاؤ مبادا انکے ہاتھ سے انہین گزند پہونچے ابوطالب مال تجارت وہین
بیچکر مکہ کو واپس آئے اور بہت نفع پایا جب آپ جوان ہوئے تو اون جمیع امور
سے جو جوانون مین خلاف تہذیب ہوتی ہین آپ پاک تھے اور صدق و امانت
و دیانت اور جملہ صفات حمیدہ و اخلاق پسندیدہ سے موصوف تھے اور آپکو قریش
جب محافل لہو و لعب مین بلاتے تھے آپ ہرگز شریک نہوتے اور فرماتے کہ خداوند
تعالیٰ نے مجکو اسواسطے نہین پیدا کیا سب قریش کو آپکی صدق و امانت کا اقرار تھا
یہانتک کہ آپکو محمد امین کہتے تھے پچیس برس کے عمر مین آپ مال بی بی خدیجہ
رضی اللہ تعالی عنہا کا کہ قریش مین عورت مالدار تھین لیکر واسطے تجارت کے تشریف
لے گئے اس سفر مین نسطورا راہب نے آپکو پہچانا اور بیان کردیا کہ یہ پیغمبر آخرالزمان
ہین جنکا ذکر پچھلے انبیا کی کتابون مین ہے میسرہ غلام خدیجہ رضی اللہ عنہا کا آپکے
ساتھ تھا اوسنے بہت معجزات آپکے سفر مین دیکھے اور خدیجہ رضی اللہ عنہا
سے بیان کیا اور خود خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جسوقت کہ آپ اوس سفر سے پھرے
ہوئے آتے تھے اور وہ بالاخانہ کے دریچہ مین بیٹھی تھین دیکھا کہ آپ تشریف
لئے آتے ہین اور آپکے اوپر دو فرشتے سایہ کئے ہوئے ہین میسرہ نے بیان
کیا کہ مین نے سارے سفر مین ایسا ہی حال دیکھا ہے یہ حال سنکر ام المومنین حضرت
خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا نے خواہش نکاح کی آپکے ساتھ کی اور ابوطالب سے بات

سے مطلع ہوئے اور بعد تقرر نکاح کے اشراف واعیان قریش کو ساتھ لیکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر گئے اونکے جانب سے مہتمم نکاح ورقہ بن نوفل برادر عمزاد اونکے تھے ابو طالب نے خطبہ نکاح پڑھا اور فضائل ومناقب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت سے بیان کیے ونکاح منعقد کیا جب عمر شریف آپکی قریب چالیس برس کے پہونچی اور زمانہ نبوت قریب ہوا تب آپکو صحیح خواب نظر آنے لگے جو کچھ آپ خواب مین دیکھتے تھے وہ سب ظہور مین آتا تھا اور آپنے خلوت اختیار کی کئی روز کا توشہ ساتھ لیکر غار حرا مین جا بیٹھتے تھے اور عبادت الٰہی مین مشغول رہتے تھے اکتالیسوین برس ولادت سے آٹھوین ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ یا ماہ مبارک رمضان مین علی اختلاف الروایۃ حضرت جبرئیل علیہ السلام غار حرا مین آپکے پاس آئے اور وحی الٰہی لائے اور اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ مَا لَمْ يَعْلَمْ تک پڑھایا پھر ایک دن آکر سورہ فاتحہ آپکو سکھادی اور اسطور سے طریقہ وضو ونماز کا بتایا کہ زمین مین پر مار کر پانی نکالا اور وضو کیا آپ نے بھی اوسی طرح وضو کیا اور دو رکعت نماز حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ پڑھی پہچان احرار مین سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عورتون مین سب سے پہلے حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور لڑکون مین سب سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور غلامون مین سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور غلامان آزاد مین سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مشرف باسلام ہوئے بعدہ حضرت عثمان بن عفان وحضرت سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر و عبد الرحمن بن عوف رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نعمت ایمان کی پائی و روز بروز

لوگ اسلام مین داخل ہونے لگے پہلے آپ دعوت اسلام پوشیدہ کرتے تھے
یہانتک کہ آیہ فاصدع بما تؤمر نازل ہوئی یعنی جو تمہین حکم ہی اوسکو صاف کھلی کھلی علان
بیان کرو تب آپنے آشکارا دعوت اسلام شروع کی جب کفار نے مذمت بتون کی
سنی مسلمانون کے دشمن ہوگئے اور اونکو ایذا دینے لگے جناب رسول صلی اللہ علیہ
وسلم اور مسلمانان ہمراہی آپکے اکثر چھپی رہتے تھے اور اونتالیس اہل اسلام ہوچکے
تھے حضرت عمر بن خطاب و ابوجہل بن ہشام یہ دونون قریش کے بڑے سردار
تھے آپنے دعا فرمائی کہ یا اللہ دین اسلام کو عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام کے
اسلام سے عزت دے سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق مین وہ دعا قبول ہوئی
اور دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے والئے عدد چالیس
کا پورا ہوا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مشرکین عبادت
لات و عزیٰ کی علانیہ کرتے ہین ہم لوگ خدائے وحدہ لا شریک لہ کی عبادت
کیون پوشیدہ کرین اور اوسیوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکے
سب مسلمانون کو ساتھ لیکر مسجد الحرام مین آئے اور برملا بجماعت نماز ادا کی اوسیدن
سے مسلمانون کو بہت قوت و عزت حاصل ہوئی اور کفار عداوت دلی ظاہر کرنے
لگے ابو طالب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت حمایت کرتے تھے
ظاہرا اونکی حمایت و باطنا اللہ تعالی کی عنایت سے کفار کا آپ پر کچھ زور نہین
چلتا تھا اور آپ ہمیشہ ابو طالب کو دعوت اسلام کی کیا کرتے تھے مگر ابو طالب نے
بوجہ عار چھوڑنے مذہب باپ دادا کے اسلام نہ قبول کیا اور بحالت کفر مین اونکا
انتقال ہوا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو ابو طالب کی وفات کا کرہ آپکی حمایت

کرتے تھے بہت رنج ہوا اور اوسی سال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بھی وفات
پائی آپ کو اور بھی بہت رنج ہوا اسلیئے اوس سال کا نام عام الحزن رکھا پھر بعد وفات
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکہ مین آپکے دو نکاح ہوئے ایک نکاح ام المومنین
حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت امیر المومنین حضرت ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے ساتھ دوسرا نکاح حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ
کے ساتھ منعقد ہوا یہ دونون بیبیان آپ کی ازواج مطہرات مین ہین جناب
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام مین بہت کوشش فرماتے
تھے مگر کفار مکہ راہ راست پر نہین آتے تھے اور آپ کو بہت تکلیفین دیتے تھے
لیکن آپ بدستور ہدایت خلق اللہ و دعوت اسلام مین مشغول رہتے تھے مہینے
ربیع الاول خواہ مہینے شوال مین خواہ ۲۷ تاریخ رجب کو جیسا کہ مشہور ہے
خواہ ۲۸ تاریخ ربیع الآخر خواہ ۱۷ تاریخ ماہ مبارک رمضان شریف کو علی اختلاف
الروایات بارھوین سال نبوت سے آپکو معراج ہوئی آپ حضرت ام ہانی
بنت ابی طالب کے گھر تشریف رکھتے تھے ایک مرتبہ چھت شق ہوگئی
اور حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپکو مسجد الحرام مین لے گئے
اور سینہ مبارک شکم تک شق کیا اور آب زمزم سے دل مبارک کو اور سب اندرون
سینہ و شکم کو دھویا سونے کا طشت ایمان اور حکمت سے بھر کے لائے تھے
اوس سے آپکے دلکو پر کیا پھر براق کو کہ جنت سے لائے تھے آپ کی سواری کے
لئے پیش کیا آپ اوسپر سوار ہوکر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ مسجد اقصی یعنی
بیت المقدس تک تشریف لے گئے وہان ارواح انبیائے کرام کی حاضر تھین آپنے

امام ہوئے بموجب حکم خدا تعالیٰ کے دو رکعت نماز پڑھی بعد اوس سب پیغمبر حمد الٰہی بجا لائے
زاں بعد آپ آسمان پر تشریف لے گئے اول آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام تھے دوسرے
آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تھے تیسرے آسمان پر حضرت یوسف
علیہ السلام تھے چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام تھے پانچویں آسمان پر حضرت
ہارون علیہ السلام تھے چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے ساتویں آسمان پر
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تھے ان سب پیغمبروں نے اور فرشتوں نے ملاقات
کرتے ہوئے عجائبات قدرت الٰہی دیکھتے ہوئے آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے
وہاں حضرت جبرئیل رہ گئے اور کہا کہ اگر بال بھر بھی میں اوپر اڑوں تو تجلی کی روشنی
میرے پر کو جلا دیوے اور وہیں براق بھی رہگیا تب رفرف سبز آیا کہ روشنی اوسکی
روشنی آفتاب پر غالب تھی (رفرف لغت میں بچھونے کو کہتے ہیں) لیس وہ رفرف
مسند سبز رنگ نورانی تھا مثل تخت رواں کے آپ اوس پر سوار ہوئے اور وہ آپکو
کرسی وغیرہ سب مکانات آسمانی اور حجب نورانی طے کر کے عرش تک لے گیا
اللہ جل جلالہ سے آپکو ایسا قرب حاصل ہوا کہ کبھی کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا اور نہ کوئی فرشتہ
کبھی اس قرب کو پہونچا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام کیا اور آپکو اپنا دیدار مبارک
دیکھلایا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شرف قرب اتم اور دیدار سے مشرف ہوئے
آپنے بہ الہام ربانی کہا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ سب عبادتیں زبانی
و بدنی و مالی اللہ کے لئے ہیں اللہ جل جلالہ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ
رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سلام ہو اوپر تیرے اے نبی اور رحمت خدا کی اور برکتیں اوسکی پھر آپنے کہا
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ سلام ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر فرشتوں

نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہم گواہی دیتے
ہین کہ کوئی لائق عبادت کے نہین سواے اللہ کے اور گواہی دیتے ہین ہم کہ
محمد صلے اللہ علیہ وسلم بندۂ خدا اور رسول اوسکے ہین - اوس رات مین اللہ تعالے
نے ایسے علم اور فیوض آپکو عطا فرمائی کہ اوسکے اظہار سے زبان عاجز ہے خود اللہ تعالے
نے مبہم رکھا ہے یعنے فرمایا ہے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی پس وحی بھیجی خدا تعالے
نے اپنے بندہ کی طرف جو کچھ کہ وحی بھیجی) اور اوسی شب کو وہین آپ کی امت
پر نماز فرض ہوئی پہلے پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی تھی پھر حضرت موسی
علیہ السلام کے صلاح دینے سے آپکے عذر کرنے پر پانچ وقت کی نماز رکھی
مولف مین ایسا کم بخت ہون کہ پانچ وقت کی نماز بھی مجھسے ادا نہین ہوسکتی
شبانہ روز شیطان کے اغوا مین پڑا رہتا ہون اللہ تعالے الطفیل اپنے
حبیب کے اس گنہگار روسیاہ پر بھی اپنا رحم وکرم فرماوے اَسْئَلُكَ يَا
مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ اَنْ تُوَفِّقَنِيْ بِفِعْلِ مَرْضِيَّاتِكَ ٥ وَيَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ
اَنْ تُجَنِّبَنِيْ عَنْ اِرْتِكَابِ مَنْهِيَّاتِكَ آمین آمین ثم آمین
شب معراج مین تین پیالے آپکے روبرو پیش کیے گئے ایک دودھ کا
ایک شہد کا ایک شراب طہور کا آپنے دودھ کا پیالہ لیا حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے کہا اخترت الفطرۃ تم نے فطرت اسلام کو اختیار کیا دودھ کو اللہ تعالی نے
بہت لطیف اور نافع بنایا ہے مدار حیات آدمی کا کہانے اور پینے پر ہے سو دودھ
سے کہانے اور پانی دونون کے ہوجاتا ہے پس جسطرح ایمان مادہ حیات روحانی
ہے اوسیطرح دودھ مادہ حیات جسمانی ہے جوکہ دودھ صورت مثالی ایمان اور اسلام

کے تھی لہذا آپ نے اوسی کو اختیار کیا تاکہ آپ کی امت مین ایمان واسلام قائم
رہے اور شب معراج مین آپنے بہشت اور دوزخ کی بہی سیر کی اور بہت امور
عجیبہ مشاہدہ کئے بعد قرب تمام جناب خالق کریم وحصول شرف کلام ودیدار
ودیگر نعما عظیمہ کے آپنے مراجعت فرمائی بستر مبارک بدستور گرم تہا اور زنجیر
حجرہ بدستور ہلتی تہی روضۃ الاحباب مین زمانہ آمد ورفت تین ساعت لکہا ہے جیسے
اس عالم مین اثر توقف اور طول سیر کا معلوم نہین ہوتا تہا حضرت شیخ احمد سرہندی
مجدد الف ثانی ودیگر صوفیہ کرام نے لکہا ہے کہ معراج مین آپکا تشریف لیجانا
از قبیل عالم آخرت ہے کہ اوس عالم مین بڑی گنجایش ہے ایک لمحہ مین صدہا
سال کے کام ہو سکتے ہین آپ نے صبح کو حال معراج کا سب کے روبرو
بیان فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا صدقت وہ
صدیق ہوسے اور کافرون نے آپکو جہٹلایا اور کہا کہ آسمانون کا حال تو ہمین
معلوم نہین مگر بیت المقدس کو ہم نے دیکہا ہے اور خوب جانتے ہین کہ تم وہان
کبہی نہین گئے ہو نقشہ بیت المقدس کا اور شرح اوسکے مکانات کی بیان
کرو چونکہ آپ شب مین تشریف لے گئے تہے اور آپ کو کوئی ضرورت
نقشہ دریافت کرنے کی بہی نہ تہی اسوجہ سے آپکو نقشہ کے بیان مین تامل ہوا
اوسیوقت اللہ تعالی نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے کردیا آپ نے دیکہکر
بخوبی نقشہ بیان کردیا تب کفار لاجواب ہوگئے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم قبائل عرب کو جو موسم حج مین واسطے حج کے آتے تہے دعوت اسلام کی فرمایا
کرتے تہے اور اپنی رفاقت کے لئے ارشاد کیا کرتے تہے چنانچہ گیارہوین سال

نبوت سے کچہ لوگ قوم انصار کے آئے آپنے اونکو دعوت اسلام کی اون مین سے
چہہ آدمی مشرف باسلام ہوئے اور سال آیندہ مین آنے کا اقرار کیا و مدینہ مین جاکر
آپکا ذکر مشتہر کیا چنانچہ بارھوین سال اور سات آدمیون نے آکر احکام اسلام اور
اطاعت پر بیعت کی اور حسب درخواست اونکے جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید و شرایع اسلام کے مدینہ کو بہیجا مصعب
نے تعلیم قران اور شرایع و دعوت اسلام کی شایع کی اکثر انصار مسلمان ہوگئے و
تیرھوین سال نبوت سے ستر آدمی شرفاے انصار مین سے آکر مشرف باسلام
ہوے اور آپسے عہد و پیمان کیا کہ جو آپ مدینہ کو تشریف لیجاوینگے تو ہم خدمت گذاری
مین کوتاہی نکرینگے اور جو کوئی دشمن آپکا مدینہ مین چڑھ آویگا اوس سے ہم لڑینگے
و جان نثاری مین قصور نکرینگے بعدہ آپنے اصحاب کو اجازت ہجرت مدینہ طیبہ کی فرمائی
اور اصحاب نے روانہ ہونا شروع کیا چنانچہ سوائے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی
مرتضی رضی اللہ عنہما کے اور سب صحابہ ہجرت کر گئے کوئی باقی نرہا بعدہ ایک روز سرداران
کفار قریش مثل ابوجہل وغیرہ کے دار الندوہ مین کہ متصل خانہ کعبہ کے ایک مکان تہا
واوسمین مشورت کے لئے قریش جایا کرتے تہے واسطے مشورہ کے آپکے امر مین
جمع ہوئے ابلیس لعین بصورت ایک پیرمرد کے وہان آکر موجود ہوا اور کہا کہ مین
ساکن نجد ہون جس بات مین تم مشورہ کیا چاہتے ہو وہ مجہے معلوم ہے مین
مرد تجربہ کار ہون اس امر مین صلاح نیک دونگا چنانچہ کفار نے مشورہ پیش کیا اور
کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمین بہت عاجز اور تنگ کیا ہے ہمین بات کرتے ہین ہمکو نا
ہموار دوزخ بتاتے ہین ہمارے معبودونکو برا کہتے ہین ہماری جماعت مین تفرقہ ڈالدیا

بعید نہین کہ اپنے تابعین اور رفقا کے زور سے ہمسے لڑین اونکے لئے تدبیر معقول سوچو اونمین سے ایک نے کہا کہ فتنہ اونکا یہی ہے کہ لوگ اونکا کلام سنکے فریفتہ ہوجاتے ہین اونکو ایک کوٹھری مین قید کرو جب اونسے کوئی ملنے نہ پاوے گا فتنہ موقوف ہوجائے گا شیخ نجدی نے کہا یہ رائے پسندیدہ نہین ہے بنی ہاشم اور سب تابعین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اسبات مین مزاحم ہونگے اور نوبت قتال وجدال کی پہونچے گی اسیطرح اور رائے بھی ظاہر کی گئی شیخ نجدی نے کوئی رائے پسند نہ کی بعد ازان ابوجہل نے یہ رائے دی کہ ہر قبیلہ قریش مین سے ایک ایک آدمی منتخب ہو اور رات کو سب مجتمع ہوکے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جاکے اونکو قتل کر ڈالین بنی ہاشم سارے قبائل قریش سے طاقت بدلا لینے کی نہین رکھتے بالضرور خونبہا پر راضی ہوجاوینگے اور ہم لوگ دیت بے تکلف ادا کردینگے ابلیس لعین نے اس امر کو نہایت پسند کیا اسی بات پر مشورہ ختم ہوا پھر اسی امر کا قصد مصمم کرکے وہان سے اوٹھے اللہ جل جلالہ نے اس سب مشورہ کی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی اور حکم نازل فرمایا کہ تم مدینہ کو ہجرت کر جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تشریف لیجا کر تنہائی مین یہ حال بیان کیا اور فرمایا کہ تم رفیق ہو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کہ مین نے دو اونٹنیان اسی سفر کے لئے خریدی ہین آپنے حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے منجملہ ان دو اونٹون کے ایک اونٹنی خود خرید کر لیا رات کو آپ دولت خانہ مین تھے کہ جماعت کفار نے آکر دروازہ مبارک گھیر لیا آپنے اپنے بستر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو لٹا کر فرمایا کہ تمکو

تمہین کچہ ضرر نہ پہونچا سکینگے اور لوگون کی امانتین جو آپکے پاس تہین سب حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کو دیکر فرمایا کہ مالکون کو پہونچا کر مدینہ مین آئیو پہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپکے ردائے
مبارک اوڑہ لیا اور آپ دروازہ سے نکلے وسورہ یٰسین فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ
تک پڑہ کے ایک مٹھی خاک جماعت کفار پر پہینک ماری وہ خاک ہر کافر کے سر ومنہ و
آنکہہ مین جا پڑی آپ صاف نکل گئے کسی نے نہ دیکہا کہ آپ کب تشریف لے گئے تہوڑی
دیر کے بعد شیطان بصورت آدمی وہان آکر موجود ہوا اور کہا کہ تم یہان کیون کہڑے ہو وہ
تمہارے آنکہون اور سرون پر خاک ڈال کے چلے گئے ہر ایک نے جو اپنے منہ پر ہاتہہ
پہیرا تو اثر خاک کا پایا پہر کفار نے دروازہ کے درزون سے جو دیکہا تو حضرت علی رضی اللہ
تعالے عنہ کو آپکے بستر پر چادر اوڑہے ہوے لیٹے دیکہا وہ لوگ یہ سمجہکر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم لیٹے ہین مکان کے اندر گہسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ آہٹ کا سنکر اوٹہہ کہڑے ہوے
اون کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچہا اونہون نے فرمایا مجہے نہین معلوم پہر کفار حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے کچہ متعرض نہ ہوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تلاش مین مشغول ہوے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم وہانسے روانہ ہوکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے مکان مین تشریف لیگئے اور
وہان سے اونکے ساتہہ غار ثور مین تشریف لے گئے وہان تین روز تک رہے غار کے
منہ پر مکڑی نے جالا لگا دیا و جنگلی کبوتر نے ابھی انڈے رکہکر سینا شروع کیا کفار آپکی
تلاش مین وہانتک آئے مگر مکڑی کا جالا اور کبوتر کا اوسمین انڈا سینا دیکہکر سمجہے کہ مدت سے
اس غار مین کوئی نہین گیا اور لوٹ گئے عامر بن فہیرہ غلام آزاد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالی عنہ متصل غار مذکور بکریان چرایا کرتے تہے وہ دودہ بکریونکا آپکو و حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کو پلا جایا کرتے تہے اور عبد اللہ پسر حضرت صدیق رضی اللہ تعالے عنہ

تاکہ مین قریش کے مجالس مین جاکر خبرین دریافت کرکے رات کو آپکے حضور مین
حاضر ہوکر بیان کردیتے تھے بعد تین روز کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ و عامر بن فہیرہ اونٹنیون پر سوار ہوکے براہ ساحل روانہ
مدینہ منورہ کے ہوئے اونٹنیان عبداللہ بن اریقط کے سپرد تہین اوس روز حسب الحکم
ورغار پر حاضر لایا تہا اوسکو بہی راہ بری کے لئے آپ نے ساتھ لیا مدینہ کے
لوگ آپکی تشریف آوری کے بہت منتظر رہا کرتے تہے اور روزانہ واسطے استقبال کے
راہ مین آیا کرتے تھے جب آپ پہونچے تب لوگ وہان کے بہت خوش ہوے
آپ بارھوین تاریخ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن مدینہ منورہ مین پہونچکر محلہ قبا منازل
بنی عمرو بن عوف مین ٹھہرے چودہ روز آپ وہان رہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بعد
ادا کرنے امانتون کے آپکے پاس تیسرے دن محلہ قبا مین جا ملے قبا ایک محلہ مدینہ
کا شہر کے کنارے پر تہا پہر آپ نے شہر مدینہ کے اندر تشریف رکہنے کا ارادہ کیا جب
آپ سوار ہوے شہر کے لوگ ساتھ ہوکر تمنا کرنے لگے کہ آپ ہمارے محلہ مین تشریف
رکہین آپ نے فرمایا کہ میری اونٹنی مامور ہے جہان یہ بیٹھ جاے گی وہین مین
مقیم ہونگا چنانچہ اونٹنی آپکی چلتے چلتے متصل مکان حضرت ابوایوب انصاری رحمۃ اللہ
علیہ کے ایک جگہہ پر جہان اب منبر مسجد شریف کا ہے بیٹھ گئی وہان اسباب آپکا
اوتار کر رکہا گیا اور آپ حضرت ابوایوب کے مکان مین ٹھہرے جس زمین مین اونٹنی بیٹھی
تہی وہ زمین دو یتیمون کی تہی کہ وہ اسعد بن زرارہ کی پرورش مین تھے آپنے
وہ زمین دس دینار کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے مال سے خریدکی
و حجرات شریفہ اور مسجد شریف اوسی زمین مین بنی کتب حدیث مین وارد ہے کہ

مسجد شریف کے تعمیر مین ایک پتہر آپ نے رکہا و اوسکے متصل ملا کر ایک پتہر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے رکہوایا و اوسکے متصل ملا کر ایک پتہر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے رکہوایا و اوسکے متصل ملا کر ایک پتہر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے رکہوا کر فرمایا ھٰؤلاء الخلفاء من بعدی یعنی یہ لوگ خلیفہ ہونگے میرے بعد سو مطابق اس پیشین گوئی کے واقع ہوا اور آپ اصحاب کے ساتہہ کام تعمیر مسجد مین برابر شریک رہتے تہے اور دعوت اسلام جاری تہی عبداللہ بن سلام کہ ایک بڑے عالم یہود مین تہے و حضرت سلمان فارسی کہ پہلے مجوس تہے پہر نصاری ہو گئے تہے مسلمان ہو گئے اور بہت آدمی ایمان لائے و نجاشی بادشاہ حبشہ اور اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل کہ دونون قوم نصاری کے نامی بادشاہ تہے ایمان لائے و اسلام نے زور پکڑا پہر بحکم الہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے طرف متوجہ ہوئے پہلے غزوہ بدر واقع ہوا وہان کفار مکہ سے لڑائی ہوئی اس لڑائی مین مسلمان صرف تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی تہے اور کفار ایک ہزار تہے مگر اللہ تعالے نے اپنے حبیب کو فتح دیکر اسلام کو بہت زور دیا اور اس لڑائی مین ملائکہ کو واسطے مدد مسلمانون کے بہیجا چنانچہ ملائکہ مسلمانون کی طرف سے کفار سے لڑے و اس لڑائی مین بعد فتح کے بہت غنیمت مسلمانون کے ہاتہہ آئی و اسلام کو بہت قوت حاصل ہوئی و ستر شخص نامی سرداران قریش کفار مکہ مثل عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ و ولید پسر عتبہ و امیہ بن خلف و ابوجہل و علی بن امیہ بن خلف وغیرہ کے اس غزوہ مین فی النار ہوئے و ستر نامی سرداران قریش مکہ مثل حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اوسوقت تک حالت جہالت مین تہے و بپاس برادری ہمراہ لشکر کفار کے مسلمانون سے لڑنے آگئے تہے و ابوالعاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بی بی

زینب ایک دختر کی اونکے نکاح مین تھین و مثل انکے دیگر سرداران گرفتار ہوے چنانچہ
حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ وہین ایمان لاکر مسلمان ہو گئے مسلمانان اہل بدر کا
بہت بڑا مرتبہ ہی خلفاے راشدین بہت تعظیم کرتے تھے اون لوگون کو بہت فضیلت
حاصل ہی بعدہ ملک عرب مین بہت فتوحات حاصل ہوئین جنگ احد و بیر معونہ و غزوہ
بنی نضیر و غزوہ خندق و غزوہ بنی قریظہ و غزوہ خیبر و غزوہ موتہ و غزوہ فتح مکہ و غزوہ
حنین و غزوہ تبوک وغیرہ اکثر لڑائی ہوئین اور اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو و مسلمانونکو
فتح دیا و بہت غنیمت حاصل ہوئی و اکثر کفار فی النار ہوئے و بہت لوگ ایمان لاے
و اکثر یہود و غیرہ کفار ملک سے خارج کیے گئے اور اللہ تعالی نے تمام ملک عرب کو نجاست
کفر سے پاک کر دیا و اسلام کو خوب شائع و قوی کیا پھر دسوین سال ہجرت سے جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لے گئے اس حج مین آپنے ایسی باتین فرمائین جیسے
کوئی لوگونکو رخصت کرتا ہی اسوجہ سے یہ حج حجۃ الوداع کہلایا آپنے حج ادا فرمایا اور خطبون
مین احکام حج اور مواعظ و نصایح مفیدہ ارشاد فرمایا اور بعض خطبون مین یہ بھی ارشاد فرمایا
کہ شاید مین سال آیندہ مین تم مین نہ رہون اور مسلمانون کے حفظ جان و مال و ممانعت
خونریزی کی بہت تاکید فرمائی اور حقوق عورت کے مرد پر و مرد کے عورت پر بیان فرمایا
و کتاب اللہ کے موافق عمل کرنے کی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ تین چیزین سینونکو پاک و صاف
رکھتی ہین ایک اخلاص عمل مین یعنی عبادت الہی محض خالص خدا کے لئے کرنا اور ہر کام کو
دل سے بغیر ریا کے کرنا دوسرے مسلمانون کی جماعت مین شریک ہونا تیسرے مسلمان
بہائیونکی خیرخواہی بعدہ یہ نعرہ کہ و ترجمہ تھا یہ آیۃ نازل ہوئی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا آج کامل کیا مین نے تمھارے

لیئے دین تمھارا اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے لیئے دین اسلام اس
آیہ سے مسلمانونکو بڑی خوشی ہوئی بعد فراغ ادا ے حج کے آپ مدینہ منورہ کو روانہ
ہوے اور وہان پہونچکر کار ہدایت و ارشاد خلق و عبادت حق مین مشغول ہوے بایک
بینان صحابہ نزول آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ سے قرب زمانہ وفات شریف سمجھہ گئے
تھے اسلیئے کہ پیغمبر کا دنیا مین رہنا واسطے کمال دین کے ہے جب دین کامل ہوگیا تب
پیغمبر کو لاحق بملا اعلیٰ ہونا چاہیئے وانہین دنون مین سورہ نصر نازل ہوئی اِذَا جَآءَ
نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ آخر تک یعنی جب اللہ تعالے کی مدد نازل ہوئی اور مکہ فتح ہوگیا اور
دین مین لوگ فوج فوج داخل ہونے لگے تو تم اللہ کی تسبیح و حمد و استغفار مین مشغول
ہو اس سے بھی علما ء صحابہ قرب اجل سمجھہ گئے مشکوٰۃ شریف مین ہے کہ ایک روز
آپنے ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ وہ لقمہ جو مین نے خیبر
مین کھایا تھا مین اوسکی تکلیف ہمیشہ پاتا ہون یہانتک کہ اب میری رگ جان سبب
زہر کے کٹ گئی مراد اوس لقمہ سے وہ لقمہ گوشت زہر آلودہ ہی جو خیبر مین بعد فتح کے
ایک یہودیہ نے بکری کے دست کے گوشت کو زہر آلود کر کے آپکے کہانے کے
واسطے بہیجا تھا اور آپ نے اوسمین سے ایک لقمہ منہہ مین لے لیا تھا پھر آپکو درد شدید بخار
شدید لاحق ہوا کہ وہی مرض الموت ہوا اثر زہر سے مرض موت کا ہونا اسلیئے ہوا کہ آپکی
وفات بطور شہادت ہو چنانچہ امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے تصریح کی ہے
کہ آپکی موت بشہادت بسبب اثر زہر کے ہوئی ہے غرضکہ روز بروز مرض کی
زیادتی ہوتی گئی یہانتک کہ آپ مسجد مین تشریف نہ لیجا سکے اور لوگونکو تسلی دیکر فرمایا کہ اے
مسلمانون تمھین خدا کے سپرد کیا خدا سے ڈرتے رہو اور اطاعت خدا تعالیٰ کی کرتے

رہوں میں اب دنیا کو چھوڑتا ہوں اور فرمایا کہ کوئی نبی اپنی امت میں ہمیشہ نہیں رہا یہ خوش قسمتی امت کی ہی کہ اوسکا پیغمبر اونکے سامنے انتقال کر جاوے جس امت سے اللہ تعالے ناخوش ہوتا ہی اوسکے پیغمبر کو زندہ رکھتا ہے اور اوسکے سامنے امت کو ہلاک کر کے اوسکی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے قبل وفات کے آپ نے یہ کلمہ فرمایا الصَّلوٰۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی خوب محافظت کرو نماز کی اور لونڈی غلاموں کی پھر آپ پر حالت نزع طاری ہوئی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے سینہ پر آپ تکیہ لگائے تھے اوسی حال میں بارھویں تاریخ ربیع الاول کو سنہ گیارہ ہجری میں دوشنبہ کے دن روح مبارک آپ کی قبض ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اس حادثہ سے صحابہ کو وجملہ مسلمانوں کو بہت صدمہ ہوا صحابہ سے ملائکہ نے تعزیت کی حضرت خضر علیہ السلام نے آکر تعزیت کی اور بہت روئے حضرت علی و حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے غسل دیا اور ہر مسلمان نے نماز جنازہ کی پڑھی و بمقام مدینہ منورہ حجرہ شریف حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں جہاں روح مبارک قبض ہوئی تھی آپ مدفون ہوئے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو ایسا رنج ہوا کہ جب تک زندہ رہیں بسبب غم کے مطلق ہنسیں نہیں بعد آپ کی وفات کے صرف چھ مہینہ زندہ رہیں بعد دفن حضرت کے قبر شریف پر آئیں اور اصحاب سے فرمایا کہ تمھارے دل نے کیسے گوارا کیا کہ اپنے پیغمبر کے بدن پر مٹی ڈالی اصحاب نے کہا کہ اے بنت رسول اللہ خدا کے حکم سے مجبوری ہے۔ زیارت قبر شریف کی بڑے ثواب کی بات ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیٰوتِیْ جو کوئی حج کرے و میرے قبر کی زیارت کرے بعد میری موت کے

تو گویا اوسنے زیارت کی میری حالت حیات مین و حالت حیات کی زیارت کے لئے فرمایا ہے لَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ رَآنِیْ دوزخ مین نجائے گا جسنے مجھے دیکھا پس دونون حدیثون کے ملانے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو کوئی زیارت قبر شریف کی کریگا وہ دوزخ مین نجائے گا آپ مین اخلاق کریمہ بہت تھے خدا تعالے نے فرمایا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ بیشک تمھارا خلق بہت بڑا ہے اور آپ نرم خو بہت تھے اللہ تعالی فرماتا ہے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ یعنی اللہ کی بڑی مہربانی ہے کہ تم نرم خو ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کسی نے آپکے اخلاق کو پوچھا اونھون نے فرمایا کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ آپکا خلق قرآن تھا یعنی جو اخلاق حمیدہ قرآن مجید مین مذکور ہین آپ سب سے متصف تھے وضع آپکی باوقار تھی ملاقات مین آپ تقدیم سلام کی فرماتے ہر ایک سے بکشادہ پیشانی ملتے آپکی زبان سے فحش یا کلام درشت نہ نکلتا تھا جو کوئی آپکو پکارتا آپ فرماتے لبیک یعنی حاضر درمیان اصحاب کے کبھی پیر نہ پھیلاتے جس مجلس مین تشریف لیجاتے کنارہ مجلس پر بیٹھ جاتے اگر کوئی شخص آپکا ہاتھ پکڑلیتا جب تک وہ نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑاتے کبھی کسی شخص کو آپنے نہین مارا مگر جہاد مین اور اپنی ذات کے لئے آپنے کبھی کسی سے بدلا نہین لیا اور کسی پر آپ غصہ نہین کرتے تھے مگر جبکہ حدود الہی سے تجاوز ہوتا بڈہی عورتین جو آپکو اپنے کام کے لئے ساتھ لیجاتین آپ ساتھ ہولیتے اور کام کردیتے مدینہ کی لونڈی غلام خادم برکت کے لئے برتن پانی کا لاکر درخواست کرتے کہ دست مبارک آپ اسمین ڈال دین اونکے خاطر سے آپ برتنون مین ہاتھ ڈال دیتے اگرچہ سردی کے ایام ہوتے اور آپکو سردی

کی تکلیف ہوتی مجلس مین اصحاب سے بے تکلف رہتے تھے اپنے کام آپ اپنے ہاتھ سے
کرلیا کرتے تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ مین نے دس برس
آپکی خدمت کی ہی قسم ہے خدا کی کہ سفر و حضر مین جسقدر مین آپکا کام کرتا تہا اوس سے زیادہ
آپ میرا کام کردیتے تھے اور آپ ہر سواری اونٹ گھوڑا خچر دراز گوش پر براہ تواضع سواری
فرماتے تھے اصحاب کے ساتھ کام مین شریک ہوجاتے تھے ایک سفر مین اصحاب نے
ایک بکری ذبح کی اور آپسمین کام تقسیم کرلیا کسی نے کہال صاف کرنا اختیار کیا کسی نے
گوشت بنانا اختیار کیا کسی نے پکانا اختیار کیا آپنے فرمایا مین لکڑیان جنگل سے اوٹھا
لاؤنگا اصحاب نے عرض کیا کہ یہ کام بھی ہم کرلینگے آپ تکلیف نہ فرماوین آپنے فرمایا اس
بات کو اللہ تعالے ناپسند کرتا ہے کہ آدمی اپنے رفیقون مین ممتاز ہوکر بیٹھے اور کام مین شریک
نہو پہر جاکر آپ لکڑیان اوٹھا لائے و آپ مسکینون سے بہت محبت رکہتے و ہر غریب اور
امیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول فرماتے اہل شرف و عزت کی توقیر کرتے حسب مرتبہ ہر ایک
سے معاملہ کرتے اپنے اصحاب کو بہت دوست رکہتے تھے جو بیمار ہوتا اوسکی عیادت
کو تشریف لیجاتے غمزدہ کے گہر تعزیت کے لئے تشریف لیجاتے جو کوئی ہدیہ لاتا
قبول فرماتے اور اوسیقدر یا اوس سے زیادہ اوسکا بدلا اکثر کردیتے نشست آپکی اکثر قبلہ
رو ہوتی اور ایک مجلس مین سو سو بار استغفار کرتے اور نماز لمبی پڑہتے خطبہ چہوٹا اور بس
کثرت سے نماز پڑہتے و تہجد مین قیام کرتے کہ پاے مبارک ورم کرجاتے لوگون نے
عرض کیا آپ اتنی محنت کیون کرتے مین اللہ تعالے نے تو آپکی اگلی پچہلی خطائین معاف کردی
ہین آپنے فرمایا اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا یعنی جب اللہ تعالی نے مجہپر ایسی مہربانی کی
ہے تو کیا مین بندہ شکرگزار نہون اور اوس مالک کی نوازش کا شکر ادا کرون اور جب

آپکو ہنسی آتی تو آپ تبسم فرماتے آواز سے نہ ہنستے اور کلام اسطرح فرماتے تھے کہ سامع
اچھی طرح سمجھ لے وہر شخص سے اوسکے فہم کے موافق کلام کرتے تھے اور اللہ تعالی نے
آپکو جوامع الکلم عنایت فرمائی تھی یعنی ایسا کلام کہ عبارت تھوڑی ہو اور معنی بہت ہون
اور آپنے فرمایا ہی جس بات مین کچہ فائدہ نہو وہ بات نکرنا چاہیے سخاوت وشجاعت
مین آپ سب سے غالب تھی کسی سائل کے جواب مین آپنے کبھی لا نہین فرمایا
حتی الوسع اوسکا مطلب پورا کر دیتے تھے اور جو نہو سکتا تو بہ نرمی وخوش اخلاقی جواب
دیتے تھے اور خرچ کرنے مین فقر وناداری سے نہ ڈرتے تھے سب عادات مین فروتنی
اور تواضع فرماتے کہانے پینے مین غربا کی طرح نشست رکھتے تکیہ لگاکے نہ کہاتے
اور فرماتے کہ مین بندہ ہون بندون کی طرح کہاتا ہون کہانے کو کبھی برا نہ کہتے
اور بسم اللہ کرکے کہاتے اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرتے کہانا داہنی ہاتہہ سے
کہاتے وجس چیز مین بو سے بدآوے جیسے کچا لہسن یا کچی پیاز اوسکو نہ کہاتے اور
ناپسند فرماتے استنجا یا ناک صاف کرنا اس قسم کے کام بائین ہاتہہ سے کرتے آپ
مسواک کو بہت دوست رکھتے تھے اس سبب سے کہ باعث ہی صفائی کا اور سواری
مین آپکو گھوڑا بہت پسند تہا دست مبارک گھوڑا کی پیشانی پر پہیرتے اور فرماتے
کہ گھوڑا کے پیشانی سے برکت بندہی ہی معجزات آپکے ایک لاکہہ سے زیادہ ہین
کتب مطول مین اکثر معجزات درج ہین اللہ تعالی کے نزدیک جو آپکا مرتبہ ہی وہ ظاہر
ہے کہ باعث وجود جمیع موجودات کے آپ ہی کی ذات بابرکات ہی اور اللہ تعالی فرماتا
ہی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ آپکا مرتبہ تو بہت اعلی ہی آپکے طفیل سے اس امت مرحومہ کا بہی مرتبہ

بہت افضل ہی اس امت پر اللہ تعالی کی بہت عنایت ہی یہانتک کہ فرماتا ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور حدیث شریعت مین یہ مضمون وارد ہی عُلَمَآءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ + یہ فضیلت کسی نبی کی امت کے علمار کو حاصل نہین ہی واگر بقول صاحب سفینۃ الاولیا کے ہم عام پر علمار سے مراد اولیا ہووے تو بھی یہ فضیلت اسی امت مرحومہ کو حاصل ہوگی کیونکہ اولیار کرام بھی اسی امت مین بہت عالیمقام ہوگئے ہین و اب بھی دنیا خالی نہین ہے حاصل یہ کہ سب فضیلت آپ ہی کی ذات بابرکات کے تصدق سے ہی خوشانصیب اوس شخص کے جو اس امت مین داخل ہو و مطابق شریعت و طریقت کے کاربند ہو جب اس امت پر اللہ تعالی کی اسقدر نوازش ہے تو ہمکو بھی چاہیے کہ اوسکے نوازش کے ادائے شکر مین مشغول رہین و کسی وقت اوسکی یاد و اطاعت سے غافل نہ رہین اللہ تعالے اس بات کی توفیق محض اپنی عنایت سے مجھہ سیہ کار اور جملہ ارباب اسلام کو عطا فرما دے آمین کہ انہین امور سے خوشنودی اللہ و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہم سب کے حق مین ہی اے مسلمانون شکر کا مقام ہی کہ ہم و تم اس امت مرحومہ مین داخل ہین پس ہم سب مسلمانون پر واجب ہی کہ بموجب ارشاد جناب باری عز اسمہ کے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر جو شفیع المذنبین ہین درود نامحدود بھیجین اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ [illegible]

حال ازواج مطہرات و اولاد و امجاد کا مختصر اسطرح پر ہو کہ پہلے قبل نبوت کے آپنے
ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا یہ بی بی آپ کی زوجیت
مین رہین اور بعد نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں مین سب سے پہلے انہین نے
اسلام قبول کیا و ایمان و اعتقاد درست کیا انکا بہت بڑا رتبہ ہو حدیث شریف مین
وارد ہو کہ اللہ تعالے نے ان بی بی کو زبانی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بہشت
کی بشارت دی اور سلام کہلا بھیجا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا
پانچ برس قبل ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بی بی وفات پاکر جنت المعلی
مین مدفون ہوئین پھر آپنے حضرت سودہ خاتون بنت ربیعہ سے نکاح کیا اور تین
برس قبل ہجرت سے آپنے اُم المومنین حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے اول ماہ شوال مین بمقام مکہ معظمہ نکاح
کیا اور حضرت بی بی حفصہ بنت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے نکاح کیا و حضرت
بی بی زینب بنت خزیمہ سے آپنے نکاح کیا ان بی بی نے بعد دو مہینہ یا تین مہینہ
کے بحین حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماہ ربیع الثانی سنہ ہجری مین وفات
پائی اور حضرت ام سلمہ بنت سہل و زینب بنت جحش و ام حبیب بنت ابو سفیان
و حضرت میمونہ خاتون بنت حارث و حضرت صفیہ بنت حی یہ سب بی بیان آپکے
نکاح مین آئین و حضرت ماریہ قبطیہ بھی جنکو بادشاہ مصر نے ہدیہ بھیجا تھا آپ کی
زوجیت مین رہین اور سواے حضرت خدیجہ و حضرت زینب بنت خزیمہ کے کہ ان
دونون نے بحیات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات پائی اور سب ازواج
مطہرات نے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات پائی ہو حضرت سودہ نے

سنہ ۵۴ ہجری مین وفات پائی وحضرت عائشہ صدیقہؓ سترھوین رمضان المبارک
سنہ ۵۸ ہجری مین بمقام مدینہ طیبہ وفات پاکر جنت البقیع مین مدفون ہوئین حضرت
حفصہ نے مہینہ شعبان سنہ ۴۵ ہجری مین وفات پائی حضرت اُم سلمہ نے سنہ ۵۹ ہجری مین
وفات پائی وحضرت زینب بنت جحش نے سنہ ۲۰ ہجری مین وفات پائی حضرت اُم حبیبہ
نے سنہ ۴۴ ہجری مین وفات پائی حضرت میمونہ خاتون نے سنہ ۵۱ ہجری مین وفات پائی
وحضرت صفیہ نے سنہ ۵۰ ہجری مین وفات پائی اور سوا انکے اور بھی عورتین آپ کے
نکاح مین آئی ہین اور کتنون کو آپنے طلاق دیدئے تھے اور اولاد امجاد آپکے حضرت خدیجہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے دو پسر قاسم وعبداللہ کہ لقب اونکا طیب وطاہر تھا
وچار دختر بی بی زینب وبی بی رقیہ وبی بی اُم کلثوم وبی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ
عنہن پیدا ہوئین دونون پسر قبل زمانہ اسلام سے فوت ہوگئے اور بی بی زینب ابوالعاص
کی منکوحہ ہوئین وبی بی رقیہ پہلے عتبہ بن ابی لہب کی منکوحہ ہوئین تھین مگر عتبہ نے
حالت غصہ مین اونکو طلاق دیدیا تب وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح مین
درآئین وبی بی ام کلثوم بھی پہلے عتیبہ بن ابی لہب کی منکوحہ تھین بعد وفات عتیبہ مذکورہ
بی بی رقیہ کے یہ بی بی اُم کلثوم بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح مین درآئین
وحضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا حسب ارشاد جناب باری عز اسمہ کے
حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے نکاح مین درآئین یہ چارو بیٹیان زمانہ اسلام تک
بقید حیات رہکر مسلمان ہوئین وبی بی ماریہ قبطیہ کے بطن سے ایک پسر حضرت ابراہیم
پیدا ہوئے یہ بھی لڑکپن مین فوت ہوگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اولاد مین
سے صرف حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپکی وفات سے چھ مہینہ بعد وفات پائی

باقی آپکے سب اولادونے آپکی حیات ہی مین وفات پائی تھی رضوان اللہ تعالےٰ
علیہم اجمعین بعد وفات حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار اصحاب علی الترتیب
آپکے خلفاء راشدین ہوئے **خلیفہ اول** افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق امیر المومنین
وامام المسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہین بن ابی قحافہ بن عثمان
بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّہ اور والدہ آپکی ام الخیر مسلمی بنت صخر بن
عامر بن عمرو بن کعب ہین نسب حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا باپ ماں
دونوں کے طرف سے کہ وہ دونوں باخود ہا ایک دوسرے کے چچا کی اولاد ہین و نسب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُرّہ سے اوپر کہ جد ہفتم حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہین و جد ششم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہین ملتی ہے اسم مبارک
حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عبداللہ و کنیت ابوبکر و لقب عتیق و صدیق اکبر ہے
ولادت آپکی بعد واقعہ فیل کے دو برس چار مہینہ مین ہوئی شیوخ مین سب سے پہلے بلا طلب
معجزہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ ہی ایمان لائے ہین خدا کے نزدیک آپکا بڑا
درجہ ہے اللہ تعالےٰ نے آپ کی تعریف و آپ سے رضامندی اپنے کلام مجید مین بیان
فرمائی ہے و حدیث شریف مین وارد ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین طلوع
و غروب ہوا آفتاب اوپر کسی ایک کے کہ بہتر ہو ابوبکر سے مگر وہ کہ پیغمبر ہو اور آپنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت جان نثاری کی ہے اور غزوات مین رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر ابوبکر صدیق
میری ساری عمر کے اعمال حسنہ لے لین اور اونکے عوض ایک رات اور ایک دن کے اپنے اعمال
مجھے دیدین تو مین راضی ہون رات ہجرت کی اور دن وہ کہ جب وفات رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے اکثر لوگ مرتد ہو گئے اور آپنے کوشش کر کے از سر نو دین کو قائم کیا حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت مرض
موت میں مجھسے فرمایا کہ اپنے باپ ابوبکر و اپنے بہائی عبدالرحمن کو طلب کرو تاکہ میں واسطے
خلافت ابوبکر کے مکتوب لکھدوں کیونکہ مجکو خوف ہے کہ دوسرا اور کوئی شخص نہ آرزو
خلافت کے کرے پہر فرمایا کہ رہنے دو کچہ ضرورت نہیں ہے خدا تعالیٰ اور مومنین خود سوائے
ابوبکر صدیق کے اور کسیکو خلیفہ نکرینگے چنانچہ مطابق ارشاد آپکے وقوع میں آیا کہ بعد وفات
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ ہی خلیفہ ہوئے یعنی بعد وفات رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے آپ مسند خلافت پر بیٹھے اور جمیع مومنین نے آپسے بیعت اطاعت کی
کی وجہ جو بوجہ وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کثرت لوگ عرب کے مرتد ہو گئے تھے
و بعض نے دعوی نبوت کا کیا تہا آپنے کوشش و جانفشانی کر کے خوب انتظام کیا
و مرتدین کو سزا واقعی دیکر دین اسلام کو خوب مضبوط کیا و ملک عرب کو ایسا صاف کیا
کہ کوئی مخالف دین وہاں باقی نرہا پہر آپ نے واسطے جہاد کے ملک شام میں افواج
روانہ کئے چند مقامات ملک شام کے آپکے روبرو فتح ہو گئے و حسب الحکم آپکے مسلمین مجاہدین
نے دمشق کا محاصرہ کیا تہا جسپر اللہ تعالیٰ نے مسلمانونکو دمشق فتح کرایا اوسی روز
یوم دوشنبہ تاریخ گیارھویں جمادی الآخرہ ۱۳ھ ہجری کو مدینہ منورہ میں حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ٥ مدت
آپکی خلافت کے دو برس تین مہینہ ہے و عمر آپکی ترسٹھ برس بقولے چونسٹھ برس
کی ہوئی قبر آپکی مزار مبارک جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات کے
متصل ایک ہی حجرہ میں ہے و نقش آپکے نگینہ کا نعم القادر اللہ تہا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ دوم حضرت امیر المومنین و امام المسلمین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب
بن نفیل بن عبد العزیٰ بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب
بن لوی بن غالب القرشی ہین اور والدہ آپکی خنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ اور کہا گیا ہے
کہ خنتمہ بنت ہشام بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہین مطابق قول اول کے
والدہ آپکی ابوجہل کے چچا کی دختر ہین و بقول ثانی ابوجہل کی بہن ہین نسب حضرت
فاروق اعظم کا باپ کیطرف سے و نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کعب سے اوپر
کہ جد ہشتم حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم و جد نہم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے ہین ایک ہی ہے اسم مبارک حضرت فاروق اعظم کا عمر و کنیت ابو حفص
و لقب فاروق اعظم ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولادت آپکی بعد واقعہ فیل کے تیرہ برس
مین ہے بعد ایمان لانے انتالیس آدمیون کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا
فرمائی کہ یا اللہ عمر بن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام کے اسلام سے دین اسلام کو
عزت دے چنانچہ دعا آپکی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق مین قبول ہوئی اور
دوسرے روز آپ مشرف بہ اسلام ہوئے و عدد چالیس کا آپ سے پورا ہوا اوسی روز
یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اللہ تعالیٰ نے آپکی تعریف و آپ سے رضامندی اپنے
کلام مجید مین بیان فرمائی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے
بعد کوئی پیغمبر ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے اور دوسری حدیث مین فرمایا ہے کہ عمر بہشت
کے چراغ ہین آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت جان نثاری کرتے تھے
اور غزوات مین ہمراہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر رہتے ہین آپکا ایمان بیعت

قوی تہا اور آپ کفار پر بہت سخت تھے اور مسلمانون پر بہت مہربانی کرتے تھے اور
بہت محبت رکہتے تھے وسچا اور ہی احکام شریعت مین کسیکی ملامت پر خیال نہین
کرتے تہے آپکے روبرو شیطان نہین آتا تہا آپکو دیکہکر دور سے بہاگتا تہا بعد وفات حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپ مسند خلافت پر بیٹھے آپکی نگرانی وحسن انتظام
سے بنیاد اسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسا مضبوط کر دیا کہ آج تک قائم ہے وانشاء اللہ تعالیٰ
تا قیام قیامت قائم رہیگی آپکی کوشش وبہادری سے اللہ تعالیٰ نے سارا ملک شام
وعراق وفارس ومصر وغیرہ مسلمانون کو فتح کرادیا مدت آپکے خلافت کے دس برس چہہ مہینے
سترہ یوم ہے جب اللہ تعالیٰ کو دنیا سے آپکا اوٹھا لینا منظور ہوا تب مغیرہ بن شعبہ کے
غلام مسمی فیروز نے جسکی کنیت ابو لولو تھی صبحکی نماز مین صف اول سے پیر بڑہا کر ایکبار
کہ اوسوقت آپ امامت کر رہے تھے خنجر سے زخمی کیا اوسی زخم کاری کے وجہ سے
روز پنجشنبہ تاریخ اٹھائیسوین ذی حجہ ۲۳ ہجری کو آپنے شہادت پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَ
اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۞ عمر شریف آپکی جمہور کے نزدیک ترسٹھ برس وبقولے اٹہاون
برس وبقولے چہپن برس وبقولے پچپن برس کی ہوئی ونقش آپ کے نگینہ مہر کا کفیٰ بالموت
واعظا یا عمر تہا قبر آپکی متصل قبر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک ہی حجرہ مین
ہے اور متصل قبر حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک قبر کی جگہہ جو باقی ہے کہتے
ہین اوسجگہہ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دفن کرینگے۔

خلیفہ سوم حضرت امیر المومنین وامام المسلمین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن
عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف اور والدہ آپکی مسماۃ بیضا جو پھوپھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین لقب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ... ذوالنورین

دونون کیطرف سے ونسب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد مناف سے اوپر کہ جد چہارم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین وجد پنجم حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے ہین ایک ہی ہے
کنیت حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی ابو عمرو ابو لیلی وابو عبد اللہ واسم مبارک عثمان
ولقب ذی النورین ہے وجہ اس لقب کی یہ لکھی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دختر آپکی نکاح
مین آئی ہین اور یہ دولت سوائے آپکے اور کسیکو میسر نہین ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے چالیس لڑکیان ہوتین تو ایک کے بعد دوسرے کے مین
عثمان کو دیتا ولادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد گذرنے مدت چھہ برس کے
عام فیل سے واقع ہوئی ہے اور آپ اوائل ہی مین بدلالت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
تعالی عنہ کے ایمان لائے ہین اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپکا بڑا
درجہ ہے کلام مجید مین آپکی تعریف ورضامندی مین آیات نازل ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر پیغمبر کا ایک رفیق ہے میرا رفیق بہشت مین عثمان ہے
اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ بتحقیق ستر ہزار آدمی جو مستحق عذاب دوزخ کے
ہوے ہون عثمان کی شفاعت سے بہشت مین داخل ہونگے آپ اعیان قریش سے
ہین اور تمام قبائل سے ذیمقدور تھے اور آپ مین سخاوت اس درجہ تھی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو بہشت کی بشارت اور مغفرت گناہان اولین وآخرین کا مژدہ دیا
اور آپ صاحب الہجرتین مصلی الی القبلتین تھے وصاحب حلم وحیا تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم آپ کی تعظیم فرماتے تھے واکثر شب کو آپ مقام ابراہیم مین تمام رات نوافل مین
قرآن پڑھتے تھے وکبھی ایک رکعت مین تمام قرآن ختم کردیتے تھے صائم الدہر قائم اللیل
تھے وآپ جامع القرآن ہین بعد شہادت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے باتفاق مسلمین آپ

مسند خلافت پر بیٹھے آپ کی عہد خلافت مین ہمدان اور آذربائیجان افریقہ کا قرون
ماژندران نیشاپور طرس ہرات بلخ قسطنطنیہ وغیرہ بہت سے ملک شہر اہل اسلام کے
تصرف مین آئے اور کفار پر خوب جہاد ہوا و آپ کرم و بخشش مین معروف و محبوب القلوب
تھے وانتظام دین و شریعت کا آپکے عہد خلافت مین بخوبی رہا مدت خلافت آپکی گیارہ
برس گیارہ مہینہ ۱۴ یوم ہے و عمر شریف آپکی اٹھاسی برس و بقولے نوے برس و بقولے
پچہتر برس و بقولے بیاسی برس و بقولے چھیاسی برس کی علی اختلاف الروایات ہوئی
ہے تاریخ اٹھارھوین ماہ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری کو لوگون نے مکان کے اندر گھس کر حالت
تلاوت قرآن مجید مین آپکو شربت شہادت پلایا و قطرے خون کے کلام مجید مین آیہ
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ ؕ پر ٹپکے و روح پاک آپکی روانہ خلد برین کی ہوئی اِنَّا لِلّٰهِ وَ
اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ نقش آپکے نگین کا لتصبرن او لتندمن تھا مزار مبارک آپکا جنت البقیع
مین ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و خلیفہ چہارم امیر المومنین و امام المسلمین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ
وجہہ ہین چونکہ آپ اس فقیر کے پیران طریقت مین سے ہین لہذا حال آپکا جدا گانہ بطور حالات
حضرات مندرجہ شجرہ کے علیحدہ لکھا گیا ہے آپ چارو صاحب اصحاب کبار خلفاے
راشدین جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین و آپ چارونصاحب باہم کمال درجہ کی
محبت رکھتے تھے و چاریار مشہور ہین و علماے اسلام کا اسبات پر اتفاق ہے
کہ بعد انبیاے کرام کے آپ چارونصاحب سب سے بہتر ہین رضوان اللہ تعالے
علیہم اجمعین اللہ تعالے بطفیل رسول انام و اصحاب کرام کے اس فقیر گنہگار کے
گناہون سے درگذر کرے و جمیع مسلمین کو بخش دیوے۔

آمین ثم آمین

حالات حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ

اسم مبارک آپکا علی اور کنیت ابوالحسن و ابوتراب ہی اور القاب آپکے یعسوب المسلمین
مرتضی و حیدر کرار و اسد اللہ ہین آپ ابوطالب بن عبدالمطلب چچا حقیقی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پسر ہین اور والدہ آپکی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہین ولادت
آپکی مکہ معظمہ مین اندر خانہ کعبہ کے عام فیل سے تیسوین برس بروز جمعہ تاریخ ۱۳ تیرھوین
رجب کو ہے آپ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاے راشدین مین
سے خلیفہ چہارم ہین اور اکثر غزوات مین آپ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ
رہے ہین قلعہ خیبر کو خدا تعالی نے آپ ہی کے ہاتھہ سے فتح کرایا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے آپکی شان مین فرمایا ہی کہ تو میرا بھائی اور رفیق ہے دنیا و آخرت مین اور
فرمایا ہے کہ نظر کرنا علی کے منہہ پر عبادت ہی اور فرمایا ہی کہ میرا نام اور علی کا نام دونون
ماخوذ ہین خدا کے نام سے اللہ کا نام محمود ہی اوس سے ماخوذ ہی لفظ محمد اور اللہ کا نام
اعلی ہے اوس سے ماخوذ ہے لفظ علی۔ لڑکون مین سب سے پہلے جناب رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے رسالت کا آپ ہی نے اقرار کیا ہے اور جناب سیدۃ النساء
فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا والدہ امامین مکرمین جناب حضرت حسنین علیہما السلام آپکی
زوجہ شریفہ ہین اور وہ جگر گوشہ حضرت رسول مختار و منطوق حدیث صحیح سیدۃ نساء اہل الجنۃ
فاطمہ کے بہشت مین سب عورات کی سردار ہین شجاعت و سخاوت اور حلم و زہد آپکا
تقریر و تحریر سے افزون ہے۔

حکایت ایک جنگ مین ایک یہودی قوی ہیکل طویل القامت خود بر سر
تیغ بکف زرہ در بر حضرت حیدر کرار کے مقابل ہوا وقت مقابلہ کے حضرت نے اوس

گبر کو مغلوب کیا اور اوسکے سینہ پر کینہ پر چڑہکر ذوالفقار اوسکے حلق پر رکہکر چاہا کہ
اوسے دار البوار مین پہونچا دین اوسی حالت مین اوس بیہودہ نابہبود نے حضرت کے
روے مبارک پر تہوک دیا فی الفور اس گستاخی کے حضرت اوسکے سینہ سے اوتر پڑے
اوسنے کہا کہ یا علی آج تک مجھے کسی نے ایسی ذلت نہین دی تمنے مجھے اپنے
قابو مین لاکر جو چہوڑ دیا اسکی کیا وجہ ہے حضرت نے فرمایا مین تابعدار مولیٰ کا ہون
نہ فرمان بردار نفس وہوا کا تیرے تہوکنے سے پہلے صرف تیرے کفر کے سبب سے
مین تجہے مار ڈالتا جب تونے مجہپر تہوکا تو میرے نفس نے کہا کہ اس گبر نے بڑی
بے ادبی کی جلد اسکو مار ڈال اسوجہ سے مین نے تجہے چہوڑ دیا اور للہیت مین نفسانیت
کو نہ ملایا فقط آپکے حالات حلم وزہد وشجاعت کے کو جمیع اوصاف حمیدہ اسی حکایات
سے قیاس کرلینا چاہئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فراغت حجۃ الوداع
کے جب مدینہ منورہ کو مراجعت فرمائی راہ مین بمنزل غدیر خم خطبۂ ولایت و تاکید محبت کا
آپکے لئے پڑہا پہلے سب لوگون سے فرمایا کہ کیا مین سب مسلمانون کیلئے واجب المحبۃ اونکی جانون سے
زیادہ نہین ہون سب نے عرض کیا کہ بیشک آپکی محبت ہمکو اپنی جانون سے زیادہ واجب
ہے پہر آپنے فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ
عَادَاهُ یعنی جسکا مولیٰ ہون علی اوسکے مولیٰ ہین یعنی جو مجہسے محبت رکہے وہ علی سے محبت رکہے
یا اللہ دوست رکہ اسکو جو علی سے دوستی رکہے اور دشمنی رکہ اوس سے جو علی سے
دشمنی رکہے اور ہوگا محبت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپکو بہت فضیلت
عنایت فرمائی ہے کہ شب خوف جان مین بجاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بستر پر سو رہے تہا بعض علما نے لکہا ہے کہ آیۃ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِيْ نَفْسَهُ

ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد ٥ یعنی اور بعضے آدمی بیچتے
ہین جان اپنی خدا کی رضامندی کی تلاش مین اور اللہ بہت مہربان ہی بندہ پر فقط
قصہ ہجرت مین آپ ہی کی شان مین نازل ہوئی ہے اور سوا اسکے اور آیات بھی آپکی
شان مین نازل ہین و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی شان مین لحمک لحمی و
دمک دمی فرمایا ہی اور فرمایا ہی انا دار العلم و علی بابہا + سوا اسکے اور
بہت حدیثین آپکی فضائل مین وارد ہین بعد شہادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالی
عنہ کے باتفاق مسلمین آپ مسند خلافت پر بیٹھے اور آخر عمر تک شوکت اسلام
و پابندی شریعت و طریقت مین مصروف و معرفت و حقیقت مین متوجہ رہی اور
چونکہ آپکے عہد خلافت مین بمشیت الٰہی باخود ہا نزاع واقع رہی اسوجہ سے بہت تو
فتوح ممالک جدید کی نہین آئی و بجہت اسی نزاع باہمی کے اوسوقت سے
مردمان ضعیف الاعتقاد والایمان سے بہ اغوائے شیطانی جماعت اسلام مین تفرقہ
پڑا اور فرقہ روافض و خوارج وغیرہ پیدا ہوا جب بہ سبب ترقی نزاع باہمی کے نوبت
جنگ و جدال کی پہونچی تب بخیال معالجہ مجروحان و آسایش مردمان و درستی سامان
کے جناب حیدر کرار رضی اللہ تعالی عنہ کوفہ مین تشریف لاکر مقیم ہوئے عبد الرحمن
بن ملجم آپکے لشکر مین رہتا تھا اور اکثر لڑائیون مین آپکے ساتھ رہا ہی وہ ایک عورت
قوم خارجی پر عاشق ہوا اوسکے اغوائے آمادہ شہید کرنے جناب حیدر کرار کا ہوا
آپکی عادت شریف تھی کہ بہت سویرے تاریکی مین سب سے پہلے واسطے ادائے
نماز صبح کی دار الخلافت سے مسجد کوفہ مین تشریف لیجایا کرتے تھے اور سوتیوالونکو
بہ آواز تکبیر جگایا کرتے تھے چنانچہ حسب معمول تاریخ انیسوین رمضان سنہ ۴۰ ہجری کو

آپ مسجد مذکور میں تشریف لائے اور ابن ملجم مردود بشمشیر سے ستون کے آڑ میں چھپا کھڑا
تھا اوس شقی ازلی نے تلوار زہر آلود آپکے سر مبارک پر ماری کہ خون جاری ہوا
و تمام محاسن شریف خون سے تر ہو گئی ہر چند زخم کاری نہ تھا مگر زہر کی تاثیر سے
امید صحت منقطع ہوئی آخر کار آپنے سب کو اپنے پاس بلایا اور جناب امام حسن و امام
حسین علیہما السلام کو بہت تسلی و دلاسا دیکر اپنے پاس بٹھایا اور جو کچھ علم معرفت و حقیقت
سینہ بسینہ چلا آتا تھا دونوں صاحبوں کو عطا فرمایا اور بہت سی وصیتیں فرما کر
اپنے رحلت کا حال سنایا آخر کار بعد زخم کے تیسرے روز تاریخ اکیسویں ۲۱ رمضان المبارک
سنہ ۴۰ ہجری کو آپ مرتبہ شہادت کو فائز ہو کر تشریف فرمائے فردوس بریں کے ہوئے
انا للہ وانا الیہ راجعون ۝ مدت عمر شریف آپکی تریسٹھ ۶۳ یا پینسٹھ ۶۵ سال
ہے اور نقش نگین آپ کا الملک للہ تھا اور دوازدہ ۱۲ اماموں میں سے آپ امام اول ہیں
مدت خلافت آپکی چار سال نو مہینہ تین یوم ہے مزار مبارک آپکا نجف اشرف
میں ہے اور منجملہ اولاد ذکور آپکے سبطین طیبین حضرت حسنین علیہما السلام بطن حضرت
فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبط اکبر حضرت امام
حسن علیہ السلام و سبط اصغر حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں حالات حضرت امام حسین
علیہ السلام کے بوجہ ہونے پیر طریقت اس فقیر کے جداگانہ بطور حالات دیگر حضرات
مندرجہ شجرہ کے علیحدہ لکھے گئے ہیں و مختصر حالات سبط اکبر یعنی حضرت امام حسن
علیہ السلام کے اسجگہ لکھے جاتے ہیں۔

ذکر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ

کنیت آپکی ابو محمد و لقب تقی و مجتبی و سید و سبط اکبر و اسم مبارک آپکا شبر و حسن ہے

تاریخ پندرھوین رمضان شریف ۳ھ ہجری کو مدینہ منورہ مین آپ پیدا ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا نام حسن کہا آپ سر سے سینہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپکو بہت چاہتے تھے اور آپکے واسطے خدا سے دعا مانگا کرتے تھے کہ الٰہی مین اسے دوست رکھتا ہون تو اسے دوست رکھ اور اوسے بھی دوست رکھ جو اوسے دوست رکھے اور امام حسن علیہ السلام بہت زاہد و سخی تھے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ اپنے پدر بزرگوار سے روایت کرتے ہین کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے باوجود موجودگی بہت گھوڑے سواری کے کہ آپکے آگے آگے کوتل چلتے تھے پندرہ حج پیادہ پا کیے ہین اور دو مرتبہ تمام مال و اسباب اپنا للہ دیدیا ہے اور تین مرتبہ اپنے مال مین سے نصف نصف مال للہ دیا اور تنصیف مین اسقدر احتیاط فرماتے تھے کہ ایک جوتا للہ دیتے تھے اور ایک رکھتے تھے آپکا بہت بڑا مرتبہ ہے دوازدہ امام مین سے آپ امام دوم ہین اور جناب امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہین اور دس روز کم چھ مہینہ آپنے خلافت راشدہ بھی کی ہے۔ خلافت راشدہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بموجب حدیث صحیح کے تیس برس تھی منجملہ اوسکے دو برس و تین مہینہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ و دس برس و چھ مہینہ و ستر دہ یوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ و گیارہ برس و گیارہ مہینہ و بیس یوم حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ و چار برس و نو مہینہ و تین یوم حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ خلیفہ رہے چنانچہ عہد چاروں اصحاب رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین مین جملہ ۲۹ انتیس برس و چھ مہینہ و دس یوم خلافت راشدہ رہی پانچ مہینہ و ۲۰ بیس یوم جو منجملہ ۳۰ تیس برس کے باقی رہ گئے تھے بعد وفات جناب امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کے آپنے مسند خلافت پر بیٹھکر وہ بقیہ

ایام پورے کیئے چالیس ہزار آدمیون سے زیادہ نے آپکی بیعت کی بعد پورے ہوجانے
تیس برس ایام خلافت راشدہ کے آپنے ملک و سلطنت معاویہ بن ابی سفیان کو
سپرد کر دیئے تب سے انتظام ملوکانہ ہونے لگا اور بموجب پیشین گوئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپنے حضرت امام حسن علیہ السلام کے حق مین فرمایا تھا کہ انکی
وجہ سے بڑے دو گروہون مین صلح ہوجاویگی سبب ظاہری سپردگی ملک و سلطنت
کا یہ ہوا کہ معاویہ بن ابی سفیان نے خبر شہادت جناب حیدر کرار کی سنکر بجمعیت ساٹھ
ہزار سپاہ کے عراق کیطرف کوچ کیا و امیر المومنین حضرت امام حسن علیہ السلام نے بھی بجمعیت
چالیس ہزار فوج کے متعدد فرمائی و تا انقضاے بقیہ مدت خلافت راشدہ کے
جنگ ہوا کی جب ایام خلافت راشدہ گذر گئے تب بمضمون حدیث شریف
اَلْخِلَافَةُ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا عَضُوْضًا یعنی خلافت راشدہ
میرے بعد تیس برس ہے پھر ہوجاویگی پادشاہی کاٹ کھانے والی یعنی ظلم و ستم
منتشر ہوجائیگا لہذا آپکو منظور ہوا کہ مین بادشاہ ظالم نہون و نیز بخیال خونریزی کثیر
مسلمانون کے آپنے صلح کرکے معاویہ بن ابی سفیان کو ملک سپرد کردیا بعد اسکے
آپ مدینہ طیبہ مین تشریف لائے اور آخر عمر تک وہین رہے اور یہ سب معاملہ انتقام
کوفہ سے ہوا تھا فقر و طریقت مین بہت نکتے و اشارہ آپسے منقول ہین در باب فضیلت
محبت آپکی جو احادیث صحیح وارد ہین اونکو کتب احادیث مین دیکھا چاہئے و دل و جان آپکی
محبت مین نثار کرنا چاہیئے چونکہ اکثر احادیث مین فضائل آپکے و نیز حضرت امام حسین
علیہ السلام کے یکجا مذکور ہین لہذا مختصر فضائل و فضیلت دونون صاحب کے حالات
متعلقہ حضرت امام حسین علیہ السلام مین درج کیئے جاوینگے تمام ہوا ذکر حضرت امام حسن علیہ السلام

عبادت و ذکر الٰہی مین مشغول رہے جب خدا کو اپنے جوار رحمت مین آپکا بلانا منظور ہوا تب
حیلہ ظاہری آپکی وفات شریف کا یہ ہوا کہ آپکو زہر دیا گیا مشیت الٰہی اسمین یہ تھی کہ درجہ
شہادت کا جو خدا کے نزدیک ایک بہت بڑا درجہ ہے آپکو حاصل ہو چونکہ شہادت سریہ
وجہریہ ضد یکدیگر ہین بنا برآن دونون قسم کی شہادت کا ایک شخص کو حاصل ہونا امر
محال تھا لہذا شہادت سریّہ بذریعہ زہر کے آپکو حاصل ہوئی و شہادت جہریہ بذریعہ زخم نیزہ
وتلوار کے حالت مسافرت مین آپکے چھوٹے بہائی جناب سید الشہدا حضرت امام حسین
رضی اللہ تعالی عنہ کو حاصل ہوئی تا کہ آپ دونون بہائیون سے کوئی فضیلت شہادت
کی باقی نرہجاوے دونون بہائیون کو دونون قسم کی شہادت مین سے ایک ایک قسم
کی شہادت کی فضیلت حاصل ہو جاوے جو زہر کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعا عنہ کو دیا گیا
وہ ایسا قاتل تھا کہ آپکو اسہال کبدی شروع ہوا و جگر کے ٹکڑے ہو گیا اور آپ چالیس روز
تک بیمار رہے بعدہ آپ تاریخ پانچوین ماہ ربیع الاول ۴۹ھ ہجری کو درجہ شہادت حاصل
کر کے گوشہ گزین جوار رحمت الٰہی کے ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○
عمر شریف آپکی اڑتالیس برس پانچ مہینہ بیس یوم کی ہوئی مزار شریف مقام جنۃ البقیع
واقعہ مدینہ منورہ مین ہے نقش آپکے خاتم کا اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ تھا چونکہ آپکو درجہ شہادت
سریہ کا حاصل ہوا لہذا دنیا مین کوئی شخص یقینی زہر دینے والا دریافت نہوا جسکو زہر دیتے
ہوے کسی شخص نے دیکھا ہو مگر کہا جاتا ہے کہ مسماۃ جعدہ بنت اشعث نے جو آپکی زوجہ
تھی یزید پلید کے اغوا سے بطمع دنیا وی آپکو ایسا زہر ہلاہل دیدیا کہ آپ جان بر نہوے
حضرت امام حسین علیہ السلام نے بقصد سزا دینے کے آپسے تعین قاتل کی چاہی
آپنے فرمایا کہ اگر میرا زہر دینے والا وہی ہے جسپر میرا گمان ہے تو منتقم حقیقی سے

زیادہ عوض لینے والا ہی اور اگر وہ نہین ہی تو مین نہین چاہتا کہ تم کسی بیگناہ کے خون مین مبتلا ہو

حالات حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسم مبارک آپکا شبیر و حسین اور کنیت ابو عبداللہ اور لقب سید الشہدا اور سبط اصغر ہی آپ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے پسر ہین اور حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی والدہ شریفہ ہین ولادت آپکی مدینہ منورہ مین تیسری یا پانچوین شعبان ۴ھ روز شنبہ کو ہوئی ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا عقیقہ کیا مدت حمل آپکی چھ مہینہ ہے آپکو بعد تولد کے ام الفضل بنت حارث حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد المطلب کی بی بی نے دودھ پلایا عبداللہ بن عباس و فضل بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما دونون آپکے برادران رضاعی ہین آپ ناف سے قدم تک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال مشابہ تھے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکے و جناب امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل مین بہت حدیثین فرمائی ہین چنانچہ فرمایا ہے کہ حسن و حسین بہشت کے جوانون کے سردار ہین اور فرمایا ہے کہ یہ دونون میرے بیٹے اور میری دختر کے بیٹے ہین الٰہی مین انہین دوست رکھتا ہون تو بھی انہین دوست رکھ اور جو انہین دوست رکھے اوسکو بھی دوست رکھ اور فرمایا ہے کہ تمام اہل بیت مین مجکو حسن اور حسین سے زیادہ محبت ہی اور فرمایا ہی کہ حسین مجھ سے ہی اور مین حسین سے دوست رکھے اللہ اوسے جو حسین کو دوست رکھے اور فرمایا ہی کہ حسن اور حسین میرے باغ دنیا کے دو ریحان ہین اور حدیث مین وارد ہی کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر خطبہ پڑھتے تھے کہ اتنے مین

حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لائے اور بسبب صغر سنی
کے چلنے میں دونوں صاحبوں کے پیر لڑکھڑاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال
مبارک میں آیا کہ مبادا یہ دونوں گر پڑیں اور چوٹ لگجاوے پس بے اختیار ہوکر آپنے خطبہ چھوڑ
کر کمال شفقت اور فرط محبت سے دونوں صاحبزادونکو گود میں اوٹھا لیا اس مقام سے شفقت
اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ دونوں صاحبونکے ساتھ معلوم کر لینا چاہیئے
کہ خطبہ پڑھنے کے وقت میں بھی دونوں صاحبزادون کی تکلیف گوارا نکی شواہد النبوۃ
میں لکھا ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے زانو پر حضرت امام حسین علیہ السلام
و بائیں زانو پر حضرت ابراہیم علیہ السلام آپکے پسر بیٹھے تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حقتعالے دونونکو آپکے پاس نرکھیگا دونوں میں
سے ایک کو اختیار کیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حسین نہوگا تو مجکو اور علی اور
فاطمہ کے دلکو رنج ہوگا و اگر ابراہیم نہ ہوگا تو میرے ہی جان کو رنج گذریگا مین نے اپنا رنج
اختیار کیا پہر تین دن کے بعد حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا جناب امام حسین علیہ السلام
بہت خوبصورت اور نہایت باجمال تھے چہرہ مبارک ایسا روشن تھا کہ اگر اندھیرے
میں بیٹھے ہوتے تو پیشانی اور چہرہ کی چمک سے بیٹھے ہوئے معلوم ہو جاتے تھے دوازدہ
امام میں سے آپ تیسرے امام ہیں اور جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے خلیفہ ہیں آپ سے
بہت حقائق اور معارف منقول ہیں ایک شخص نے آپسے سوال کیا کہ بندہ ہونا کیا چیز ہے
آپنے فرمایا کہ بندہ وہ ہے کہ اپنے اختیار کو چھوڑ دے کشف المحجوب میں لکھا ہے کہ ایک دن
ایک شخص آپکی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ بہت درماندہ اور محتاج ہوں اور عیال و اطفال
رکھتا ہوں آپنے اوسے ٹھہرایا اتنے میں پانچ توڑے دینارون کے حضرت معاویہ

بن ابی سفیان نے بھیجے آپنے پانچون توڑے اوسی سائل کو عنایت کیے اور فرمایا کہ
تجھے انتظار مین بہت تکلیف ہوئی فصل الخطاب مین لکھا ہے کہ ایکدن آپ مہمانون
کے ساتھہ کہانا کہانے کو بیٹھے غلام آش گرم کاسہ مین بہرا ہوا مجلس مین لایا اتفاقاً اوسکا
پیر پہسلا اور کاسہ آپکے سر مبارک پر گر کر ٹوٹ گیا آپنے تادیب کے نظر سے اوسکے طرف دیکھا
اوسنے کہا وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ آپنے فرمایا مین نے غصہ روکا اوسنے کہا
وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ آپنے فرمایا مین نے معاف کیا اُسنے کہا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ
آپنے فرمایا مین نے تجھے اللہ کے راہ مین آزاد کیا غرضکہ آپکا علم و صبر و شکر و آپکی بردباری و
سخاوت و شجاعت و ریاضت و عبادت وغیرہ حد احصا سے باہر ہی بڑی بڑی کتابون
و کتب احادیث مین سب لکھا ہی تمام عمر آپنے انہین اوصاف حمیدہ کے ساتھہ بسر کی اور
نقش آپکے خاتم کا اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ تہا جب خداوند کریم کو اپنے جوار رحمت مین
آپکو طلب کر لینا منظور ہوا تب حیلہ ظاہری وفات شریف کا شہادت کبریٰ کیا گیا تاکہ حاصل
ہونا کسی فضیلت کا آپسے باقی نرہجاے وہ درجہ شہادت بہی جو ایک بہت بڑا درجہ ہے
آپکو حاصل ہو جاوے اور سامان اوسکا اسطرح پر ہوا کہ جب بعد وفات حضرت معاویہ کے
یزید پلید تخت نشین ہوا تب اپنے تمام قلمرو مین عمال و حکام کو نامہ لکھا کہ سب رعایا و ساکنان
ہر دیار سے میری بیعت او ان انجملہ ایک نامہ ولید بن عقبہ کو بہی کہ حاکم مدینہ کا تہا باین مضمون
لکھا کہ معاویہ ایک بندہ بندگان خدا سے تہا وہ مر گیا اوسکے قائم مقامی مین مجکو سلطنت
ملی تجکو لکہا جاتا ہی کہ بمجرد پہونچنے اس نامہ کے امام حسین اور جو اہالی مدینہ اور اکابر اس
شہر کے ہین ان سب سے میری طرف سے بیعت القیاوے جب یہ نامہ یزید کا
ولید بن عقبہ کے پاس پہونچا تب ولید نے آپکو بلا کر مضمون نامہ یزید کا آپسے عرض کر دیا

چونکہ یزید پلید مرد فاسق ودایم الخمر اور ظالم تہا لہذا آپنے اوسکی بیعت سے انکار کیا اور مصلحت وقت تاریخ چوتھی شعبان سنہ ۶۰ ہجری کو آپ مع عیال واطفال مدینہ منورہ سے روانہ ہوکر مکہ معظمہ مین تشریف لائے جب یہ خبر اہل کوفہ کو پہونچی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے مدینہ سے ہجرت کی تب اس اقرار سے کہ ہم سب آپکے تابعدار اور خدمت گزار ہین آپ یہان تشریف لائے ہم سب جان ومال سے حاضر ہین اور آپکی اطاعت کو سعادت دارین سمجھتے ہین اور سوا حضرت کے ہمکو اور کسیکی اطاعت منظور نہین ہے آپ بے تکلف رونق افروز ہوکر منتظرین کو قید انتظار سے آزاد فرمائے قریب ڈیڑھ سو نامہ کے آپکے پاس بہیجے جب کوفیونکی استدعا آپکے طلب مین حد سے زیادہ گذری تب آپنے حسب شورہ عمائد مکہ پہلے حضرت مسلم بن عقیل اپنے چچازاد بہائی کو کوفہ کیطرف روانہ کیا اور اہل کوفہ کو لکہا کہ بالفعل بہائی مسلم تمہارے پاس پہونچتے ہین لازم ہے کہ انکو بجائے میرے تصور کرو اور انکی اطاعت وفرمان برداری مین قصور نکرو بعد انکے مین بھی آتا ہون جب حضرت مسلم کوفہ مین پہونچے تب سب اہل کوفہ نے جمع ہوکر بیعت حضرت امام حسین علیہ السلام کی حضرت مسلم کے ہاتہہ پر کی اور بکمال اطاعت سے پیش آئے کہتے ہین کہ بارہ ہزار آدمی وبروایتی تیس ہزار وبروایتی چالیس ہزار آدمیون نے بیعت کی نعمان بن بشیر حاکم کوفہ مرد صحابی خوش اعتقاد تہا جب اس حال سے مطلع ہوا تو باسباب ظاہر یزید کے خوف سے لوگونکو منع کیا مگر صرف ممانعت زبانی پر اکتفا کرکے زیادہ متعرض نہوا بلکہ باطن مین سب کو ترغیب وتحریص کرتا تہا واعانت وامداد حضرت مسلم کی ملحوظ خاطر رکہتا تہا جب حضرت مسلم کے ساتہ ایک جماعت کثیر ہوگئی تب مسلم بن یزید حضرمی اور عمارة بن الولید بن عقبہ نے اس حال کی اطلاع

یزید پلید کو دی یزید مرید نے کیفیت دریافت کرکے بمشورہ مشیران نامعقول
نعمان بن بشیر کو معزول کیا اور عبید اللہ بن زیاد کو جو حاکم بصرہ تہا کوفہ کا حاکم مقرر کرکے
بنام اوسکے نامہ بہیجا کہ مین نے تجہکو کوفہ کی حکومت دی تو اپنے تئین فوراً کوفہ مین
پہونچا اور مسلم بن عقیل اور اوسکے مددگارونکو قتل کر اور حسین بن علی سے میری
جانب سے بیعت لے اگر وہ بیعت کرین تو بہتر ورنہ اونکو بہی قتل کر اور جب کوفہ مین
حضرت مسلم سے اصاغر و اکابر اہل کوفہ نے بیعت کی اور کمال اطاعت و تابعداری
سے ہر شخص پیش آیا اور سب لوگ مستدعی تشریف آوری جناب امام حسین علیہ السلام
کے ہوئے تب حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت مین حضرت امام حسین علیہ السلام
کے لکہا کہ زیادہ چالیس ہزار آدمی سے میرے ساتہ ہین اور وہ سب جان و مال
سے حاضر ہین کسیطرح کا کچہ تردد باقی نہین رہا اب آپ کسی نوع کا تامل نہ کیجیے
اور بے تکلف تشریف لائیے اسوجہ سے کوفہ مین آپکے تشریف آوری کی خبر
گرم تہی ہنوز آپ تشریف نہین لائے تہے کہ ابن زیاد بدنہاد بموجب حکم یزید پلید
کے بصرہ سے کوفہ کو روانہ ہوا اور قادسیہ مین کہ نواح کوفہ مین ایک شہر ہے
لشکر اور فوج کو چہوڑ کر از راہ فریب و مکر حجازیونکا لباس پہنا اور عمامہ سر پر باندہا
پہر ایک اونٹ پر سوار ہوکر چند لوگونکے ساتہ بغرض مغالطہ دہی اندہیری رات
مین مغرب و عشا کے درمیان مکہ کے راہ سے کوفہ مین داخل ہوا چونکہ سب اہالی کوفہ
کو انتظار تشریف آوری حضرت امام حسین علیہ السلام کا تہا لہذا وہ لوگ دہوکا کہا گئے
اوسکو حضرت امام علیہ السلام سمجہے اور تاریکی شب مین اوسکے پیشوائی کو گئے اور سلام
کیا اور مرحبا بک یا ابن رسول اللہ قدمت خیر مقدم کہا ابن زیاد معدن فساد و فتنہ

رہا اور کچھ نبولا یہانتک کہ دارالامارۃ مین داخل ہوا اور اپنے ملازمین سے کہلا دیا کہ
اسوقت فرصت نہین ہے صبح کو ملاقات ہوگی آخرالامر وقت صبح ابن زیاد نے
سب لوگونکو جمع کرکے سند حکومت جو یزید مرید کے جانب سے اوسکے پاس تھی
سب کو سنائی اور کوفیونکو یزید کے مخالفت سے ڈرایا اور خوب دہمکایا اور اپنی تدبیر و
تزویر سے جماعت حضرت مسلم کو متفرق کر دیا چنانچہ جن لوگون نے حضرت مسلم علیہ السلام
سے بیعت کی تہی ادن سبھون نے بجواے اَلْکُوْفِیُّ لَایُوْفِیْ حضرت مسلم رضی اللہ تعالے عنہ
کا ساتھ چھوڑ دیا اور ابن زیاد درپے شہادت حضرت مسلم کے ہوا ہرچند حضرت مسلم رضی اللہ
تعالی عنہ نے شجاعت ہاشمی بہت کی اور کتنونکو فی النار کیا مگر آخرکار تاریخ تیسری ماہ ذی الحجہ
سنہ ۶۰ ہجری کو آپ و آپکے دونون صاحبزادے شہید ہوئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
جس روز کوفہ مین آپ شہید ہوے اوسی روز حسب تحریر آپکے حضرت امام حسین علیہ السلام
نے مکہ سے کوفہ کی روانگی کا قصد کیا آپکی روانگی سے اکابر مکہ مانع آئے اور بیوفائی و دغابازی
اہل کوفہ کی بیان کی مگر آپنے قبول نفرمایا اور ارشاد کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ ایک دنبہ مکہ مین ذبح کیا جائے گا اور اوسکا ذبح ہونا موجب ہتک حرمت کعبہ کا ہوگا اسواسطے
مین نہین چاہتا کہ وہ مین ہون اور میرے سبب سے خانہ کعبہ کی ہتک ہو اور بیحرمتی کعبۃ اللہ کے ظہور مین
آئے یہ بیان آپسے سنکر سب خاموش ہوگئے اور آپ اوسی روز یعنی تاریخ تیسری ذی الحجہ سنہ ۶۰ ھ
کو بیاسی آدمی کے ساتھ معہ اہل بیت اور یاران و غلامان کے کوفہ کی طرف روانہ ہوے
اثناے راہ میں آپنے خبر پائی کہ اہل کوفہ نے بدعہدی کی اور ابن زیاد نے حضرت مسلم
رضی اللہ تعالے عنہ کو مع دونون صاحبزادونکے شہید کرڈالا یہ حال سنکر آپنے مراجعت
کا قصد فرمایا مگر حضرت مسلم کے بہائیون نے جو آپکے ساتھ تہے بوجہ محبت بہائی حضرت

مسلم بن عقیل کے قسم شرعی کہاکر کہا کہ ہم تو اب نہ پہرینگے یا دشمنون سے اپنے
بہائی کا انتقام لینگے یا ہم سب بہی مارے جائینگے تب آپنے فرمایا لَا خَیْرَ فِی الْحَیٰوۃِ
بَعْدَکُمْ اور مع جماعت کے آگے بڑہے جب آپ نواحی عراق مین جہان سے کوفہ
دو منزل باقی تہا پہونچے وہان حُر بن یزید ریاحی کہ ہزار سوار مسلح اونکے ساتھ تہے
حضرت کو ملی و عرض کیا کہ یا امام حسین مین ابن زیاد کیطرف سے اسواسطے آیا ہون
کہ جسطرح سے ہو آپکو اوسکے پاس پہونچاؤن مگر واللہ مین بالطبع اس فعل کو مکروہ
جانتا ہون کہ آپ کو اوس شقی کے پاس لیجاؤن اب سخت مشکل ہو کہ آپکو لیجا سکتا
ہون نہ چہوڑ سکتا ہون اسبارہ مین بہت کلام طویل ہوا آخرکار آپنے مرضی حر کی
پاکر قصد کوفہ کا فسخ کرکے اور طرف کی راہ لی لیکن قضا و قدر نے تاریخ دوسری محرم
کو کشان کشان آپ کے تئین دشت کربلا مین پہونچایا آپنے وہان نہر فرات کے قریب
خیمہ نصب کیا اور لوگونسے پوچہا کہ اس مکان کا کیا نام ہے وہان کے لوگون نے کہا کہ
اس میدان کو کربلا کہتے ہین آپنے فرمایا کہ یہ مقام کرب و بلا کا ہی جب آپ وہان ٹہرے
تب حُر نے عرض کیا کہ فوج ابن زیاد کی اور بہی آتی ہے اور وہ کم بخت آپکے درپے
ایذا ہے مناسب یہی ہے کہ آپ یہانسے کوچ کر جائیے مجہپر جو گذریگی خیر دیکہا جائیگا
آپنے کوچ کیا اور تمام رات چلے صبح جو ہوئی تو دیکہا کہ اوسی جگہ مین جہان سے کوچ
کیا تہا تحریر الشہادتین مین لکہا ہے کہ ایسا اتفاق سات شب برابر ہوا کہ آپ روز
رات کو کوچ فرماتے اور تمام شب قطع مسافت کرتے صبحکو پہر اوسی جگہ ہوتے جس
جگہ سے کوچ کرتے آخر کو یہ نوبت ہوئی کہ اونٹون کو ہرچند مارتے تہے وہ حرکت
نہین کرتے تہے پس آپنے چار و ناچار وہین مقام کیا اور زمین مین میخ گاڑے

تھے یا درخت سے لکڑی توڑتے تھے تو اوس جگہہ سے خون نکل آتا تھا جب آپنے یہ
حال دیکھا فرمایا کہ مقام موعود یہی ہے یہاں سے دین نہیں جا سکتا ترجمہ طبری مین لکھا ہے
کہ جب آپ کربلا پہونچے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت ملائکہ
کے ساتھہ تشریف لائے اور آپکو بغل گیر فرما کر ارشاد فرمایا کہ اے فرزند دلبند مین خوب جانتا
ہون کہ دشمنان بے دین درپے تیرے قتل کے ہین یہہ سب روز قیامت کو
میری شفاعت سے محروم رہینگے اور قریب ہے کہ خدا ے تعالیٰ تجھکو درجہ شہادت
عطا فرمائی اور بہشت تیرے واسطے آراستہ ہے اور والدین تیرے منتظر ہین یہ فرماکر
دست مبارک اپنا آپکے سینہ شریف پر رکھکر کہا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا
وَّاَجْرًا جب آپ خواب سے چونکے یہ خواب سب اہل بیت سے بیان کیا
سب لوگ اسکو سنکر رونے لگے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا القصہ جب
آپکی کربلا پہونچنے کی خبر ابن زیاد کو پہونچی اوسنے ایک نامہ بطلب بیعت یزید کے
آپکو لکھا جب وہ نامہ قاصد لیکر آیا آپنے اوسکو زمین پر پہینک دیا اور قاصد سے فرمایا
مَا لَہٗ عِنْدِیْ جَوَابٌ یعنی اس نامہ کا جواب میرے پاس کچھ نہیں ہے جب قاصد نے
واپس جاکر یہ حال بیان کیا اوس شقی کا نائرہ غضب اشتعال مین آیا اور اوسیوقت
سے لشکر کشی شروع کی اور عمر بن سعد کو کہ حاکم رے کا تھا سالار لشکر کرکے بائیس ہزار
سوار و پیادہ اوسکے ساتھہ کرکے کربلا کی روانگی کا حکم دیا اور پیچھے سے اور فوج بھیجنے
کا بھی وعدہ کیا چنانچہ ابن سعد مع لشکر روانہ ہوکر ساتوین تاریخ محرم کو کربلا مین وارد ہوا
اور نہر فرات کو اپنے پس پشت کرکے آپکے خیمہ گاہ کے مقابل اپنا لشکر ڈال دیا اور فرات
پر متصرف ہوکر ہمراہیان حضرت امام حسین علیہ السلام پر پانی بند کیا اور سنہ اسکے

جیسا ظلم اشقیا نے آپ پر و آپکے ہمراہیون پر کیا اور جس جس طرح پر مسلمانون کو
شہید کیا ہے اور مسلمانون نے جیسے جیسے داد شجاعت دی اور بہادری سے
دشمنون کو فی النار کیا یہ سب حالات بڑی بڑی کتابون مین مفصل لکہا ہے اوسکو
بغور دیکہکر قدرت الٰہی دیکہنا چاہئے اس مختصر مین مفصل حال لکہنے کی گنجایش
نہین ہے آخرکار دسوین محرم ۶۱ھ ہجری کو لڑائی شروع ہوگئی اور آپکے لشکر مین
جتنے ذکور تہے سوائے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سبہون نے
اوسی روز شہادت پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۰ پہلے آپکے سب ہمراہیون نے
درجہ بدرجہ شہادت پائی بعدہ حُر بن یزید ریاحی جو پہلے ہزار سوار کے ساتہہ آپکو ملا تہا
حالت جنگ مین بعد شہادت ہمراہیان حضرت امام مظلوم مع اپنے ایک بہائی اور
ایک بیٹا اور ایک غلام آزاد کے بہ تقاضائے سعادت ازلی لشکر اشقیا سے نکلکر آیا
آملا اور کہا کہ مین پہلے آپسے مقابلہ کرنے کو آیا تہا اور اب پہلے آپکے نصرت کرنے
کے لئے آیا ہون اور اجازت لیکر چارون شخصون نے سنجانب آپکے فوج اشقیا سے
مقابلہ کیا اور بہت اشقیا کو فی النار والسقر کر کے چارو شخص فائز بدرجہ شہادت ہوے
پہر آپکے بہائی بھتیجے عزیزون نے شہادت پائی جب حضرت زین العابدین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حالت بیماری مین مقابلہ کا قصد کیا آپنے فرمایا کہ تم مت
قصد کرو بقا سے میرے نسل کی تمہارے اوپر منحصر ہے یہ فرماکر علوم باطنی اونکو تعلیم
فرماکر خود بمقابلہ اشقیا تشریف لے گئے اور بہت بہادری و شجاعت کرکے بسیار اشقیا
کو فی النار کیا تب لشکریان اعدا نے ہر طرف سے نرغہ کرکے آپکو حلقہ مین کر لیا
اور چارون طرف سے تیر و تلوار برسانے لگے آپکا جسم شریف زخمون سے چور تہا

چور چور ہوگیا یہانتک کہ ایک ایک زخم پر سوزخم تھے تب آپ گھوڑے سے زمین
پر آئے اور جہان فانی کو چھوڑکر روضۂ رضوان کو تشریف لے گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ
اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لکھا ہے کہ یہ سانحہ یعنی آپکی شہادت تاریخ دہم ماہ محرم الحرام ٦١ سنہ ہجری
روز جمعہ کو بعد زوال شمس نقطہ دائرہ نصف النہار سے کہ جزو اول اجزا ر نماز ظہر کا ہے
واقع ہوا اور گویا یہ حال اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تکبیر افتتاح آپنے گھوڑے کے
پیٹھ پر شروع کی اور جب کثرت جراحات سے جھکے تو رکوع ادا کیا اور جب زمین
پر آئے تو وہ سجدہ تھا غرض کہ اس ہیئت مجموعی سے آپنے نماز ظہر ادا کرلی جب آپ
گھوڑے سے زمین پر گرے تب شمر مردود نے ایک تلوار آپکے چہرہ مبارک پر
لگائی اور سنان بن انس نخعی نے آکر ایک نیزہ مارا اور خولی بن یزید شقی نے گھوڑے
سے اوترکر آپکے سر مبارک کو خنجر ظلم سے کاٹا جب اعداے بیدین ان ظلمو نسے
فارغ ہوئے تب خیمہ گاہ حرم محترم مین آئے اور بارہ آدمی کہ اہل بیت نبوت مین سے مع
زنان و اطفال باقی تھے اونکو قید کیا اور جو کچھ اسباب پایا سب لوٹ لیا بعد
اسکے شمر بد پیکر اور ابن سعد سر آمد اشقیا نے حکم دیا کہ لاشہ بے سر جناب سید الشہدا
علیہ التحیۃ والثنا کو گھوڑے دوڑا کر پامال کرو چنانچہ بیس سوار نے آپکے لاشہ بے سر
پر گھوڑے دوڑا کر جسم مبارک کو ریزہ ریزہ کردیا اور قیس بن اشعث نے آپکا پیراہن
شریف اوتار لیا اور حبیب بن بدیل نے آپکی تلوار لی اور آپکا سر مبارک وادر کئے
سر شہدا ر کربلا کے اوسی دن نیزہ پر رکھکر بشیر بن مالک اور خولی بن یزید کے ساتھ
اشقیا نے ابن زیاد کے پاس کوفہ کو روانہ کردیا لکھا ہے کہ اُس عرصہ مین حضرت امام زین العابدین
رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیمار تھے جب اشقیا نے اہل بیت کو قید کیا اور شمر شقی کی نظر

حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑی چاہا کہ انکو بھی شہید کر ڈالے مگر
ایک شخص کے کہنے سے اونکے قتل سے باز آیا پھر ابن سعد نے کربلا مین
ایک روز ٹھہر کر جسقدر لوگ اوسکے فوج کے فی النار والسقر ہوئے تھے اونکو
دفن کیا اور شہدا رکربلا بلا دفن پڑے رہے دوسرے روز اہل حرم کو عریان
بے پردہ پر اور حضرت زین العابدین کو ایک اونٹ پر سوار کر کے مع فوج و لشکر
کوفہ کو روانہ ہوا تین روز تک لاشہ ہاے شہدا رکربلا بے گور و کفن رہے
تیسرے روز مردمان غاضریہ نے کہ ایک قریہ ہے قریب کربلا کے خبر پاکر جسم
مبارک جناب سید الشہدا رکو ایک قبر مین اور شہدا ر بنی ہاشم کو علحدہ آپکے
بہاومین اور باقی شہیدونکو گنج شہیدان کر دیا عزیزان خاص آپکے جو شہید ہوے
یہ ہین پانچ بہائی آپکے حضرت عباسؓ بن علی اور عثمان بن علی اور محمدؓ بن علی
اور عبداللہؓ بن علی اور جعفرؓ بن علی اور تین بھتیجے آپکے قاسمؓ بن حسن اور عبداللہ
بن حسن اور عمرؓ بن حسن اور بعض کے نزدیک چوتھے بیٹے حضرت امام حسن
علیہ السلام کے کہ اونکا نام ابو بکر بن حسن تہا وہ بھی کربلا مین شہید ہوے اور
دو پسر آپکے علی اکبرؓ اور عبداللہؓ کہ اونکا مشہور نام علی اصغر تہا حضرت علی اکبر
کفار سے لڑکر شہید ہوئے اور حضرت علی اصغر شیر خوار تھے آپ اونکو گود
مین لیے تھے کہ ناگاہ کسی بدبخت کا تیر اونکے حلق پر لگا اور کنار پدر مین
شہید ہوے اور محمدؓ اور عونؓ پسران عبداللہ بن جعفر طیار کے اور تین بیٹے
عقیل کے عبداللہؓ اور عبدالرحمن اور جعفرؓ حضرت مسلم کے بہائی سیہ سب لہ
خواہ ستره آدمی خاصان اہل بیت سے معرکہ کربلا مین شہید ہوئے سوا

انکے اور اولاد مہاجرین و انصار کے تھے جو آپکے ساتھ شہید ہوئے
رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین اور غازیون کے ضرب سے بے شمار شقیا
فی النار ہوے جسطرح شہادت سریہ جناب امام حسن علیہ السلام آپکے
بڑے بہائی کو جمیع قیود شہادت مذکورہ کے ساتھ نصیب ہوئی کہ اُس
شہادت کا حال نہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی فرمایا نہ جناب حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے زبان سے یہ حال نکلا نہ ظاہر از ہر حیث والا القینی
معلوم ہوا کہ جسکو کوئی شخص زہر پلاتے دیکھتا سب حال خفیہ رہا اوسیطرح
آپکو رتبہ شہادت جہریہ کا جمیع قیود شہادت مذکورہ کے ساتھ حاصل ہوا
کہ پہلے خبر اسکی وحی مین بزبان حضرت جبرئیل علیہ السلام و بعض اور فرشتون
کے ظاہر ہوئی اور اس شہادت کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
جناب امیر علیہ السلام نے قبل واقعہ کے بیان فرمایا اور بعد آپکے شہادت کے
خاک مبدل بخون ہوگئی اور پتہرون سے خون جاری ہوا یہانتک کہ
بیت المقدس مین کوئی پتہر ایسا نہ تہا کہ وہ اوٹہایا گیا ہو اور اوسکے نیچے خون
سرخ تازہ نہ پایا گیا ہو اور آسمان سے اسقدر خون برسا کہ ظروف خون
سے بھر گئے اور باتفاق شیعہ و جنات بہت روئے یہ سب باتین روایات صحیحہ
سے ثابت ہین اور اشہاے شہدا کی محافظت بہائم اور جانوران درندہ صحرائی
نے کی اور قاتلونکے ناک مین سانپ گھس گیا اور لشکر حضرت سید الشہدا علیہ السلام
کے اونٹونکا گوشت کڑوا زہر ہوگیا اور زعفران جو عرب کی عورتین موافق اپنے
دستور کے منہہ پر ملتی تہین وہ منہہ سیاہ ہوجاتی تہی اور روز روشن مثل اندہیری رات

کے تاریک ہوگیا تھا اور آسمان مدت تک رویا کیا اور اہل بیت قید ہوئے عورات
اونٹوں پر بے پردہ سوار کرکر شام کو بھیجی گئین یہ سب نشان و آثار اسواسطے تھے
کہ بعد وقوع اس واقعہ کے سب حاضر و غائب اس سانحہ شہادت سے آگاہ ہوجائین
کوئی شخص دور و نزدیک بے خبر نہ رہے اور یہ غم تا قیام قیامت دنیا مین قائم
رہے و کوئی دقیقہ اس شہادت کی شہرت و اشتہار کا باقی نہ رہے اور یہی سب
تعریف شہادت جہریہ کی ہی و بحساب آپکے ولادت باسعادت کے کہ تاریخ پانچوین
شعبان ۴ھ ہجری تھی عمر شریف آپکی چھپن برس پانچ مہینہ پانچ دن کی ہوتی
ہے اور لکھا ہی کہ بروایت صحیح و معتمد تاریخ ولادت آپکی یہی صحیح ہی اور چونکہ شہادت
سریہ و جہریہ دو قسم ہے اور یہ دونون قسمین ایک دوسرے کی ضد ہین اسوجہ سے
ایک شخص کو دونون قسم کی شہادت حاصل ہونا محال ہی و اجتماع نقیضین ممکن الوقوع
نہین ہوتا لہذا حضرت امام حسن علیہ السلام کو شہادت سریہ و حضرت امام حسین
علیہ السلام کو شہادت جہریہ حاصل ہوئی تاکہ آپ دونون صاحبون کے ذریعہ سے
کہ ظاہر ہین یہ دونون صاحبزادے تصویر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کمال
دونون قسم کی شہادت کا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہو جاوے
کیونکہ آپ دونون صاحب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند سمجھے گئے
ہین اور اسکی دو وجہ ہی ایک یہ کہ آپ دونون صاحب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کے نواسہ تھے اور نواسہ بیٹے کا حکم رکھتا ہے اسی سبب سے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام فرزندان حضرت یعقوب علیہ السلام سے معدود ہوے کہ حضرت مریم
حضرت یعقوب علیہ السلام کے اولاد مین تھین دوسری وجہ یہ ہے کہ اولاد ...

متعددہ سے ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ دونون بھائیون
کی نسبت فرمایا ہے کہ یہ دونون میرے بیٹے ہین سوا اسکے آپ دونون
بھائی بمنزلہ دو آئینہ کے واسطے ملاحظہ جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
تھے اسکی بھی دو وجہ ہے اولاً یہ سبب سیادت مطلقہ کے کہ عبارت ہے
سرداری بے قید سے یعنی جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرداری مین
کسیطرحکی قید اور اضافت نہ تھی اسی طرح حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ
تعالےٰ عنہما کی سیادت بلا قید ہے کیونکہ احادیث معتبرہ سے ثابت ہے
کہ آپنے بہ نسبت حضرات حسنین علیہما السلام کے فرمایا ہے کہ یہ دونون سردار
نوجوانان بہشت کے ہین تو آپ دونون صاحبون کی سیادت مطلقہ بھی طرق
متعددہ احادیث سے کہ بہت راویون نے روایت کی ہے بہ تکمیل ثابت
ہوئی اور وجہ ثانی یہ ہے کہ جسطرح آپ دونون صاحب سیرت اور باطن مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھے اسیطرح صورت اور ظاہر مین بھی
مشابہت اور مماثلت تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے سند اسکی
حدیث صحیح ہے جسکو ترمذی نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت
کی ہو کہ حضرت امام حسن علیہ السلام مشابہ تر تھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے سر سے سینہ تک اور حضرت امام حسین علیہ السلام مشابہ تر تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ناف سے نیچے پانون تک پس اس اعتبار سے
حضرات حسنین علیہما السلام گویا تصویر باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے ان
دونون تصویر لطیف آپ دونون صاحبونکا آئینہ ہونا اسکا یا کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا بخوبی ثابت ہے تو آپ دونون صاحبون کی شہادت سے کمال دونون قسم
کی شہادت یعنی سریہ وجہریہ کا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوگیا اور حال
اہل بیت رسالت کا بعد مقید ہونے کے یہ ہوا کہ جب اہل بیت رسالت بحالت
قید مع سر سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا کے مقام کوفہ مین ابن زیاد کے پاس پہنچے
اوسنے اپنے مکان حاکم نشین کو خوب آراستہ کیا اور بار عام کرکے سب وضیع و شریف
و چھوٹے بڑے کو اپنی مجلس مین جمع کرکے اوس بدبخت نے حکم دیا کہ پہلے سر سید الشہدا
و بندیان اہل بیت کو تمام کوفہ مین کوچہ بکوچہ پھراؤ بعد اسکے میرے سامنے لاؤ چنانچہ
اشقیا بدنہاد نے بتعمیل حکم اوس تیرہ درون بدبخت کے بندیان اہل بیت کو
بہیئت کذائی تمام کوفہ مین پھرا کر اوس شقی ناپاک کے آگے لائے جب اوسنے
سر مبارک جناب امام حسین علیہ السلام کو دیکھا بہت خوش ہوا اور ہنسا اور ایک
لکڑی سے جو اوسکے ہاتھ مین تھی سر مبارک کے ساتھ بہت بے ادبی کی اور
منبر پر چڑھکر خطبہ پڑھا کہ شکر خدا کا کہ اوسنے حق بات ظاہر کی یعنی یزید پلید کے
لشکر کو فتح دی اور امام حسین علیہ السلام کو قتل کرایا اور اسطرح کے بہت سے کلمہ
کفر بیہودہ بکا پھر جب اوسکی نظر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر
پڑی پوچھا کہ یہ کون لڑکا ہے اوسکو ان لوگون نے کہا کہ علی بن حسین اسکا نام ہے
کہا [illegible] اسکو بھی قتل کرو مجکو یہ منظور نہین ہے کہ اولاد فاطمہ مین سے ایک شخص بھی
زندہ رہے یہ حکم سنکر کوتوال نے قصد کیا کہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو [illegible] لیجا کر شہید کر ڈالے مگر حضرت زینب [illegible]
[illegible]

مین محرم باقی ہی اگر اوسکو بھی مار ڈالو گے تو ہم سب عورتین بے محرم رہجا ئینگے حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے اس کلام سے ابن زیاد کانپ گیا اور ڈر کر قتل حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے باز رہا اور قافلہ اہل بیت کا شتران بے پردہ پر سوار کر کے و سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کا اور دیگر شہدا کے سر نیزہ پر رکھکر شمر ذی الجوشن شقی کے ساتھ دمشق کو یزید پلید کے پاس روانہ کر دیا جس شہر و دیار مین اس ہیئت سے سر مبارک شہدا کربلا کے پہونچتے وہان صداے واویلا اور وامصیبتا کی زمین سے آسمان تک پہونچتی الغرض بعد قطع منازل اور طے مسافت کے اہل حرم باحال پریشان دمشق مین پہونچے جب یزید کو خبر پہونچی اوسنے اپنے مکانکو خوب درست و آراستہ کیا اور سب عظماے شام حاضر ہوے اوسوقت سب حرم محترم مع سرہاے شہدا کربلا اوسکے روبرو کیئے گئے یزید نے ایک ایک کا سر دیکھا اور حال شہر کا پوچھنا شروع کیا شمر شقی نے سر مبارک جناب سید الشہدا کو اوسکے آگے رکھکر ماجراے جنگ بہ افتخار بیان کیا یزید بدبخت سنتا جاتا تھا اور خوش ہوتا تھا اور بکمال سرور سے اکڑتا تھا اور ایک لکڑی درخت خیزران کی کہ ملک شام مین وہ درخت بہت پیدا ہوتا ہی اوسکے ہاتھ مین تھی لب و دندان جناب سید الشہدا علیہ السلام پر مارتا تھا مناقب السادات مین منقول ہی کہ جسوقت سر مبارک امام حسین علیہ السلام کا یزید پلید کے آگے لے گئے وہ بدبخت شراب پی رہا تھا سر مبارک کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور بنہایت اہانت کی بعض صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بے دین سے کہا کہ اے ملعون یہ کیا کرتا ہے خدا سے نہین ڈرتا اوس شقی نے سب کو قتل کروا ڈالا

لکہا ہے کہ سات صحابہ کو اوس دن قتل کیا اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے گفتگو کرتا رہا آخر خاموش ہوا پہر حکم دیا کہ سر مبارک کو واور جو سر ہین سب کو دروازہ مین دمشق کے لٹکا دو چنانچہ لکہا ہے تین روز سر مبارک جناب سید الشہدا کا دروازہ دمشق پر لٹکا رہا بعد تین روز کے اوس پلید نے حکم دیا کہ اہل بیت رسالت کو مع سرہاے شہدا مدینہ منورہ مین پہونچا دو فقط اب سمجہنا چاہیئے کہ ان ظلمون لئیمے کسقدر آپ کی شہادت و مظلومی کی شہرت ہوئی کہ صفت شہادت جہریہ مین سے کوئی امر باقی نرہا تا قیام قیامت سبح والآپکی مظلومی کا دلہاے مومنین سے نجائیگا منقول ہے کہ جب یزید پلید علیہ ما یستحقہ نے اہل بیت رسالت کو مدینہ کے طرف روانہ کیا نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ کچہ فوج اپنے ساتہ لیکر ان سب کو بحفاظت مدینہ مین پہونچادے چنانچہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ وسب اہل بیت کو وہ لیکر مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے یہ روانگی بھی خالی از ذلت نہتی کہ اہل بیت رسالت کو شتران بے پردہ پر سوار کرکے بذلت وخواری مدینہ کیطرف بہیجا القصہ جب نعمان بن بشیر بحکم یزید پلید اہل بیت کے پہونچانے پر مدینہ منورہ کو متعین ہوئے تو اثنا راہ مین وہ کمال ادب اور حسن خدمت سے اہل بیت کے ساتہ پیش آئے اور اونکو کمال اطاعت اور پاسداری سے جیسا کہ چاہیئے مدینہ منورہ مین پہونچادیا جسروز اہل بیت مدینہ مین پہونچے سب مہاجرین وانصار کی اولاد اور سب چہوٹے بڑے مدینہ کے استقبال کو دوڑے اور حال اہل بیت کا دیکہا گریہ وزاری سے ایک ہنگامہ محشر برپا ہو گیا لکہا ہے کہ جو حال اہل مدینہ کا بروز وفات حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا تہا

وہی قیامت اُس دن بھی برپا تھی خصوصاً جو حال کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کا غم والم سے ہوا تھا وہ بیان نہین ہوسکتا کہ ایک ایک سے ملکر روتی تھین آخر
اوسی حالت سے سب کو روضہ مبارک رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پر لے گئین اور
وہان جاکر اسقدر روئین کہ قریب تہا کہ کثرت غم والم سے طبقات زمین و آسمان
کے شق ہوجائین اور ایسا ہی حال سب کا تہا آخر کار سب سر شہدا ر کربلا
کے دفن کیے گئے وسر مبارک جناب سید الشہدا علیہ السلام کا جنۃ البقیع مین
حضرت فاطمہ کی قبر کے پاس و بروایتی حضرت امام حسن علیہ السلام کے قبر کے پاس
دفن کردیا صحیح یہی ہے کہ جسم مبارک آپکا کربلا مین وسر مبارک آپکا جنۃ البقیع
واقع مدینہ منورہ مین مدفون ہو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ الٰہی بطفیل آپکے
سب مسلمانون کی مغفرت کر۔

حالات حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا وانوار العارفین وسفینۃ الاولیا وغیرہ کتب مین لکہا ہے
کہ آپ خلف وخلیفہ حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت علی مرتضی کرم اللہ
وجہہ کے ہین اور دوازدہ امام مین سے آپ امام چہارم ہین کنیت آپکی ابو محمد
وابو الحسن وابو القاسم وابو بکر ہے لقب آپکا سجاد و زین العباد وسید العابدین و
زکی وامین ہے نام آپکا علی ہے ولادت آپکی تاریخ پانچوین شعبان روز جمعہ کو ۳۸ھ
مین بمقام مدینہ منورہ ہوئی ہی والدہ آپکی بی بی شہر بانو دختر یزدجرد بادشاہ
ایران کی ہین عبادت وریاضت وحلم ومروت وزہد وتقوی وخوف ورجا
جمیع اوصاف مین آپ موصوف تہے وساتہ کشف حقایق وتشریح دقایق کے

مشہور تھے آپ ہاشمی مدنی اکابر سادات اہل بیت و بزرگان تابعین سے ہین
زہری سے روایت ہی کہ مین نے کسی قریشی کو فاضل زیادہ علی بن حسین
علیہ السلام سے نہین دیکھا سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ علی بن حسین
اوسوقت تک کہ آپنے وفات پائی رات دن مین ہزار رکعت ادا کرتے تھے
روایت ہی کہ وقت وضو کے آپکے چہرہ کا رنگ متغیر ہوکر زرد ہوجاتا تہا و
بجواب استفسار اس حال کے آپ فرماتے تہے کہ نہین جانتے تم کہ مین
کسکے درگاہ مین ہانا چاہتا ہون روایت ہے کہ آپ واسطے حج کے نکلے
جب احرام باندھا و سواری پر سوار ہوے یکایک آپکے چہرہ کا رنگ
زرد ہوگیا و بدن مین لرزہ پڑگیا تلبیہ کہہ سکے لوگون نے عرض کیا کہ آپ تلبیہ کیون نہین کہتے
آپنے فرمایا اس خوف سے کہ مین لبیک کہون و مجکو لا لبیک کہین عرض کیا گیا تلبیہ
کہنا چاہیئے کہ سنت ہے پہر آپنے جو تلبیہ کہا بیہوش ہوگئے و لپشت
سواری سے زمین پر گر پڑے جب تک راستہ مین رہے یہی حال رہا اور
اسی حال مین آپنے حج ادا کیا آپکا قول ہے کہ ایک گروہ بسبب خوف عقاب
خدا کے پرستش کرتی ہے یہ پرستش بندون کی ہے و یک گروہ بہ امید
ثواب پرستش کرتی ہے یہ پرستش سوداگری ہے و ایک قوم واسطے ادای
شکر نعمت کے پرستش کرتی ہے یہ پرستش آزادون کی ہے اور آپ اسباب
کو خوش نہین رکھتے تھے کہ کوئی شخص کار طہارت مین آپکو مدد دیوے
و جب مسکین کو آپ صدقہ دیتے تہے پہلے اوسکا ہاتھ چومتے تھے پہر صدقہ
دیتے تھے و عبادت مولیٰ مین آپ بہت سخت کوشش کرتے تہے آپکے

پس حضرت امام سید محمد باقر رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ سے کہا کہ اے پدر کب
تک یہ سب رنج کھینچے گا فرمایا اپنے پروردگار سے دوستی چاہتا ہون تا کہ وہ مجکو
چاہے اور اپنی نزدیکی بخشے طاؤس یمانی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ ایک
شب مین حجرہ اسمعیل مین تھا ناگاہ علی بن حسین آئے مین اونکے پیچھے بیٹھا آپنے
نماز پڑھی اور سجدہ مین گئے و اپنے رخسارون کو خاک پر ملا اور دونون ہاتھہ
آسمان کیطرف اوٹھائے سنا مین نے کہ آپ کہتے تھے عُبَیْدُكَ بِفِنَائِكَ فَقِيرُكَ
بِفِنَائِكَ مِسْكِينُكَ بِفِنَائِكَ سَائِلُكَ بِفِنَائِكَ یعنی بندہ کمینہ تیرا فقیر تیرا مسکین
تیرا سائل تیرا تیرے صحن خانہ مین ہے طاؤس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ
مین نے ان کلمات کو یاد کرلیا اور کسی سختی مین ساتھہ ان کلمات کے مین نے
دعا نہین کی مگر یہ کہ کشود کار اپنا اوسمین پایا اور آپ لوگون سے حالت فقر و
غنا مین پوشیدہ نیکی کرتے تھے بعد فوت ہونے آپکے معلوم ہوا کہ آپ سو خانہ وار
کو مدینہ مین پوشیدہ قوت دیتے تھے و سفر مین نسب اپنا پوشیدہ رکھتے تھے
پوچھا گیا کہ آپ ایسا کیون کرتے ہین فرمایا مجکو مکروہ معلوم ہوتا ہے کہ آدمیون سے
نسب اپنا ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر کرون وحق اوسکا اونکرون
کہتے ہین کہ جب ہشام بن عبد الملک بن مروان ایک سال واسطے حج کے
آیا خانہ کعبہ کا طواف کیا اور چاہا کہ حجر اسود کو بوسہ دے مگر اژدحام خلق سے راہ
نہ پائی تب منبر پر گیا و خطبہ پڑھا اسی حال مین حضرت امام زین العابدین رضی اللہ
تعالے عنہ اندر آئے و ابتدا طواف سے کیا جب نزدیک حجر اسود کے پہونچے
آدمیون نے براہ تعظیم حجر اسود خالی کر دیا اور آپنے بوسہ دیا ایک مرد نے اہل

شام سے ہشام سے کہا یہ جوان خوب رو کون ہے کہ جب وہ آیا آدمیون نے
تجھر اونکو تعالی کیا ہشام نے کہا مین اوسکو نہین پہچانتا وغرض اس سے یہ تھی کہ
اہل شام آپکو نہ پہچانین فرزدق وہان حاضر تہا کہا مین اوسکو پہچانتا ہون کہا یا
ابا فراس مجکو خبر دو کہ سخت مہیب جوان کو مین نے دیکھا فرزدق نے کہا کہ کان
لگاؤ تا کہ حال وصفت ونسب اوسکا مین کہون پہر فرزدق نے آپکے منقبت
مین قصیدہ پڑھا کہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب سلسلۃ الذہب مین اوسکا
ترجمہ کیا ہے پہر ہشام نے فرزدق کو زندان مین بہیجا یہ خبر آپکو معلوم ہوئی آپنے
بارہ ہزار درہم فرزدق کو بہیجا فرزدق نے نہ لیا اور کہا کہ مدح میری آپکی حق مین
خدا کے واسطے تہی نہ واسطے عطا کے آپنے فرمایا مین اہل بیت ہون جو کوئی چیز
مین بخشتا ہون پہر نہین لیتا تب فرزدق نے قبول کیا صاحب شواہد النبوت فرماتے
ہین کہ ایک روز رات کو آپ نماز پڑہتے تہے ابلیس لعین نے بصورت اژدہا آکر
چاہا کہ آپکو نماز سے باز رکہے آپنے اوسکے طرف التفات نفرمایا تب اوسنے پاے
مبارک مین کاٹا لیکن آپنے باوجود درد شدید کے نماز نہ چہوڑی پہر اوسیوقت
حق تعالی نے آپ پر منکشف کر دیا کہ یہ شیطان لعین ہے آپنے اوسکے منہ پر
طمانچہ مارا اور لاحول پڑہی وہ اژدہا دہوئین کی صورت ہو کر ہوا مین غائب
ہو گیا اور غیب سے آواز آئی کہ یا زین العابدین اوس روز سے آپ بلقب
زین العابدین کے ملقب ہوے مناقب ومحاسن آپکے بہت ہین آپ کو
عبدالملک بن مروان سے تکلیف حبس کی پہونچی ہے وجو مصائب آپ پر
معرکہ کربلا مین پیش آئے ہین وہ تحریر مین نہین آسکتی کہ آپکے سامنے وال

وبھائی ودیگر اعزہ نے شربت شہادت نوش فرمایا و اہل بیت کے ساتھ وخود
آپکے ساتھ کس کس طرح کی بے ادبیان اعداے دین نےکین و اہل بیت
بے پردہ مدینہ منورہ کو روانہ کئے گئے چنانچہ لکھا ہے کہ بعد معرکہ کربلا
کے آپ اسقدر روئے ہین کہ پرنالے سے آنسو مثل آب بارش کے بہتے تھے
حق سبحانہ تعالیٰ نے آپکی اولاد کو شرق سے غرب تک منتشر کیا چنانچہ کوئی شہر خالی
نہین ہے جہان وجود آپ کی اولاد کا نہو ویزید پلید و اخلاف اوسکے سے ایک
تن نہ چھوڑا کہ گھر آباد کرے وچراغ جلاوے امامت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی چونتیس سال رہی وعمر شریف ستاون برس کی ہوئی لکھا ہے
کہ معاندان خاندان اہل بیت نبوی نے آپکے طعام مین زہر ملا دیا اوسی صدمہ
سے آپنے تاریخ اٹھارھوین محرم ۹۵ھ سنہ ہجری کو شربت شہادت نوش فرمایا اِنّا
لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مزار شریف مقام جنت البقیع واقع مدینہ
منورہ مین حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپکے چچا کے پہلو مین ہے **فقط**

حالات حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا وانوار العارفین وسفینۃ الاولیا ودیگر کتب مین لکھا ہے
کہ آپ فرزند رشید وخلیفہ حضرت سید امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ
کے ہین اور دوازدہ امام مین سے آپ امام پنجم ہین بعد وفات اپنے والد ماجد کے
آپ مسند امامت پر بیٹھے کنیت آپکی ابو عبداللہ وابو جعفر ولقب باقر واسم مبارک
محمد ہے والدہ شریفہ آپکی فاطمہ بنت الحسن بن علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہین ولادت
آپکی مدینہ منورہ مین تاریخ تیسری صفر ۵۷ھ ہجری روز جمعہ کو ہوئی ہے آپ

بہت عالی رتبہ و مقبول بارگاہ لم یزلی و تابعی بزرگ و امام فایق ہین آپ کی بزرگی پر اجماع ہے و آپ معدود ہین فقہاے مدینہ سے و آپ نے حدیث سنی جابر و انس و ایک جماعت کبار تابعین سے مثل ابن المسیب و ابن الحنفیہ کے آپکے اقوال ہین کہ جو کچھ دل مین آیا وہ خالص دین خدا کو باز رکھتا ہے اوس دل سے جسمین ماسواے اللہ ہے و فرمایا اہل تقویٰ آسان ترین اہل دنیا کے ہین از روے مؤنت کے و بسیار ترین اہل دنیا کے ہین از روے معونت کے اگر تو حق کو فراموش کرے تجھے یاد دلاوین و اگر تو یاد کرے تیری مدد کرین و فرمایا آلہ جنگ لئیمون کا بد زبانی اونکی ہی و فرمایا نگاہ رکھ اپنے کو کسل و ملامت سے کہ یہ دو صفت کلید ہر بدی کی ہے و آپکے کرامات بہت ہین کہتے ہین کہ ایک وقت ایک بادشاہ نے آپکے ہلاک کا قصد کرکے آپکے پاس اپنا آدمی بھیجا جب آپ بادشاہ مذکور کے پاس تشریف لائے اوسنے عذر کیا و ہدیہ دیا دنکو ہی کی کہا گیا اے بادشاہ تو اونکے ہلاک کا قصد رکھتا تھا اب تجکو اونکے ساتھ ہم لوگ اسکے برخلاف دیکھتے ہین اسکا کیا سبب ہے اوسنے کہا کہ جب وہ میرے پاس تشریف لائے مین نے دو شیر دیکھے ایک اونکے داہنے طرف و دوسرا بائین طرف اور مجھسے کہا کہ اگر تو انکے ساتھ بدی کا قصد کریگا تو ہم تجکو ہلاک کر ڈالینگے فقط

آپ فرماتے تھے کہ ایک روز مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور اونکو سلام کیا اونھون نے جواب سلام کا دیکر میرے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو سلام کہا ہے مین نے جواب مین کہا السلام علی رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ بعدہ جابر نے کہا کہ ایک روز بخدمت جناب رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وسلم کے مین حاضر تہا آپ نے فرمایا کہ اے جابر شاید تو اوس وقت تک
رہے کہ میرے فرزندان مین سے محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے
ملاقات کرے اللہ تعالیٰ اوسکو نور حکمت دیگا پس اوسکو میرا سلام پہونچانا۔ روایت
ہے کہ جب آپ اوراد سے فارغ ہوتے تھے بآواز بلند مناجات کرتے تھے
کہ بار خدایا جب مرگ وگور کو یاد کرتا ہون دنیا سے کیونکر دل شاد کرون وجب نامہ
کو یاد کرتا ہون ساتھ کسی چیز دنیا کے کیونکر قرار کرون وجب ملک الموت کو یاد کرتا
ہون دنیا سے کیونکر فائدہ حاصل کرون پس مین تجھسے وہ چاہتا ہون
جس سے مین تجکو جانون و تجھسے اوسکا طالب ہون جس سے مین تجکو طلب
کرون راحت دے اندر حال مرگ کے بے عذاب وعیش اندر حال حساب کے
بے عقاب یہ کہتے تھے اور روتے تھے یہانتک کہ ایک شب آپ سے عرض
کیا گیا کہ اے سید وسید آبائی کب تک روئے گا وکب تک شور کھیچے گا آپنے
فرمایا اے دوست یعقوب علیہ السلام کا ایک یوسف علیہ السلام گم ہوا اسقدر روئے
کہ نابینا ہوئے وانکھونکو سفید کیا و مین نے اٹھارہ شخص ساتھ باپ اپنے کے
یعنی حسین علیہ السلام وشہدائے کربلا کو گم کیا ہی مین نہین چاہتا کہ اونکے فراق مین
آنکھون کو سفید نکرون۔ مدت امامت آپکی کچہ کم بیس سال ہے عمر شریف اٹھاون
برس کی ہوئی تاریخ ساتوین ذی الحجہ ۱۱۴ھ ہجری روز دوشنبہ کو آپکا وصال ہوا
مزار مبارک جنت البقیع واقعہ مدینہ منورہ مین ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حالات حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا وانوار العارفین وسفینۃ الاولیا ودیگر کتب مین لکھا ہے

کہ آپ فرزند رشید و خلیفہ حضرت سید امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہین
و دوازدہ امام مین سے آپ امام ششم ہین بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے
آپ مسند امامت پر بیٹھے کنیت آپ کی ابو عبد اللہ و ابو اسمٰعیل و لقب
صادق و اسم مبارک جعفر ہے لقب آپکا صادق اسوجہ سے ہوا کہ آپکے گفتار
مین سوائے صدق کے کذب کو ہرگز دخل نہین تہا و جد مادری آپکے حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین و یہ لقب صدیق کا مخبر صادق جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دہانہ سے ہے و آپنے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سنا تہا
اور حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا کے یہان سے لائے تھے والدہ حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بی بی ام فردہ بنت قاسم بن محمد بن حضرت ابی بکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین اور والدہ بی بی ام فردہ کی بی بی اسما بنت حضرت عبد الرحمن
بن حضرت صدیق اکبر ہین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ولادت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی مدینہ منورہ مین تاریخ سترھوین ربیع الاول ۸۰ھ ہجری روز دوشنبہ کو ہوئی
ہے آپ عظمائے اہل بیت و علمائے کبار سادات سے ہین و آپنے روایت
کی ہے اپنے باپ و اپنی مان کے باپ و نافع و عطا و محمد بن المنکدر و زہری
وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور آپ سے روایت کیا ہے ائمہ مشہورہ نے
مثل یحییٰ بن سعید الانصاری و ابو جندر و ابن جریج و مالک و محمد بن اسحاق
و سفیان ثوری و سفیان بن عیینہ و شعبہ و خلف رشید آپکے موسیٰ بن جعفر
و دیگر بزرگان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے و آپ کے امامت و جلالت و سیادت
پر سب نے اتفاق کیا ہے کشف المحجوب مین ہے کہ سیف سنت و جمال

طریقت و معبر اہل معرفت و مزین ارباب صفوت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ
عنہ عالی حال و نیکو سیرت و ظاہر و باطن آراستہ تھی اور سب علوم مین آپکے اشارت
نیک ہین و دقت کلام و قوت معنی آپکے درمیان مشایخ رضی اللہ تعالی عنہم
کے مشہور ہین و طریقت مین آپکی کتاب مشہور ہی آپ فرماتے ہین کہ بلا توبہ کے
عبادت راست نہین آتی خداوند سبحانہ نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا ہے اسواسطے
کہ توبہ بدایت مقامات ہی و عبودیت نہایت اوسکی جب خداوند سبحانہ نے
ذکر عاصیوں کا کیا واسطے توبہ کے فرمایا تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا اور جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد فرمایا ساتھہ عبودیت کے یاد فرمایا یعنی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی
اور آپنے فرمایا ہے کہ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ اَعْرَضَ عَمَّا سِوَاہُ یعنی عارف معرض
ہوتا ہے غیر سے و منقطع ہوتا ہے اسباب سے اسواسطے کہ معرفت اوسکی عین
نہ پہچاننا غیر کا ہے و نہ پہچاننا غیر کا لازم معرفت ہی و معرفت ملزوم اوسکا پس
عارف وہ ہے کہ خلق سے علیحدہ و اوس سے ملا ہے غیر کو اوسکے دلمین وہ
اندازہ نہو کہ اوسکی طرف التفات کرے کشف المحجوب مین ہے کہ داؤد طائی
رحمۃ اللہ علیہ آپکے پاس آئے اور کہا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجکو پند دیجیے
کہ دل میرا سیاہ ہوگیا ہے فرمایا یا ابا سلیمان تم زاہد زمانہ ہو تمکو میری نصیحت کی
کیا حاجت ہے کہا اے فرزند پیغمبر آپکو سب خلایق پر بزرگی ہے سب کو نصیحت
دینا آپ پر واجب ہے فرمایا یا ابا سلیمان مین ڈرتا ہون کہ قیامت مین جد میرے
صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے بازپرس کرین کہ تو نے حق میرے متابعت کا کیون
نہ ادا کیا یہ کام ساتھہ معاملت کے خوب ہے گر ساتھہ نسبت صحیح و معاملت قوی کی

کے نہین ہوسکتا حضرت داؤد طائی نے خدا کے درگاہ مین رونا شروع کیا اور مناجات کی بار خدایا طینت اوسکی معجون آب نبوت سے ہے و ترکیب طبیعت اوسکی اصل و برہان و حجت اوسکی جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وما اوسکی بتول ہے وہ اس حیرانی مین ہے داؤد کون ہو کہ وہ ساتھہ معاملت اپنے کے عُجب کرنے والا ہو روایت ہے کہ ایک روز آپ اپنے موالی کے ساتھہ بیٹھے تھے فرمایا آؤ ہم تم باخود بیعت کرین وعہد لین کہ ہم سے جو شخص رستگاری پاوے قیامت مین سب کی شفاعت کرے کہا گیا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکو ہماری شفاعت کی کیا حاجت ہے کہ آپکے جد سب خلایق کے شفیع ہین فرمایا مین اپنے ان افعال سے شرم رکھتا ہون کہ قیامت مین اپنے جد کے منہ کی طرف دیکھون فقط۔

یہ سب دیکھنا عیوب نفس کا ہے وہ صفت اوصاف کمال سے ہے و حلیہ متمکنان حضرت خداوند اسی پر تھے انبیا و اولیا و رسل چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب خدا اپنے بندہ سے نیکی چاہتا ہو تو اوسکو اوسکے نفس کے عیبون پر بینا کرتا ہے وہ شخص کہ از روے تواضع و عبودیت کے سر نیچے لاتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت مین اوسکے کام بر لاتا ہے آپنے فرمایا جس کسی شخص کو حادثہ پیش آوے پانچ مرتبہ رَبَّنَا کہے اللہ تعالیٰ اوسکو اندوہ سے نجات دے اور جو کچہ کہ وہ چاہتا ہو عطا کرے بعدہ یہ آیت پڑہے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ الآیۃ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپسے کہا مجکو وصیت کیجئے امید ہو کہ خداے عز و جل اوس وصیت سے مجکو نفع دیوے آپنے فرمایا

یاسفیان دروغگو کو مروت نہو و حاسد کو راحت نہو و بد خلق مہتری نکرے و بادشاہون
کو کسی سے برادری نہو سفیان رحمۃ اللہ تعالے نے کہا اسپر کچہ اور زیادہ کیجئے
آپ نے فرمایا یا سفیان محارم خدایتعالے سے پرہیز کرتا کہ تو عابد ہو اور قسمت
خدائے عزوجل پر راضی رہ تا کہ تو توانگر ہو و حق ہمسائگی کا اچھی طرح ادا کرتا کہ
تو مسلمان ہو و فاسق سے صحبت مت رکہہ تا کہ فسق تجہہ پر غالب آوے
اور اپنے کامون مین اون لوگون سے مشورہ کر جو اللہ تعالی کی طاعت اچھی طرح
کرتے ہین و جو شخص کہ عزت طلب کرے بے اپنون کے و ہیبت چاہے بے
سلطنت کے وہ ذلت معصیت سے طرف عزت طاعت کے آوے
و جو شخص کہ ساتھ مصاحب بد کے صحبت رکھے ہرگز سلامت نرہے و جو شخص بری
جگہہ آوے متہم ہو و جو شخص کہ اپنے زبان کا مالک نہو وہ پشیمان ہو فقط علم
توحید مین و سوائے اوسکے آپکے کلام نفیس ہین و کرامات آپکے بہت ہین مدت
امامت آپکی چونتیس سال ہے وفات آپکی تاریخ پندرھوین رجب ۱۴۸ سنہ ہجری
روز جمعہ کو ہوئی ہے مزار مبارک مقام جنت البقیع واقع مدینہ منورہ روضہ عالیہ
باپ و دادا مین ہے فقط۔

حالات حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین لکہا ہے
کہ حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ فرزند ارجمند و خلیفہ حضرت سید
امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ کے ہین اور دوازدہ امام مین سے آپ
امام ہفتم ہین بعد وفات اپنے والد ماجد کے آپ مسند امامت پر بیٹھے کنیت آپکی

ابو الحسن و ابو ابراہیم و لقب آپکا کاظم و صابر و صالح و امین و اسم مبارک موسی ہے و آپ سیاہ فام تھے والدہ آپکی ام حمیدہ بربریہ ہین روایت ہیکہ ایک روز ابن عکاسہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود تھے ابن عکاسہ نے حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرض کیا کہ فرزند ارجمند سن بلوغ کو پہونچے اونکے نکاح کی تجویز کرنا چاہیے حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ستر دینار دیکر ایک کنیزک خرید کر دی جب وہ کنیزک آپکے روبرو آئی آپ بہت خوش ہوئے و کنیزک سے پوچھا کہ کیا نام ہے کنیزک نے جواب دیا کہ حمیدہ آپنے فرمایا حَمِیدَۃٌ فِی الدُّنْیَا وَمَحْمُودَۃٌ فِی الْآخِرَۃِ و حمیدہ کو حوالے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کیا پس اونسے حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوے ولادت آپکی بمقام ابوا درمیان مکہ و مدینہ کے تاریخ ۷ صفر ۱۲۸ھ روز یکشنبہ کو ہوئی ہے آپ صالح و عابد و جواد و حلیم و عظیم القدر تھے و بوجہ صلاح و عبادت و اجتہاد کے آپ عبد صالح کہے جاتے تھے و آپ سخی و کریم تھے و ہر روز وقت طلوع آفتاب سے زوال تک سجدہ مین رہتے تھے مامون پسر ہارون رشید نے روایت کی ہے کہ ہارون رشید نے اپنے لڑکون سے نسبت حضرت موسی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہا کہ یہ سب آدمیون کے امام و حجت خدا کے اوسکے خلق پر ہین و اوسکے بندون پر اوسکے خلیفہ ہین مین امام جماعت کا ہون ظاہر مین بحکم غلبہ و قہر و بدرستی و براستی بسوگند خدا اے پسران میرے ہر آئینہ وہ سزاوار نیابت جانشینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھسے و تمام خلق سے ہے وارث علم نبوت یہ ہے یہ موسی بن جعفر بن محمد ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اگر تم علم درست طلب کرنا چاہتے ہو

اوس سے طلب کرو مامون نے کہا اوس روز سے اونکی محبت کا درخت میرے
دلمین بیٹھا مروی ہے کہ آپکے آثار مشہور و نوادر بہت ہین حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہی کہ نسبت اپنے فرزندون کے اشارہ کرتے
تھے کہ یہ جملہ فرزند میرے ہین اور یہ یعنی موسی کاظم بہترین اونکا ہی اور ایک موتی ہے
موتیون حق تعالی سے اور حق تعالی پیدا کرتا ہے اس سے غوث اس امت کا
و نور اس امت کا بہترین مولود و بہترین پیدا ہونے والے لکہا ہے کہ آپ بزرگ
فضیلت فراخ بخشش تھے اور اپنا دل خدا کے طرف باندہا تہا و جمیع اوصاف
حمیدہ سے موصوف تھے پہلے ایک مرتبہ مہدی بن منصور خلیفہ بغداد نے بوجہ
کینہ کے آپ کو مدینہ سے بغداد مین لاکر محبوس کیا ایک رات حضرت امیر المومنین
علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین اے مہدی فَهَلْ
عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ مہدی نے بیدار ہو کر
اوسیوقت کہ وقت آدہی رات کا تہا آپکو بندیخانہ سے بلوا کر معانقہ کیا و بٹھلایا
و حال خواب کا آپکے روبرو بیان کیا و دس ہزار دینار آپ کو دلوا کر مدینہ کو رخصت کیا
پس آپ مدینہ پہونچکر ایام خلافت ہارون رشید تک بآرام تمام رہے پہر دوسرے
مرتبہ دشمنان دروغگو نے سخنان بد آپکے طرف سے ہارون رشید کے کان مین
پہونچائے پہر ہارون رشید نے آپکو بغداد مین بلوا کر محبوس کیا بعد چندے وہان
مجلس مین بحکم و اجازت ہارون رشید کے یحیی بن خالد نے آپکو خرما مین زہر دیا
آخر کار تاریخ ۶ - رجب ۱۸۳ھ ہجری روز جمعہ کو صدمہ زہر سے اوسی بندیخانہ
مین آپنے شربت شہادت نوش فرمایا اور خلد برین کو تشریف لے گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥ عمر شریف پچپن برس کی ہوئی مزار شریف بمقام بغداد شریف مقبرہ موسومہ بہ مقبرہ قریش میں ہے دہیہ مقبرہ مشہور ہے فقط۔

حالات حضرت امام علی رضا ابن موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما

خزینۃ الاصفیا وانوار العارفین وسفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین لکہا ہے کہ آپ خلف رشید و خلیفہ حضرت سید امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہین دوازدہ امام مین سے آپ امام ہشتم ہین بعد شہادت اپنے والد کے آپ مسند امامت پر بیٹھے کنیت آپکی ابو الحسن و ابو محمد و لقب آپکا رضا و ضامن و صابر و مرتضیٰ و اسم مبارک علی ہے ولادت آپکی بمقام مدینہ منورہ بروز پنجشنبہ تاریخ گیارھوین ربیع الآخر کو ۱۵۳ھ ہجری مین واقع ہوئی ہے اصحاب سیر نے آپکی والدہ کا نام با اختلاف بیان کیا ہے بعضون نے نام اونکا تختمینہ و شاتتہ و بعضون نے ام البنین و استقرا لکہا ہے اور وہ کنیزک بی بی حمیدہ والدہ حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تہین نقل ہے کہ ایک رات کو بی بی حمیدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین اے حمیدہ اپنی کنیزک تختمینہ اپنے پسر موسیٰ کو بخش دے کہ جلد اوس سے ایک فرزند بہترین اہل زمین کا پیدا ہو آپکی والدہ فرماتے ہین کہ جب مین رضا سے حاملہ ہوئی حمل مین ثقل نہین پاتی تہی و سوتے مین اپنے پیٹ سے آواز تسبیح و تہلیل کی سنتے تہی اوّل و ہیبت جسپر غلبہ کرتا تہا جب بیدار ہوتی تہی کوئی آواز نہین آتی تہی

اور آپنے وقت ولادت کے دونون ہاتھ زمین پر رکھے اور منھہ آسمان کیطرف
کر کے لبہاے مبارک ہلائے جس طرح کوئی مناجات کرتا ہی حال آپ کے
رتبہ عالیہ کا رقم نہین ہوسکتا آپ اہل علم وفضل سے تھے ایک نے کہا قسم خدا کی
آپکی بہترین آدمیون سے ہین آپ نے فرمایا اے فلان قسم مت کہا مجھسے بہتر
وہ ہی جو پرہیزگار وطاعت کنندہ خدائے عزوجل کا زیادہ ہے قسم خدا کی یہ
آیہ منسوخ نہین ہوئی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور مناقب آپکے
بہت ہین خلیفہ مامون نے کہ خاندان عباسیہ کا خیرخواہ تہا آپکو اپنا ولیعہد کیا
اور آپ سے بہت کرامات ظہور مین آئے مقربان مامون آپ سے بہت حسد
رکھتے تھے ایک روز ایک شخص نے مامون سے کہا کہ تونے خاندان عباسیہ سے
خلافت نکالکر اولاد علی مین کہ بدخواہان دولت عباسیہ کے ہین انتقال
ریاست خلافت کا کیون کیا وعلی بن موسی بن جعفر کو کہ مقتولان سیاست خاندان
عباسیہ کے ہین ولیعہد اپنا کسواسطے بنایا اور مرتبہ اوسکا ہم سے بلند کیون
کیا یہ امر دعوی جوانمردی و دلاوری وبلند ہمتی سے بہت بعید ہے مامون
نے جواب دیا کہ ظہور امر ولیعہد کرنے علی رضا کا مجھسے بباعث الفت ومحبت کے نہین ہے
کہ خاندان علی سے رکھتا ہون بلکہ یہ شخص پوشیدہ لوگون سے ساتھ بیعت خلافت اپنے کے
دعوی کرتا ہی لہذا مین نے اوسکو ولیعہد کیا تاکہ لوگونکو میری طرف بلاوے اور ہمارے
خاندان کے عداوت سے ہاتھ اوٹھاوے اب رفتہ رفتہ مین اوسکو ولیعہدی سے
نکالدونگا۔ یہ بات مامون کی واقعی بہی نہ واسطے اطمینان مقربان اپنے کے
کیونکہ آپکو اوسی نے زہر دیا ہے چنانچہ حال وفات آپکا مولانا عبدالرحمن جامی

رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب شواہد النبوت مین اسطرح پر بیان کیا ہی کہ ابو الصلت
خادم خاص آنحضرت سے مروی ہی کہ مین ایک روز بخدمت حضرت امام عالی احتشام
علی ابن موسی رضی اللہ تعالی عنہ کے حاضر تہا مجہسے فرمایا کہ جس قبہ مین
کہ قبر ہارون رشید کی ہے وہان جاؤ اور چارون طرف سے خاک لاؤ مین گیا
اور خاک لایا اوسکو آپنے سونگہہ کر کے ڈالدیا اور کہا کہ اسجگہ میرے دفن کے لئے
تجویز کرینگے مگر یہان ایک پتہر ظاہر ہوگا کہ اوسکو نہ کہود سکینگے پہر فرمایا کہ فلان
جگہہ سے خاک لاؤ مین جاکر لایا آپنے فرمایا کہ میری قبر اس جگہہ کرینگے پس وقت
دفن کے تو حاضر رہنا قبل میرے دفن کے قبہ مین سرہانے کیطرف پانی پیدا
ہوگا پس جو کلام کہ مین تجکو سکہلاتا ہون وہ کلام کرنا پس پانی جوش کریگا اور تمام
لحد پانی سے بہر جاےگی اوس پانی مین چہوٹی چہوٹی مچہلیان معلوم ہونگی پہر
روٹی کہ مین تجکو دیتا ہون ٹکڑے ٹکڑے کرکے پانی مین ڈالنا کہ مچہلیان کہاوین
پہر ایک بڑی مچہلی پیدا ہوگی وہ چہوٹی مچہلیونکو کہا جاےگی جب مچہلیان غائب
ہو جاوین تب اپنا ہاتہ پانی پر رکہنا اور جو کچہ کہ مین تجکو تعلیم کرتا ہون کہنا یہان
تک کہ پانی کم ہوا اور لحد خشک ہو جاوے اور جو کچہ کہ مین نے کہا ہے یہ سب
مامون کے روبرو کرنا بعدہ فرمایا کہ اے ابو الصلت کل مین مامون کے پاس
جاؤنگا جب مین وہانسے واپس آؤن اگر مین کچہ سر پر نہ پہنے ہون تو مجہسے
بات کرنا اور اگر مین سر پر کچہ پہنے ہون تو مجہسے کچہ بات نہ کرنا چنانچہ دوسرے روز
غلام مامون کا آیا اور اپنے ساتہ حضرت کو مامون کے پاس لے گیا اوسوقت مامون
کے پاس ایک طبق انگور تازہ کا رکہا تہا کہا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس سے بہتر انگور تمنے دیکھے ہین آپنے فرمایا اس سے بہتر انگور بہشت مین ہین پہر
مامون نے آپ سے اوس انگور کہانے کے واسطے مبالغہ کیا اور ایک خوشہ اوٹہا کر
دو تین دانہ اوس سے خود کہائے باقی سب آپکو دیکر کہا کہائیے آپنے بہی اوس سے
تین دانہ کہالئے باقی پہینک دئے اور وہان سے اوٹہے مامون نے کہا کہان
جائیگا فرمایا جہان تو نے بہیجا اور کوئی چیز اپنے سر پر پہینک باہر آئے اور اپنے
مکان کے طرف چلے کہتے ہین کہ مامون نے ادن انگورون مین زہر ہلاہل ملا دیا
تہا اور جو دو تین دانہ خود کہالئے تہے وہ زہر سے خالی تہے ابو الصلت کہتے
ہین کہ چونکہ آپ سر چہپائے تہے ناچار بموجب وصیت کے مین بات نکرسکا خاموش
رہا حضرت نے اپنے مکان پر پہونچکر فرمایا کہ دروازہ مکان کا بند کر دو اور آپ اپنے
فرش پر لیٹ رہے مین دروازہ بند کرکے صحن مکان مین غمگین کہڑا رہا ناگاہ ایک
نوجوان کو دروازہ سے آتے ہوے دیکہا کہ شکل وشباہت مین حضرت سے
بہت مشابہت رکہتے تہے مین نے کہا دروازہ مکان کا بند تہا آپ کس راہ سے
تشریف لائے فرمایا جس شخص نے مجکو ایک لحہ مین مدینہ سے بلایا وہی دروازہ
سے بہی لایا مین نے پوچہا کہ آپ کون ہین اور کیا نام ہے فرمایا حجت اللہ محمد تقی ابن
علی ابن موسی رضی اللہ تعالے عنہما پہر وہ والد بزرگوار کے آئے وہ مجکو بہی لیتے
گئے جب حضرت امام نے اونکو دیکہا اوٹہے معانقہ کیا اپنے سینہ سے لگا یا اور
درمیان اونکے دونون آنکہہ کے بوسہ دیا اپنے بستر پر لے گئے اور لیٹ رہے
اونہون نے منہہ اپنا اپنے باپ کے منہہ پر رکہا اور پوشیدہ باتین کین اسوقت
مین نے حضرت کے لبون پر کف برف سے زیادہ سفید دیکہا امام محمد تقی رضی اللہ

تعالے عنہ اوسکو دیکہتے تھے اور ہاتہ اپنا اپنے باپ کے سینہ پر پہیر اہن پہیرا
حضرت امام رضا رضی اللہ تعالے عنہ رحمت حق مین جاملے امام محمد تقی رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ اے ابو الصلت اوٹھو اور خزانہ سے پانی و تختہ لاؤ مین نے
غرض کیا کہ خزانہ مین پانی و تختہ نہین ہے فرمایا کہ ہے لاؤ مین خزانہ مین گیا
گھڑا پانی کا سفید زیادہ دودہ سے و تختہ چوب صندل کا دیکہا اوٹھا لایا آپ پدر
بزرگوار کو تنہا غسل دیتے تھے مین نے چاہا کہ مدد کرون فرمایا میرے ساتھ
ایک شخص مدد کرتا ہے تمہارے مدد کی حاجت نہین ہے بعدہ فرمایا کہ خزانہ مین
چادر کے اندر کفن وحنوط ہے لاؤ مین گیا اور وہان وہ چادر دیکہا کہ مین نے
کبھی نہین دیکہی تہی اوسمین سے کفن لایا اوس کفن مین آپنے تکفین کیا اور نماز
پڑہی پہر مجھسے فرمایا کہ تابوت لاؤ مین نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو بڑہی کو
لاؤن وہ تابوت بنا دیوے فرمایا کہ خزانہ مین جاؤ وہان تابوت پاؤگے
اوسکو لاؤ مین خزانہ مین گیا وہ تابوت دیکہا کہ کبھی نہ دیکہا تھا اوسکو اوٹھا لایا
آپنے نعش حضرت امام کی تابوت مین رکہی اور آگے رکھکر پہر نماز شروع کی ہنوز
نماز تمام نہ کی تہی کہ تابوت اپنی جگہہ سے اوٹھا چہت توڑ کر نظر سے غائب ہوگیا
مین نے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامون بہی اسیوقت پہونچیگا
اگر تابوت نہ پاویگا تو کیا کہے گا فرمایا خاموش رہو تابوت اسیوقت آتا ہے چنانچہ
بعد ایک ساعت کے پہر چہت پہٹی و تابوت نیچے آیا حضرت امام محمد تقی رضی اللہ
تعالے عنہ نے نعش کو تابوت سے باہر کر کے فرش پر لٹا دیا وہ تابوت و کفن سب
میری نظر سے غائب ہوگیا و نعش مبارک اسطرح ہوگئی کہ گویا اب تک لوگ اوسکو

غسل بھی نہین دیا پھر آپنے فرمایا کہ دروازہ کھول دو جب مین نے دروازہ
کھولا مامون وغلامان اوسکے دروازہ پر موجود تھے اندر آئے وکر سے روئے
وتجہیز وتکفین اوس امام دین مین مشغول ہوے اول جس جگہہ قبر کھودی نیچے
سے ایک پتھر بہت سخت ومستحکم نکلا ہر چند اوسکو توڑنا چاہا وہ نہ ٹوٹا پھر دوسری
جگہہ قبر کھودنے مین مشغول ہوئے اور مین حسب وصیت حضرت کے قبر پر حاضر
تھا چنانچہ وہ سب حال ہوا جو حضرت نے قبل موت کے ابو الصلت سے
فرمایا تھا جب مامون نے یہ سب حال دیکھا کہا کہ علی رضا بن موسی رضی اللہ تعالیٰ
عنہما جیسا کہ اپنی حیات مین مجکو عجائبات دکھلاتے تھے بعد ممات کے بھی عجیب
کرامت ظاہر کی ایک شخص نے مقربان مامون سے کہ محبان اہل بیت
محمدی سے تھا کہا کہ یہ کرامت اشارہ ہے کہ مملکت عباسیان واونکی کثرت
مثل چھوٹی مچھلیونکے ہی جب وعدہ اجل آپہونچیگا ایک شخص ہم مین سے
مثل بڑی مچھلی کے پیدا ہوکر سب چھوٹی مچھلیونکو کھا جائیگا یعنی سب
عباسی اوسکے ہاتھ سے کالعدم ہو جاوینگے حالانکہ اوسکو بھی بقا نہین ہی جیسا کہ
بڑی مچھلی بھی اس پانی سے ناپدید ہوئی بعد ازان نہ چھوٹی مچھلی ہی نہ بڑی نہ پانی
صرف ملک خدا باقی ہے مامون نے کہا کہ تمنے سچ کہا و حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو اوسی قبر مین دفن کیا شہادت آپکی ولایت طوس مین بمقام قریہ سنابا
کہ اب مشہد مقدس کے نام سے مشہور ہے تاریخ اکیسوین رمضان المبارک
سنہ ۲۰۳ ہجری بروز جمعہ کو ہوئی ہے وہین مزار مبارک ہی عمر شریف پچاس برس
پانچ مہینے دس دن کی ہوئی ہے منجملہ اوسکے تیس برس دو مہینے پچیس روز

صحبت پدر میں رہے دو بیس برس دو مہینہ پندرہ یوم کہ عمر شریف میں باقی رہے تھے امر امامت و ولایت میں قیام کیا۔ فقط اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ذکر حضرت امام محمد تقی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب میں لکھا ہے کہ آپ خلف ارجمند و خلیفہ حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہیں اور دوازدہ امام میں سے آپ امام نہم ہیں بعد وفات اپنے والد کے مسند امامت پر بیٹھے کنیت آپکی ابو جعفر ثانی ہے و لقب تقی و جواد و اسم مبارک محمد بن علی بن موسی بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم و والدہ آپکی قبیلہ ماریہ قبطیہ سے ہیں نام انکا خیزران و ریحانہ یا سکینہ ہے ولادت آپ کی مدینہ منورہ میں تاریخ پندرھوین رمضان روز جمعہ کو ۱۹۵ھ ہجری میں ہوئی ہو آپکے کمال علم و ادب و فضل سے کہ رکھتے تھے فیض باطن سے خلق کثیر مستفید و مستفیض ہوئی جو کہ مامون رشید خلیفہ بغداد کے پیشانی پر داغ بدنامی زہر خورانی آپکے والد ماجد حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالی عنہ کا تھا لہذا اوسنے بخیال رفع داغ بدنامی کے اپنی دختر ام الفضل آپکو دے اور بعد نکاح کے آپکے ساتھ مدینہ منورہ کو روانہ کیا جب مامون نے وفات پائی آپنے فرمایا کہ بعد گذرنے عرصہ تیس مہینہ کے میری بھی وفات ہوگی چنانچہ یہی ہوا کہ بعد وفات مامون رشید کے تیس مہینہ گذرنے پر تاریخ چھٹویں ذی الحجہ روز سہ شنبہ کو ۲۲۰ھ ہجری زمان معتصم باللہ میں صدمہ زہر ہلاہل سے کہ بہ ایمائے معتصم کے دیا گیا تھا آپنے رحلت فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مدت عمر آپ کی پچیس برس دو مہینہ کچھ دن ہیں و

مدت امامت آپکی سترہ سال دو مہینہ کچہ دن ہی مزار مبارک آپکا بغداد شریف
مین پاس مرقد آپکی جد حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ کے ہے نماز
آپکی ابو جعفر ہارون بن معتصم محمد بن ہارون رشید نے پڑہی۔ فقط

ذکر حضرت امام علی نقی رضی اللہ تعالی عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین مذکور ہے
کہ آپ خلف ارجمند حضرت سید امام محمد تقی رضی اللہ تعالی عنہ کے ہین اور
دوازدہ امام مین سے آپ امام دہم ہین بعد وفات اپنے والد کے آپ مسند
امامت پر بیٹھے ہین کنیت آپکی ابو الحسن ثالث ہی و لقب ہادی و عسکری و
نقی و زکی و ناصح و متوکل و فتاح و مرتضی و اسم مبارک علی ہے والدہ آپکی
ام الفضل بنت مامون رشید خلیفہ بغداد مین ولادت آپ کی مدینہ منورہ مین
تاریخ تیرھوین رجب ۲۱۴ھ ہجری کو ہوئی ہے متوکل علی اللہ جعفر بن معتصم
مدینہ سے آپکو بغداد مین لے گیا اور واسطے اقامت آپکے مقام سرمن رائے
مقرر کیا آپنے وہان اکیس برس نو مہینہ اقامت کی اور زمان المعتز باللہ مین
کہ وہ پسر ابو عبد اللہ زبیر بن متوکل کا تہا وفات پائی (سرمن رائے ایک شہر
ہے کہ اوسکو معتصم نے بر وقت زیادہ ہونے لشکر و تنگ آنے بغداد کے آباد
کیا تہا اوسیکو سامرہ و سامرا بھی کہتے ہین) امام ہادی ابو الحسن علی بن جواد
رضی اللہ تعالے عنہما متعبد و فقیہ و امام تھے وفات آپکی تاریخ سلخ ماہ جمادی الآخر
روز دوشنبہ کو ۲۵۴ھ ہجری مین مقام سرمن رائے مین ہوئی ہے مزار شریف
آپکا بمقام سرمن رائے اوس مکان مین ہی جو شاہراہ ابی احمد رشیدی مین

مین واقع ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥ عمر آپ کی بارہ روز کم بیالیس
برس کی ہوئی مدت امامت آپکی تینتیس ۳۳ برس چھ مہینہ چوبیس روز ہے فقط

ذکر حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین مذکور ہے
کہ آپ خلف رشید حضرت سید امام علی نقی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہین اور دوازدہ
امام مین سے آپ گیارھوین امام ہین بعد وفات اپنے والد کے آپ مسند امامت
پر بیٹھے کنیت آپکی ابو محمد ہے و لقب زکی و خالص و سراج و عسکری و اسم مبارک
حسن ہے نام آپکی والدہ کا سوسن ہے ولادت آپ کی مدینہ مین تاریخ دسوین
ربیع الاول ۲۳۱ھ ہجری روز دوشنبہ کو ہوئی ہے کرامات آپکے مثل کرامات آبا
و اجداد کے بہت ہین مدت امامت آپکی قریب چھ برس کی ہے آپ مقام
سر من رای مین تھے وہین بہ ایماے حاکم بغداد کے معاندان اہل بیت محمدی
نے طعام مین آپکو زہر دیا اوسی کے صدمہ سے تاریخ آٹھوین ماہ ربیع الاول
روز جمعہ کو ۲۶۰ھ ہجری مین آپ نے شربت شہادت نوش فرمایا مزار مبارک آپکا
مقام سر من راے مین آپکے والد کے پہلو مین ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

ذکر حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

انوار العارفین و خزینۃ الاصفیا و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین لکھا ہے
کہ آپ خلف ارجمند حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہین اور
دوازدہ امام مین سے آپ بارھوین امام ہین کنیت آپکی ابو القاسم ہے و
لقب مہدی و حجت اللہ و اسم مبارک محمد ہے نام آپکی والدہ کا نرجس ہے

ولادت آپ کی موضع سر من رای مین تاریخ تیرھوین رمضان کو ۲۵۵ھ ہجری
مین ہوئی ہے روایت ہے کہ حکیمہ پہوپی حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ
تعالے عنہ کے حضرت موصوف کو بہت دوست رکہتی تہین واسطے پیدا ہونے
فرزند امام موصوف کی درگاہ خدا تعالیٰ مین بہت دعا وتضرع کیا کرتی تہین
جب بروز تولد حضرت امام مہدی کے حکیمہ موصوف پاس حضرت امام حسن عسکری
رضی اللہ تعالے عنہ کے آئین اور دعا دی حضرت امام موصوف نے کہا کہ اے
پہوپی آجکی رات تم میرے مکان مین رہو ایک کام درپیش ہے چنانچہ حکیمہ
اوس رات کو وہین رہین قریب صبح نرجس دردزہ مین مضطرب ہوئین حکیمہ اونکے
پاس آئین اور قل ہو اللہ احد وانا انزلناہ وآیۃ الکرسی پڑہکر اونپر دم کیا اوسی حال
مین سنا کہ جو حکیمہ نے پڑھا تھا بچہ بہی پیٹ مین پڑہتا ہے بعدہ مکان روشن
ہوگیا حکیمہ نے دیکہا کہ پسر ختنہ کیا ہوا ناف بریدہ پیدا ہوا اور سجدہ کیا پہر حکیمہ
بموجب کہنے حضرت امام کے پسر کو حضرت کے پاس لے گیئن حضرت امام
نے پسر کو گود مین بٹہا لیا داہنے کان مین اذان وبائین کان مین اقامت کہی اور زبان
مبارک اپنی پسر کے منہ مین ڈالی اور فرمایا اے فرزند میرے حکم خدا سے گویا ہو
فی الحال آپ گویا ہوے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا پہر بموجب فرمانے حضرت
امام حسن عسکری رضی اللہ تعالی عنہ کے حکیمہ نے آپکو آپ کی والدہ کے پاس
پہونچا دیا حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ تعالے عنہ سے بہی باوجود صغر سنی
کے بہت کرامات ظہور مین آئین ہین اور کل دوازدہ امام کا بہت بڑا درجہ ومرتبہ
ہے اللہ تعالے نے سب مسلمانون کو دوازدہ امام کی محبت عطا کرے فرماوے

وفات حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ۲۶۶ھ سنہ ہجری مین ہوئی ہے
و مذہب و اعتقاد اہل سنت و جماعت کا اسی پر ہے کہ آپ نے اس سن
مین وفات پائی ہے اور آپ حضرت امام محمد مہدی امام آخر الزمان نہین ہین امام
آخر الزمان موسوم باسم محمد بن عبد اللہ ہونگی اور اونکی والدہ کا اسم شریف آمنہ
ہوگا جیسا کہ حدیث سے ثابت ہو و آپ یعنی امام آخر الزمان خاندان سادات
مین پیدا ہونگے اور بعمر چہل سالگی قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے
نازل ہونے کے اونکا ظہور ہوگا برخلاف مذہب روافض کے کہ وہ آپ ہی کو
یعنی حضرت امام محمد مہدی بن حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو امام
آخر الزمان سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ آپ نے مثل حضرت خضر علیہ السلام
کے عمر جاوید پائی ہے اور آدمیون کے نظر سے غائب ہین اخیر زمانہ مین ظاہر
ہونگے ۲۶۶ھ سنہ ہجری کو جو سال وفات آپ کا ہے آپکے غائب ہونے کا
سن جانتے ہین سو یہ بات غلط ہے اسلئے کہ اول تو امام آخر الزمان کا نام
محمد بن عبد اللہ ہے دوم یہ کہ حضرت مہدی آخر الزمان کے والدہ کا نام آمنہ
ہوگا اور مہدی متوفی کی والدہ کا نام نرجس تھا جیسا کہ کتب تواریخ معتبرہ سے
ثابت ہے سوم یہ کہ مہدی متوفی صاحبزادے حضرت حسن عسکری کے اولاد
امجاد امام حسین سبط اصغر رضی اللہ عنہ کے ہین اور مہدی موعود حضرت امام
حسن سبط اکبر رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہونگے جیسا کہ ابوداود کی حدیث سے ثابت ہے
قال علی رضی ونظر الی ابنہ الحسن فقال ان ابنی سید کما سماہ النبی وسیخرج من صلبہ
رجل یسمی باسم نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم یشبہہ فی الخلق ولا یشبہہ فی الخلق

کتاب مخبر الواصلین مین لکھا ہے کہ رحلت آپکی
تاریخ ساتوین محرم روز جمعہ کو ہوئی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

حالات حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب تذکرۃ الاولیا مین حالات حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہ کے
اسطرح پر درج ہین کہ آپ مقدم طریقت تھے اور اگروہ مخصوص کے بانواع
لطائف مقتدا تھے و محبان وقت کے سردار اور عارفان عہد کے خلاصہ تھے
بلکہ اگر عارف نہوتے تو معروف نہ ہوتے کرامات وریاضات آپکے بہت ہین اور
فتویٰ و تقویٰ عظیم رکھتے تھے اور مقام انس و شوق مین غایت درجہ رہے ہین
نقل ہے کہ ایک روز بضرورت طہارت آپ تیمم فرماتے تھے لوگون نے کہا کہ دجلہ
موجود ہے آپ تیمم کیون کرتے ہین آپنے فرمایا ہوسکتا ہے کہ جب تک مین
دجلہ پر پہونچون بے وضو مرجاؤن - والدین آپکے قوم ترسا سے تھے جب آپکو معلم
کے پاس بھیجا اوستاد نے کہا کہو ثالث ثلاثہ آپنے فرمایا نہین بلکہ ہو اللہ الواحد پھر چند
معلم کہتا تہا کہو ثالث ثلاثہ آپ فرماتے تھے ایک ہی ہے ہر چند اوستاد مارتا تہا
کچھ فائدہ نہوتا تہا ایک مرتبہ اوستاد نے بہت مارا تب آپ بھاگ گئے آپکی
والدین نے کہا کاشکے معروف پھر آتا تو جس دین مین وہ چاہتا ہم اوسکی
موافقت کرتے تب آپ اونکے ارادہ پر مطلع ہوکر حضرت امام علی رضا بن حضرت
امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے پاس تشریف لے گئے اور اونکے
ہاتھ پر مسلمان ہوئے بعدہ اپنے باپ کے مکان پر تشریف لاکر دروازہ
کھٹکھٹایا اونھون نے کہا کون ہے آپنے فرمایا معروف اونھون نے کہا

کس دین پر ہے آپ نے فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر یہ سنکر
آپکی والدین بہی مسلمان ہوگئے پہر آپ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے
پاس تشریف لے گئے اور بہت ریاضت کی اور صدق مین ایسا قدم مارا کہ
معروف ہوئے صاحب کشف المحجوب نے لکہا ہے کہ مناقب وفضائل حضرت
معروف کے بہت ہین وفنون علم مین آپ قوم کے مقتدی رہے ہین محمد بن منصور
طوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہین کہ مین بغداد مین حضرت معروف رحمۃ اللہ تعالی علیہ
کے پاس تہا اون مین ایک اثر دیکہا مین نے کہا کلمہ مین آپکے پاس تہا یہ نشان
نہ تہا یہ کیا ہے اونہون نے کہا جس چیز سے تمکو چارہ نہین ہے اوسکو نہ پوچہو
وہ چیز دریافت کرو جو تمہارے کام آوے مین نے کہا تمکو قسم معبود برحق کی کہ
بیان کرو اونہون نے کہا مین کلمہ نماز پڑہتا تہا چاہا کہ مین جاکر طواف کرون
زمزم کی طرف گیا کہ پانی پیون قدم میرا کانپا اور منہ میرا اوسمین آگیا یہ نشان اوسکا
ہے نقل ہے کہ ایک روز آپکو شوق غالب ہوا اوٹہے اور ایک ستون کو لپٹ کر
ایسا دبایا کہ قریب تہا وہ ستون پارہ پارہ ہوجاتا اور آپ نے فرمایا ہے کہ
جوانمردی تین چیز مین ہے ایک وفا بے خلاف دوسرے تعریف بے بخشش
تیسرے عطاے بے سوال اور آپکے اقوال ہین کہ علامت اولیاء یہ ہے کہ
فکر اوسکا خدا مین ہو و قرار اوسکا ساتہ خدا کے ہو وشغل اوسکا خدا کے راہ مین ہو
اور فرمایا ہے کہ جو چیز خدا نے بندہ کو دی ہو اوسکو کار خیر مین صرف کرے وسخن
شر آمیز نہ کہے اور بات لکہنا مرد کا اوس چیز مین کہ کام نہ آوے علامت خذلان
کی ہے اور فرمایا حقیقت وفا کی ہوش مین آتا ہے خواب غفلت سے اور فارغ ہونا

اندیشہ کا فضول آفت سے اور فرمایا جیسے طلب بہشت بے عمل کے گناہ ہے
اوسیطرح انتظار شفاعت کا بے نگاہ رکہنے سنت کے ایک قسم غرور سے ہے
اور امید رکہنا رحمت کی نافرمانی مین جہل وحماقت ہے اور فرمایا جو شخص عاشق
ریاست ہو اوسکو ہرگز فلاح نہین ہے اور فرمایا کہ مین نزدیکتر راہ جانتا ہون
طرف اللہ تعالے کے وہ یہ ہی کہ کسی سے کچہ طلب نکرے اور تیرے پاس کچہ
نہو کہ تجہسے کوئی طلب کرے اور فرمایا کہ زبان کو مدح سے نگاہ رکہ جیسا کہ ذم سے
لوگون نے پوچہا کہ کس چیز سے طاعت پاوین فرمایا حُب دنیا دل سے دور کرو
کہ اگر تہوڑی چیز دنیا سے تمہارے دلمین آوے تو جو سجدہ کہ تمنے کیا وہ اوس چیز
کو کیا اور نسبت محبت کے سوال کیا گیا فرمایا محبت تعلیم خلق سے نہین ہے بلکہ
محبت موہبت حق سے ہے اور اوسکے فضل سے اور فرمایا کہ اگر عارف کچہ نعمت
رکہے تو وہ خود ہمیشہ ہمہ وجوہ نعمت مین ہے ایک روز کسی نے آپسے وصیت چاہی
فرمایا خدا پر توکل کرتا خدا تیرے ساتہہ ہو اور بازگشت تیرا اوسکے طرف ہو کہ جملہ
خلایق نہ تجکو منفعت پہونچا سکتی ہے نہ مضرت دفع کر سکتی ہے اور فرمایا کہ جو التماس
کرنا ہو اوس سے کر جسکے پاس سب درمان ہے دوسرے شخص نے کہا مجکو
وصیت کیجئے فرمایا پرہیز کر اوس حال سے کہ اللہ تعالے تجہے دیکہتا ہے اور
تو زمرۂ مساکین مین نہو حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے فرمایا ہی کہ
حضرت معروف رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے مجہسے فرمایا کہ تجکو خدا یتعالی سے جو حاجت
ہو اوسے قسم دی کہ یارب بحق معروف کرخی میری حاجت روا کر فوراً قبول ہو گی
لکہا ہی کہ شیعہ نے آپکو اکتیس ۳۱ روز حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالی عنہ کے دروازہ

پر مزاحمت کی واپکا پہلو ٹوٹا کہ آپ بیمار ہوئے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ نے کہا مجکو وصیت کیجیے آپ نے فرمایا جب مین مرون تو میرا پیراہن صدقہ کر
دینا مین چاہتا ہون کہ دنیا سے برہنہ جاؤن جیسا کہ بطن مادر سے برہنہ آیا
تھا پھر جب آپنے وفات پائی تب جملہ اہل ادیان یعنی جہود و ترسا و مومنین
نے آپکے نعش لینے کا دعوی کیا آپ کے خادم نے کہا وصیت شیخ کی یہ
ہے کہ جو قوم جنازہ میرا زمین سے اوٹھا لیوے مین اونہین مین سے ہون
چنانچہ جہود و ترسا جنازہ آپکا نہ اوٹھا سکے اہل اسلام نے اگر جنازہ اوٹھایا اور دفن
کیا حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ تعالے علیہ فرماتے ہین کہ مین نے شیخ معروف
کرخی علیہ الرحمہ کو خواب مین دیکھا نیچے عرش کے مانند ایک مدہوش کے حق
تعالے سے ندا پہونچی کہ اے فرشتگان یہ کون ہے فرشتون نے عرض کی کہ
بار خدایا تو دانا تر ہے فرمان آیا کہ یہ معروف ہے میری دوستی مین والہ ہوا ہے
بدون میرے دیدار کے ہوش مین نہ آویگا و بغیر میرے لقا کے آپے مین نہ آویگا
سفینۃ الاولیا مین لکھا ہے کہ کنیت آپ کی ابو محفوظ ہے و نام معروف و آپکے
والد کا نام فیروز تھا و بعضون نے کہا ہے معروف بن علی الکرخی آپ والدین
کے ساتھ دین ترسا مین تھے امام علی بن موسی کاظم رضی اللہ تعالے عنہما کے
ہاتھ پر اسلام لائے و مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا رکھتے تھے کتاب سلاسل الانوار
مین مذکور ہے کہ شیخ معروف کرخی مرید حضرت داؤد طائی کے تھے و دربان
و مولاے حضرت امام علی بن موسی کاظم علیہما السلام کے تھے اور استفادہ علوم
ظاہری و باطنی کا اونہین سے کیا لکھا ہے کہ آپکے مناقب و فضائل بہت ہین

اور فنون علم مین آپ مقتداے قوم رہے ہین وفات آپکی تاریخ دوم ماہ محرم کو ۲۵۳ھ
مین واقع ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مزار شریف آپکا بغداد شریف مین ہے
وہان جو شخص جاکر دعا کرتا ہے مجیب الدعوات اسکو قبول فرماتا ہے فقط

حالات خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

تذکرۃ الاولیا مین حالات حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز
کے اسطرح پر درج ہین کہ آپ اہل تصوف کے امام تھے اور اصناف علم مین
کمال رکھتے تھے ودرد واندوہ کے دریا تھے حلم وثبات کے پہاڑ تھے مروت
وشفقت کے خزانہ تھے ورموز واشارات مین اعجوبہ روزگار تھے پہلے جس
شخص نے سخن حقایق وتوحید کی بغداد مین کہے وہ آپ ہی تھے اور عراق
کے بہت مشایخ آپکے مرید تھے اور آپ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں وپیر تھے
اور حضرت معروف کرخی قدس سرہ کے مرید وخلیفہ تھے اور آپ نے حبیب راعی کو
دیکھا تھا رحمہم اللہ تعالے اولا آپ بغداد مین دُکان خردہ فروشی کی رکھتے تھے
اور دروازہ دکان پر پردہ لٹکاکر ہر روز ہزار رکعت نماز پڑہتے تھے ایک
شخص کوہ لکام سے آپ کی زیارت کو آیا اور پردہ دکان کا اوٹھاکر اوسنے
آپکو سلام کرکے کہا کہ فلان پیر نے کوہ لکام سے آپکو سلام کہا ہے آپنے
فرمایا وہ پہاڑ مین سکونت پذیر ہین مرد کو چاہیے کہ بازار مین ایسا مشغول رہے
کہ حق تعالے سے غائب نہو اور فرمایا ہے کہ قوی ترین قوت وہ ہی کہ اپنے نفس
پر غالب آوے نقل ہی کہ آپ خرید فروخت مین دس دینار مین آدہی دینار سے
زیادہ نفع کی طمع نہ رکھتے تھے ایک بار ساٹھہ دینار کے بادام آپنے خرید کیے

بعدہٗ بادام گران ہوگئے دلّال نے کہا آپ بادام فروخت کرڈالئے آپ نے
فرمایا کس قیمت پر دلّال نے کہا نوّے دینار پر آپ نے فرمایا میرا عہد ہی کہ دس
دینار مین آدہی دینار سے زیادہ نفع نہ لون دلال نے کہا کہ مین آپکا مال نقصان
سے نہ بیچون گا آپ نے فرمایا مین اپنے قصد مین نقض نکرونگا غرض کہ نہ
دلال نے بیچا نہ آپنے زیادہ لینا روا رکہا لکھا ہے کہ آپ سقط فروشی کرتے
تھے ایک روز بغداد کا بازار جلا آپنے فرمایا مین بہی فارغ ہوا بعدہ دیکہا تو آپکی
دکان نہ جلی تہی یہ حال دیکہکر جو کچہ آپ رکہتے تھے سب فقیرون کو دیکر راہ
تصوف کی اختیار کی لوگون نے آپ سے پوچہا کہ ابتدا حال آپکا کیونکر تہا فرمایا
ایک روز حبیب راعی میرے دکان پر گذرے مین نے کچہ اونکو دیا کہ فقیرونکو
دیجئے اونہون نے فرمایا خیرک اللہ جس روز سے اونہون نے یہ دعا
دی میرے دل پر دینا سرد ہو گئی پہر ایک روز معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
ایک یتیم لڑکا اپنے ساتہہ لئے ہوئے آئے اور فرمایا کہ اس یتیم کو کپڑے پہناو
مین نے کپڑے پہنائے تب حضرت معروف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا تعالے
دنیا کو تیرے دل پر دشمن کرے اور تجھے اس شغل سے راحت دے اونکے
دعا کی برکت سے مین ایکبارگی دنیا سے فارغ ہوگیا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ عبادت مین حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے کامل تر مین نے کیسیکو نہین
دیکہا کہ اٹہانوے ۹۸ برس پہلو زمین پر نہیں رکہا الا بیماری مرگ مین حضرت سری سقطی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہر روز کئی بار اس خوف سے مین آینہ دیکہتا ہون کہ شومی
گناہ سے منہ میرا سیاہ نہ ہوگیا ہو اور فرمایا کہ خلق کے دل کا اندوہ سب اپنے دل پر

چاہتا ہون تاکہ دہ اندوہ سے فارغ ہون حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک
روز مین حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ کے پاس گیا آپ روتے تھے مین نے سبب
گریہ کا پوچھا فرمایا ایک لڑکا آیا اور کہا کہ آج تمہارا کوزہ اوپر لٹکا دون تاکہ پانی سرد
ہو مین خواب مین ہوا اور ایک حور دیکھا مین نے کہا تو کس کے واسطے ہے اوسنے
کہا اوس شخص کے واسطے جو کوزہ اوپر نہ لٹکا دے کہ پانی سرد ہو اور کوزہ میرا زمین
پر دے مارا فقط پھر خواب بیان کر کے آپنے فرمایا کہ یہ دیکھہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین کہ ٹھکڑے کوزہ کے مین نے دیکھی کہ پڑی تھی حضرت سری سقطی
علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ خلق وہ ہی کہ خلق کو رنجیدہ نکرے و فرماتے تھے کہ اے
جوانان کام جوانی مین کرو قبل اس سے کہ بڈہے اور ضعیف ہو اور گناہ مین رہو
جیسا کہ مین رہا ہون اور فرمایا کہ مین ایک شکر کہنے کی وجہ سے تیس برس سے
استغفار کرتا ہون لوگون نے کہا کیونکر فرمایا کہ ایک روز بغداد کے بازار مین آگ
لگی ایک شخص نے آکر مجھسے کہا کہ تمہاری دکان نہین جلی مین نے کہا الحمد للہ
پس اس شرم سے کہ اپنے تئین مین نے مسلمان بھائیون سے بہتر چاہا اور
اوپر سلامتی دنیا کے حمد کیا استغفار کرتا ہون اور فرمایا کہ اگر ایک حرف میرے
کسی ورد سے فوت ہوتا ہی ہرگز اوسکی قضا نہین ہے اور فرمایا کہ ہمسایگان توانگر
و عالمان امیر و قرایان بازار سے دور رہو اور فرمایا جو شخص چاہے کہ دین اوسکا
سلامت رہے و اوسکے دل و تن کو راحت پہونچے و غم اوسکا تھوڑا ہو تو خلق سے
عزلت اختیار کرے کہ اب زمانہ عزلت و تنہائی کا ہی اور فرمایا سب دنیا فضول ہے
مگر پانچ چیز روٹی کہ سد رمق ہو پانی کہ تشنگی لیجاوے کپڑا کہ ستر عورت چھپاوے مکان

کہ وہان رہسکے علم کہ اوس سے کام کرے اور فرمایا جو معصیت کہ شہوت کے سبب سے ہو اوسکے آمرزش کی امید رکہنا چاہیے وجو معصیت کہ کبر کے سبب سے ہو اوسکے آمرزش کی امید نرکہنا چاہیے کیونکہ معصیت ابلیس لعین کی کبر سے تھی اور ذلت آدم کی شہوت سے اور فرمایا اگر کوئی شخص باغ مین جاوے اور اوسمین درخت بہت ہون اور ہر درخت پر ایک چڑیا بیٹہی ہوئی زبان فصیح سے کہے السلام علیک یا ولی اللہ پس اگر وہ شخص نہ ڈرے کہ یہ مکر واستدراج ہے تو اوس شخص سے ڈرنا چاہیے اور فرمایا کہ جو قدر نعمت نہ پہچانے اوسکو زوال اوس جگہہ سے آوے کہ وہ نہ جانے اور فرمایا کہ دل تین قسم کے ہین ایک دل مثل پہاڑ کے ہے کہ اوسکو کوئی شخص جگہہ سے ہلا نہین سکتا اور ایک دل مثل درخت کے ہے کہ جڑ اوسکی ثابت ہی مگر کبھی کبھی ہوا اوسکو حرکت دیدیتی ہی اور ایک دل مثل پر کے ہے کہ ہوا کے ساتھہ ہر طرف جاتا ہے اور ہر طرف پھرتا ہے اور فرمایا حیا وانس دل کے دروازے پر آتی ہین اگر دلمین زہد وورع پاتی ہین اندر آتی ہین وگرنہ پھر جاتی ہین اور فرمایا کہ جس دلمین کچہ زور یعنے مکر ہو اوس دلمین پانچ چیز قرار نہین پکڑتین خوف از خدا اور رجا بخدا او دوستی خدا وحیا از خدا وانس بخدا اور فرمایا کہ شوق برتر مقام عارفون کا ہی اور فرمایا عارف وہ ہی کہ کہانا اوسکا مثل کہانے بیمارون کے اور سونا اوسکا مثل سونے مار گزیدہ کے اور عیش اوسکا مثل عیش غرق شدگان کے ہو اور فرمایا بعض کتب مین ہی کہ حق تعالے نے فرمایا اے میرے بندہ جو ذکر میرا تیرے اوپر غالب ہو تو مین تیرا عاشق ہو جاؤن (اس جگہہ عشق بمعنی محبت کے ہے) اور فرمایا تصوف نام ہے تین معنی کا ایک یہ

کہ اوسکی معرفت اوسکے نور ورع کو کم نکرے دوسرے علم باطن سے کچہ نہ کہے کہ ظاہر کتاب کا نقض ہو یعنے خلاف کتاب کے ہو تیسرے اوسکی کرامات اسطرحپر نکہے کہ آدمی کو حرام سے باز رکہے اور فرمایا علامت زہد آرام لینا نفس کا ہے قناعت سے اور اوس مقدار کے طلب کرنے سے جس سے بہوک زایل ہو اور اوس چیز سے راضی رہنا ہی جس سے عورت پوشی ہو اور نفرت کرنا نفس کا فضول سے اور باہر کرنا خیالات خلق کا دل سے ہو اور فرمایا سرمایہ عبادت زہد ہی دنیا مین و سرمایہ فتوت رغبت ہی دنیا سے اور فرمایا حسن خلق وہ ہے کہ خلق کو رنجیدہ نکرے خلق کا رنج پائے کینہ و مکافات نکے خود کینیچ اور کہی سے قطع کرنیوالا مت ہو گمان و شک مین اور ہاتہ اوسکے صحبت سے بے عتاب ست پہیرا اور فرمایا گناہ ترک کرنے کی تین وجہ ہی ایک خوف دوزخ دوسرے رغبت بہشت تیسرے شرم خدا اور فرمایا جبتک خواہش پر دین نہ اختیار کرے تب تک بندہ کامل نہین ہوتا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے ارشاد کیا کہ مین بغداد مین مرنا نہین چاہتا ڈرتا ہون کہ مجکو زمین قبول نکرے اور رسوا ہون و آدمی میرے طرف گمان نیک لے گئے ہین اونکو برا معلوم ہو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جب شیخ بیمار ہوے مین اونکی عیادت کو گیا اور پنکہا اوٹہا کر اون کو جہلنے لگا اونہون نے فرمایا اے جنید رکہدے ہوا سے آگ اور زیادہ تیز ہوا کرتی ہے ... کی کیفیت کو فرمایا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے کہا کچہ وصیت کیجئے فرمایا صحبت حق سے

صحبت خلق کیطرف سے مت مشغول ہو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر یہ بات آپ پہلے سے فرماتے تو مین آپ سے بھی صحبت نہ رکھتا پس حضرت شیخ نے اسی حال مین وفات کی اور ساتھہ رحمت ایزدی کے ملے رحمۃ اللہ علیہ سفینۃ الاولیا مین لکھا ہے کہ کنیت آپ کی ابو الحسن و نام آپکا سری ہے آپ مقتداے زمان و شیخ وقت تھے وفات آپکی بروز منگل تاریخ تیسری ماہ مبارک رمضان کو بوقت صبح ۲۵۳ سنہ ہجری مین واقع ہوئی ہے و مزار مبارک آپکا بغداد شریف مین بمقام شونیزیہ واقع ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

حالات حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب تذکرۃ الاولیا و دیگر کتب مین حالات حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ کے اسطرح پر درج ہین کہ آپ شیخ الشیوخ عالم و امام جہان تھے سب لوگ آپ کی امامت پر متفق تھے و آپ فنون و علوم مین کامل تھے اور اصول و فروع مین مفتی و معاملات و ریاضات مین بہرہ وافی اور کلمات لطیف و اشارات عالیہ مین سب پر سبقت رکھتے تھے اول سے آخر تک آپکے کام پسندیدہ و محمودہ تھے اور آپ سب فرقہ مین مقبول تھے اور سخن آپکا طریقت مین محبت و سب زبانون مین ستودہ ہے اور ظاہر و باطن مین کسی شخص نے آپ کو انگشت نما نہین کیا نہ برخلاف سنت کے کسی نے آپ پر اعتراض کیا مگر وہ شخص کہ اندھا تھا اور آپ

اہل تصوف کے مقتدا تھے اور آپ ملقب بہ سید الطائفہ و لسان القوم و اعتداد المشائخ و طاؤس العلما و سلطان المحققین ہین آپ شریعت و حقیقت و طریقت مین مفتی رہے ہین اور عشق و زہد مین بے نظیر و طریقت مین مجتہد

تھے واکثر مشایخ آپکا مذہب رکھتے تھے اور طریق آپکا طریق صحو ہی بخلاف
طیفوریون کے کہ اصحاب بایزید رحمۃ اللہ تعالے علیہ کے ہین اور معروف ترین
طریقہ طریقت مین ومشہور ترین مذہب مذاہب مین طریقہ ومذہب آپکا ہے
اور اپنے وقت مین آپ مرجع جملہ مشایخ تھے اور آپکی تصانیف بہت ہین در سبب
اشارات وحقایق ومعانی مین ہین اور پہلے جس شخص نے علم اشارات کو نشر کیا
ہے وہ آپ ہی تھے اور ایسے زمانہ مین بارہا دشمنون وحاسدون نے ساتھہ
کفر وزندقہ کے آپ پر گواہی دی تھی اور آپنے صحبت محاسبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ
کی پائی تھی اور آپ خواہرزادہ ومرید وخلیفہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ کے تھے
ایکروز حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کسی مرید کا درجہ پیر سے بلند تر ہوتا ہے فرمایا
ہان دلیل اسکی ظاہر ہے کہ جنید کا درجہ میرے درجہ سے بالا ہے حضرت جنید قدس سرہ پر از درد وشوق و
عشق تھے اور شیوۂ معرفت وکشف توحید مین شان رفیع رکھتے تھے ومجاہدہ
ومشاہدہ وفقر مین آیۃ من آیات اللہ تھے ابتدائی حال آپکا یہ تھا کہ لڑکپن سے
دردآگین وباادب وبافراست تھے وفکر وتیز فہمی آپکی بجد تھی ایک روز آپ مکتب خانہ
سے آئے باپ کو روتے دیکھکر سبب گریہ کا پوچھا باپ نے فرمایا آج کچھ مال
زکوٰۃ سے تمھارے ماموں کو بھیجا اونھون نے قبول نہ کیا روتا ہون کہ مین نے
عمر اپنی اس پانچ درم مین بسر کی اور یہ خود دوستان خدا سے دوستی نہین چاہتا
آپنے فرمایا مجکو دیدین دے آؤن مال لیکر آپ گئے اور ماموں کا دروازہ کھٹکھٹایا حضرت
سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کون آپنے جواب دیا جنید ہے دروازہ کھولئے واس فریضہ
زکوٰۃ کو لیجیے حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ مین نہ لونگا آپنے فرمایا بحق اُس

خدا کے جسنے آپکے ساتھہ فضل کیا اور میرے باپ کے ساتھہ عدل کیا آپ اسکو لیجئے
حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے جنید خدا نے میرے ساتھہ کیا فضل کیا
اور تیرے باپ کے ساتھہ کیا عدل کیا آپنے جواب دیا کہ آپکے ساتھہ یہ فضل کیا کہ آپکو
درویشی دی اور میرے باپ کے ساتھہ یہ عدل کیا کہ اونکو دنیا مین مشغول کیا آپ
چاہیں قبول کیجئے چاہیں رد کیجئے فریضہ زکوٰۃ مستحق کو پہونچانا چاہیے حضرت سری
رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات خوش آئی فرمایا زکوٰۃ قبول کرنے سے پہلے مین نے تجکو قبول
کیا و دروازہ کہولا اوس زکوٰۃ کو لیا اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے دل مین جگہہ
دی حضرت جنید قدس سرہ ہفت سالہ تھے کہ آپکو حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ اپنے
ساتھہ حج کے واسطے لے گئے مسجد حرام مین چارسو بزرگ کے درمیان مسئلہ شکر کا
بیان ہورہا تہا چارسو قول کہے گئے تھے حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے
جنید تم بھی کچھ کہو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ ایک ساعت سر ڈالے رہے پہر فرمایا شکر
وہ ہے کہ جو نعمت تجکو خدا نے دی ہو اوس نعمت کے ذریعہ سے خدا کا گنہگار نہ ہو
و اوسکی نعمت کو سرمایہ معصیت کا نہ کرے یہ سنکر جملہ چارسو بزرگ نے فرمایا اَحْسَنْتَ یا
قُرَّۃَ عَیْنِ الصِّدِّیْقِیْنَ اور سبھون نے اتفاق کیا کہ اس سے بہتر نہین کہا جاسکتا پہر حضرت
سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے پسر یہ تو کہانسے لایا آپنے فرمایا کہ آپ کی صحبت
سے پہر بغداد مین واپس آکر آبگینہ فروشی اختیار کی ہر روز دکان مین تشریف لیجاتے
اور پردہ چہوڑ کر چارسو رکعت نفل ادا کرتے ایک مدت اسیطرح گذری پہر دکان
چہوڑ دی اور دہلیز مکان حضرت خواجہ سری رحمۃ اللہ علیہ مین ایک مکان تہا وہان
بیٹھے اور پاسبانی اپنے دل کی کرنے لگے اور سجادہ مراقبہ کا بچہایا جتنی کہ کسی چیز نے

بدون حق کے آپکے دل پر گذر نہ کیا چالیس برس آپ اسیطرح بیٹھے رہے حتی کہ تیس برس نماز عشا کی ادا کرتے اور کھڑے ہوکر وقت صبح تک اَللّٰہُ اَللّٰہُ کہتے واوسی وضوسے نماز صبح کی ادا کرتے بعد چالیس برس کے آپکو گمان ہوکہ مین اپنے مقصود کو پہونچا اوسی حال مین ہاتف نے آواز دی کہ اے جنید وہ وقت آیا کہ گوشہ زنار تیرا تجکو دکھلاؤن یہ سنکر آپنے کہا خداوندا جنید کا کیا گناہ ہے ندا آئی کہ قبل اس ہے کہ تو ہستی مین ہے گناہ پوچھتا ہے آپنے ایک آہ کھینچی و سر نیچے کرکے کہا مَن لَّم یَکُن لِّلوِصَالِ اَھلًا فَکُلُّ اِحسَانِہٖ ذُنُوبٌ پھر اس مکان مین بیٹھے اور تمام رات اَللّٰہُ اَللّٰہُ کہتے رہے مخالفون نے آپکے کام مین زبان درازی کی و قصہ آپکا خلیفہ سے کہا خلیفہ نے کہا بلا کسی حجت کے اونکو منع نہین کرسکتے کہا گیا کہ اونکے سخن سے خلق فتنہ مین پڑتی ہے تب خلیفہ نے اپنی لونڈی سے کہ اوسکو تین ہزار دینار پر خریدی تھی اور حسن و جمال مین کوئی اوسکا مثل نہ تھا و زیبائی و ملاحت مین اپنے عہد مین بے نظیر تھی اور خلیفہ اوسکا عاشق تھا فرمایا کہ زر و زیور سے آراستہ ہو و جواہر نفیس منہ پر باندہ و فلان موضع مین جنید کے پاس جا و نقاب منہ سے اوٹھا کر اپنے کو اونپر عرض کر اور کہہ کہ مین مال بہت رکھتی ہون و میرا دل عالم کے کامون سے گرفتہ ہے مین اسواسطے آئی ہون کہ آپ مجکو چاہین اور مین آپکی صحبت مین طاعت کرون کہ میرا دل سوا آپکے اہل دنیا کیطرف قرار نہین لیتا پھر خلیفہ نے ایک خادم کو اوس کنیزک کے ساتھہ کرکے روانہ کیا اور مکرر تاکید کی کہ جہانتک تجہ سے ہوسکے چاپلوسی کرنا آخرکار کنیزک نے آپکے روبرو آکر چہرہ سے نقاب اوٹھائی آپنے جو اوسکو دیکھا فوراً سر نیچے کرلیا کنیزک نے جو کچھ اوسکو سکھلا دیا تھا

سب کہا اور گریہ وزاری حد سے زیادہ کی آپ خاموش تھے ناگاہ سر اوٹھایا اور
آہ آہ کہکر کنیزک پر پہوک دیا فوراً کنیزک گر پڑی اور مرگئی خادم لوٹ گیا اور یہ حال
خلیفہ سے کہا خلیفہ بہت پریشان اور پشیمان ہوا اور کہا جو شخص ایسے لوگون کے ساتھ
وہ کام کرے جو نہ کرنا چاہیئے وہ شخص وہ دیکھے جو نہ دیکھنا چاہیئے اور اوٹھکر آپکے
روبرو آیا اور کہا ایسے آدمی کو اپنے روبرو نہ بلانا چاہیئے اور آپ سے کہا اے
شیخ آپکو دل میں یاہی تو بھی آپنے ایسی حسینہ و جمیلہ کو ہلا دیا آپنے فرمایا کہ اے
امیر المؤمنین تمکو مومنوں پر ایسے ہی شفقت ہو کہ میری چالیس سال کی ریاضات
و بیخوابی تمنے برباد کرنی چاہی تھی مین کسکے درمیان مین ہون تو نکردہ بھی
نکرے بعدہ آپکے کام نے بلندی لی اور آوازہ آپکا عالم مین منتشر ہوا اور جس چیز
مین لوگ آپکا امتحان کرتے تھے آپ ہزارچند ہوتے تھے اور آپنے فرمایا ہے کہ مینے
آدمیوں سے بات نہین کی جب تک کہ تیس ابدالون نے مجھہ سے اشارہ نہین کیا
کہ شاید تو خلق کو خدا کیطرف بلاوے اور فرمایا مین نے یہ تصرف قیل و قال سے نہین
لیا نہ لڑائی و کارزار سے چنگل مین لایا لیکن گرسنگی و بیخوابی و ہاتھہ کھینچنے
دنیا سے و ترک کرنے اوس چیز سے جسکو مین دوست رکھتا تھا حالانکہ میرے
آنکھون مین وہ اچھی معلوم ہوتی تھی اور فرمایا یہ راہ اوس شخص کو چاہیئے جو کتاب
خدا کی داہنے ہاتھہ مین لے اور سنت مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کی بائین ہاتھہ
مین اور ان دونون شمع کی روشنی مین جاتا ہو تاکہ نہ غار شبہہ مین پڑے نہ تاریکی بدعت
مین اور فرمایا کہ مین نے ایک زمانہ ایسا چھوڑا کہ اہل زمین و آسمان مجھپر روتے تھے
پھر مین ایسا ہوا کہ مین اونکی غیبت مین روتا تھا اب ایسا ہوا ہون کہ نہ اونسے

خبر رکھتا ہون نہ اپنے سے اور فرمایا کہ مین دس برس دروازہ دل پر بیٹھکر پاسبانی
دل کی کرتا رہا وہ دس برس تک میرے دل نے مجکو نگاہ رکھا اب بیس برس
ہوے کہ مین دل سے خبر رکھتا ہون وہ نہ دل مجھسے اور فرمایا تیس سال ہین
کہ خدا تعالی نے جنید کی زبان مین جنید سے باتین کین اور جنید درمیان نہین
اور خلق کو خبر نہین اور فرمایا بیس برس ہین کہ حواشی اس علم مین مین نے سخن کیا لیکن
جو کچھ غوامض اوسکے تھے وہ نہین کہے کہ زبان کو کہنے سے منع کیا ہے اور دلکو
اوسکے ادراک سے محروم کیا ہے اور فرمایا خوف مجکو منقبض کرتا ہو اور رجا منبسط
جسوقت خوف سے منقبض ہوتا ہون اوس جگہہ میری فنا ہوتی ہے اور جسوقت
منبسط ہوتا ہون اوسوقت رجا کے ساتھہ مجکو پھیر دیتے ہین اور فرمایا اگر کلہہ خدا تعالے
مجھسے کہے کہ مجکو دیکھہ تو کہون مین نہین دیکھتا کہ آنکھہ غیر کی دوستی مین بھی و بیگانہ و تحیر
غیریت مجکو دیدار سے باز رکھتی ہی کیونکہ دنیا مین بیواسطہ آنکھہ کے مین اوسے یون
دیکھتا تھا اور فرمایا جب مین نے جانا اِنَّ الْکَلَامَ لَفِی ۲ الْفُوَادِ سی سالہ
نماز کو قضا کیا اسطرحپر کہ اگر نماز مین مجکو اندیشہ دنیاوی آتا تو اوس نماز کو قضا کرتا و اگر اندیشہ
بہشت و آخرت کا آتا تو مین سجدہ سہو کا کرتا اور فرمایا بیس برس تکبیر اول مجھسے فوت نہین
ہوئی ایک روز آپنے اپنے اصحاب سے فرمایا اگر مین جانتا کہ کوئی نماز بیرون فریضہ
دو رکعت تمہارے ساتھہ بیٹھنے سے فاضلتر ہے تو ہرگز مین تمہارے ساتھہ نہ بیٹھتا لکھا
ہے کہ حضرت جنید قدس سرہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور جو آپ کے یار آجاتے تھے تو
روزہ کھول ڈالتے تھے اور فرماتے تھے کہ بزرگی مساعدت بھائیون کی کمتر بزرگی روزہ
سے نہین ہے اور آپ جامہ برسم علما کے پہنتے تھے عرض کیا گیا کہ لباس طریقت کیا ہو

اگر آپ اصحاب کے خاطر سے مرقع پہنین فرمایا اگر مین جانتا کہ مرقع سے کام
بنتا ہی تو مین آہن و آتش سے اپنا لباس کرتا اور پہنتا ہر ساعت باطن مین ندا
آتی ہے لَیْسَ الْاِعْتِبَارُ بِالْخِرْقَۃِ اِنَّمَا الْاِعْتِبَارُ بِالْحُرْقَۃِ جب شہرت آپ کی زیادہ
ہوئی اور حال آپکا ایسا دیکھا تو حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمکو وعظ کہنا
چاہیئے آپ متردد ہوے و رغبت نہین کرتے تھے ایک رات حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ سخن کہہ صبح کو اوٹھے کہ جال
حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ سے کہین حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ دروازہ پر
کھڑے فرماتے ہین کہ دروازہ اسواسطے بند تھا کہ سخن کہنے کو اور لوگ تم سے کہین
اب تمکو کہنا چاہیئے کہ تمہارے سخن کو سبب نجات عالمیان کا کیا ہی مریدون کے
عرض کرنے سے و مشایخ بغداد کے شفاعت سے تمنے نہ کہا و مین نے
کہا کہ کہو تم نے نہ کہا اب کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تمکو کہنا چاہیے
پس آپنے قبول کیا و استغفار کی اور حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی
کہ آپنے کیونکر جانا کہ مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا حضرت سری
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مین نے خدا کو خواب مین دیکھا کہ فرماتا ہے مین نے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے تاکہ جنید سے منبر پر سخن کہنے کو کہین حضرت
جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مین کہون بشرطیکہ چالیس تن سے زیادہ نہون
پھر آپنے ایک روز مجلس مین کہ چالیس آدمی تھے وعظ فرمایا اٹھارہ آدمی مر گئے
و بائیس آدمی بیہوش ہوگئے اور دو آدمی گر پڑے انکو اٹھا کر لے گئے و ایک روز جامع
مین آپ وعظ کہتے تھے ایک غلام ترسا مسلمانون کے لباس مین آیا اور کہا یا شیخ

قول پیغمبر کا ہے اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ یعنی ڈرو تم فراست
مومن سے کہ وہ ساتھ نور خدا کے دیکھتا ہی آپنے فرمایا قول وہ ہی کہ تو مسلمان
ہوجا اور زنار کو توڑ ڈال کہ وقت مسلمانی ہے پس فوراً غلام مسلمان ہوگیا خلق
نے غلو کیا پھر آپنے زیادہ وعظ نکہا اور مکان مین تشریف لائے ہر چند لوگون
نے درخواست کی کچھہ سود مند نہوا آپنے فرمایا مجکو خوش نہین آتا مین اپنے
تئین ہلاک نہین کرسکتا بعد دو برس کے بے استدعا خلق آپ منبر پر گئے
اور وعظ شروع کیا عرض کیا گیا کیا حال تہا فرمایا مین نے ایک حدیث مین دیکہا
ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ آخر زمانہ مین پیشوائے خلق وہ ہوگا
جو بدترین انکین سے ہو وا ون لوگون کو سخن اوسکا کہے پس مین اپنے کو بدترین
خلق جانتا ہون واسطے راستی سخن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مین کہتا ہون تاکہ
سخن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مجہہ سے خلاف نہو ایک بزرگ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکہا کہ بیٹھے ہین و حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہین ایک شخص
استفتا لایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ جنید رحمۃ اللہ علیہ کو دو وہ جواب
کہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تشریف رکہتے ہین تو جنید کو کیون دین
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ انبیا کو اپنی سب امت کے ساتھہ ناز
تہا مجکو جنید کے ساتھہ ناز ہے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ جب سخن توحید فرماتے
ہر بار نئی عبارت مین شروع کرتے کہ کسیکی فہم و سخن نہ پہونچتی ایک روز حضرت
شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد مین آکر کہا اللہ آپنے فرمایا اے شبلی اگر خدا غائب ہے
تو ذکر غائب کا غیبت ہی و غیبت حرام ہے و اگر حاضر ہے تو مشاہدہ حاضر مین اوسکا نام لینا

ترک حرمت ہو ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ دل کسوقت خوش ہوتا ہے
آپنے فرمایا جسوقت کہ وہ دلمین ہو ایک وقت آپ کی مسجد مین ایک شخص آیا اور
سوال کیا آپکے دلمین آیا کہ یہ شخص تندرست ہے کسب کر سکتا ہے پھر کسواسطے سوال کرتا ہے اور ذ
لت اپنے اوپر کسواسطے رکھتا ہے راتکو خواب مین دیکھا کہ ایک طبق بند آپکے آگے رکھکر کہا کہ کہاؤ جو آپنے
سرپوش اوٹھایا اوس طبق مین اوسی فقیر کو مردہ رکھا ہوا دیکھا کہا کہ مین آدمی نہین
کہاتا کہا گیا کہ پھر کسواسطے تو نے اوسکو مسجد مین کہایا تہا آپ فرماتے ہین کہ اوسکے
ہیبت سے مین بیدار ہو گیا وجانا کہ مین نے دلمین اوسکی غیبت کی ہے اوٹھا اور
طہارت کر کے دو رکعت نماز پڑھا اور اوس درویش کی تلاش مین باہر آیا کنارہ دجلہ
کے اوسکو بیٹھا ہوا دیکھا کہ اوس سے ریزہ ہاے ساگ کہ اوسمین لوگون سے زیادہ بچا
سنبھالے لیکر کہاتا ہے سر اوٹھا کر مجکو دیکھا اور کہا کہ اے جنید جو کچھ کہ تو نے میرے
حق مین اندیشہ کیا تھا اوس سے توبہ کیا مین نے کہا کہ ہان اوسنے کہا کہ اب جا
وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ اور آئندہ اپنے دلکو نگاہ رکہہ ایک روز
بغداد مین آپنے ایک چور لٹکا ہوا دیکہکر اوسکے پاس تشریف لیگئے اور اوسکے قدم
کا بوسہ دیا عرض کیا گیا یہ کیا حالت ہے فرمایا ہزار رحمت اوسپر ہو کہ اپنے کام مین پورا
ہے اور اوس کام مین کہ شروع کیا اوس جگہہ تک پہونچا دیا کہ اوسکی جان بھی
روز کیا کسی شخص نے آپکے روبرو شکایت کی کہ مین بھوکہا و ننگا ہون آپنے
فرمایا جا نذر رہ گرسنگی و برہنگی وہ اوس شخص کو نہین دیتا جو اوسے
اور جہان کو شکایت سے بہر دے وہ صدیقونکو اور اپنے دوستونکو دیتا ہے
تک ایک رات آپکے مکان مین ایک چور آیا سواے ایک پیرہن کے اور کچھ

نہ پایا دوسرے روز آپ بازار جاتے تھے پیراہن کو دلال کے ہاتھ مین دیکھا اوسکا خریدار کہتا تھا کہ پہچان لاؤ نا گواہی دے کہ یہ پیراہن تیرا ہے تو مین خرید کرون آپ نے فرمایا مین پہچانتا ہون اوس مرد نے خرید کر لیا - ایک مرتبہ ایک مرید سے بے ادبی وقوع مین آئی شرم سے باہر چلا گیا مسجد شونیزیہ مین بیٹھا آپکا گذر اوس طرف ہوا اوسکو دیکھا وہ مرید آپکے ہیبت سے گر پڑا سر اوسکا ٹوٹ گیا جو قطرہ خون کا زمین پر ٹپکتا تھا اَللّٰہ لکھہ جاتا تھا آپ نے فرمایا تو جلوہ گری کرتا ہو کہ مین ایک مقام مین پہونچا ہون سمجھ لے کہ سب لڑکے ذکر مین تیرے برابر ہین مرد کو چاہیے کہ مذکور مین پہونچے یہ بات مرید پر بہت سخت گذری فوراً مر گیا اوسکو دفن کیا - بصرہ مین آپکا ایک مرید گوشہ گزین تھا ایک روز اوسکے دلمین اندیشہ ایک گناہ کا گذرا جو آئینہ دیکھا منھہ اپنا سیاہ پایا متحیر ہوا جو حیلہ کرتا تھا اوس سے کچھ فائدہ نہ ہوتا تھا شرم سے منھ اپنا کسیکو نہ دیکھلاتا تھا بعد تین روز کے وہ سیاہ منہ تھوڑا تھوڑا سفید ہو چلا یہانتک کہ سب منہ صاف ہو گیا ناگاہ ایک شخص نے اسکا دروازہ کھٹکھٹایا اسنے کہا کون ہے اوسنے جواب دیا کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کا نامہ لایا ہون اسنے نامہ لیکر پڑھا اوسمین لکھا تھا کہ حضرت عزت مین بمقام عبودیت تو ادب سے کیون نہین رہتا کہ آج مین شبانہ روز ہوے کہ مجکو گازری کرنی پڑتی ہے تا کہ سیاہی تیرے منہ کی سفیدی سے بدلجاے - ایک مرتبہ آپ بیمار ہوے کہا اَللّٰھُمَّ اشْفِنِیْ ہاتف نے آواز دی کہ اے جنید درمیان بندہ و خدا کے تو کیا کام رکھتا ہے درمیان میرے مت آ جو کام تجھے فرمایا ہو وسمین مشغول ہو اور جس چیز مین تجکو مبتلا کیا ہے صبر کر تجکو اختیار مین کیا کام - ایک مرتبہ

آپکا پیر درد کرتا تھا آپنے سورہ فاتحہ پڑھکر دم کی ہاتف نے آواز دی تو شرم
نہین رکھتا کہ میرے کلام کو اپنے نفس کے حق مین صرف کرتا ہے۔ آپنے
فرمایا ہے کہ ایک روز دل میرا گم ہوگیا مین نے کہا الٰہی دل میرا پھیر دے ایک
ندا سنی کہ اے جنید تیرے دلکو مین اسواسطے لے گیا ہون کہ تو میرے ساتھ
رہ تو پھیرنا چاہتا ہے تا کہ میرے غیر کے ساتھ التفات کرے۔ ایک مرتبہ
آپ کی آنکھہ درد کرتی تھی طبیب نے کہا آنکھہ کو پانی سے بچاہیئے آپنے فرمایا وضو
کیونکر کرون طبیب قوم کا ترسا تھا کہا اگر آپکو آنکھہ بچانا ہے تو اوسکو پانی
سے بچائے جب طبیب چلا گیا آپنے وضو کرکے نماز ادا کی اور سر رکھکر سو گئے
جب بیدار ہوئے تو آنکھہ تندرست تھی آواز سنی کہ اے جنید میری طلب
رضا مین تو نے آنکھہ ترک کی اگر اوسی قصد سے جملہ اہل دوزخ کو مجھسے چاہتا تو
مین قبول کرتا جب طبیب آیا اور آنکھہ تندرست پائی تو سبب دریافت کیا
آپ نے سب حال بیان فرمایا طبیب ترسا مسلمان ہوگیا اور کہا یہ علاج خالق
کا ہے نہ مخلوق کا درد چشم میرے تھا نہ آپکو طبیب آپ تھے نہ مین۔
شیخ ابو جعفر حدادی کہا ہے کہ اگر عقل مرد ہوتی تو بصورت جنید کے ہوتی
ایک روز آپ زار زار روتے تھے سوال کیا گیا کہ سبب گریہ کا کیا ہے فرمایا
اگر بلا اے اژدہا ہو تو اول وہ شخص مین ہی ہون کہ اپنے تئین لقمہ اوسکے
منہ کا کرون و با اینہمہ طلب بلا مین ہون نے ایک عمر گذرائی و ہنوز مجھے کہتے
ہین کہ تیری اسقدر بندگی نہین ہے کہ میرے بلا مین سما سکے۔ لکھا ہے کہ ناصر نامی
ایک سید تھے اونھون نے قصد حج کا کیا جب بغداد مین پہونچے واسطے

زیارت حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے گئے آپ نے فرمایا سید کہاں سے آنا ہوا جواب
دیا کہ گیلان سے آپ نے استفسار فرمایا کسکے فرزندان سے ہو کہا فرزندان حضرت
امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ نے فرمایا تیرا باپ دو تلوار مارتا تھا
ایک کافرون پر دایک نفس پر اے سید تو کہ اونکے فرزندونسے ہی کون تلوار
مارتا ہے سید نے جو یہ سنا اپنے کو نگاہ نہ رکھ سکے گر پڑے اور زمین پر لوٹ گئے
روتے تھے اور کہتے تھے اے شیخ میرا حج یہین تھا خدا کے واسطے مجکو راہ دکھلاؤ
آپ نے فرمایا یہ سینہ تیرا حرم خاص خدا کا ہے جہان تک تجھ سے ہو سکے کسی نامحرم
کو اوسکے حرم خاص مین راہ نہ دے سید نے کہا تمام ہوا تمام ہوا۔ لکھا ہے کہ حضرت
جنید قدس سرہ کے کلام بہترین چنانچہ فرمایا ہو کہ خدا ے تعالے بندون سے دو
علم چاہتا ہے ایک علم عبودیت دوسرے علم ربوبیت اور جو کچھ کہ سوا ے ان دو قسم
کے ہو وہ حظ نفس ہے۔ و فرمایا شوق لطیف ترین ہمہ اولیا ہے تیری شوق کا یہ کہ میدان توحید
ساتھ ذکر خدا کے رہے۔ و فرمایا۔ درمیان خدا اور بندہ کے چار دریا ہین جب تک بندہ
اوسکو قطع نہ کرے نزدیک حق کے نہ پہونچیگا ایک دریا دنیا ہے کشتی اوسکی زہد ہے
و ایک دریا آدمیان ہین کشتی اوسکی اونسے دور رہنا ہے و ایک دریا ابلیس ہے
کشتی اوسکی اوس سے بغض رکھنا ہے و ایک دریا خواہش ہے کشتی اوسکی مخالفت
نفس ہے و فرمایا طاعت نوشتہ ازل کے سبب نہین ہے مگر اوس بات
کی بشارت دیتی ہے جو ازل مین طاعت کنندہ کے حق مین حکم نیک لکھا گیا ہے
و فرمایا کہ مرد سیرت سے مرد ہوتا ہے نہ صورت سے۔ و فرمایا کہ دل دوستان
خدا کا جگہ راز خدا کی ہے وجہ دل کہ دوستی دنیا مین رہتا ہے اوس دل مین

خدا اپنا راز نہین رکھتا - و فرمایا کہ خدا سے غافل رہنا آگ کے رہنے سے زیادہ
تر سخت ہے - و فرمایا جو شخص اپنا نفس پہچانتا ہے اوسپر عبودیت آسان ہوتی
ہے و جو شخص نیک ہوتا ہو رعایت ولایت اوسکی ہمیشہ رہتی ہے - و فرمایا جو
شخص خدا کو نہین پہچانتا ہرگز شاد نہین ہوتا و جو شخص چاہے کہ دین اوسکا سلامت
رہے و تن اوسکا آسودہ و دل اوسکا ساتھ عافیت کے رہے اوسکو چاہئے کہ
آدمیون سے جدا رہے کہ یہ زمانہ وحشت کا ہے عقلمند وہ شخص ہے جو تنہائی اختیار
کرے - و فرمایا ہے جو وقت فوت ہو جاتا ہی پھر وہ ہرگز نہین ملسکتا اور کوئی چیز
عزیز اوسوقت سے نہین ہے - و فرمایا ہے جوانمردی وہ ہے کہ احسان اپنا
خلق پر نہ رکھے و جو کچھ پاس موجود ہو وہ دیوے - و فرمایا خلق چار چیز ہے سخاوت
الفت نصیحت شفقت وہ ہی کہ سائل کی رغبت سے جو کچھ وہ
طلب کرے دیوے اوسپر احسان نہ رکہے کہ وہ طاقت اوسکی نہین رکھتا اور ایسی بات
نہ کہے جسکو وہ نہ سمجھے - آپ سے پوچھا گیا کہ صحبت کس سے رکھنا چاہئے
فرمایا جو شخص نیکی کرکے بھول جائے - پوچھا گیا کوئی چیز زندگی سے زیادہ بہتر
ہے فرمایا رونے پر رونا یعنی بہت رونا - پوچھا گیا بندہ کون ہے زیادہ خدا سے
ملنے کی کون ہے فرمایا دنیا کو ترک کر دے خواہش کے خلاف کر حق سے
ملجائیگا - و فرمایا جس شخص کا علم ساتھ یقین کے اور یقین ساتھ خوف کے و خوف
ساتھ عمل کے و عمل ساتھ پرہیزگاری کے و پرہیزگاری ساتھ اخلاص کے
و اخلاص ساتھ مشاہدہ کے نہ پہونچے وہ شخص ہلاک ہونے والون سے
ہے اور بندہ وہ ہے کہ کسی سے شکایت نکرے و خدمت مین قصور نکرے

اور جو آنکھ کہ ساتھ خوف حق کے نہ دیکھے وہ آنکھ نابینا بہتر ہے و جو زبان کہ
ساتھ ذکر حق کے مشغول نہو وہ زبان گونگی بہتر ہے و جو کان کہ واسطے حق سننے
کے مستعد نہ ہو وہ کان بہرا بہتر ہے و جو تن کہ اوسکے خدمت کے کام نہ آوے
وہ تن مردہ بہتر ہے۔ اور فرمایا ہے معرفت دو قسم کی ہے معرفت ایک تعرف و معرفت
تعریف معرفت تعرف وہ ہے کہ اپنے کو ساتھ اوسکے آشنا کرے و معرفت
تعریف وہ ہے کہ اوسکو ساتھ اپنے آشنا کرے۔ اور فرمایا جو بندہ سب چیز
کو ملک خدا کے دیکھے و ظہور سب کا خدا کیطرف سے جانے و قیام سب کا
ساتھ جانب اللہ کے سمجھے و مرجع سب کا طرف خدا کے جانے و یہ سب اوسکو
محقق ہو وہ صفات عبودیت مین پہونچتا ہے اور بندہ وہ ہے جو دوسرون
کی بندگی سے آزاد ہو۔ و فرمایا کہ درمیان دل مومن و منافق کے یہ فرق
ہے کہ مومن کا دل ایک ساعت مین ستر مرتبہ پھرتا ہے و منافق کا دل ستر
برس مین ایک مرتبہ بھی نہین پھرتا۔ نقل ہے کہ لوگون نے آپکو دیکھا کہ قرآن
ختم کیا ہے فرمایا ہے قیامت کو مجکو اندھا اوٹھاتا اسواسطے کہ جو شخص جب
تک کچھ نہ دیکھے اوسکو دیکھنا ہی نہ چاہیے۔ جب وفات آپکی نزدیک آئی
فرمایا مانند دسترخوان رکھو تاکہ حالت کھلے رہنے مین منہ اصحاب کے
مین جان دون جب وقت قریب آیا فرمایا مجکو وضو کرا دو چنانچہ آپکو وضو کرایا
مگر خلال کرانا انگلیونکا بھول گئے آپنے فرمایا تخلیل بجا لاؤ پھر بعد وضو کے آپ
سجدہ مین گئے و رونے لگے عرض کیا گیا کہ اے سید طریقت یاد جو وان
سجدہ و عبادات کے کہ آپ نے پہلے سے بھیجی ہے کس وقت

سجدہ کا ہے فرمایا کوئی وقت جنید کا اسوقت سے زیادہ محتاج نہ تھا فوراً قرآن شریف پڑھنا شروع کیا ایک مرید نے عرض کیا کہ آپ قرآن مجید تلاوت فرماتے ہین فرمایا کہ مین اسوقت اپنے ستر برس کی طاعت کو ایک تار بال مین لٹکی ہوئی دیکھتا ہون اور ایک ہوا آکر اسکو ہلاتی ہے مین نہین جانتا کہ ہوا جدائی کی ہے یا وصل کی ایک طرف صراط ہے دوسری طرف ملک الموت اور قاضی کہ عدل صفت اوسکی ہے میل نہین کرتا اور ایک راہ میرے روبرو کی ہے مین نہین جانتا کہ مجکو کس راہ کے طرف لیجاینگے بعدہ قرآن شریف ختم کیا اور سورہ بقرہ سے ستر آیت پڑھا جب وقت بہت قریب ہوا عرض کیا گیا کہو اللہ فرمایا مین بھولا نہین ہون جو یاد دلاتے ہو اور تسبیح شروع کی اور عقد انامل کرنے لگے چار اونگلی تک عقد کرکے اونگلی شہادت کو چھوڑدیا اور کہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور آنکھ بند کی اور جان دیکر غریق رحمت ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ جب نہلانے والے نے وقت غسل کے چاہا کہ آنکھ مین پانی پہونچا وے ہاتف نے آواز دی کہ میرے دوست کے دیدہ سے ہاتھ اوٹھا لے جو آنکھ میرے نام کہنے سے بند ہوئی سوا دیکھنے میرے کے نہ کھلیگی پھر غسال نے بہت کوشش کی کہ انگلیونکو جو واسطے عقد تسبیح کے بند ہی تھی کھولی مگر نہ کھولسکا اور ایک آواز سنی کہ جو ہاتھ ساتھ نام میرے کے بند ہوگیا بجز حکم میرے کے نہ کھلیگا جب جنازہ اوٹھایا ایک کبوتر سفید آیا اور آپکے جنازہ کے گوشہ پر بیٹھا اصحاب نے بہت کوشش کی کہ اوڑجے کچھ فائدہ نہ ہوا یہانتک کہ کبوتر نے آواز دی کہ مجکو واپنے کو مت رنجیدہ کرو اسواسطے کہ پنجہ میرا سوزن عشق سے

آپکے گوشہ جنازہ پر بیٹھ گیا ہے تم رنجست اوڑاؤ کہ آج قالب حضرت جنید رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ کا نصیب فرشتگان مقربان کے ہے اگر زحمت و غوغا تمہارا
نہ ہوتا تو بدن آپکا مانند باز سفید کے درمیان آسمان و زمین کے اوڑتا۔ ایک شخص
نے آپ کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ آپنے جواب منکر نکیر کا کیونکر دیا فرمایا جو وہ
دونون مقرب درگاہ عزت سے ہیبت کے ساتھ میرے پاس آئے اور کہا
مَنْ رَّبُّكَ مین اونکی طرف دیکھکر ہنسا اور کہا کہ اوس روز کہ میرا پوچھنے والا وہ تھا
جسنے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کہا مین نے جواب دیا بَلٰی اب تم آئے ہو اور پوچھتے ہو
کہ خدا تیرا کون ہے جو شخص کہ جواب سلطان کا دے رہتا ہے وہ غلام سے
کب اندیشہ کرتا ہے مین آج بھی اوسیکی زبان سے کہتا ہون اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ
فَهُوَ يَهْدِيْنِ پس میرے روبرو سے چلے گئے اور کہا وہ اب تک سکر محبت
مین ہے۔ وا ور دوسرے شخص نے آپ کو خواب مین دیکھا کہا خدائے تعالیٰ
نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا فرمایا رحمت کی اور اون سب اشارات و عبارات
کو ہوا لے گئی کام میرا اوس قیاس مین نہ تھا جو مین جانتا تھا۔ حریری رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا کہ مین نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا اور کہا کہ خدائے
آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ رحمت کی اور بخش دیا اور مجھے کچھ حاصل
نہ آیا مگر وہ دو رکعت نماز کہ مین آدھی رات کو پڑھا کرتا تھا۔ سفینۃ الاولیا مین
لکھا ہے کہ کنیت آپ کی ابو القاسم ہے و لقب آپکا سید الطایفہ و طاؤس العلما
و قواریری و زجاج و خزاز تھا۔ قواریری و زجاج اس سبب سے کہتے ہین
کہ آپ کے والد محمد بن جنید آبگینہ فروشی کرتے تھے اور والد آپکے نہاوند کے

تھے و مولد و منشا آپ کا بغداد ہے مذہب سفیان ثوری کا رکھتے تھے و ظاہر
و باطن مین شرع شریف سے آراستہ تھے وفات آپکی بروز شنبہ تاریخ ۲۴
رجب ۲۹۷ھ ہجری مین واقع ہوئی ہے مزار مبارک آپکا بغداد شریف مین ہے
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ

حالات حضرت امام ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب تذکرۃ الاولیا و دیگر کتب مین حالات حضرت امام ابوبکر شبلی قدس اللہ
سرہ العزیز کے اسطرحپر تحریر ہین کہ آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ جنید بغدادی
قدس سرہ کے تھے و معتبران و محتشمان طریقت سے تھے و اہل تصوف کے
امام و وحید عصر تھے و حال و وجد و علم مین بے مثل تھے اور نکات و بیان
و تعبیر کرنا و رموز و اشارات و ریاضات و کرامات آپکے حد حصر سے زیادہ
ہین و جو مشایخ آپکے وقت مین تھے آپ نے سب کو دیکھا تھا و صحبت
اوٹھائی تھی اور آپ علم طریقت مین یگانہ و بے مثل تھے اور آپ نے احادیث
بہت لکھین و پڑھین تھین اور آپ مالکی مذہب تھے و خلایق پر حجت تھے
وجو ریاضت کہ آپ نے کی ہے وہ کسی قسم سے بیان مین نہین آسکتی اول
آخر تک مردانہ بے فتور و ضعف نے آپ کے حال مین ہرگز راہ نہ پائی اور آپکی
زیادتی شعلہ شوق نے کسی چیز سے آرام نہ لیا - واقعہ ابتدائی آپکا یہ ہے
کہ آپ نہاوند مین حاکم تھے بغداد سے آپکے پاس نامہ پہونچا آپ ایک جماعت
کے ساتھ خلیفہ بغداد کے پاس تشریف لے گئے و خلعت پہنا جب وہان سے
لوٹے تو آپکو چھینک آئی آپنے آستین جامہ خلعت سے منہ و ناک صاف کیا

یہ بات خلیفہ سے کہی گئی کہ انھون نے ایسا کیا اور حسب فرمودہ خلیفہ آپ سے خلعت کہینچ لیا گیا اور آپ کام سے معزول کئے گئے اس امر سے آپ آگاہ ہوے اور فکر کیا کہ جو شخص خلعت مخلوق کو خراب کرے وہ مستحق عزل و استخفاف کا ہوتا ہے اور اوسکے خلعت و حکومت کو زوال آتا ہے پس جو شخص کہ خلعت بادشاہ عالم کو خراب کرے اوسکے ساتھ وہ آپ کیا کریگا اور فوراً خلیفہ کے پاس لوٹ آئے و فرمایا اے امیر تونے کہ مخلوق ہے اس امر کو پسند نہ کیا کہ تیرے خلعت کے ساتھ بے ادبی کیجاے باوجودیکہ تیرے خلعت کی قدر تھوڑی ہے بادشاہ عالم کہ اوسنے مجکو اپنی دوستی و معرفت کا خلعت عنایت فرمایا ہے کیونکر پسند کریگا کہ مین اوسکی خلعت کو مخلوق کی خدمت مین خراب کرون اور باہر تشریف لاے و مجلس خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ مین توبہ کے اور اونسے واقعہ بیان کیا اونھون نے بسبب اسکے کہ آپ شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے قوم تھے بسبب احترام کے آپ کو شیخ موصوف کے پاس بھیجا جب آپ شیخ کی خدمت مین آئے کہا گوہر محبت آپکے پاس نشان دیا ہی یا بخشئے یا بیچیے شیخ نے فرمایا اگر مین فروخت کرون تو قیمت اوسکی تم نہ دسیکوگے و اگر مین بخش دون تو تمکو آسانی ہوگی تم قدر اوسکی نہ جانوگے اور ضائع کروگے لیکن مثل مردون کے سر کو قدم کرو اور اپنے کو اس دریا مین ڈالو یہانتک کہ تمکو صبر و انتظار ہو تب وہ گوہر ہاتھ آوے پس آپنے کہا فرمایئے کیا کرنا چاہئے شیخ نے فرمایا جاؤ ایک سال گندہ فروشی کرو آپنے ایسا ہی کیا بعد ایک سال کے شیخ نے فرمایا جاؤ ایک سال اسطرح پر گدائی کرو کہ دوسری چیز کی طرف مشغول نہ ہو پس آپنے یہی کیا و آخر سال مین سب بازار بغداد مین گدائی کی

وکسی شخص نے آپکو کچھ ندیا آپنے یہ حال شیخ سے عرض کیا شیخ نے
فرمایا اب تم نے اپنی قیمت جانی کہ خلق کے نزدیک تم کچھ نہین ہواب دل
اُنسے مت لگاؤ اور انکو کسی چیز کے واسطے مت پکڑو پھر فرمایا کہ تم نے نہاوند
مین امیری و حاکمی کی ہے جاؤ اور وہان کے لوگون سے معافی تقصیر چاہو پس
آپ تشریف لے گئے اور سب سے معافی چاہی یہانتک کہ بالکل شہر مین
پھرے اور معافی چاہی ایک مظلمہ اسوجہ سے رہگیا کہ اوس شخص کو نہ پایا آپنے
فرمایا ہیکہ اوسکے عوض مین نے لاکھ درم صدقہ کئے اور ہنوز میرے دل نے
قرار نہین لیا ہے پس جب چار برس ان شغلون مین آپکا زمانہ گذرا شیخ نے فرمایا کہ
تم مین اب تک جاہ باقی ہے جاؤ ایک سال اور گدائی کرو آپ فرماتے ہین کہ ایک
سال مین گدائی کرتا رہا اور شیخ کے روبرو جاتا تہا شیخ درویشون کو دیتے تھے
و مجکو ہر شب بہوکھا رکھتے تھے جب دوسرا سال آیا شیخ نے فرمایا کہ اب مین تمکو
صحبت مین راہ دیتا ہون بشرطیکہ تم درویشون کی خادمی کرو چنانچہ ایک سال
اور اصحاب کی خدمت کی پس شیخ نے فرمایا اے ابابکر اب تمہارے نفس کا
حال و قدر تمہارے نزدیک کیا ہے آپ نے عرض کیا کہ اپنے تئین کمترین
خلق کا جانتا ہون و دیکھتا ہون شیخ نے فرمایا کہ اسوقت ایمان تمہارا درست
ہوا کتاب سلاسل انوار مین مذکور ہے کہ شیخ شبلی شاگرد و حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ
کے تھے و اونسے ارادت رکھتے تھے - حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
کہ ہر قوم مین تاج ہی و تاج اس طائفہ کا شبلی ہے - لکہا ہے کہ حضرت شبلی
علیہ الرحمۃ ابتدا مین فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کہے اوسکا منہ شکر سے پر کر دین

ولڑکوں کو شکر دیتے تھے تا کہ اللہ کہیں بعد چند روز کے فرمانے لگے جو
شخص اللہ کہے اوسکا منہ چاندی سونے سے بھردوں اور ایسا ہی کرتے تھے
بعدہ آپ کو جذبہ پیدا ہوا تلوار کھینچی اور فرمایا جو شخص اللہ کہیگا سر اوسکا تن سے
جدا کردونگا عرض کیا گیا کہ پہلے آپ شکر و زر دیتے تھے اب آپ یہ ہی کرتے ہیں
فرمایا میں جانتا تہا کہ یہ لوگ اوسکو خلوص و محبت سے یاد کرتے ہیں اب معلوم
ہوا کہ غفلت و عادت سے کہتے ہیں اور میں روا نہیں رکہتا کہ غفلت سے زبان
کو آلودہ کرکے اوسکو یاد کریں اور آپ جس جگہہ نقش اللہ دیکھتے تھے بوسہ دیتے
تھے اور تعظیم کرتے تھے پس ہاتف نے آواز دی کہ کب تک اسم میں مشغول
رہیگا اگر تو طلب کرنے والا مرد ہے تو طالب مسمّٰی میں قدم رکھ جو نہیں یہ
ندا سنی آپ پر عشق و اشتیاق غالب ہوا تشریف لے گئے و اپنے کو دجلہ میں
ڈالا ایک لہر آئی آپ کو کنارہ پر پہونچایا پھر آپ نے اپنے تئیں آگ میں ڈالا
اوسمیں نہ جلے اسیطرح جس مقامات مہلکہ میں چاہتے تھے کہ اپنے تئیں ہلاک
کریں مگر اللہ تعالےٰ اونکو نگاہ رکہتا تہا اور آپ کو بیقراری زیادہ ہوئی پس فریاد
کی کہ وَیْلٌ لِمَنْ لَا یَقْتُلُهُ الْمَاءُ وَالنَّارُ وَالسِّبَاعُ وَالْجِبَالُ پس ایک ندا سنی کہ مَنْ کَانَ
مَقْتُوْلَ الْحَقِّ لَا یَقْتُلُهُ غَیْرُہٗ پھر آپ ایسے دیوانہ ہوے کہ دس مرتبہ آپ زنجیر
میں کھینچے گئے مگر کسیطرح قرار نہ لیتے تھے پس آپکو ایک مکان میں لے گئے
و ایک مدت قید میں رکہا لوگ کہتے تھے شبلی دیوانہ ہے آپ فرماتے تھے
میں تمھارے نزدیک دیوانہ ہوں اور تم میرے نزدیک دیوانہ ہوا انشاء اللہ تعالےٰ
دیوانگی میری زیادہ ہوگی ایک روز ایک جماعت آپ کے رو برو گئی اور

اور آپ قید مین تھے فرمایا تم کون ہو سبھون نے کہا ہم آپکے دوست ہین
آپ نے سبھونکو پتھر مارنا شروع کیا سب بھاگ گئے آپ نے فرمایا اے
جھوٹھو میری دوستی کا دعوی کرتے ہو اور میرے بلا پر صبر نہین کرتے۔ لکھا
ہے کہ آپنے عوام خلق سے بہت رنج اوٹھایا ہے وہمیشہ زحمت و غوغاے
خلق سے درماندہ رہے اور جیسا کہ حسین بن منصور رحمۃ اللہ علیہ ہلاک کئے
گئے لوگ آپ کے ہلاک کرنے کا بھی قصد کرتے تھے اسواسطے کہ بعض
کلام انکے حسن بن منصور علیہ الرحمۃ کے کلام کے موافق تھے۔ ایک مرتبہ نہر
سے آپکا پیر لوٹا ہر قطرہ خون مین کہ زمین پر ٹپکتا تھا نقش اللہ کا ہوتا تھا
ایک روز آپکے پاس آگ تھی حالت جذب مین فرمایا مین چاہتا ہون کہ جاؤن
اور کعبہ کو جلا دون تاکہ خلایق خداوند کعبہ کے طرف منہ کرے۔ ایک روز آپ
ایک لکڑی دونون طرف جلتی ہوئی ہاتھہ مین لئے ہوے تھے فرمایا مین
چاہتا ہون کہ بہشت اور دوزخ دونون کو جلا دون تاکہ خلایق بلا سبب بندگی
کرے۔ چند رات دن آپ ایک درخت پر وجد کرتے تھے اور فرماتے
تھے ھُو ھُو کہا گیا یہ کیا حالت ہے فرمایا اس درخت پر فاختہ بیٹھی ہے وکوکو
کہتی ہے مین بھی اوسکے ساتھہ ہُو ہُو کہتا ہون اور جب تک شیخ چپ ہوئے
فاختہ بھی چپ ہوئی۔ ایک مرتبہ عید کے روز آپ سیاہ جامہ پہنے تھے
اور وجد فرماتے تھے عرض کیا گیا کہ آپ نے عید مین کیون سیاہ جامہ پہنا ہے
فرمایا مصیبت خلق پر کہ خدا سے غافل ہین۔ لکھا ہے کہ اول مجاہدہ مین بہت
تک آپ تمام رات آنکھہ مین نمک چھڑکتے تھے تاکہ نیند نہ آوے اور کہا گیا ہے

ہے کہ سات من نمک آپنے آنکھون مین چھڑکا ہے اور آپ نے فرمایا
ہے کہ حق تعالی مجھپر ظاہر ہوا و فرمایا کہ جو شخص سوتا ہے وہ غافل رہتا ہے اور
غافل محجوب ہوتا ہے۔ آپکے نہ خانہ تھا وہان تشریف لیجایا کرتے تھے و
اپنے ساتھ لکڑی لیجاتے تھے جسوقت آپ کے دل مین غفلت آتی تھی
وہ لکڑی اپنے مارتے تھے و اکثر ایسا ہوتا تھا کہ سب لکڑیون کو توڑ ڈالتے
تھے اور دیوار مین ہاتھہ پیر مارتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ مینے تیس برس
فقہ و احادیث پڑھی حتی کہ ایک آفتاب میرے سینہ سے نکلا مین اوستادون
کے پاس گیا و کہا کہ آئے اور علم خدا کا کچہ مجھہ سے کہئے کسی نے کچہ نہ جانا اور
کہا کہ نشان کسی چیز کا سوائے کسی چیز کے نہین ہوتا غیب سے کوئی نشان
نہین ہوتا مین نے عجب ایک بات جانی کہ تمام رات تاریک مین آتی ہو اور مین
صبح ظاہر مین شکر کرتا ہون مین نے ولایت اپنے چور کے سپرد کی یہانتک کہ
میرے ساتھہ کیا جو کچہ کیا۔ ایک مرتبہ آپ خلوت مین تھے ایک شخص نے
دروازہ کھٹکھٹایا آپنے کہا تم کون ہو جواب دیا کہ ابوبکر آپ نے کہا اگر تم ابوبکر
صدیق ہو ست آؤ اور زحمت نہ دو کہ اس بات کو مین زیادہ تر دوست رکھتا
ہون ایک عمر گذری کہ مین چاہتا ہون کہ حق تعالے سے اسطرحپر خلوت
کرون کہ درمیان مین شبلی بھی نہو۔ اور فرمایا کہ چالیس برس سے اس آرزو
مین ہون کہ ایک ساعت خدا کو جانون و پہچانون۔ اور فرمایا تکیہ گاہ میرا
نیاز و عجز ہے و عصاکش میرا سانپ ہے۔ و فرمایا کاشکے مین بہاڑ
جھوٹ نکنے والا ہوتا کہ خلق مجھکو نہ پہچانتی۔ و فرمایا خرابی میری خرابی جھو د

سے بھی بہتر ہے۔ اور فرمایا مین چار بلا مین مبتلا ہوا ہون نفس و دنیا و خواہش و شیطان۔ اور فرمایا مجکو تین مصیبت پڑی ہین ایک یہ کہ میرے دل سے حق جاتا رہا ہے دوسرے یہ کہ بجاے حق کے باطل بیٹھ گیا ہے تیسرے یہ کہ نفس میرا کافر ہے کہ ان مصیبت کے علاج کرنے سے فارغ ہے۔ اور فرمایا خداوندا مجکو دنیا و آخرت دونون بخش دے تاکہ دنیا کو مین لقمہ کرکے وہان جہود مین رکھون دہر دو حجاب خلق کے آگے سے اوٹھ جاوے اور مقصود کو پہونچے۔ پہر فرمایا کہ دنیا و آخرت سے دل بہتر ہے اسواسطے کہ دنیا سراے محنت ہے و آخرت سراے نعمت و دل محل معرفت ہے۔ و فرمایا اگر مین نے خدمت سلطان کی نہ کی ہوتی تو خدمت مشایخ کی نکر سکتا۔ لکھا ہے کہ جب آپکے احوال نے قوت پکڑی خلق کو بیٹھنے کے لئے فرماتے تھے اور سخنان تحقیق عوام پر آشکارا کرتے تھے۔ حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے آپکو ملامت کی کہ مین اسبات کو بہید و پوشیدگی مین رکھتا تھا تم منبر پر عوام سے کہتے ہو آپ نے کہا مین کہتا ہون وہی مین سنتا ہون سواے میرے دونون عالم مین کون ہے اسواسطے کہ یہ سخن جو مین کہتا ہون حق سے طرف حق کے جاتا ہے شبلی درمیان ہے نہ جنید حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر ایسا ہے تو تمکو مسلّم ہے۔ اور فرمایا جو شخص دنیا و آخرت کا اندیشہ دلمین رکھتا ہے اوسکو ہماری مجلس مین بیٹھنا حرام ہے۔ اور جب کوئی شخص روبرو آپ کے توبہ و سلوک طریقت طلب کرتا تھا اوس سے آپ فرماتے تھے کہ بادیکی مین توکل و تجرید کے ساتھ حج کا قصد کر جب وہان

جاری پہر آوے اوسوقت تو میرے ساتھ صحبت رکھ سکے گا پہر اسکو اوسکی سواری کو صحرا کیطرف بھیجتے تھے لوگون نے جو سوال کرنے والون اوس زمانہ سے تھے شیخ سے کہا کہ آپ خلق کو ہلاک کرتے ہین آپنے فرمایا کہ مقصود ان لوگون کا میرے پاس آنے سے مین نہین ہون کیونکہ مراد ان لوگون کی اگر مین ہون تو یہ بت پرستی ہے اس سبب وہی فسق ان لوگونکا بہتر ہے اسواسطے کہ فاسق موحد ہزار زاہد سے بہتر ہے پس مراد ان لوگون کی میرے روبرو آنے سے صرف طلب حق ہے اگر یہ لوگ راہ مین ہلاک ہون تو مقصود انکا برآوے و اگر پہر آوین تو مجاہدہ سفر ان لوگون کا ایسا راست کیا جاوے کہ بہان دس برس کے مجاہدہ مین راست نہ ہون - آپ نے فرمایا جب مین بازار مین گذرتا ہون پیشانی خلق پر سعید و شقی لکھا دیکھتا ہون - اور آپ کبھی کبھی نعرہ مارتے اور کہتے آہ افلاس سے آہ افلاس سے آہ افلاس سے لوگون نے کہا افلاس کس سبب سے ہے آپنے فرمایا مِنْ مُجَالَسَةِ النَّاسِ وَمِنْ اِسْتِيْنَاسِ النَّاسِ وَمِنْ مُخَالَطَةِ النَّاسِ فَمُحَادَثَتِهِمْ وَمُحَادِمَتِهِمْ ایک روز ایک جنازہ لیے جاتے تھے ایک شخص پیچھے سے جاتا تھا اور کہتا تھا آہ مِنْ فِرَاقِ الْوَلَدِ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ اپنے سر پر طپانچہ مارنے لگے و فرماتے تھے آہ مِنْ فِرَاقِ الْاَحَدِ ایک وقت ترلکڑی آپکے سامنے آگ مین جلاتے تھے ایک طرف سے لکڑی جلتی تھی اوسکے سوزش سے دوسرے طرف سے اوس لکڑی ترکے پانی ٹپکتا تھا آپ نے اصحاب سے فرمایا اے مدعیو اگر تم سچ کہتے ہو کہ ہم دل مین آتش شوق رکھتے ہین

تو تمہارے آنکھوں سے آنسو کیون نہین روان ہوتے - ایک روز حضرت شیخ
جنید قدس سرہ نے اس طرح پر دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے اور شبلی علیہ الرحمۃ کے پیشانی کو بوسہ دیا شیخ نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ
علیہ سے فرمایا کہ تمنے کیا عمل کیا آپ نے کہا کہ بعد سنت نماز شام کے دو رکعت
نماز ادا کرتا ہون وہ یہ آیت آخر آیت تک پڑھتا ہون لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ
اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ الآیہ لوگون نے آپ سے کہا کہ دنیا واسطے اشغال کے ہے
و آخرت واسطے احوال کے پس راحت کب ہوگی آپ نے فرمایا اشغال دنیا
سے ہاتھ اوٹھا لے تا کہ احوال آخرت سے نجات ملے - ایک روز آپ غلبہ
شوق وجد مین مضطرب و متحیر تھے شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے شبلی اگر
کام اپنا حق تعالی پر چھوڑ دو تو راحت پاؤ آپ نے کہا اے شیخ اگر حق تعالے
کام میرا مجھپر چھوڑ دے تو اوسوقت مین راحت پاؤن شیخ نے فرمایا شمشیر
شبلی سے خون ٹپکتا ہے - ایک روز ایک مرد یارب کہتا تھا آپ نے فرمایا
تو کب تک یارب کہے گا وہ کہتا ہے عبدی سن جو وہ کہتا ہے اوسنے کہا مین
وہ سنتا ہون اوسی سبب سے مین یہ کہتا ہون آپ نے فرمایا اب کہتا ہے
کہ تو معذور ہے - اور فرمایا خداوندا اگر تو آسمان کو میری گردن کا طوق و زمین کو میرا
پاے بند و جملہ عالم کو میرے خون کا تشنہ کرے مین تجھسے نہ پھرون اور
کلام متصوفانہ آپکے بہت ہین - لکھا ہے کہ اواخر احوال مین شیخ شبلی قدس سرہ
تھے لا الہ الا اللہ زبان پر نہ لاتے تھے اسی سبب سے مشایخ وقت کو انکی نسبت
گمان ناقص ہوے و عوام طعن کرنے لگے گر چہ سید جمیعت و جلا لضرت

آپ سے کوئی شخص نسبت اوس حال کے جرأت سوال کی نکر سکتا تھا ایک روز ایک
جوان آپ کی مجلس مین پہونچا و باگ صبر و شکیبائی کے ہاتھ سے دیکر کہا کہ اے
پیر طریقت اس معنی کو فرمایئے تا موجب ہدایت جماعت کے ہو آپنے فرمایا
اس طایفہ کو لازم ہے کہ ہر نفس کو نفس آخری سمجھے و بہ اتفاق نفس آخرمین
مشغولی ساتھہ لفظ اللہ کے افضل ہے تلفظ کلمہ لا الہ الا اللہ سے اسواسطے
کہ ہوسکتا ہے کہ نفی مین قبل تلفظ لفظ اللہ کے نفس منقطع ہوجاسے جوان
نے کہا اس سے بہتر وجہ چاہتا ہون آپ نے فرمایا کہ واسطے نفی کے
غیر ہے و مین کوئی غیر نہین دیکھتا کہ نفی کرون جوان نے کہا اُرِیْدُ اَعْلٰی
مِنْ ھٰذَا یعنے اس سے بہتر وجہ چاہتا ہون آپ نے فرمایا کہ اس طریق مین
مین نے متابعت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے کی ہے جیسا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اصحاب کو واسطے دینے اموال کے حکم فرمایا
و صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے ہر مرتبہ کل مال اپنا راہ حق مین دیا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ استفسار فرمایا کہ واسطے عیال اپنے کے کیا
چھوڑا صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے اول مرتبہ کہا کہ اولاد میری وہ حال
سے خالی نہین ہے یا صالح ہین یا طالح اگر صالح ہین تو خدا سے تعالی بندہ
ہاے صالح کو ضایع نکریگا و اگر طالح ہین تو مجھکو اونسے کیا کام ہے و دوسرے
مرتبہ کہا کہ اونکے واسطے سورہ واقعہ چھوڑا ہے کہ بعد مغرب پڑہین و تیسرے
مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ اگر کسی روز مین ابوبکر رضی اللہ
تعالے عنہ پر سبقت کرسکون تو وہ آجکا روز ہوگا و اون دنون مین حضرت

عمر رضی اللہ تعالے عنہ مالدار تھے وحضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ فقیر
وحضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصف مال اپنا دیا وحضرت صدیق رضی اللہ
تعالے عنہ نے کل اوس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل
علیہ السلام کو بصورت ایک شخص کے جامہ لیف خرما پہنے ہوئے دیکھا
وسبب اوسکا پوچھا جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آج جمیع ملائکہ نے بمتابعت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جامہ لیف خرما کا پہنا
ہے ناگہان دیکھا کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ جامہ لیف خرما کا پہنے
ہوئے وبوریائے کہنہ ودستانے دو پیراہن جو اونکے کندہے پر تھا
سر پر اوٹھائے ہوئے آتے ہین واوس روز سوائے اون چیزون
کے اساط صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ مین اور کوئی چیز نہ تھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ اے ابوبکر عیال کے واسطے تم نے
کیا چھوڑا اس مرتبہ کہ مرتبہ اخیر تھا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے
جواب دیا کہ اللہ اس سخن کو جب حضرت شبلی قدس سرہ نے ختم کیا جوان نے
کہا اُرِیدُ اَعلیٰ مِن ہٰذا شیخ شبلی قدس سرہ نے فرمایا اے جوان تین تم نے
خوب وجوہ بیان کیے لیکن ہمت تیری بہت بڑی ہے اب مین اس سے
بہتر کہتا ہون پھر فرمایا کہ اختیار کرنا اس طریق کا موجب الہی کے ہے کہ
قرآن مجید مین آیا ہے قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ یعنی کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ بس چھوڑ اونکو بیچ شغل اونکے کے کہ بازی کرتے
ہون جوان نے کہا حسبی یعنی بس ہے ہمت [illegible] آپ نے فرمایا

میں کہ جوان نے یہ کہکر میرے طرف نعرہ مارا اور مر گیا متعلقین نے
یہ حال دیکھکر حضرت شبلی قدس سرہ سے دعوی خون کا کیا آپنے فرمایا میری
روح نے کشش کی پس اوسنے نالہ کیا و مشتاق ہوا و فریاد کی بلایا گیا
پس اجابت کی اسمیں میرا کیا گناہ ہے یہ سنکر مدعی دعوی سے درگذرے
اور انکو معذور رکھا نقل ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ اکرم الاکرمین
کون ہے آپ نے فرمایا وہ ہے کہ کسی وقت سب کا گناہ بخش دیا ہو وہ
اوس گناہ میں شتاب نکرے - لکھا ہے کہ جب وفات آپ کی نزدیک
پہونچی آپ اضطراب میں ہوئے اور فرمایا دو ہوا چلتی ہے ایک ہوا لطف
کی اور ایک ہوا قہر کی جس شخص پر ہوا لطف کی چلتی ہے اوسکو چراغ
مقصود کو پہونچاتی ہے اور جس شخص پر ہوا قہر کی چلتی ہے وہ حجاب
میں گرفتار رہتا ہے اب اس ہوا کے پہونچنے کا معلوم ہوتا ہے
اور وقت نزع کے فرمایا مجھکو وضو کراؤ وضو کرایا خلال کرنا داڑھی کا بھول گئے
آپنے یاد دلایا جس رات کو آپنے وفات کی تمام رات یہ شعر پڑھتے تھے شعر

کل بیت انت ساکنه غیر محتاج الی السرج
وجهک المامول حجتنا یوم یاتی الناس بالحجج

ترجمہ جس گھر میں تو رہے اوس گھر کو چراغ کی حاجت نہ ہو
وہ منہ یا خیال تیرا میری محبت ہے جسکی امید کی گئی ہے جس روز
کہ گروہ اوس ساعت حجتوں کے آوینگے بہت لوگ آپ پر نماز پڑھنے کے
حاضر ہوئے حالانکہ اوس وقت تک شیخ کی وفات میں تھوڑی سی دیر تھی آپنے
فراست سے دریافت کر کے فرمایا عجب ہے کہ ایک جماعت مردوں کی

کی زندہ پر نماز پڑھنے کے واسطے آئی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ آپ نے فرمایا جب غیر نہیں ہے تو نفی کسکی کروں کہا گیا چارہ نہیں
ہے کلمہ کہیے آپنے فرمایا سلطان محبت کہتا ہے میں رشوت نہیں قبول
کرتا پس ایک شخص نے آواز سے شہادت تلقین کی آپنے فرمایا مردہ آیا
ہے تاکہ زندہ کو تلقین ونصیحت کرے۔ پھر بعد ایک ساعت کے لوگوں نے
کہا آپ کیونکر ہیں فرمایا میں محبوب سے مل گیا یہ فرما کر وفات کی اِنَّا لِلّٰهِ
وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ لوگوں نے آپکو خواب میں دیکھا پوچھا منکر نکیر کے سوال
میں آپنے کیا کہا فرمایا وے آئے اور کہا تیرا خدا کون ہے میں نے
کہا میرا خدا وہ ہے جسنے تمکو سب فرشتوں کو میرے باپ آدم علیہ السلام
کے سجدہ کرنے کا حکم کیا اور میں پشت آدم علیہ السلام میں تھا اور تمکو دیکھتا
تھا پس اونھوں نے کہا یہ سب فرزندان آدم علیہ السلام کی طرف سے
جواب دیتا ہے اور چلے گئے۔ ایک دوسرے شخص نے آپکو خواب
میں دیکھا پوچھا حق تعالےٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا آپ نے فرمایا
باوجود ان سب دعوی دیہان کے کہ میں نے کیا تھا مجھسے مطالبہ
نہیں کیا لیکن ایک روز میری زبان سے نکلا تھا کہ کوئی زیان بزرگ تر
اوس سے نہیں ہے کہ تو بہشت سے بازرہے و دوزخ کیطرف
جاوے اسپات پر حق سبحانہ تعالےٰ نے مجھپر عتاب کیا کہ بزرگ تر زیان کاہی
دخسران وہ ہی کہ میرے دیدار سے باز رہے اور محجوب ہو۔ ایک روز
ایک شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا پوچھا کَیْفَ وَجَدْتَ سُوْقَ الْاٰخِرَةِ

ترجمہ آپ نے بازار آخرت کو کیونکر پایا + آپ نے فرمایا ایسا پایا کہ
اس بازار میں رونق نہیں رکہتا مگر جگرہاے سوختہ و دلہاے شکستہ اور باقی
سب ہیچ ہے اسواسطے کہ یہان سوختہ پر مرہم رکہتے ہین و شکستہ کو پہر باندہتے
ہین اور کسی طرف التفات نہین کرتے۔ سفینۃ الاولیا مین لکہا ہے کہ کنیت
آپکی ابوبکر تہی ولقب بن جحدر اور نام آپکا جعفر و آپ کے والد کا نام یونس تہا
اور آپ مالکی مذہب رکہتے تہے ولبقولے اصل آپ کی موضع شبلیہ خراسان سے
ہے ولبقولے اصل آپ کی سروشنیہ خواہ اشر روشنیہ ہے (جو لفظ صحیح ہو)
کہ توابع فرغانہ سے ہے و مولد آپکا سامرہ تہا عمر آپ کی اٹھاسی برس کی ہوئی
اور وفات آپکی شب جمعہ تاریخ ستائیسوین ماہ ذی الحجہ کو ۳۳۴ھ ہجری مین
واقع ہوئی ہے و مزار مبارک آپکا بغداد شریف مین ہے اور سیر لکہا ہے جعفر
بن یونس و تذکرۃ الاولیا مین لکہا ہے کہ اصل و منشا آپکا یعنی بنیاد و جگہہ تولد
آپ کی بغداد ہے و عمر آپ کی ستر برس کی ہوئی فقط

حالات حضرت شیخ عبد الواحد بن شیخ عبد العزیز تمیمی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب سفینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا و دیگر کتب مین حال حضرت شیخ عبد الواحد
تمیمی قدس سرہ کا اسطرح پر مذکور ہے کہ آپ خادم شریعت و سالک طریقت
و واقف حقیقت و امام اہل سنت و جماعت کے تہے مذہب حنابلہ کا رکہتے
تہے وبعض کہتے ہین کہ مذہب جنیدیہ پر تہے آپکے والد کا نام عبد العزیز
بن حارث بن اسد تہا و آپ اکمل مریدان شیخ ابوبکر شبلی قدس سرہ سے

ہین بعد وصال شیخ شبلی قدس سرہ کے آپ مسند ارشاد پر بیٹھے در راہ شریعت
وطریقت مین قدم بقدم پیر روشن ضمیر اپنے کے رہتے تھے و خلق کثیر کو
ہدایت ظاہری و باطنی پر پہونچایا آپ تمیمی اسوجہ سے کہلاتے تھے کہ آپ
قبیلہ تمیم سے تھے و یہ قبیلہ مشہور ہے وفات آپ کی بقول صحیح مہینہ جمادی الآخرہ
سنہ ۴۲۵ ہجری مین ہوئی ہے مزار شریف مقبرہ حضرت امام احمد حنبل مین بمقام
بغداد شریف ہے بیاض خاندان مارہرہ شریف مین تاریخ وصال آپ چھبیسوین
جمادی الآخرہ درج ہے فقط۔

حالات حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب خزینۃ الاصفیا وسفینۃ الاولیا مین مذکور ہے کہ اصل شیخ ابو الفرح
قدس سرہ کی طرطوس ہے آپ اعاظم خلفاء و مریدان شیخ عبد الواحد تمیمی سے
ہین و قدوۂ اولیاء زمان و زبدۂ مشایخ جہان صاحب مقامات بلند و کرامات
ارجمند کے تھے توکل مین قدم محکم رکہتے تھے اور تجرید و تفرید مین یگانۂ وقت
تھے وفات آپ کی سنہ ۴۴۷ ہجری مین ہوئی ہے جدول محبوب عارفین و رسالہ
ہدایت الطالبین ملخصہ ثمرات مظہریہ مین [illegible] و بیاض خاندان مارہرہ
شریف مین تاریخ وصال آپ کی تیسری شعبان درج ہے فقط

حالات حضرت شیخ ابو الحسن ہکاری قدس اللہ سرہ العزیز

سفینۃ الاولیاء و خزینۃ الاصفیا و سلاسل الاولیاء مین مذکور ہے کہ نام
شیخ ابو الحسن ہکاری قدس اللہ سرہ کا علی ابن احمد [illegible]

ہے وکنیت ابوالحسن ولقب شیخ الاسلام ہے آپ اعاظم خلفاے ومریدان حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز سے ہین وبزرگان مشایخ وقت ومقتدائے اہل زمان سے وصاحب عادات خوارق وکرامات وصایم الدہر وقائم اللیل تھے کہا جاتا ہے کہ بعد تین روز کے لقمہ طعام کا کہاتے تھے ونماز عشا وتہجد کے درمیان مین دو ختم قران کا کیا کرتے تھے ایک بزرگ نے آپ سے کہا اَنْتَ شَیْخُ الْاِسْلَامِ آپنے جواب دیا بل انا شیخ فی الاسلام ولادت آپکی ۴۰۹ھ چارسو نو ہجری مین ہوئی ہے وصال آپکا تاریخ یکم محرم ۴۸۶ھ چارسو چہیاسی ہجری مین ہوا ہکار بفتح ہا و تشدید کاف نفحات مین لکہا ہے کہ جبل ہکاریہ توابع موصل سے ہے فقط۔

حالات حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز

سفینۃ الاولیا ودیگر کتب معتمد مین مذکور ہی کہ اسم شریف شیخ ابوسعید مخزومی قدس سرہ کا مبارک بن علی بن حسین المخزومی ہے آپ سلطان الاولیا برہان الاصفیا قدوہ عارفان زبدہ سالکان پیر طریقت واقف اسرار حقیقت جامع علوم ظاہر وباطن وصاحب حضرت خضر علیہ السلام کے تھے ومذہب حنبلی رکہتے تھے مرید وخلیفہ شیخ ابوالحسن ہکاری قدس سرہ کے وپیر خرقہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ کے تھے بناے مدرسہ متبرکہ باب الازج کے کہ منسوب بحضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ ہے آپ ہی سے

ہے آپ نے اپنی حیات میں حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ
کو عطا فرمایا تھا وفات آپکی مہینہ محرم ۱۳۱۵ھ ہجری میں ہوئی ہے جدول
محبوب عارفین وسیلۂ ہدایت طالبین ملحقہ معمولات مظہریہ دبیاض خاندان
ماہرہ شریف میں تاریخ وصال آپ کی ساتوین شعبان درج ہے فقط

حالات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آن شاہ سرافراز کہ غوث الثقلین است | دراصل سیادت چہ صحیح النسلین است
از سوے پدر تا بحسن سلسلہ اوست | از جانب مادر دُر دریاے حسین است

آپ حسنی و حسینی اس وجہ سے کہلاتے ہین کہ سلسلہ نسب پدری
آپکا حضرت امام حسن مجتبےٰ اور سلسلہ نسب مادری آپکا حضرت حسین شہید دشت
کربلا علیہما السلام تک منتہی ہوتا ہے کتاب نثر الجواہر مین سلسلۂ نسب پدری
آپکا اسطرحپر لکھا ہے کہ حضرت غوث الثقلین محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن سید نورالدین ابو صالح موسی جنگی دوست حق بن
ابی عبداللہ عبدالکریم بن یحیٰی زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ موسی الجون
بن عبداللہ محض بن حسن مثنی بن ابی محمد امام حسن مجتبےٰ بن امیرالمومنین حضرت
علی مرتضی رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین ۔ وجہ جنگی دوست حق کہلانی والد
ماجد حضرت کی کتاب ریاض الحیات مین اسطرح لکھی ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے
نفس سے جنگ و جدال اور اوسکے سرکشی کو پامال کرتے تھے ایک سال
تک نفس کے مجاہدہ مین آپ نے نہ کچھ کھایا نہ پیا بعد ایک سال کے کچھ
کھانے پینے کا ارادہ کیا نان جوین بے نمک اور آب گرم حاضر کیا گیا

اوسی حال مین کسی شخص نے طعام لذیذ اور آب سرد حاضر کیا آپ نے طعام لذیذ اور آب سرد فقرا کو دیا اور نفس سے کہا اگر تجھے کچہ غذا کی ہوس ہے تو نان جوین اور آب گرم بس ہے یہ سنتے ہی نفس نے آواز دی یا ابا صالح موسی جنگی الجوع الجوع اوسوقت حضرت خضر علیہ السلام نے تشریف فرما ہوکر کہا السلام علیک یا سبط النبی یا صالح موسی خدا تعالےٰ نے تیرے نفس کو جنگی کہا تجکو دوست حق فرمایا اور تیرے ساتہہ افطار کرنے کو مین مامور ہون یہ گفتگو ہوکر جو طعام و آب کہ خضر علیہ السلام لائے تھے دونون نے ملکر کہایا اوسوقت سے موسی جنگی دوست حق آپکا لقب ہوا۔ وسلسلہ مادری جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا اسطرح پر ہے کہ نام مبارک حضرت کی والدہ ماجدہ کا ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ ثانی ہے بنت ابی عبداللہ صومعی بن سید ابی جمال بن سید محمد بن سید ابی محمود طاہر بن سید ابی عطا عبداللہ بن سید ابی کمال عیسی بن سید علاء الدین بن حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت سید امام زین العابدین بن حضرت سید امام حسین شہید دشت کربلا بن جناب حضرت علی مرتضی رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔ مژدہ آپ کی ولادت باسعادت کا ارشاد حضرت سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے پایا جاتا ہے یعنی وقت عقد نکاح حضرت خاتون قیامت کے آپ نے جناب مرتضوی وحضرت خاتون قیامت کے حق مین یہ دعا فرمائی کہ خداے تعالےٰ تم دونون کو بخوبی اکٹھا رکھے اور تمہارا بخت سعید کرے اور تمپر برکت کرے اور تم مین سے بہت طیب پاکیزہ

پیدا کرے چنانچہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ پاک بے نیاز
مین قبول ہوئی اور بنی فاطمہ مین ایسے طیبین وطاہرین پیدا ہوے کہ اونکی
اولاد مین ہوے آئمہ اطہار کبار و اولیاے نامدار مثل جناب حضرت
غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پیدا ہوئے۔ اور بھی بشارت
آپ کی ولادت کی بطور پیشین گوئی کے اولیاء اللہ سے ہوئین ہین
کتاب ریاض الحیات مین بحوالہ تحفہ قادریہ کے لکھا ہے کہ حضرت ابو المعالی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ شیخ ابوبکر کی مجلس مین ذکر اولیاء اللہ کا آیا اسوقت
شیخ نے فرمایا کہ ایک مرد عراق مین ظاہر ہوگا عبدالقادر نام عند الناس
عالی مناصب معالی مناقب و عند اللہ عالی تقرب اور اولیاے والا مقام
ہوگا بغداد مین رہے گا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللہ
حکم الٰہی سے کہے گا سب اولیاے متقدمین و متاخرین گردن جھکائینگے
اونکے قدم مبارک کو اوٹھائینگے۔ کتاب نثر الجواہر مین بیان شیخ ابو محمد شنبکی
کا اسطرحپر لکھا ہے کہ شیخ ابی بکر بن ہوارنے فرمایا کہ عراق کے اوتاد آٹھ
ہین پہلے معروف کرخی دوسرے احمد بن حنبل تیسرے بشر حافی
چوتھے منصور بن عمار پانچوین جنید بغدادی چھٹے سری سقطی ساتوین سہل
بن عبداللہ تستری آٹھوین عبدالقادر جیلانی مین نے کہا عبدالقادر کون ہے
فرمایا وہ ایک مرد ہے عجمی سادات سے بغداد مین پانچوین صدی مین
اوسکا ظہور ہوگا اور صدیقین اور اوتاد و افراد سے جو جو دنیا کے قطب
اور اعیان ہین اون سب مین وہ یکتا ہے اور اوسکی شان سب سے

سوا ہے - اسیطرح اور اولیا ر اللہ کی بھی پیشین گوئیان نسبت
ولادت آپکی ہوئی ہین - حاصل کلام جب وقت ولادت باسعادت
کا آگیا تب جناب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ نے بلدہ
گیلان مین کہ اوسکا معرب جیلان ہے اور وہ بغداد شریف سے تین
منزل ہے اور بقول بعضون کے کسی قصبہ مین علاقہ جیلان کے ۴۷۱ھ
مین مہد زمین کو اپنے جمال جہان آرا سے رشک چرخ برین فرمایا و بعض
روایت مین آپ کی ولادت ۴۷۰ھ ہجری مین ہے اور اسی طرح مہینہ
مین بھی اختلاف ہے بعض نے ماہ مبارک رمضان لکھا ہے اور بعض نے
ماہ ربیع الآخر کہا ہے جیسا ولادت و وفات حضرت رسول الثقلین صلی اللہ
علیہ وسلم کی ربیع الاول مین ہے ویسا ہی ولادت و وفات جناب
غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کی ربیع الآخر مین ہے سال ولادت
مین اختلاف کا سبب یہ ہے کہ موافق عادت عرب کے بعض نے
کسرات کے مہینون کو ملا کر اکہتر کہا اور بعض نے اوسکو نکال کر ستر کہا
نام نامی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کا عبد القادر اور کنیت
ابو محمد اور لقب محی الدین ہے کسی دن چند حضار نے آپ سے پوچھا
کہ آپکا لقب محی الدین کیونکر ہوا آپ نے فرمایا کہ مین سنہ ۵۱۱ ہجری مین
جمعہ کے روز پا برہنہ سفر سے بغداد کو آرہا تھا ایک بیمار کو دیکھا کہ اوسکا
رنگ متغیر اور جسم لاغر تھا مجکو دیکھکر کہا السلام علیک یا عبد القادر مین نے
سلام کا جواب دیا پھر اوسنے مجھے بلایا اور کہا کہ مجکو بٹھلاؤ پس مین نے

اوسکو بٹھلایا اتنے مین اوس بیمار کا جسم توانا اور صورت بہتر ہوئی اور
رنگ صاف نکلا مجکو اوسکے دیکھنے سے خوف پیدا ہوا اوسنے کہا
تو مجھے نہین جانتا مین دین ہون پژمردہ ہو گیا تھا جیسا کہ تو نے مجھے
دیکھا تھا اب اللہ تعالےٰ نے تیری بدولت مجھے زندہ کیا تو محی الدین
ہے مین اوسکو چھوڑکر جامع مسجد مین آیا وہان ایک شخص نے مجھے
ملکر میری نعلین آگے رکھین اور کہا یا سید محی الدین جب نماز جمعہ سے
فارغ ہوا لوگون نے میرے نزدیک ہجوم کیا اور ہاتھون کو بوسے
دئے اور محی الدین کہنے لگے اوسکے آگے کوئی مجھے محی الدین نہین کہتا
تھا۔ کتاب ریاض الحیات مین لکھا ہے کہ تولد کے وقت والدین حضرت
کے ملہم ہوئے کہ اس طفل کا نام عبد القادر رکھنا اولیا کے اصطلاح
مین عبد القادر ایک مرتبہ کا نام ہے کہ وہ مرتبہ قدرت احیا اور اماتت
کی بخشتا ہے اور وہ مرتبہ کمال اہل ولایت کا ہے اور حضرت ولادت
کے وقت اوس رتبہ پر تھے کتاب محبوب المعانی مین منقول ہے کہ آپکی
شب ولادت کو گیلان مین کوئی لڑکی پیدا نہین ہوئی اور تمام
زمین پر گیارہ سو گیارہ خاصان خدا پیدا ہوئے اور وہ سب خدمات
اور صاحب کمالات اور اولیا ہوئے۔ شیخ عبد الرزاق فرزند حضرت
غوث الآفاق کے فرماتے ہین کہ حضرت فرماتے تھے مین جب ایام
طفلی مین ہمراہ اطفال کے کھیل کا ارادہ کرتا تو بارگاہ الٰہی سے یہ ندا
آتی اِلَیَّ یَا مُبَارَکْ یعنی آ میری طرف اے مبارک اس آواز کے

خوف سے مین مانند عادت اطفال کے بہاگتا اور اپنے کو کنار مادر
مین پہونچاتا اب وہ آواز مجھے خلوت خاص مین آتی ہے - حضرت شیخ
موصوف قدس سرہ سے مروی ہے کہ مین نے جناب غوثیت
مآب رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچہا کہ آپنے اپنے کو خدا کا ولی کب سے
جانا ارشاد ہوا کہ مین دس برس کی عمر مین مکتب کو جاتا تہا میرے گرد ایک
جماعت فرشتون کی تھی جب مکتب کو پہونچا فرشتون کی آواز سنی کہتے
ہین افسحوا لولی اللہ یعنی جگہ دو اللہ کے ولی کو اوسوقت ایک شخص
اجنبی کو دیکہا آواز فرشتون کی سنکر اوسنے مکتب کے ایک لڑکے سے پوچہا
کہ یہ لڑکا کسکا ہے اوسنے کہا ابو صالح کا اوس شخص نے کہا قریب ہے کہ اسکے لئے
شان عظیمہ ہوگی یہ وہ شخص ہے کہ دینگے اسکو بغیر منع کے یعنی ایسا قرب حاصل ہوگا کہ
اوس سے انکار کیا جائیگا اور تمکین بخشینگے بغیر حجاب کے اور قریب کیا جائے گا
بغیر مکر کے حضرت فرماتے ہین کہ بعد چالیس برس کے مین نے پہچانا
کہ وہ شخص ابدال وقت سے تہا - کتاب خلاصۃ الاخبار مین لکہا ہے کہ
حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ ایام طفلی مین کنار دایہ سے
یا گہوارہ سے اکثر اوقات غائب ہو جاتے دایہ بہت مضطرب ہوتی لیکن بعد
تہوڑی مدت کے پہر آتے جب آپ کا آفتاب ہدایت تابان اور ماہتاب
کرامت درخشان ہوا تو دایہ نے کیفیت اوس حالت کی حضرت سے
پوچہی آپنے فرمایا مین واسطے ملاقات مردان غیب کے جاتا تہا - اعجاز
غوثیہ مین لکہا ہے کہ جناب غوث الثقلین ایک روز ایام طفلی مین دایہ

کے گود مین آرام فرماتے تھے یک بیک آغوش دایہ سے
پرواز کر کے ہمسر خورشید ہوئے اور وہان آپ کے جسم کو ایک
حرکت مانند سیماب کے ہوئی دایہ یہ ماجراے عجیب دیکھکر نہایت حیران
و پریشان جانب آسمان کے نگران تھے اتنے مین حضرت بخیریت
دایہ کی گود مین آئے جب آپ بعد سن بلوغ کے شہر بغداد مین رونق افروز
مسند ہدایت وارشاد کے ہوئے تب اوس دایہ نے یکبار آپکی زیارت
کو گیلان سے بغداد مین آکر ایک روز تنہائی مین وہ حالت بیان کر کے
عرض کیا کہ ویسی حالت اسوقت مین بھی کبھی ہوئی ہے آپ نے فرمایا الحمد للہ
والمنہ کہ عنایت و رحمت حق تعالےٰ کی اب مجھپر اوس سے سو حصہ زیادہ
ہے مگر اوسکا سبب یہ ہے کہ مین اوس عالم طفلی مین بمقتضاے سن
متحمل اوسکے تجلیون کا نہو سکتا تھا اور سیماب وار بیقرار ہو جاتا تھا اب
خداے عز و جل نے مجھے وہ ظرف عالی بخشا ہے کہ ویسے ہزارہا تجلیات
مجھمین سما جاتی ہین اور مجکو اپنی جگہہ سے نہین ہلاتین - کتاب ریاض الحیات
مین شیخ عبد اللہ محمد فارمدی سے منقول ہے کہ جب حضرت غوث الثقلین
قطب الدارین خدمت اہل اللہ سے فائدہ حاصل کرنے کو جیلان سے
بغداد مین تشریف فرما ہوئے تو ایک وقت میرے روبرو ایک سائل
نے حضرت سے سوال کیا کہ آپ کے کام نے کس چیز پر ثبات و قیام
پایا آپنے فرمایا صدق پر کہ ہرگز مین جھوٹھ نہین بولا نہ اسوقت مین نہ عہد
طفلی مین اور فرمایا کہ مین ایک وقت ایام طفلی مین عرفہ کے دن عرفہ کے

دن اپنے شہر کے باہر صحرا کے جانب نکلا وایک گائے کے پیچھے اوسکے پکڑنے کو دوڑا اوس گائے نے میری طرف رخ کرکے کہا کہ اے عبد القادر نہ تو اسواسطے پیدا کیا گیا اور نہ واسطے اس کام کے امر کیا گیا - مین تنہا مکان کو آیا اور بالاے بام گیا دیکھا کہ تمام مخلوق عرفات پر کھڑی ہوئی نظر پڑی وہان سے خدمت مین والدہ بزرگوار کے آیا اور عرض کیا کہ اب مجھے خدا کو سونپ دو اور اجازت سے سرفراز کرو تا بغداد کو جاؤن اور تحصیل علم مین دل لگاؤن اور زیارت صلحا کی کرون خدا کی یاد مین مشغول رہون اونھون نے مجھسے استفسار فرمایا کہ کیا سبب ہے مین نے تمام احوال عرض کیا آبدیدہ ہوئین اور معروضہ پذیرا فرمایا اسّی دینار جو میراث پدری سے رہے تھے اون مین سے چالیس دینار میرے بھائی کو دئے اور چالیس دینار زیر بغل میرے پیرہن مین سیکر مجھ سے عہد لیا کہ کسی حال مین جھوٹھ نہ کہنا اور باہر آکر مجھے رخصت کیا مین قافلہ کے ہمراہ جانب بغداد روانہ ہوا جب شہر ہمدان سے گذرا تو یکایک ساٹھ سوار پیدا ہوئے اور قافلہ کو گھیر لیا مجھسے کوئی متعرض نہوا بعدہ ایک شخص نے اونمین سے کہا کہ اے فقیر تیرے پاس کیا ہے مین نے کہا کہ چالیس دینار ہین اوسنے پوچھا کہان ہین مین نے جواب دیا کہ میری دلق مین زیر بغل سے ہوئے ہین وہ تمسخر سمجھ کر چلا گیا پھر دوسرے شخص نے اون مین سے ویسا ہی پوچھا اور مین نے ویسا ہی جواب دیا اوسنے اپنے قافلہ مین جا کر سالار قافلہ سے

یہ کیفیت عرض کی اوسنے کہا اوس فقیر کو یہان لے آؤ مجھے وہان لے
گئے وہ تمام ایک بلندی پر بیٹھے تھے اور مال تقسیم ہو رہا تھا اونکے
سردار نے مجھ سے کہا تیرے پاس کیا ہے مین نے اوسیطرح
کہا کہ چالیس دینار دلق مین سئے ہوئے ہین وہ بولا کہ اس دلق کو کھولو
جب کھولا تو اوس مین چالیس دینار نکلے اوسنے کہا کہ اے فقیر کس سبب
سے تو نے اعتراف کیا مین نے کہا کہ میری والدہ ماجدہ نے مجھہ سے
عہد لیا ہی کہ کسی حال مین جھوٹھ نہ کہہ پس مین اوس عہد کو نہین توڑتا اور
خیانت نہین کرتا اون چورونکے سردار نے یہ حال سنکر رو دیا اور کہا کہ
مین نے کتنے سال سے اپنے پروردگار کے عہد مین خیانت کی ہی
اور کرتا ہون اب اوس سے باز رہا پھر اوسیوقت میرے ہاتھہ پر توبہ
کی اوسکے یارون نے کہا کہ تو طریق دزدی مین ہمارا سردار اور مقدم تھا
اب طریق توبہ مین بھی تو ہمارا مقدم رہ سبھون نے توبہ کی اور تمام
مال قافلہ کا واپس دیا اور جنہون نے میرے ہاتھہ پر توبہ کی وہ یہی
چور تھے گویا اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ یہ سچ کہنا میرا اونکے سبب
ہدایت کا باعث ہوا۔ کتاب بحر السرائر قادریہ مین سید سعد اللہ نقل کرتے
ہین کہ نام اون چورون کے سردار کا احمد بدوی تھا جب وہ تائب ہوا
تو حضرت کو اپنے مکان مین لایا سعادت اور مرتبہ خدمت گذاری کا پایا
بعد اوسکے جناب قطب الاقطاب بغداد کے طرف روانہ ہوئے اور بہ
تحصیل علوم و مجاہدہ وغیرہ مین کامل ہوئے۔ کتاب تحفۃ الحیات نے بہت

مین شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت لکھی ہے کہ حضرت فرماتے
تھے مین نے پچیس برس تک صحراے عراق مین سیر کی اور چالیس برس
عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑہی اور پندرہ برس بعد نماز عشا کی ایک
پیر سے کھڑے ہو کر صبح تک قرآن مجید ختم کیا ایک رات میرا نفس خواب کی
آرزو کر کے کہنے لگا کہ اے سید عبد القادر رحمک اللہ اگر ایک لحظہ آرام
فرمائے اور پھر تازہ ہو کر نماز پڑھیے تو اس مین کیا قباحت ہے مین نے
اوسکے کہنے پر کچھ خیال نہ کیا اور اوسی طرح ایک پیر سے کھڑے ہو کر
قرآن پاک کو ختم کیا اور اکثر اوقات خواب مجسم ہو کر میرے سامنے آتا تھا
مین اوسپر خفا ہوتا تھا وہ دفع ہوجاتا تھا اسیطرح دنیا بھی صورتین
بدل بدل کر میرے پاس آتی تھی اور فریب کی باتین کرتی تھی مین
اوسپر غصہ ہوتا تھا وہ بھاگتی تھی اور اکثر مین نے تین روز سے
کم نہین اور چالیس روز تک بھی روزہ رکھا ہے اور پھر بعد اوسکے کچھ
میسر نہوا کہ اوسکو کھاتا اور گیارہ برس مین برج عجمی مین رہا اسی سبب سے
وہ برج عجمی کے نام سے مشہور ہوگیا کتاب نفحات الانس مین لکھا ہے
کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا مین گیارہ سال
ایک برج مین بیٹھا تھا ایک مرتبہ اوسی برج مین مین نے خداے تعالےٰ
سے عہد کیا کہ نہ کھاؤنگا جب تک نہ کھلاوین نہ پیونگا جب تک نہ پلاوین
غرض چالیس روز گذر گئے تھے کہ کچھ نہ کھایا تھا بعد چالیس دن کے
ایک شخص آیا اور کچھ طعام لایا اور دہرکر چلا گیا قریب تھا کہ نفس میرا

از بس گرسنگی سے طعام پر گرے کہا قسم ہے اللہ کی جو عہد کہ خداے تعالےٰ سے باندہا ہے اوس سے نہ پہرونگا سنا مین نے کہ میرے باطن سے کوئی شخص فریاد کر رہا ہے اور بہ آواز بلند الجوع الجوع کہتا ہے ناگاہ شیخ ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے اور وہ آواز سنی اور کہا کہ اے عبد القادر یہ کیا ہے مین نے عرض کیا کہ یہ قلق و اضطراب نفس کا ہے مگر روح برقرار ہے اور بادۂ مشاہدہ خداے تعالےٰ سے سرشار ہے شیخ رحمۃ اللہ نے فرمایا میرے مکان کو آمین نہ گیا اور دل مین کہا کہ باہر نجاؤنگا یکبیک حضرت ابو العباس خضر علیہ السلام آئے اور کہا کہ اوٹھ ابو سعید کی خدمت مین جا تب مین گیا اور دیکہا کہ شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکان کے دروازے پر کہڑے ہوئے میرا انتظار کرتے ہین فرمایا کہ اے عبد القادر میرا کہنا تجہے بس نہ تہا جو خضر علیہ السلام کو کہنا پڑا پہر مجہے مکان مین لے گئے اور طعام مہیا کیا لقمہ لقمہ میرے دہن مین رکہا یہانتک کہ مین سیر ہوا بعد ازان مجہے خرقہ پہنایا اور مین نے اونکی صحبت بابرکت کو لازم کرلیا - جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خرقہ خلافت شیخ ابو سعید مبارک بن علی المخزومی سے اور اونکو شیخ ابو الحسن علی بن محمد بن یوسف قرشی ہکاری سے اور اونکو شیخ ابو الفرح طرطوسی سے اور اونکو شیخ ابو الفضل عبد الواحد بن شیخ عبد العزیز تمیمی سے اور اونکو شیخ ابو بکر شبلی سے اور اونکو شیخ خواجہ جنید بغدادی سے اور اونکو شیخ خواجہ سری سقطی سے اور اونکو شیخ خواجہ معروف کرخی سے اور اونکو حضرت امام علی رضا سے اور اونکو حضرت امام

موسیٰ کاظم سے اور اونکو حضرت امام جعفر صادق اور اونکو حضرت امام محمد باقر سے اور اونکو حضرت امام زین العابدین سے اور انکو حضرت سید الشہدا امام حسین سے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور انکو حضرت امیر المومنین و امام المسلمین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے اور اونکو حضرت سرور کائنات جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوا - یہ سلسلہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ بیعت مشایخ کبار مین بواسطہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہے واسی سلسلہ مین دوسلہ سلسلہ طریق فیض یابی کا اجداد بزرگوار کی طرف سے بواسطہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے اسطرح پر ہے کہ خرقہ پہنایا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اونکے والد سید ابو صالح موسیٰ نے اونکو اونکے والد سید عبد اللہ جیلی نے اونکو سید یحییٰ زاہد نے اونکو سید محمد نے اونکو سید داؤد نے اونکو سید موسیٰ ثانی نے اونکو سید عبد اللہ ثانی نے اونکو سید موسیٰ الجون نے اونکو سید عبد اللہ محض نے اونکو اونکے والد ماجد امام حسن مثنیٰ نے اونکو اونکے والد ماجد حضرت امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اونکو اونکے والد ماجد حضرت امیر المومنین و امام المسلمین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے رضوان اللہ علیہم اجمعین و اونکو حضرت سرور کائنات جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے - و آپکو حضرت خضر علیہ السلام سے بھی فیض حاصل ہے چنانچہ حضرت سیدنا میر عبد الرزاق قدس سرہ خلف الصدق حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے رسالہ ملہمات مصنفہ اپنے مین تحریر فرماتے ہین کہ وظیفہ مشغولی ارسال حضرت کو حضرت خضر علیہ السلام سے پہونچا ہے و جسقدر رونق دین اسلام و استحکام شریعت و طریقت و اجرائے فیض معرفت و حقیقت

آپ کی ذات با برکات سے ہوا ہے وہ ہوتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے اصلا
محتاج کتابت کا نہین ہے حضرت خواجہ معین الدین چشتی و حضرت خواجہ
بہاءالدین نقشبند و حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ
علیہم آپ سے فیض یاب ہین و حضرت شہاب الدین عمر آپ ہی کے دعا سے
پیدا ہوے ہین و سلسلہ سہروردیہ اونہین کے طرف منسوب ہے حضرت
رضی اللہ تعالےٰ عنہ قطب الاقطاب و غوث اعظم تھے مرتبہ ولایت مین
مقام آپکا سب سے بالاتر ہے و سواے اوسکے حال کے آپ کو مرتبہ محبوبیت
ہی کا حاصل تھا اسی وجہ سے آپکا لقب محبوب سبحانی ہے چنانچہ کتاب
محفل گیارھوین مین لکھا ہے کہ ایک روز شہر گیلان مین آپ اپنے صحن خانہ
مین تشریف رکھتے تھے دو بار آواز سنی کہ اے سید عبد القادر عاشقی اور
معشوقی سے کون مقام ہین تجھے عطا کرون اور کون سا مرتبہ بخشون دوسرے
مرتبہ آپنے یہ کیفیت اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت مین عرض کی اونہون نے
ارشاد فرمایا کہ اے سید عبد القادر اگر پھر یہ آواز آئی تو عرض کرنا کہ مرتبہ معشوقی
عنایت ہو آپنے فرمایا کہ اے مادر مہربان مجھے کیا اختیار ہے کہ یہ عرض
کرون جز رضا اور تسلیم کے آپکی والدہ ماجدہ یہ سنکر بہت خوش ہوئین اور
فرمانے لگین عجب نہین کہ پروردگار عالم تجھے دونون مرتبہ عطا کرے دفعۃً
درگاہ پروردگار عالم سے حکم ہوا کہ اے سلطان عبد القادر ہم نے عاشقی
اور معشوقی کے دونون مرتبے تجھے دئیے مبارک ہو۔ اوسی کتاب مین شیخ
محمد علی بن ادریس یعقوبی سے روایت ہے کہ حضرت فرماتے تھے انسا انون

مین بھی مشایخ ہوتے ہین اور جنون مین بھی اور ملائکہ مین بھی اور مین کل کا
شیخ ہون - واوسی کتاب مین روایت لکھی ہے کہ ابتدا مین اکثر آپ اپنے
اصحاب سے ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ملک عراق کا میرے سپرد ہے اور بعد
چندروز کے فرمانے لگے کہ اب تمام مشرق اور مغرب میرے حوالہ ہوا - کوئی
ولی نہ تھا کہ جو آپ کی اطاعت نکرتا ہو یا آپکے پاس حاضر نہ ہوتا ہو اور آپ نے
بحکم خدا قَدَمِی هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا شیخ ابومسعود کہتے
ہین کہ مین اوسوقت حاضر تہا یہ قول حضرت کے دلولہ باطن سے زبان پر آیا
وہان اوسوقت کے اعیان مشایخ سے پچاس آدمی حاضر تھے اون سبہون
نے اپنے گردنین جھکائین اور عاجزی کی نشانیان اونپر ظاہر آئین اور جب آپنے
یہ قول فرمایا خدا تعالےٰ نے آپکے دل پر ایک تجلی کی اور جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سے خلعت عنایت ہوا اور آپنے اوس خلعت
کو روبروے اولیاے متقدمین اور متاخرین کے پہنا اور فرشتے و رجال الغیب
مجلس کے اطراف ہوا مین صفین باندہے ہوئے کہڑے تھے اس
کثرت سے تھے کہ بسبب اونکے افق نہ نظر آتا تہا - روے زمین پر کوئی
ولی اللہ احیا یا جسادو اموات یا ارواح باقی نرہا مگر یہ کہ بحکم خدا اپنی گردنین
جہکا دین لیقول بعضون کے ایک شخص نے عجم مین تواضع نہ کی فوراً جو اوسکا
حال تھا وہ جاتا رہا شیخ ابوالبرکات بن صخری نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر
اموی سے پوچہا کہ شیخ محی الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سوا بھی کسی دوسرے
نے اگلے مشایخون سے قَدَمِی هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کہا ہو

اونہون نے کہا نہین پہر اونسے اسکا سبب پوچہا فرمایا کہ یہ کلمہ اونکی مقام
فردیت کی خبر دیتا ہے وہر وقت مین فرد ہوتا ہے مگر سواے حضرت
غوث الثقلین کے کسی فرد کو یہ کہنے کا حکم نہین ہوا اور تمام اولیا اللہ نے
اپنی گردنون کو نہین جہکایا مگر امر الہی سے۔ ابو سعید قیلوی نے فرمایا ہے
کہ شیخ محی الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ
وَلِیِّ اللّٰہ یہ امر الہی کہا تہا کیونکہ وہ نشان قطبیت کا ہے ہر زمانہ مین ایک
قطب رہتا ہے مگر بعض مامور ہوتے ہین سکوت پر تو اونکو سواے سکوت
کے گزیر نہین اور بعض مامور ہوتے ہین تکلم پر تو اونکو سواے کلام کے چارہ
نہین اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ مقام قطبیت مین سب سے زیادہ
کامل ہین اور صاحب طاقت و شفاعت ہین جسوقت حضرت قطب الاقطاب
نے یہ قول فرمایا تہا اوسوقت شیخ علی بن ہیتی بہی مجلس مین موجود تھے اونہون
نے اوٹھکر حضرت کی کرسی مبارک پر چڑہ کے قدم اقدس کو اپنی گردن پر
رکہا اور خود حضرت کے دامن کے تلے آ گئے۔ شیخ عبد الرحمن نے طفسونج
مین گردن جہکا دی اور کہا علی راسی۔ شیخ ابی محمد نے اپنے سر کو زمین
پر رکھ دیا اور کہا علی راسی۔ شیخ سوید سنجاری نے اپنا سر جہکا دیا اور کہا
میرے سر پر ہے۔ شیخ ابو مدین شعیب مغربی نے مغرب مین گردن جہکا دی
اور کہا اے باری تعالےٰ مین اونہین لوگون مین سے ہون تجھے اور تیرے
فرشتون کو گواہ رکہتا ہون تحقیق مین نے سنا اور اطاعت کی۔ شیخ عدی بن
مسافر اموی نے کوہ الیشن پر اسطور سے گردن جہکا دی کہ سر زمین کو پہونچا

حضرت سید محمد گیسو دراز المشہور بہ بندہ نواز قدس سرہ نے کتاب لطائف الغرایب

مین ذکر کیا ہے کہ ایک روز زبان فیض ترجمان نیر اعظم خواجہ نصیر الدین محمود

چراغ دہلی قدس سرہ سے مین نے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب حضرت

غوث الثقلین واسطے کہنے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کے مامور ہوئے

تو جتنے اولیا اللہ زمین پر تھے سبھون نے گردنین رکھین اور اطاعت کی

اوسوقت حضرت امام السالکین قطب العارفین خواجہ معین الحق والدین جوان

تھے ملک خراسان مین ایک پہاڑ کے دامن مین مجاہدہ وریاضت مین مشغول رہتے

تھے جبکہ امر الٰہی یعنے قَدَمَاكَ عَلٰی رِقَابِ اَوْلِیَائِیْ کے تمام اولیاے عصر کے مبادرت

کرکے اپنا سر مبارک زمین پر پہونچایا اور کہا عَلٰی رَاْسِیْ وعینی اوسیوقت

حضرت غوث الاعظم نے اپنے نور باطن سے مطلع ہوکر مجلس مین روبرو

تمام اولیاء اللہ کے فرمایا کہ فرزند خواجہ غیاث حسن سنجری کا اس امر کے اطاعت

مین تمام اولیاء اللہ سے سبقت لے گیا اس حسن ادب اور تواضع سے خدائے

جل وعلا اور رسول کبریا کو خوش کیا عنقریب وہ صاحب ولایت ہندوستان

کے ملک کا ہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا سید آدم بنوری نقشبندی قدس

سرہ نکات الاسرار مین لکھتے ہین کہ ایک روز محفل قدس مشاکل حضرت

شیخ فرید الدین محمد گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ مین ذکر حضرت غوث الثقلین کے قدم

کا آیا حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر مین اوس عہد مین

ہوتا تو بآرزوے تمام قدم مبارک کو اپنے آنکھون پر رکھ لیتا کیونکہ میرے

پیر کے پیر خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ وضع رقاب اولیاء مین داخل

ہین فَمَنْصِبِیْ اَنْ اَقُوْلَ عَلٰی حَدْ قَدَمِ عَیْنِیْ مقامات دستگیری مین لکھا
ہے کہ اس قول یعنی قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ مین اصحاب کبار وائمہ اطہار
داخل نہین ہین اور یہ اونکو شامل نہین بعض شخص یون کہتے ہین کہ تمام اصحاب
اور ائمہ اولیاے کامل ہین کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ مین داخل ہین اور بعض کہتے ہین
کہ جیسے بزرگوار اپنے برخوردار کو کندھے پر محبت سے بیٹھاتے ہین اور اوسکے
ناز اوٹھاتے ہین ویسا ہی اگر آپ کا قدم اصحاب عظام وائمہ کرام گردنون پر
لیوین تو کیا عجب ہے یہ سب اونکی جہالت کا سبب ہے محبوب المعانی
مین مذکور ہے جو ولایت کہ ساتھ نبوت کے امتزاج رکھتی ہے وہ ولایت
خاص ابنیا کی ہے اونین صاحب افتخار اور اونکے سردار حضرت خاتم رسالت
ہین اور جو ولایت کہ ساتھ خلافت اور صحبت اور امارت اور امامت کے ممزوج
ہے وہ ولایت جناب امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور
صحابہ کرام و دوازدہ امام رضوان اللہ تعالے عنہم کی ہے اگرچہ ولایت مین
یہ سب شریک ہین مگر عرف مین ابنیا کو اولیا نہین کہتے ابنیا اور رسل کہتے
ہین ویسا ہی اصحاب کو بسبب شرف و عزت صحبت حضرت خاتم رسالت
کے اصحاب والا جناب کہتے ہین اسیطرح ائمہ کرام کو ائمہ اثنا عشر و دوازدہ
امام کہتے ہین حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالے عنہ کا کوئی قول وفعل مخالف
عقل ونقل اور شرع نبوی کے نہین ہی اسواسطے آپنے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ
کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ مین اولیا کو خاص کیا اصحاب کرام اور آئمہ عظام کا نام نہین
لیا بحث اولیاے عام مین ہے نہ اصحاب کرام اور دوازدہ امام مین کیونکہ وہ

لوگ سلاطین اسلام اور اکابر اتمام ہین اور حکم تمام پر موافق محاورہ کے ہوتا ہے **مثلاً** اگر بادشاہ کسی ایک لشکری کو کہے کہ مین نے تجھے تمام لشکریون کا سردار کیا اس قول مین تمام لشکری شامل ہین مگر وزرا اور سردار کہان داخل ہین حقیقت مین یہ بھی لشکری ہین مگر عرف مین مشہور یوزارت و سرداری ہین و **مثلاً** اگر کسی شخص نے سوگند کہائے کہ چار مہینہ گوشت نہ کہاؤنگا اور اوسنے اون مہینون مین مچہلی کہائی تو وہ حانث نہ ہوگا گو نیت مین وہ بھی گوشت ہے مگر عرف مین مچہلی مشہور ہے **اور جیسا** کسی نے کہا کہ گیہون کی روٹی سب روٹیون سے بہتر ہے تو اس سے یہ نہین نکلتا کہ گیہون کی روٹی بادام کی روٹی سے بھی بہتر ہو البتہ وہ غلہ کے قسم کی روٹیون سے بہتر ہوگی نہ کہ میوہ کے قسم کی روٹیون سے پس جو اولیا کہ صاحب ولایت مجردہ معراعن الصحبۃ والامداد تہ ہین اس قول مین داخل ہین اونکو بزرگیان اوس قدم مبارک کی حاصل ہین ایسا حق جلاعلا نے حضرت غوث الثقلین کو درجہ ولایت اخص الخواص کا دیا تہا اور اونکو کمالات ولایت مین بدرجہ اتم کامل کیا تہا اونکے مانند صاحب تصرف وکرامات کوئی نہین ہوا اور کسی ولی کے ویسے مقامات نہین ہین تصرفات آپکے ظاہر ہین کہ جس شخص کو نظر عنایت سے دیکھتے تھے وہ ولی ہوجاتا تھا حتی کہ چور چوری کرنے کو گیا اور ایک نظر مین ابدال ہوگیا اور اب بعد ممات کے بھی وہی تصرف آپکا جاری ہے جس شخص پر عنایت ہوجاوے وہ منزل مقصود کو پہونچ جاوے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کتاب المسلول مین

تحریر فرماتے ہین کہ بعضے اکابر اولیاء اللہ کو کشف صحیح سے معنی امامت کے اور
ظاہر ہوئے ہین وہ یہ ہی کہ فیوض و برکات کارخانہ ولایت کہ جناب الٰہی سے
اولیاء اللہ پر نازل ہوتے ہین پہلے ایک شخص پر نازل ہوتے ہین واوس
شخص سے تقسیم ہوکر ہر ایک اولیاء عصر سے موافق رتبہ و استعداد کے ولی
کو پہونچتے ہین و کسی ولی کو بلا توسط اوس شخص کے کچھ فیض نہین پہونچتا
و مردمان خدا سے کوئی شخص بے وسیلہ اوس شخص کے درجہ ولایت نہین
پاتا اقطاب جزئے و اوتاد و ابدال و نجبا و نقبا و جمیع اقسام اولیاء سے خدا اوس
شخص کے محتاج رہتے ہین صاحب اس منصب عالی کو امام کہتے ہین و
قطب الارشاد بالاصالۃ بھی کہتے ہین و یہ منصب عالی وقت ظہور آدم علیہ السلام
سے روح پاک حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو مقرر رہتا و قبل نشاء عنصری
آپکے امم سابقہ مین جس شخص کو درجہ ولایت پہونچتا تھا بتوسط روح پاک آپ کی
پہونچتا تھا و بعد وجود عنصری آپ کے تا وقت رحلت صحابہ و تابعین سب کو
بتوسط آپ ہی کے یہ دولت پہونچی و بعد رحلت آپکے یہ منصب حسن مجتبیٰ و
بعد اونکے حسین شہید کربلا بعدہ امام زین العابدین بعدہ امام محمد باقر بعدہ امام
جعفر صادق بعدہ امام موسیٰ کاظم بعدہ امام علی رضا بعدہ امام محمد تقی بعد ازان امام
علی نقی بعدہ امام حسن عسکری علیہم السلام کو وہ منصب معلی مفوض رہا و بعد وفات
امام حسن عسکری تا وقت ظہور سید الشرفا حضرت غوث الثقلین محی الدین شیخ
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے یہ منصب عالی حضرت امام حسن عسکری
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روح پاک کے متعلق رہا جب جناب حضرت غوث [illegible]

رضی اللہ تعالے عنہ پیدا ہوئے یہ منصب مبارک اونکے متعلق ہوا وقت ظہور
حضرت امام مہدی کے یہ منصب وح مبارک حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے
عنہ کے متعلق رہیگا لہذا آپ نے قَدَمِی ہٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ
فرمایا واس بیت کے ساتھ ترنم کیا۔ اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ ✢ وجب امام مہدی ظاہر ہونگے یہ منصب
عالی اونکے سپرد ہوگا والقراض زمان تک اونکے سپرد رہیگا۔ کتاب مقامات
دستگیری مین لکھا ہے کہ چار شخص جیسا زندگی مین تصرف کرتے تھے ویسا
ہی بعد ممات کے بھی تصرف کرتے ہین اول حضرت غوث الثقلین رضی اللہ
تعالے عنہ دوم شیخ معروف کرخی قدس سرہ سوم شیخ عقیل بلخی چہارم شیخ
حیات بن قیس حرانی رضی اللہ تعالے عنہم۔ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی
رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا ہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالے عنہ
سلطان طریقہ کے تھے اور بتحقیق تصرف کرنے والے وجود مین اور تھی
اونکو طاقت اللہ کیطرف سے تصرف مین اور خرق عادت دائمی ہین۔ امام
یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مرات الجنان مین لکھا ہے کہ کرامتین شیخ عبدالقادر
رضی اللہ تعالے عنہ کی شمار نہین کیجاتین اور اندازہ مین نہین آتین ایک بڑا
عالم جو حضرت کی صحبت فیضدرجت مین تھا اوسنے کہا ہے کہ کرامتین آپکی
حد تواتر کو پہونچی ہین یہ بات شہرۂ آفاق ہے جیسی کرامتین کہ حضرت سے ظاہر
ہوئین ہین کسی مشایخ سے ظاہر نہین ہوئین اسپر سب کا اتفاق ہے۔ مقامات
دستگیری مین لکھا ہے کہ چار شخص اولیا ء اللہ سے درست کرتے ہین کوڑھی

اور گونگے کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے ایک حضرت محبوب سبحانی دوسرے
شیخ بقا ابن بطو تیسرے شیخ ابوسعید قیلوی چوتھے شیخ علی بن ہیتی رضوان اللہ
تعالےٰ علیہم۔ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے نظر غضب سے زندہ
مردہ اور نظر رحمت سے مردہ زندہ ہوگئے ہین اور آپکی دعا سے لڑکیاں لڑکے
ہوگئے ہین آپ کے بہت کرامات کتب معتبرہ سابقہ مین موجود ہین کتاب
نثر الجواہر مین مذکور ہے کہ ہیبت حضرت غوث الثقلین محبوب دارین رضی اللہ
عنہ کی لوگون کے دلون مین نہایت تھی جب کوئی شخص پیش نظر آتا تو ہیبت
سے لرز جاتا حضرت اگر کچھ فرماتے تو لوگ بہت جلد بجا لاتے نہایت مطیع
و فرمان بردار تھے۔ شیخ ابی المظفر منصور بن مبارک فرماتے ہین کہ نہین
دیکھا میری آنکھ نے کسیکو خوش اخلاق کشادہ دل بزرگ ذات وعدہ وفا
نباہنے والا محبت کا زیادہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
باوجود جلالت قدر اور علو منزلت کے چھوٹون کی تعظیم کرتے اور بڑون کی
تکریم سلام مین سبقت کرتے اور ضعیفون پر شفقت یا اونکے ہمنشین ہوتے
ہمیشہ آپ نے فقرا سے دوستی کی اور امرا کو تعظیم نہ دی کبھی کسی امیر کے در پر گئے
اور وزیر کے گھر پر تشریف فرما ہوئے۔ اوصاف حضرت غوث الثقلین رضی اللہ
تعالےٰ عنہ خائف خدا۔ سریع البکا۔ مقبول الدعوات۔ کثیر الہیبت۔
کریم الاخلاق۔ پاک اصل۔ بدگوئی سے دور۔ صاحب وصل۔ اور اگر
کوئی خدائے تعالےٰ کا گناہ کرتا تو اوس سے ناخوش ہوتے۔ اور اپنی ذات
کے لئے غصہ نہ کرتے۔ سائل کو کبھی محروم نہ پھیرتے اگر تن پر کا کپڑا مانگتے تو

تو بھی دینے سے باز نہ آتے۔ اور تھی توفیق الٰہی پیش رو اونکی۔ اور
تائید ربانی پانو اونکے۔ اور علم مذہب اونکا۔ اور قرب الٰہی مودب اونکا
معرفت پناہ اونکے۔ اور محاضرہ ذکر خطیر اونکا۔ اور اُنس ندیم اونکا۔ اور
خطاب الٰہی مشیر اونکا۔ اور لحظہ سفیر اونکا بسط اونکی نسیم۔ فتح اونکی بضاعت
راستی اونکی علم۔ اور حکمت اونکی صناعت۔ فکر اونکی سمر۔ ذکر الٰہی اونکا وزیر
مکاشفہ اونکی غذا۔ اور مشاہدہ اونکی شفا۔ آداب شریعت اونکا ظاہر اوصاف
حقیقت اونکے سرائر۔ شیخ ابوالحسن روایت کرتے ہین شیخ ابوالقاسم سے
کہ تھے حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نہایت خوش اخلاق۔ اور پاک
اوصاف۔ اور نفس بہو کہا۔ ہاتھہ سخی۔ اور ہر شب دسترخوان چنواتے
اور مہمانون کے ساتھہ کہاتے۔ اور ضعیفون کے ہمراہ بیٹھتے۔ اور طالبعلمون
کے جسارت پر صبر کرتے۔ اور حضرت کی خدمت مین رہنے والا یہ سمجھتا کہ مجھسے
زیادہ کوئی حضور اقدس مین پیش نہین لینے یہ جانتا کہ مجھسے اور کسی پر عنایت
بیش نہین۔ اور حضرت کے دوستون سے کوئی نہ آتا تو اوسکا حال دریافت
فرماتے اور اوسکے مکان کا حال پوچھتے۔ اور دوستی کو بہت نباہتے
اور تقصیرین معاف فرماتے۔ اور جو کوئی قسم کہاتا تو اوسکی تصدیق کرتے
اور باوجود مطلع ہونے کے اوسکے باطن پر اوس سے چھپاتے۔ اور
اونکے مانند حیا والا کوئی نظر نہین آیا۔ کتاب ریاض الحیات مین عبداللہ بن
ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا جب میرے گھر مین فرزند متولد ہوتا ہے تو میں اوسے ہاتھہ مین

لیتا ہون اور کہتا ہون کہ یہ سبب ہے اسکو اپنے دل سے خارج کرتا ہون
پہر جب وہ جہان سے سفر کرتا ہے تو میرے دل مین موت کا صدمہ مطلق
اثر نکرتا۔ راوی کہتا ہے کہ جب دختر یا فرزند حضرت کا وفات پاتا تو وہ مین
کچہ خیال نہ لاتے منبر پر آتے اور وعظ فرماتے جب غسل اور تکفین سے
فارغ ہو کر میت کو مجلس مین لاتے تو حضرت نماز جنازہ سے فارغ ہو کر
پہر منبر پر رونق افزا ہوتے اور وعظ کرتے۔ کتاب غرائب مین لکہا ہے
کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مجہے ابتدا بغداد
مین بیس روز تک کچہ قوت نہ ملا پس مین قصور کسریٰ کے ویرانی کے
طرف چلا گیا تا کہ وہان کچہ چیز پاون دیکہتا کیا ہون کہ وہان ستر ولی اللہ قوت
ڈہونڈہتے ہین دل مین کہا اونکے تلاش کے حائل ہونا مروت سے
بہت بعید ہے ویسا ہی بغداد کو پہر گیا ایک میرا دوست وہان ملا
اور ایک ٹکڑا سونے کا مجہے دیا جسکو میری والدہ نے بہیجا تہا مین نے
اوسمین سے ذرا ٹکڑا توڑ کر اپنے لیے رکہا باقی لیکر چلا کسریٰ کے محل
کیطرف گیا اور اون ستر آدمی پر تقسیم کیا اونہون نے کہا کہ یہ کیا ہے
مین نے کہا یہ میری والدہ بزرگوار کے پاس سے آیا ہے تحفہ دیکہنا
کہا تا بہتر نہ جانا پہر مین بغداد کو آیا اور اوس ٹکڑے کا طعام منگوایا اور
فقرا کو بلا کے اونکے ہمراہ کہایا غرض شام تک سب صرف ہو کچہ نہ رہا
جب کوئی شخص حضرت کے پاس پیسے لاتا تو اوسکو فرماتے کہ تجہے
مصلے کے نیچے رکہدے اور اون پیسون کو اپنے دست پاک سے نہ چہوتے

جب کوئی خادم آتا تو فرماتے کہ وہ پیسے لے نان پز کو دے اور اوس سے
روٹی خرید لا حضرت کا غلام مظفر نام ایک طبق بھر کے روٹی خرید لیتا اور
دروازہ پر کھڑے ہو کر فقرا کو دیتا۔ اور خلیفہ کے پاس سے حضرت کے لئے
خلعت لاتے تو فرماتے ابو الفتح آرد فروش کو دو اوسکے یہان سے
فقرا اور مہمانون کے لئے آٹا خرید و۔ ایک قطعہ زمین کا حضرت نے وجہ حلال
سے خرید کیا تہا اور اوسکو بعض دہقان جو خادم تھے اونکے ذمہ کر دیا تھا
وہ لوگ ہر سال اوس زمین مین کشتکاری کرتے اور اوس غلہ سے ہر روز چار
پانچ روٹیان شام کیوقت حضرت کے روبرو لا کر دہرتے حضرت اوسمین
سے ایک ایک ٹکڑا مجلس والون پر تقسیم کر دیتے اور باقی اپنے لئے رکھہ لیتے
اور جب کوئی حضرت کے واسطے ہدیہ لاتا تو لیتے اور تمام اہل محفل کو دیتے
ہدیہ قبول کرتے اور اوسکے بدلے سے نگذرتے نذر قبول فرماتے اور اوس
مین سے کچہ کہاتے۔ روایت ہے شیخ ابی بکر عبد الرزاق سے کہ
حضرت پیر دستگیر لباس عالمانہ پہنتے تھے اور سر پر طیلسان ڈالتے
اور خچر پر سوار ہوتے لوگ روبرو جناب اقدس کے غاشیہ بردار ہوتے
اور حضرت بلند کرسی پر وعظ فرماتے اور لوگ حضرت کا فرمان بجان و دل بجالاتے
اور کلام مین حضرت کے سرعت قبولیت تھے اگر کوئی سخت دل اونکو دیکھتا
تو عاجز ہو جاتا اور جو حضرت کو دیکھتا تو گویا تمام خلقت کو دیکھہ لیتا۔ اور جب
جامع مسجد کو جاتے تو لوگ راستے مین کھڑے ہو کر اپنی حاجتین طلب
کرتے۔ شیخ ابو الفضل احمد بن قاسم عبدان قرشی بغدادی بزاز سے روایت

ہے کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ سر پر طیلسان ڈالے رہتے
اور لباس عالمانہ بیش قیمت پہنتے ایک بار ۵۵۸ھ پانچسو اٹھاون ہجری مین حضرت کا خادم
میرے پاس قیمت لایا اور کہا مجھے ایسا کپڑا دے کہ جسکے ایک گز کی قیمت ایک
دینار ہوا اور بمقدار ایک حبہ کے ہو کم و زیادہ نہ ہو مین نے اوسکو ویسا ہی کپڑا
دیکر پوچھا کہ یہ کسکے لئے ہے اوسنے کہا کہ میرے پیر و مرشد حضرت شیخ الشیوخ
غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کے واسطے ہے اوسوقت میرے دل
مین یہ خیال گذرا کہ حضرت نے خلیفہ کے لئے لباس باقی نہین رکھا ہنوز یہ خطرہ
دل مین تمام نہ ہوا تھا کہ میرے پیر مین ایک مینخ چبھی اور اسکے درد کے شدت سے
موت نظر آنے لگی خلقت اوسکے نکالنے کو میرے پاس جمع ہوئی مگر کسیکی
طاقت و ہمت نہ پڑی مین اونسے بولا مجھے حضرت کے حضور مین لیچلو پس انہون نے مجکو اوٹھا کر
حضرت کے حضور مین لائے ارشاد ہوا اے ابو الفضل تو اپنے دل مین مجھپر اعتراض کرتا
ہے قسم ہے عزت معبود کی مین نے اس کپڑے کو نہین پہنا جب تک مجھے
نہین کہا گیا کہ قسم ہے میرے حق کی جو تجھپر ہے پہن ایسا پیرہن کہ ایک گز اوسکا
ایک دینار کے قیمت کا ہو اے ابو الفضل یہ ہمارا کفن ہے اور میت کو کفن
پہناتے ہین میت کا کفن ایک موت کے بعد ہوتا ہے اور ہمکو یہ کفن ہزار موت
کے بعد ملا ہے پھر حضرت نے اپنا دست مبارک میرے پیر پہ پھیرا فی الفور مینخ
پیر سے غائب ہوئی اور مین اچھا ہوا اور وہان سے پیادہ چلا آیا حضرت نے
فرمایا اوسنے جو مجھپر اعتراض کیا تھا سو وہ مینخ کی صورت پر ظاہر ہوا نثر الجواہر
مین شریف ابو العباس حضرت حسینی موصلی سے روایت ہے کہ حضرت

غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ تمام علوم مین مہارت رکہتے تھے اور
حضرت کے مدرسہ مین ایک درس تفسیر کا اور ایک درس حدیث کا اور
ایک مذہب کا اور ایک خلاف کا صبحکو ہوتا تہا اور سہ پہر کو تفسیر و حدیث و مذہب
و خلاف و اصول و نحو کا سبق پڑہاتے اور ظہر کے بعد قرآن شریف ہفت قرارت سے
تلاوت فرماتے۔ شیخ عبدالرزاق قدس سرہ سے روایت ہے کہ حضرت غوث اعظم
رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس عراق وغیرہ اطراف کے شہرون سے استفتا
آتے تھے اور کوئی استفتا شب تک نرہتا تہا اور کسی جواب مین فکر و تردد نہوتا
تہا بمجرد استفتا پڑہنے کے جواب تحریر فرماتے تھے اور امام شافعی اور امام احمد
بن حنبل رضی اللہ تعالے عنہما کے مذہب پر فتویٰ دیتے تھے حضرت کا جواب
بہت سرعت سے ہوتا تھا تمام عراق کے علما نہایت متعجب ہوتے تھے اور
حضرت کے پاس جو کوئی شخص فن شرعی شروع کرتا تو اپنے اقران مین سردار اور
سرتاج ہوتا اور دوسرا اوسکا محتاج ہوتا۔ شیخ علی بن ہیتی سے روایت ہے
کہ ایک دن شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالے عنہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ
تعالے عنہ کے زیارت کے واسطے تشریف فرما ہوئے اور شیخ بقا بن بطو حضرت
کے ہمراہ تھے پس مین نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالے عنہ کو دیکہا کہ اپنے
قبر شریف سے نکل کے حضرت کو اپنے سینہ سے لگایا اور خلعت پہنایا اور فرمایا
کہ اے شیخ عبدالقادر علم شریعت اور طریقت اور علم حال اور فعل حال مین سب تیرے
محتاج ہوئے ہین۔ شیخ ابو عبداللہ عبدالوہاب سے روایت ہے کہ حضرت نے
چالیس برس وعظ کہا ۵۲۱ پانچسو اکیس ہجری مین ابتدا ہوئی اور ۵۶۱ پانچسو اکسٹھ ہجری مین انتہا

ہو شیخ عمر بزاز و شیخ ابو عبد اللہ عبد الوہاب و شیخ ابو بکر عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہم سے روایت ہی کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۵۲۱ھ پانچسو اکیس ہجری مین کرسی پر بیٹھکر فرمایا کہ ۵۲۱ھ پانچسو اکیس ہجری مین سہ شنبہ کے روز شوال کے مہینہ مین ظہر کے نماز کے قبل مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مجھہ سے فرمایا کہ اے فرزند تو وعظ کیون نہین کہتا مین نے عرض کیا کہ اے پدر مین عجمی ہون فصحاے بغداد کے روبرو کسطرح وعظ کہون آپنے فرمایا تو منہ کہول مین نے اپنا منہہ کہولا حضرت نے اپنا لعاب مبارک میرے منہہ مین سات مرتبہ ڈال کے فرمایا خلقت کو وعظ کہہ اور اونکو نیک نصیحت کر کے اپنے پروردگار کے طرف بلا پہر مین ظہر کی نماز پڑھ کے بیٹھا ایک جماعت کثیر نے ہجوم کیا لیکن میری زبان سے بات نہ نکلے پس مین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اوس مجلس مین دیکھا کہ میرے روبرو کھڑے ہوکے فرماتے ہین اے فرزند وعظ کیون نہین کہتا مین نے عرض کیا کہ بابا میرے زبان سے بات نہین نکلتی اونہون نے بھی فرمایا اپنا منہ کھول مین نے منہہ کہولا آپنے اپنا لعاب مبارک چھہ بار ڈالا مین نے عرض کیا کہ آپ سات مرتبہ کیون نہین ڈالتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب سے سات بار نہین ڈالا اور میرے آنکھون سے غائب ہوتے اور مین نے یہ کہا جسکا

ترجمہ یہ ہے شکر کا غواص دل کے دریا مین ڈوب کر موتی معارف کے سینہ کے ساحل پر نکالتا ہے پہر دلال ترجمان زبان کا اوسکو بیچتا ہے پس اوسکو خرید کرتے ہین بہتر قیمت طاعت کی دیگر گہرون مین جو اذن دیا ہے خدا تعالےٰ نے پکارے گا اوسمین اللہ کا نام لیکر۔ راوی کہتے ہین کہ یہ حضرت کا کرسی پر پہلا

کلام ہے۔ شیخ ابو عبد اللہ عبد الوہاب سے روایت ہے کہ حضرت ہفتہ مین تین
بار وعظ فرمایا کرتے تھے جمعہ کی صبحکو اور سہ شنبہ کی شام کو مدرسہ مین اور یکشنبہ
کی صبحکو خانقاہ مین علما فقہا اور مشائخ حاضر ہوتے اور مجلس مین دو قاری تھے
ترتیل کے ساتھ بغیر الحان کے قرارت کرتے اور شریف ابو الفتح مسعود بن عمر ہاشمی
مقری بھی حضرت کی مجلس مین قرارت کرتے تھے اور حضرت کی مجلس مین دہشت
سے دو مر دیا تین مرد مر جاتے تھے اور حضرت اکثر اپنی مجلس مقدس مین ہوا پر
اوڑتے تھے پھر کرسی پر آتے تھے۔ شریف خضر حسنی سے روایت ہے کہ غوث الثقلین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس مین انواع علوم سے سمند تکلم کے جولانی دیکھاتے اور سخن
کو مکرر نفرماتے اور جب کرسی پر رونق افزا ہوتے تو نہ تھوکتے نہ بینی صاف کرتے
نہ کھکھارتے اور وعظ کے سوا دوسرا سخن نہ کہتے اور حضرت کی ہیبت و جلالت سے
کوئی شخص مجلس والو نسے اوٹھ نہ سکتا تھا۔ شیخ ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ سے
روایت ہے کہ مین نے بار بار سولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور دوسرے
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مجلس مین
دیکھا ہے کہ سردار اپنے تابعدار کو عزت اور حرمت دیتے ہین اور انبیا علیہم السلام
کی روحین آسمان و زمین مین جولانی کرتی ہین جیسے ہوا آفاق مین جولانی
کرتی رہتی ہے اور ملائکہ کی گروہ مجلس مین حاضر ہوتی تھی اور رجال الغیب اور جنات
کی جماعت حضوری کے لئے جلدی کرتے تھے اور مین نے خضر علیہ السلام کو ہمیشہ
دیکھا ہے کہ حضرت کی مجلس مین حاضر ہوئے ہین اور کہتے تھے جو شخص اپنی فلاح چاہے
وہ اس مجلس مین آئے جناب غوثیت مآب مرجع خلائق وہادی انام کا وہ کلام

جسمین ذائقہ حدیث مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے - کتاب محفل گیارھوین
مین روایت ہے کہ عمر شریف حضرت کی اکانوے ۹۱ برس کی ہوئی اونیس ۱۹ برس
کی عمر مین جیلان سے بغداد شریف مین تشریف لائے سات برس تحصیل علم کی
اور پچیس ۲۵ برس عالم تجرید مین رہے اور چالیس ۴۰ برس دعوت اورارشاد خلق مین
مشغول رہے رضی اللہ تعالےٰ عنہ وَجَعَلَ عَلَى الْفِرْدَوْسِ مَثْوَاهُ بعد ازان بموجب
كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کی آپکو مرض الموت لاحق ہوا - روایت ہے
کہ حالت بیماری مین حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک نامہ سپیدہ جسکے پیشانی پر لکھا
تھا يَصِلُ هٰذَا الْمَكْتُوبُ مِنَ الْمُحِبِّ اِلَى الْمَحْبُوبِ یعنے یہ عاشق کا خط معشوق
کو پہونچے درگاہ الٰہی سے لائے اور حضرت سید عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ آپکے
صاحبزادہ کو دیا اونھون نے اوسکو پڑھا اور حضرت کے پاس لے گئے آپ
مضمون وصال سنکر بہت خوش ہوئے اور عامہ مؤمنین اور مریدین کے واسطے
دعا آمرزش کی کی اور سجدہ کیا - روایت ہے کہ ایک روز حضرت شیخ عبد الوہاب
رحمۃ اللہ علیہ نے ایام مرض الموت مین آپ سے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرمایئے آپنے
فرمایا کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اوسکی بندگی کرو اور خدا کے سوا کسی ور سے نہ ڈرو
اور نہ کسی سے امید رکھو اور جملہ حاجتین اپنی اللہ سے مانگو اور اللہ کے سوا نہ کسی پر تکیہ
کرو نہ اعتماد پھر حضرت نے اپنی اولاد کیطرف کہ گرد جمع تھی مخاطب ہو کر فرمایا
کہ میرے پاس سوا تمہارے اور لوگ آئے ہین اوٹھو اور جگہ دو اور ادب کرو یہان
رحمت عظیم نازل ہے جگہ تنگ نکرو اور بار بار فرماتے تھے عَلَيْكَ السَّلَامُ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَغَفَرَ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ وَتَابَ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ یعنے اوپر تیرے سلام اور

رحمت اللہ کی اور بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اور رجوع برحمت کرے ہمپر اور تمپر- روایت ہے کہ انتقال کے وقت غیب سے آواز آئی اِرْجِعِیْ اِلیٰ رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً یعنے پھر اپنے رب کی طرف راضی اور خوش بعدہ جب وقت نزاع روح مبارک کا آیا توحید باریتعالےٰ وکلمہ طیبہ فرمانے لگے حتیٰ کہ روح مبارک حضرت کی قفس خاکی سے آشیانہ قدس مین پہونچی و دولت وصال سے ذخیرہ اندوز ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ آپکی تاریخ وفات کی نسبت روایات مختلف ہین ایک روایت ہے کہ گیارھوین تاریخ ربیع الآخر ۵۶۱ھ پانچسو اکسٹھ ہجری مین شنبہ کے دن وفات شریف واقع ہوئی و بعد عشا کے بغداد شریف کے محلہ باب الازج مین مدفون ہوئے کتاب قلائد الجواہر مین شیخ شمس الدین ناصر الدین دمشقی محدث سے روایت ہے کہ وفات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بغداد شریف مین شنبہ کی شب کو ربیع الآخر کے آٹھوین تاریخ ۵۶۱ھ پانچسو اکسٹھ ہجری مین ہوئی اور رات ہی کو باب ازج کے نزدیک مدرسہ مین دفن ہوئے- علامہ شمس الدین ابو المظفر یوسف نے کتاب مرأت الزمان مین لکھا ہے کہ حضرت کی رحلت ۵۶۱ھ پانچسو اکسٹھ ہجری مین ربیع الآخر کے مہینہ مین شنبہ کے شب کو ہوئی ہے- سید محمد قادری نے اوراد قادریہ مین سترہوین صفر پنجشنبہ کا دن لکھا ہے- کتاب بہجۃ الاسرار مین نوین ربیع الآخر لکھا ہے- کتاب نور احمدی ملفوظ سید احمد رفاعی مین دسوین ربیع الآخر شنبہ کی رات لکھی ہے- اور ابن النجار نے بھی اپنی کتاب مین یہی لکھا ہے کہ حضرت کا انتقال شنبہ کی شب کو ہوا ربیع الآخر کے دسوین کو تجہیز وتکفین سے شب کے وقت فارغ ہوئے اور جناب شیخ عبد الوہاب قدس سرہ نے امام ہوکر جنازہ

کی نماز پڑھی بہت رفیق اور فرزند اور مرید جمع تھے اونکے مدرسہ عالیہ کی رواق
مین دفن کیا۔ اور بعضون نے تیرھوین ۱۳ ربیع الآخر۔ بعضون نے چودھوین ۱۴
ربیع الآخر۔ بعضون نے غرہ بھی لکھا ہے۔ لیکن صاحب مناقب غوثیہ کے نزدیک
تاریخ وفات کی سترھوین ۱۷ ربیع الآخر صحیح ہے۔ تحفہ قادریہ مین بھی سترھوین ۱۷ ربیع الآخر
لکھی ہے۔ اور بعض بزرگان بغداد شریف کا بیان یہ ہے کہ وہان عرس حضرت
کا سترھوین ۱۷ ربیع الآخر کو ہوتا ہے۔ درگاہ شریف حضرت قطب الکونین غوث الثقلین
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہر بغداد شریف مین مشہور و معروف ہے۔ فقط

حالات حضرت سید عبد الرزاق قدس اللہ سرہ العزیز

سفینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا و سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار
و سلاسل الانوار و دیگر کتب معتبرہ مین حالات سید عبد الرزاق قدس سرہ کے
اسطرح پر مذکور ہین کہ لقب آپکا تاج الدین و کنیت ابوبکر و ابو الفرح ہے آپ خلف
رشید و شاگرد و مرید و خلیفہ جناب غوث الثقلین محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہین آپنے تحصیل علوم اپنے والد ماجد سے کیا ہے و
سب علماء وقت سے سبقت لے گئے تھے اور حافظ قرآن و حدیث تھے
و علوم ظاہر و باطن مین مرتبہ کمال کا رکھتے تھے فاضل متبحر و مفتی عراق و مدرس
و واعظ و ولی اکمل تھے ولایت و امامت مین درجات علیہ و مقامات سنیہ رکھتے
تھے ملفوظات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ موسومہ کتاب جلاء الخواطر
آپ ہی کی جمع کی ہوئی ہے آپ کی ذات با برکات کے فیض عام سے بہت
لوگ عالم اور فاضل اور درویش کامل ہوئے۔ ایک مرتبہ جناب حضرت غوث

غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ منبر پر جلوہ گر ہوکر انواع علوم سے تکلم فرماتے
اوس مجلس خاص مین پایہ اخیر منبر کے قریب زیر قدم پدر پیشوا سے جن و
بشر کے آپ تشریف فرماتے تھے یکایک اوپر دیکھکر بیخود و بے خبر ہو گئے اور
خود بخود شعلہاے آتشین اونکے ملبوس عطر آگین اور موسے عنبرین اور اندام جامہ
زیب سے مشتعل ہونے لگے جناب غوثیت مآب رضی اللہ تعالے عنہ
یہ کیفیت دیکھکر جلد تر منبر سے اوترکر دست اطہر سے اوس آتش پر شرر کو بجھا کر
فرمانے لگے کہ اے نور بصر یہ کیا سانحہ پیش نظر ہوا آپ نے دست بستہ عرض
کیا کہ جب مین نے سر اوٹھا کر اوپر دیکھا تو مردان غیب سرلبسر ہوا پر صف بستہ
نظر آئے کہ ساکت کہڑے ہین اور آتش تابناک سے اونکے لباس جل
رہے ہین اور شعلہاے آتشین اونکے جسمون سے نکل رہے ہین اور اونمین سے
کتنے قعود مین اور کتنے سجود مین اور کتنے بجاے خود اور کتنے بیخود زمین پر گر رہے ہین
حضرت غوث الورےٰ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ مقام خوف و ہراس کا نہین
ہے یہ مردان غیب ہین اور تم بھی انہین مین ہو۔ تیس برس کامل معبود برحق سے
شرماکر آپنے سر اوپر نہین اوٹھایا اور ہمیشہ یاد خدا مین ہمہ تن مصروف رہتے اور سکوت
و خاموشی سے سروکار رکھتے آپکی حکایات علیہ کتب سابقہ مین بہت ہین جلد
اول کتاب خزینۃ الاصفیا مطبوعہ مطبع ثمر ہند لکھنؤ کے صفحہ ۱۰۹ مین بحوالہ
کتاب انیس القادریہ بروایت شیخ ابو المعالی صاحب تحفۃ القادریہ کے لکھا ہے
کہ شیخ تاج الدین عبد الرزاق کو۔ حق تعالے نے پانچ فرزند عطا فرمائے تھے شیخ
ابو صالح و شیخ ابو القاسم عبد الرحیم و شیخ ابو محمد اسمعیل و شیخ ابو المحاسن فضل اللہ

و شیخ سید جمال اللہ قدس اللہ اسرارہم منجملہ اونکے شیخ جمال اللہ صورت و حسن جمال مین حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے بہت مشابہت رکھتے تھے و حضرت غوثیت مآب رضی اللہ تعالی عنہ کو اونسے بہت محبت و رغبت تھی چنانچہ حضرت کی دعا سے اونکو عمر دوامی نصیب ہوئی آجتک زندہ و حیات ہین و ساتھ حیات المیر کے شہرت رکھتے ہین سکونت اونکے اکثر دیار سمرقند وغیرہ مین رہتی ہے و سید محمد مقیم صاحب حجرہ وغیرہ بہت اولیاء اللہ اونکے مرید ہین و رسالہ محفل گیارھوین مطبوعہ مطبع گلزار اودہ لکھنؤ کے صفحہ ۱۱۹ مین بحوالہ روایت مصنف تحفۃ القادریہ کے اسقدر اور لکھا ہو کہ یہ بزرگ میرے زمانہ مین زندہ ہین ایک روز کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپکو کچھ حال اپنا معلوم ہے کہ کب تک زندہ رہین گی فرمایا کہ بہ یقین معلوم نہین مگر ایک روز میرے جد امجد نے مجھکو گود مین لے لیا اور فرمایا کہ اے جمال اللہ سلام ہمارا اخی مہتر عیسی علیہ السلام سے کہنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید حضرت کو دیکھونگا فقط و رسالہ سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار مطبوعہ مطبع منشی علی حسین واقع شہر لکھنؤ کے شروع صفحہ ۱۰ مین بحوالہ کتاب تحفۃ القادریہ بروایت شیخ سید معالی لاہوری کے لکھا ہے کہ شیخ جمال اللہ سرچشمہ فضل و کمال منجملہ ابدال سبعہ سے ایک ابدال ہین سراپا ہمصورت و ہمسیرت اپنے جد امجد رضی اللہ عنہ کے اور آپ کے دعا سے اونکو زندگانی جاودانی بارگاہ یزدانی سے عنایت ہوئی کہ آج تک وہ ہفت اقلیم کے حفاظت کرتے ہین اور شہر لیطام مین اقامت رکھتے ہین ایک بزرگ نے اونسے پوچھا کہ آپ کی کتنی عمر ہوگی فرمایا مجکو اسقدر تو معلوم ہے کہ حضرت محبوب سبحانی مجکو دیکھکر اکثر ارشاد فرماتے تھے

کہ اے جمال اللہ تیری بڑی عمر ہے تو زمانہ عیسیٰ علیہ السلام کو پاوے گا
اور اونکی صحبت کا حظ اوٹھائیگا ہمارا سلام اُس روح القدس کی خدمت اقدس مین پہونچانا
حضرت سید عبد الرزاق قدس سرہ ۵۲۸ھ پانچسو اٹھائیس ہجری مین پیدا ہوئے تھے
و تاریخ چھبّیسوین شہر شوال ۶۰۳ھ چھہ سو تین ہجری و بقولے ۶۰۴ھ چھہ سو چار ہجری و بقولے ۵۹۵ھ
کو آپکا وصال ہوا مزار شریف آپکا بغداد شریف مین ہے۔

حالات حضرت میر ابو صالح قدس اللہ سرہ العزیز

سلاسل الانوار و دیگر کتب مین مذکور ہے کہ سید ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ علمائے
کبار و عظمائے محدثین سے ہین شاگرد و تربیت یافتہ اپنے والد سید عبد الرزاق
قدس سرہ کے ہین و خرقہ خلافت بھی اونہین سے پہنا اور اپنے چچا سید عبد الوہاب
قدس سرہ سے بھی تربیت پائی ہے سال وفات آپکا ۶۳۳ھ چھہ سو تینتیس ہجری ہے
تاریخ خمسی مین لکھا ہے کہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے ۶۳۲ھ چھہ سو بتیس ہجری
مین وفات پائی اسی سال مین قاضی القضاۃ بغداد عماد الدین ابو صالح نصر بن سید
عبد الرزاق جیلانی قدس سرہ نے بھی وفات پائی اس عبارت سے معلوم ہوتا
ہے کہ اسم شریف آپکا نصر و لقب عماد الدین و کنیت ابو صالح ہے و آپ قاضی القضاۃ
بغداد شریف کے تھے اور سال وصال آپکا ۶۳۲ھ چھہ سو بتیس ہجری ہو لکھا ہی کہ عمر آپکی
ستر برس کی ہوئی ہے محفل گیارھوین مین تاریخ وصال آپ کی تیرھوین شوال
۶۳۳ھ چھہ سو تینتیس ہجری لکھی ہی مگر بیاض خاندان طاہر شریف مین تاریخ وصال آپکی ستائیسوین
رجب درج ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال فقط

حالات حضرت سید محی الدین ابی نصر قدس اللہ سرہ العزیز

سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ سید محی الدین ابی نصر خلف ارجمند و شاگرد و مرید و خلیفہ سید ابو صالح نصر بن سید عبد الرزاق قدس اللہ سرہما کے تھے وا پنے جد اعلی حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ سے بہت مشابہت رکہتے تھے و تحصیل علوم ظاہر و باطن کی اپنے والد ماجد سے کی آپ جلیل القدر، عزیز العلم کثیر الحلم و سراج العلماء و مفتی عراق کے تھے ۶۵۶ھ چھسو چھپن ہجری مین بمقام بغداد شریف وفات پائی بیاض خاندان مارہرہ شریف مین تاریخ وصال آپ کی بائیسوین ۲۲ ربیع الاول ۷۱۳ھ سات سو تیرہ ہجری درج ہے فقط

حالات حضرت میر سید علی قدس اللہ سرہ العزیز

سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ سلسلہ ارادت میر سید علی قدس سرہ مین اختلاف ہے بعضے شجرہ ہاے مشائخ طریقت مین آپکو ساتھ حضرت سید محی الدین ابی نصر قدس سرہ کے منسوب کیا ہے اور بعض مین آپکو ساتھ سید احمد کے وا ونکو ساتھ محی الدین ابی نصر قدس اللہ سرہما کے منسوب کیا ہے چنانچہ اجازت نامہ شیخ عبد العزیز حسن طاہر چشتی شطاری قادری مین جو واسطے شیخ برہان الدین کے لکھا ہے اسطرح پر مذکور ہے کہ مجکو اجازت دی سید ابراہیم بن معین حسینی چشتی قادری نے اور اونکو تلقین کیا شیخ بہاء الدین بن ابراہیم انصاری چشتی شطاری قادری نے اور اونکو تلقین کیا سید احمد شافعی حسنی الحسینی نے اور اونکو تلقین کیا اونکے پدر میر سید حسن نے اور اونکو اجازت دی اونکے پدر سید موسی نے اور اونکو اجازت دی اونکے پدر سید علی نے اور اونکو تلقین

کیا سید احمد نے اور اونکو تلقین کیا سید محی الدین ابی نصر محمد بن ابو صالح نے
قدس اللہ تعالی ارواحہم۔ و اجازت نامہ شیخ بہا الدین بن ابراہیم انصاری
قدس سرہ مین جو واسطے شیخ عمر کے لکہا ہے بجاے اسم سید علی کے سید محمد
بغدادی دیکہنے مین آیا ہی اوسمین اسطرح پر ہے کہ مجکو اجازت دی سید احمد جیلانی
نے اونکو تلقین کیا اونکے پدر سید حسن قدس اللہ روحہ نے اور اونکو تلقین کیا
اونکے پدر سید موسی نے اور اونکو تلقین کیا اونکے پدر سید محمد بغدادی نے اور اونکو
تلقین کیا اونکے بہائی سید احمد نے اور اونکو تلقین کیا سید محی الدین ابی نصر نے اور اونکو تلقین کیا
اونکے پدر میر ابو صالح نے اور اونکو تلقین کیا اونکے پدر شیخ عبد الرزاق نے قدس اللہ ارواحہم اور
شیخ بدر الدین کہ از مستفیدان شیخ احمد سہرندی علیہ الرحمۃ ہین کتاب حضرت القدس
مولفہ اپنے مین لکہتے ہین کہ مجکو انتساب اپنے والد سے ہتا اور اونکو شیخ رکن الدین
بن شیخ عبد القدوس گنگوہی سے اور اونکو میر سید ابراہیم ایرجی سے اور اونکو شیخ
بہاء الدین انصاری سے اور اونکو سید احمد سے اور اونکو سید موسی سے اور اونکو
سید عبد القادر سے اور اونکو سید حسن سے اور اونکو سید محی الدین ابی نصر سے
غرض کہ سید محی الدین ابی نصر سے سید احمد جیلی تک شجرہ ہاے
مشایخ طریقت مین بہت اختلاف ہے ایک مطابق دوسرے
کے دیکہنے مین نہین آیا واللہ اعلم بالصواب۔ (المولفہ) اس فقیر نے اپنے شجرہ کے
مطابق حضرت کے حالات لکہنے کی خواہش کی ہے و مطابق شجرہ اس فقیر مولف
کے یہ ہے کہ تلقین کیا و خرقہ پہنایا شیخ بہاء الدین شطاری قدس سرہ کو سید
احمد جیلانی نے اور اونکو میر سید حسن نے اور اونکو میر سید موسی نے اور اونکو میر سید علی

نے اور انکو سید محی الدین ابی نصر نے اور انکو میر ابو صالح نے اور انکو سید عبد الرزاق نے قدس اللہ اسرارہم۔ پس ہمارے شجرہ کے مطابق میر سید علی قدس سرہ خلیفہ و تربیت یافتہ سید محی الدین ابی نصر قدس سرہ و پیر خرقہ میر سید موسی قدس سرہ کے ہین آپ اکمل الکملا تھے اور عجیب شان رکھتے تھے اور عبادت و ریاضت مین ہمہ تن مصروف رہتے تھے مطابق تحریر بیاض خاندان مارہرہ شریف کے تاریخ وصال آپ کی تیئسوین شوال ۷۳۹ھ ہے

حالات حضرت سید موسی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ سید موسی قدس سرہ نسبت ارادت اپنے پدر سید علی قدس سرہ سے رکھتے تھے و اجازت تلقین اذکار و خلوت گزینی اونہین سے پائی آپ بہت کامل و عبادت و ریاضت و یاد الہی مین مشغول تھے مطابق تحریر بیاض خاندان مارہرہ شریف کی تاریخ وصال آپکی تیرھوین رجب ۷۶۳ھ سات سو ترسٹھ ہجری ہے فقط

حالات حضرت میر سید حسن قدس اللہ سرہ العزیز

سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ آپ خلف رشید و خلیفہ حضرت سید موسی قدس سرہ کے ہین آپ نسبت ارادت اونہین سے رکھتے تھے و خرقہ خلافت بھی اونہین سے پہنا آپکے حالات عالی و مقامات بلند تھے مطابق تحریر بیاض خاندان مارہرہ شریف کی تاریخ وصال آپ کی چھبیسوین صفر ۸۰۱ھ ہجری ہے

حالات حضرت میر سید احمد جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب سلاسل الانوار مین لکھا ہے کہ میر سید احمد جیلانی قدس سرہ خلف ارجمند و خلیفہ و تربیت یافتہ میر سید حسن قدس سرہ کے ہین آپ ورد و ظیفہ

کامل و فیض رسان عالم تھے مطابق تحریر بیاض خاندان مارہرہ شریف کی تاریخ وصال آپ کی اونیسوین [۱۹] محرم ۵۲ شہ ہجری ہے۔ فقط

حالات حضرت شیخ بہار الدین شطاری قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب وفیات الاولیا مین لکھا ہے کہ شیخ بہار الدین بن ابراہیم بن عطا اللہ القادری الحسینی الشطاری صاحب حالات و جامع کرامات و برکات تھے وطن اصلی آپکا قصبہ جند سرکار سرہند سے ہے بہ استدعا ریکے از ملوک مندو کے اوس دیار مین تشریف لے گئے اور یہ زمانہ سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی کے مندو مین بسر کیا بعدہ وہان سے عزیمت دیار دکھن کر کے شہر بدر مین سکونت اختیار فرمائی۔ آپ قادری تھے و مشرب شطاری رکھتے تھے۔ آپکا ایک رسالہ ہے اوسمین انواع اذکار و اشغال و طرق و آداب اوسکے بیان کئے ہین اور اوس رسالہ مین نسبت اپنی طرف سلسلہ عالیہ قادریہ کے اسطرح کی ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک ذکر کر کے فرماتے ہین کہ

وَهُوَ لَقَّنَ لِابْنِهِ السَّعِيْدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ الْبَغْدَادِيِّ وَلَقَّنَ الشَّيْخُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ شَيْخَنَا بَعْدَ شَيْخِنَا إِلَى شَيْخِي وَمُرْشِدِي السَّيِّدِ أَحْمَدَ الْجِيْلِيِّ الْقَادِرِيِّ الشَّافِعِيِّ فَشَيْخِي لَقَّنَنِي وَأَرْشَدَنِي كَلِمَةَ التَّوْحِيْدِ وَجَمِيْعَ الْأَذْكَارِ وَأَلْبَسَنِي الْخِرْقَةَ الْقَادِرِيَّةَ فِي الْحَرَمِ الشَّرِيْفِ نُجَاهَ بَابِ الْكَعْبَةِ وَأَجَازَنِي إِجَازَةً مُطْلَقَةً بِأَنْ أُجِيْزَ مَنْ يَسْتَجِيْزُنِي وَأُلَقِّنَ وَأُلْبِسَ مَنْ يَسْتَلْقِنُ وَيَسْتَلْبِسُ مِنِّي انتہے

کتاب اخبار الاخیار مین بھی آپکا حال اسیطرحپر ہے اور لکہا ہے کہ رسالہ شطاریہ مین آپ فرماتے ہین اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلْقِ فرمایا گیا ہے* لیکن اون طریقون مین سے تین طریق مشہور ومعروف ہین اول طریق اخیار اور وہ صوم وصلوٰۃ وتلاوت قرآن وحج وجہاد ہے جانے والے اور پہونچنے والے اس طریق کے بہت عرصہ مین تہوڑے مقصود کو پہونچتے ہین دوسرا طریق مجاہدات وریاضات ہے تبدیل اخلاق ذمیمہ وپاک کرنے نفس اور صاف کرنے دل وجلا دینے روح مین اور یہ طریق ابرار کا ہے اس طریق سے مقصود کو پہونچنے والے بہت ہین بنسبت طریق اول کے تیسرا طریق شطاریہ ہے اور یہ طریق اون دو طریقون سے قریب ترین طرق وصال الی اللہ ہے۔ اصول طریق شطاریہ کے دس چیز ہین اول توبہ اور وہ خارج ہونا ہے کل مطلوب سے سوا اسکے دوسرے زہد یعنے بے رغبتی دنیا واوس کی محبت واوسکی پونجی قلیل وکثیر سے تیسرے توکل اور وہ خارج ہوتا ہے سببون سے چوتھے قناعت اور وہ خارج ہوتا ہے خواہشون نفسانیہ سے پانچوین عزلت اور وہ خارج ہوتا ہے ملنے خلق سے ساتھہ گوشہ نشینی وانقطاع کے جیسا کہ بسبب موت کے ہوتا ہے چھٹوین توجہ طرف حق کی اور وہ خارج ہوتا ہے کل خواہشون سے جو بلاوے طرف غیر حق کے جیسا کہ خارج ہوتی ہین خواہشین بسبب موت کے پس نہ باقی رہے کوئی مطلوب نہ کوئی محبوب

ذکو ہی مقصود سوا اللہ تعالے کے ساتوین صبر اور وہ خارج ہونا ہے
حظوظ نفس بے ساتھ مجاہدہ کے آٹھوین رضا اور وہ خارج ہونا ہے
رضاے نفس سے بسبب داخل ہونے کے رضاے اللہ تعالے مین ساتھ
تسلیم کرنے احکام ازلیہ اور سپرد کردینی جملہ امور کے طرف تدبیر اللہ تعالے کے
بلا اظہار کرنے کسی چیز کے کَمَا ھُوَ بِالْھُوِیَّتِ نوین ذکر ہی اور وہ
خارج ہونا ہے ذکر ماسوائے اللہ سے دسوین مراقبہ اور وہ خارج ہونا
ہے ہستی اور قوتون سے جیسا کہ خروج ہوتا ہے بسبب موت کے ۔
اسمار ذکر تین قسم پر ہین اسم جلالی و اسم جمالی و اسم مشترک اگر اپنے مین صفت
رعونت اور درشتی کی دیکھے تو پہلے اسم جلالی مین مثل اسما یَا قَھَّارُ یَا جَبَّارُ
یَا مُتَکَبِّرُ کے مشغول ہو تا نفس مطیع و فرمان بردار ہو بعدہ اسم جمالی
مین مثل اسمار یَا مَالِکُ یَا قُدُّوْسُ یَا عَلِیْمُ کے بعدہ اسم مشترک مین مثل اسمار
یَا مُؤْمِنُ یَا مُھَیْمِنُ کے مشغول ہو واگر اپنے مین صفت انکسار و تواضع کی
دیکھے تو پہلے اسم جمالی مین مشغول ہو بعدہ اسم مشترک مین زان بعد اسم جلالی
مین اسیطرح ذکر مین مشغول ہو تا کہ دل صاف ہو و ذکر دلمین قرار پکڑے
و مقام ذکر ننانوے کا تلوین مین ہے پس ستوان مقام تمکین ہے و بزرگی
و بلند جگہہ ذاکر کی ذکر اسم اللہ مین ہے کہ اسم ذات ہے ننانوے نام
اسما صفات ہین جب تک ذکر اسما صفات مین ہے عالم تلوین مین ہے
جب ذکر اسم ذات مین پہونچے اوسکی گرمی سے وجود فانی جلجائے مضمحل
ہو جاتا ہے اسجگہ فنا حاصل آتی ہے اور اس سے مراد محو ہونے وجود

فانی سے ہے اور جب اپنے سے فانی ہو بقا پاوے پس دل مرید صادق
کا بلا ذکر کے ہرگز کشادہ نہین ہوتا اور جب دل منور ہو جاوے پس حقیقت
اشیا کی اوسپر ظاہر ہو اور عالم ارواح سے ملاقات ہو ذکر حقیقی کہ شہود حق
ہے اس منزل مین فتح ہو۔ اور اوسی رسالہ مین بعد بیان کیفیت سلوک و آداب
و شرایط ذکر و طرق و اقسام و اسامی اوسکے کے فرماتے ہین کہ ذکر کشف ارواح
یا احمد یا محمد کے دو طریق ہین **طریق پہلا** یہ ہے کہ یا احمد کو داہنے
طرف کہے و یا محمد کو بائین طرف کہے اور دل مین ضرب یا رسول اللہ
کا کرے **طریق دوسرا** یہ ہے کہ یا احمد کو داہنے طرف کہے
و یا محمد بائین طرف کہے و دل مین یا مصطفے کا خیال کرے اور ذکر یا احمد یا محمد
یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ کا ذکر شش طرفی کرے کشف جمیع ارواح
کا ہو جاوے۔ اور اسماء ملائکہ مقربین بھی یہی تاثیر رکھتے ہین یا جبرئیل یا میکائیل
یا اسرافیل یا عزرائیل یہ ذکر چہار ضربی ہے۔ اور ذکر اسم شیخ اسطرح ہے
یعنے یا شیخ یا شیخ ہزار بار اسطرح سے کہے کہ حرف ندا یعنے لفظ یا کو دل سے
کھینچتا ہوا داہنے طرف لیجاوے و لفظ شیخ کو دل مین ضرب کرے و ذکر
درازی عمر یہ ہے کہ بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب ہزار بار ھُوَ الحَیُّ القَیُّوْمُ
کہے و بعد نماز ظہر ہزار مرتبہ وَھُوَ العَلِیُّ العَظِیْمُ و بعد نماز عصر ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ و بعد نماز
عشا کے ھُوَ اللَّطِیْفُ الخَبِیْرُ ہزار بار کہے۔ اور بیان مراقبہ مین فرماتے
ہین کہ مراقبہ وہ ہے کہ جو کلمہ و آیت کلام مجید کے توحید کے معنی پر دلالت کرے
اوس کلمہ و آیت کو باطن مین خیال کرے اسجگہ چند کلمات لکھے گئے ہین

اونہین پر قیاس کرنا چاہئے **کلمات مراقبہ** اول وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ دوسری أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ تیسرے أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللهَ يَرَىٰ چوتھے وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ پانچوین إِنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ چھٹے وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ساتوین إِنَّ رَبِّي مَعِي سَيَهْدِينِ آٹھوین اَللهُ حَاضِرِي اَللهُ نَاظِرِي اَللهُ شَاهِدِي اَللهُ مَعِي نوین مراقبہ اسم ذات بحت دسوین مراقبہ یا حَيُّ یا قَيُّومُ گیارھوین مراقبہ انیس بارھوین مراقبہ جمیع اسماء حسنی تیرھوین مراقبہ تلاوت کلام مجید چودھوین مراقبہ تصور فنائے خود۔ اور ایک مراقبہ اثبات ہستی حق ہمہ حال و فنائے اپنے و جمیع کائنات کا ہے جس جگہہ ہوا اسم اللہ کو باطن مین کیسے صفائی دل حاصل ہو۔ و مراقبہ اوسکو کہتے ہین کہ دل کی نگاہبانی کرے دو دلکو طرف حق کے متوجہ رکھے و غیر حق کو باطن مین جگہہ نہ دے اسواسطے صوفی کو صاحب دل کہتے ہین۔ کتاب کشف المتواری مین لکھا ہے کہ حضرت شیخ بہاء الدین قدس سرہ کے مرید و خلفا بہت تھے اونمین سے ایک شیخ محمد بن شیخ ابراہیم ملتانی ہین قدس سرہ کہ بعد وفات پیر کے شہر بدر مین سجادہ نشین اپنے پیر کے ہوئے اور ایک حضرت سید ابراہیم ایرچی ہین قدس سرہ اور مولانا علیم الدین کا استاد میر ابراہیم ایرچی کے تھے اوائل حال مین زیارت حرمین شریفین کی کی و چند سال وہان اقامت بھی کی و شیوخ حدیث سے تصحیح سند و تکمیل اوس فن کی کرکے سند عالی قبول کی و زمانہ سلطان غیاث الدین خلجی مین طرف مندو کے آئے اور آپ سے تلقین طریقت کی پائی علوم متداولہ مین کمال تبحر رکھتے تھے علم کیمیا و سیمیا و طریق دعوت

اسمار الہی خوب جانتے تھے۔ حضرت شیخ بہار الدین قدس سرہ کو بوقت سننے بوے خوش کے ایسا ذوق وحال ہوتا تھا کہ قریب ہلاکت روح کے ہوتا تھا چنانچہ سبب ظاہری آپکی وفات کا بھی ہوا یعنی یہ کہ ایک مرتبہ حالت نقاہت مین ایک شخص آپکے روبرو دعا کیے لایا اوسی ذوق مین ۹۲۱ھ نوسو اکیس ہجری مین آپنے وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ تاریخ آپ کی وفات کی گیارھوین شہر ذی الحجہ ۹۲۱ھ ہے مزار مبارک آپکا مقام دولت آباد مین ہے جو توابع دکھن سے ملک ہندوستان مین واقع ہے۔ فقط

حالات حضرت سید ابراہیم ایرجی قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت سید ابراہیم بن معین حسنی و حسینی قادری ایرجی پیر مرشد حضرت مخدوم شیخ بہکاری قدس سرہ کے تھے۔ کتاب تذکرۃ الاصفیا مین مرقوم ہے کہ حضرت سید ابراہیم بن معین الایرجی بزرگ و متبرک و دانشمند کامل وجملہ علوم عقلی و نقلی و رسمی و حقیقی مین عبور رکہتے تھے بہت کتابین ہر علوم سے آپنے مطالعہ فرمائی تہین و اونکے مشکلات کو ایسا حل کیا کہ ہر شخص کو اوس سے مناسبت ہوا دنی حسن استعداد کے لئے استاد کی بہی حاجت نہین رہی تہی آپکے زمانہ مین دہلی مین کوئی شخص آپکے علم مین مقابل نہ تہا۔ آپکے کتب خانہ سے اسقدر کتب برآمد ہوئین کہ حد حصر و ضبط سے خارج ہے منجملہ اونکے اکثر آپ ہی کے ہاتہ کی لکھی ہوئی تہین حق یہ ہے کہ جو شخص معاصر آپکا تہا اگر اوسنے آپ سے استفادہ نکیا اور اونکے علم کا قائل نہوا وہ بے انصاف تہا۔ آپ بوجہ جہل و نا انصافی و ناحق شناسی اہل زمانہ کے ہمیشہ گوشہ مین مطالعہ و تصحیح کتب کے مشغول رہتے تھے واپسے کتاب

کسیکو کمتر دیتے تھے مگر اوس شخص کو کہ مخلص پاتے تھے خدا جانے کہ آپکو اس سے
کیا منظور تھا۔ شیخ عبد العزیز حسن و دیگر صوفیان آپکے آگے علوم و فنون
مین تلمذ کرتے تھے و مشایخ کرام و علما اعظام آپ کی خدمت مین حاضر ہوتے تھے
آپنے خرقہ قادریہ شیخ بہار الدین بن ابراہیم الانصاری الحسینی الشطاری القادری
سے پہنا تھا اور بہت فنون علم حاصل کئے تھے اسیطرح درویشون کی صحبت مین
حاضر ہوکر دیگر مشایخین کی سلاسل مین ارتباط پیدا کر کے اوراد و اشغال اوراذکار
و دعوات و طریق تربیت بہی جمع کئے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے رسالہ
مختصرہ مین حال شیخ عبد العزیز شکر بار جد مادری اپنے مین لکہتے ہین کہ وہ مدت
تک سید ابراہیم ایرجی کی خدمت مین استفادہ علوم تصوف کا کرتے رہے ہین
اور خرقہ قادریہ پہنا سید ابراہیم ایرجی فنون علم مین کامل تہے و تبرکات اکثر خانوادہ
کی جمع کئے تھے لیکن نسبت قادری آپ پر غالب تھی۔ کتاب تذکرۃ الاصفیا
مین بھی لکہا ہے کہ نسبت آپکے سلسلۂ عالیہ قادریہ مین سب پر غالب تھی۔ جو
رسالہ کہ شیخ بہار الدین قدس سرہ نے طریقہ شطاریہ مین تصنیف کیا ہے کہتے
ہین کہ آپہی کے واسطے تصنیف کیا ہے۔ اور کہتے ہین کہ آپنے بے واسطہ
شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ سے معاملہ مین خرقہ پایا ہے آپ مجلس سماع مین
حاضر ہوتے تھے ایسا سنا گیا ہے کہ شیخ رکن الدین بن شیخ عبد القدوس کہتے
تھے کہ ایک روز مین نے آپکی خدمت مین عرض کیا کہ آج عرس حضرت خواجہ قطب الدین
کا ہے اگر آپ تشریف لے چلین و مجلس مین حاضر ہون حاکم ہین فرمایا تم جاؤ
اونکی قبر کی زیارت سے مشرف ہو و ساتھہ روحانیت اونکے کے متوجہ ہو کہ

کیا فرماتے ہین پس مین واسطے زیارت کے گیا و بمقابلہ قبر شریف خواجہ صاحب متوجہ بہ روحانیت اونکے بیٹھا و مجلس سماع کی گرم تھی و قوالان و صوفیان جوش خروش مین تھے اس اثنا مین حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ان بدبختون نے میرا دماغ پریشان کیا و میرے وقت کو مشوش کیا پس مین خدمت مین سید ابراہیم کے آیا آپنے ہنسکر فرمایا کہ اب مجکو معذور رکھتے ہو یا نہین مین نے عرض کیا کہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہین حق بجانب آپکے ہے۔ بندگی شیخ پیارے بن شیخ الاسلام شیخ چاند آپ کی خدمت مین پہونچے ہین و تلقین ذکر و خلافت سلسلہ عالیہ قادریہ کی آپ سے ہے۔ کتاب وفیات الاولیا مین ہے کہ میر سید ابراہیم ایرجی بن سید معین الدین بن سید عبد القادر الایرجی حسنی قادری مولد و منشا ایرچ ہے و مرید شیخ بہاء الدین قادری شطاری کے ہین اور وہ مرید سید احمد جیلی قادری شافعی کے اور وہ مرید اپنے پدر اپنے سید حسن کے وہ مرید پدر اپنے سید موسی کے وہ مرید پدر اپنے سید علی کے وہ مرید پدر اپنے سید محی الدین ابی النصر کے وہ مرید پدر اپنے سید ابو صالح کے وہ مرید پدر اپنے سید عبد الرزاق کے وہ مرید پدر اپنے شیخ عبد القادر جیلانی کے ہین رضی اللہ تعالے عنہم۔ الحاصل سلسلہ ارادت میر سید ابراہیم ایرجی قدس سرہ کا آٹھ واسطہ سے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تک منتہی ہوتا ہے۔ آپ اواخر عہد سلطان سکندر لودی شاہ نو سو بیس ہجری مین بمقام دہلی شریف تشریف لائے اور عہد سلطنت اسلام شاہ ۹۵۳ نو سو ترپن ہجری مین وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مزار مبارک آپکا احاطہ جنوبی درگاہ حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیا

قدس سرہ کے اوس مقبرہ مین ہے جو پائین روضہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے ہے۔ تاریخ وصال آپ کی مطابق تحریر بیاض خاندان مارہرہ شریف کی پانچوین ربیع الثانی ہے۔ فقط

حالات حضرت مخدوم شیخ بہکھاری قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب کشف المتواری فی حال مخدوم نظام الدین قاری مولفہ شاہ تراب علی صاحب کاکوروی قدس سرہ مین بحوالہ بیاض معتبرہ وکتاب زاد الآخرۃ مصنفہ مولانا عبدالرشید ملتانی کہ اکابر خلفاے حضرت مخدوم شیخ بہکھاری قدس سرہ سے ہین ودیگر کتب معتبرہ کے حالات حضرت مخدوم صاحب موصوف کے اسطرح پر لکھے ہین کہ اسم شریف آپکا نظام الدین ہے ومشہور بہ شیخ بہکھاری اور یہی نام آپکے شجرہ بیعت مریدان مین درج ہے وفرامین بادشاہی مین بھی کہ درباب مدد معاش کے ہین جابجا نام آپکا شیخ بہکھاری لکھا ہے مگر قصبہ کاکوری مین نام آپکا صرف مخدوم شیخ بہیکہ مشہور ہے۔ آپ اولاد امجاد محمد بن امام الاولیا حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ سے ہین جو مشہور بہ محمد بن حنفیہ ہین اسطرح پر کہ مولانا قاری نظام الدین بہیکا المعروف بہ شاہ بہکھاری بن قاری امیر سیف الدین بن قاری امیر حبیب اللہ نظام الدین المعروف بامیر کلان بن قاری امیر نصیر الدین دلیل اللہ بن قاری محمد صدیق المعروف بہ ابو محمد خانی بن قاری عبید الصمد بن قاری عبد الصمد بن قاری امیر شمس الدین ترد معروف بقاری محقق جامع جوامع الخیرات کا بخدمت احادیث ولقا سیر بن قاری عبد المجید دربان آستان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن حاجی الحرمین سلطان حسین بن قاری امیر

ابراہیم بن قاری سلطان عبد اللطیف بن قاری امیر عبد اللہ خافی بن مولانا
شمس الدین صابر بن قاری مجید الدین خافی بن قاری امیر سلیمان بن مولانا
وجیہ الدین احمد بن قاری محمد بن قاری احمد بن علی بن محمد جو ملقب محمد بن حنفیہ
کے مشہور ہیں بن جناب حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ رحمہم اللہ تعالے
اجمعین - قصبہ کاکوری میں حضرت قاری امیر سیف الدین والد ماجد حضرت مخدوم
شیخ بہکھاری قدس سرہ نے استقامت اختیار فرمائی - جناب مخدوم حضرت
شیخ بہکھاری قدس سرہ کو اللہ تعالے نے استعداد قویہ و حوصلہ وسیعہ عنایت
فرمایا تھا اور آپکو رویاے صحیحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایما فرمایا کہ
تمکو سات اشخاص کاملین سے تکمیل ہوگی چنانچہ وہ وقوع میں آیا کہ سات اشخاص
کاملین سے آپکو تکمیل ہوئی اور وہ اسمار سبعہ اسطر حپر ہیں کہ پانچ تن عالم
ظاہر سے و دو تن عالم ارواح سے کہ ساتھ روح مبارک کے ہر کام میں حضرت کے معین ہیں
مرشد اول والد ماجد آپکے قاری امیر سیف الدین کہ اونسے علوم درسیہ و دیگر
علوم تفاسیر قرآن و تصحیح علم تجوید و بیشترا ذکار و اعمال حضرت کو حاصل ہوے
و استاد و مرشد دوم مولانا ضیاء الدین محدث مدنی کہ اونسے فیض درس حدیث
و اشارہ درود کہ اوس سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی و منجانب النبی
کے بشارات حاصل ہوئیں سوم حاجی عبد اللطیف ہراتی کہ بتیس برس
سیاحی گزرنے حالات سے مبشر ہوے اور وہی حالات مطابق واقعہ کے ظہور
میں آئے و نصایح و فواید کثیرہ و ذکر پاس انفاس سے آگاہ فرمایا چہارم بیعت
و تحقیقات مقدمات سلوک و دیگر فوائد بیش از قیاس و اشارہ کرنے اکثر اسرار

غوثیہ کے حضرت سید ابراہیم ایرجی بن معین ہین قدس اللہ سرہما پنجم پیر طریقت
وتکمیل وہدایت مشغولی ارسال غوثیہ ورفع کرنے نزاع وحدت وجود ووحدت شہود ومیعا یینہ
دینی امرین بحضوری روح مبارک حضرت غوث الثقلین وتقریر فرمانے حضرت
غوث پاک وافی وشافی کے حافظ ابراہیم صاحب زادہ ہین بن سید احمد
بن سید حسن رحمتہ اللہ علیہم یہ سب پانچ بزرگ ہین کہ عالم صورت مین فیض معنی
حضرت کو پہونچایا۔ وو دو بزرگ سے نسبت اُویسی ہی کہ اونکے ارواح طیبہ
سے ہمیشہ مدد غیبی حضرت کو پہونچی ہے اوّل جناب حضرت غوث الثقلین ہین
رضی اللہ تعالےٰ عنہ دوم حضرت شہاب الدین سہروردی ہین رحمتہ اللہ علیہ
پس اسصورت سے بواسطہ رجال سبعہ کاملین کے فیض الٰہی حضرت کو
پہونچا۔ وحضرت میر شرف الدین شکارپوری نے ان اسمار متبرکہ کو اپنے
بیاض مین اسطرحپر لکھا ہے کہ اسم مبارک حضرت شہاب الدین کو ایک اسم
حضرت غوث پاک کا قرار دیتے ہین واسم شیخ کا تحت اسم غوث پاک کے جانکر
و رف ایک اسم اُویسہ لکھا ہے وجہہ اسمار صورت لکھا ہے یعنے اسم عبد الرحیم
مجذوب کا زیادہ کر دیا ہے جو کہ حضرت میر صاحب اجل خلفا سے حضرت سے
ہین لہذا جو کچہ لکھا ہے یہ مصلحت معنی لکھا ہے مصنف کتاب زاد الآخرۃ لکھتے
ہین کہ اسقدر فقیر نے بھی زبان مبارک حضرت قبلہ یعنے جناب مخدوم صاحب
سے سنا ہے کہ فرماتے تھے مین اکثر زیارت حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے مشرف ہوا ہون کبھی نہ تنہا حضرت کو نہ تنہا شیخ شہاب الدین کو دیکھا
جب دیکھا ہر مرتبہ شیخ کو ہمراہ حضرت کے دیکھا بوقت کلام بھی سوا اسکے

کہ اتباع کلام حضرت غوث پاک کی کرتے ہین اپنی طرف سے کبھی ایک کلام
نہ فرمایا اس امر پر مجکو تردد تہا کہ یہ کیا ماجرا ہے رو برو سے والد ماجد کے یہ حکایت
بیان کی فرمایا کہ اس امر پر تردد کیا ہے حضرت غوث پاک کو اہل کشف صاحب
تحقیق ذو الجناحین کہتے ہین جناح اول شیخ شہاب الدین و جناح دوم محی الدین
بن العربی ہین و اکثر اہل کشف نے اسقدر کو زبانی حضرت غوث الثقلین
رضی اللہ تعالے عنہ کے دریافت کیا ہے و تحقیق کیا ہے خود حضرت فرماتے
تھے رضی اللہ تعالے عنہ کہ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دو حصہ
کیا النصف اوس سے شہاب الدین سہروردی کو دیا اور وہ علم شرایع و اتباع
سنت ہے و النصف اوس سے محی الدین بن العربی کو دیا اور وہ علم حقایق
و معارف ہے کہ وہ ذات بحت تعالے شانہ سے متعلق ہے و یہ دونون
علم یکجا نہین ہوتے الا در بطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ معنی ہر دو علم
تمام و کمال ایک آدمی مین جمع نہین ہوتے الا ایک جز و اجزا سے جو کہ اندنون
مین ہمت ہماری اکثر متوجہ بہ علم شرایع و اتباع سنت ہے اندا شیخ بمعیت
حضرت کے نظر آتے ہین و الا وہی ایک ذات حضرت کی تصور کرنا چاہیے مخدوم
صاحب فرماتے ہین کہ بعد چند روز کے ماہ رمضان آگیا میرے دل مین گذرا
کہ مدت ہوئی زیارت غوثیہ سے مشرف نہین ہوا و بعد ادائے تراویح کے
قدرے تغافلت سو گیا دیکھا حضرت غوث پاک ساتھ دو شخص نیکے تشریف لائے
ہین ایک اونمین سے شیخ ہین و دوسرا شخص کہ از مستی کا او سکے ناصیہ حال سے
ظاہر ہوتا ہے قمیص کشادہ بدن پر ہے کہ دونون آستین اوسکی کمر تک پہونچین

ہین مین نے حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ سے عرض کیا کہ یا حضرت
یہ کون بزرگ ہین فرمایا کہ کہتا ہون واوس بزرگ کیطرف اشارہ فرمایا کہ اس سے
مصافحہ کر نظام الدین یہی شخص ہے کہ تو مشتاق اوسکا تہا وجمابت کلام مستانہ
تیرے کے اپنے تئین تودہ تیرباری یاران کا کیا ہے فی الفور ہوشیار ہو کر
کمال تمام پاک سے مصافحہ کرکے چھپٹالیا و کہا کہ حضرت اگر یہ لوگ حمایت میرے کلام
کی نہ کرین تو اور لوگ اس کلام کی قدر کیا جانین یہ نبیرہ قاری ابراہیم کا ہے جدا سکا
اسی کام مین مصروف رہتا تہا بعدہ حضرت بیٹھ گئے واونکے داہنے طرف شیخ
شہاب الدین بیٹھے و بائین طرف جانب قلب محی الدین ابن العربی و مجکو روبرو
بیٹھنے کو فرمایا بعد بیٹھنے کے شیخ نے مجہہ سے پوچھا کہ تمہارے جد قاری ملا ابراہیم
نے بجواب معترضان کے اچھا رسالہ لکھا ہے تمنے بھی تحریر جدا پنے سے کم نہین
لکھا ہے مین نے جواب اوسکا مطابق حال اپنے کے کہا فقط

یہ کیفیت واقعہ مین نے والد ماجد سے عرض کی اونہون نے فرمایا الحمد للہ ثم الحمد للہ
کہ شجرہ مشغولی ارسال نے پہل لذیذ و خوش ذائقہ تجکو بخشا اب چاہیے کہ وظیفہ
اس مشغولی کا ہرگز نہ چھوڑ کہ بطفیل اسی مشغولی کے تو حقیقت مراتب غوثیہ سے
کما ہو حقہٗ آگاہی دیا گیا وجو کچہ تہا مطابق واقعہ نفس الامری کے دکہلا دیا گیا
مصنف کتاب زاد الآخرۃ فرماتے ہین کہ حضرت میر شرف الدین نے اگر اس ارشاد
حضرت کو کہ رو یا مین پیش آیا تمسک گردان کر فقط ایک اسم اویسے قرار دیا ہو تو ہو سکتا
ہے و حضرت سید عبد الرحیم مجذوب کو ساتھہ پاچ تن کے شامل کرکے سب چہہ
اسم عالم صورت مین لکھا ہو تو یہ بھی قابل تصدیق ہے کہ روز ملاقات شاہ

عبدالرحیم کے فقیر بھی ہمراہ رکاب سعادت کے تہا جو کچھ گذرا روبروے فقیر کے
گذرا۔ کتاب زاد الآخرۃ مین لکھا ہے کہ حضرت مخدوم صاحب فرماتے تھے جب
مین بخدمت امام الاتقیا وسید العرفا حضرت سید ابراہیم بن معین الایرجی قدس سرہ
کے مقام فیروزآباد مین مشرف بہ بیعت ہوا حضرت سید نے ایسا الطاف وعنایت
میرے حال پر فرمایا کہ دل میرا تمام وکمال رہین کرامتہا و بزرگی اونکی کا ہوا مین
چند ماہ اونکے حضور مین حاضر رہا ہر روز کیفیت تازہ اعمال ظاہری واحوال باطنی
دونون مین مین نے خود مشاہدہ کیا واکثر احوال ماضیہ وکیفیت درس وتدریس
وتعلیم وتعلم ووقوف اذکار سے بتکرار تمام مستفسر ہوتے تھے جو کچھ کہ ہوتا مین مفصل
عرض کر دیتا و جو کچھ کہ وہ خود فرماتے تھے اوسکو دل وجان سے بجا لاتا تہا جب
کبھی وقت درس احادیث کے یاد فرماتے تھے کبھی اپنے طرف سے مین دخل
نہ دیتا تہا الا بوقت استفسار اور وہ بھی کمتر بیان مین کہ طریقہ آداب مقتضی اسکا
تھا واکثر بیچاو حکم امامت کا فرماتے تھے کہ تم سے قرات خوب ادا ہوتی ہے و
آواز بھی حزین ہے ناگزیر بہ اتباع حکم کے عمل مین لاتا ایک روز بعد نماز مغرب کی
مجمع عظیم مین ارشاد فرمایا کہ تمہارے آنے سے میرے دلکو ایسی خوشی ہوئی
کہ حد سے باہر ہے و ہر روز مناسبت جدید میرے دل سے تمہارے طرف
پیدا ہوتی ہے و جو سبب وسر اس مناسبت کا ہے یہ بھی متحقق ہے بعد ایک
ساعت کے ذکر مولانا سید ضیاء الدین کا کرکے بہت تعریف اونکی فرمائی اور
سب حاضرین کے طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ شاگرد ان ارشد مولانا صاحب سے ہین
و مولانا نے بھی شیخ تقی کے خطہ سے وطن مین سکونت اختیار کی اور وہین انتقال فرمایا

رحمۃ اللہ علیہ بعد ایک ساعت کے مجھسے فرمایا کہ مولانا سے معنی اس حدیث
شریف کے کیا دریافت کیا اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ مین نے جسقدر
بزبان مبارک حضرت مولانا سے سنا تہا بیان کیا اسکے سننے سے حضرت پر ایک
کیفیت طاری ہوئی فرمایا کہ مکرر اسکو کہو مین نے پہر عرض کیا جو مندیل کہ سر مبارک
پر تھی میرے سر پر رکہی وبکمال عنایت سے ہاتھ اپنا میرے منہہ پر لاکر
فرمایا کہ حدیث کے معنی بیان کرنے کو اسطرحکا اچھا منہہ چاہیئے اس الطاف
بے نہایت پر مین تسلیم بجالایا بعدہ اوراد یومی میرے استفسار فرمائے جسقدر
کہ وظیفہ مقرر تہا عرض کیا تب اور عنایت کیا کہ کتاب اوراد خود وپیراہن تبرک
حضرت سید احمد قدس سرہ کہ شیخ بہاء الدین انصاری قدس سرہ نے اپنے پیر سے
پایا تہا مجکو بخشا چندروز اور خدمت مین حاضر رہکر مین نے رخصت وطن کی
چاہی بکمال شفقت وعنایت رخصت فرمایا مین نے وطن پہونچکر سرگذشت اپنے
والد ماجد سے عرض کی اونہون نے بہت دعا دی - بعد چندے آیندگان حضور
سے معلوم ہوا کہ حضرت فیروزآباد سے رونق افزاے چرکہری کے ہوئے ہین
وبعد چندے متوجہ دہلی کے ہونگے حضرت والد ماجد نے ارشاد فرمایا کہ بالفعل
پہونچنا تمہارا چرکہری مین مناسب ہے وا لا سفر دہلی تمکو خالی تکلیف مسافت
بعیدہ سے نہین ہے چونکہ حضرت کی خدمت مین پہونچنا ضروری تہا رخت سفر
جانب چرکہری کا درست کرکے مین روانہ ہوا عرصہ عشرہ مین دولت حضوری
سے مشرف ہوا ایسا مورد عنایت وتفضلات کا ہوا کہ اپنے مین اصلا لیاقت
اس سرفرازی کی نہین پاتا تھا دو مہینہ تک مین حاضر رہا سواے کلمات

معارف بہ معانیہا ے بلند و نکات تحقیق بہت باریک و نازک کے اور کوئی
حرف ذکر مین نہین آتا تھا ایک روز وقت فرصت کا پاکر مین نے عرض کیا
کہ جسقدر عنایت و تفضلات حضرت کی مین اپنے بارہ مین پاتا ہون زبان
کہان کہ ادا ے شکر کرون اب چاہتا ہون کہ اگر مشغولی ارسال غوثیہ سے
آگاہی پاؤن کسب اوس مشغولی مین ہمت باندھون کہ طریقہ مجاہدہ سے قائم
نہ رہون اوسکے جواب مین کمال شفقت و توجہات سے بہ انبساط کلی ارشاد
فرمایا کہ اسوقت کلمہ کرامت کا تمہارے زبان سے نکلا دو روز سے میرے دل
مین تھا کہ مین اس باب مین تم سے کچھ کہون سو تم نے خود اوس مضمون کو یاد کیا سنو
جسقدر نسبت توجہ و تعلق باطنی فقیر کی تمہارے ساتھ ہے یقین ہی کہ تمہارے
دل مین پوشیدہ نہوگا اور جو کچھ قسم تبرکات و اذکار و اسرار طریقہ سے مین نے
سالہا سال مین شیخ بہاء الدین انصاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ سے پایا تھا وہ
سب یکبارگی عرصہ قلیل مین ہمراہ شجرہ متبرکہ اسماء پیران قدس اللہ سرہم کے
بہ اجازت تمام تمکو دی الا دو چیز ایک یہی مشغولی ارسال غوثیہ دیگر مثال مہری
و کتبہ ضوابط اعتکاف ۔ عوض مثال و کتبہ ضوابط کے کتابت دوسری تمہارے
واسطے اپنے مہر سے مین نے لکھی ہے وقت رخصت کے انشاء اللہ تعالے
تمکو دونگا و یہ دو چیز بمصلحت موقوف اوپر دست مبارک مخدوم زادہ مخدوم
خود یعنے حضرت مولانا حافظ سید ابراہیم کے رکھا ہے کہ تکمیل طریقہ تمہارے
کا دست مبارک صاحبزادہ عالی گوہر سے ہو وے جو سرکہ انشین ہی اوس سے
بھی تمکو مشرف کرین کہ اسم تمہارا عالم معانی مین بارھوان اسم واقع ہے جسطور سے

کہ اسم مبارک حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کا بوساطت شجرۂ آبائی
کے بارھوان اسم واقع تہا اور یہ ایک مقام بہت بڑا ہی و ایک امانت بہت
بزرگ ہی بمجرد سنے کلمات بشارت زبان حضرت سے میرے بدن مین لرزہ
آگیا عرض کیا سبحان اللہ مین بہی لایق خطاب ان اشارات کا ہون فرمایا تعجب
مت کر یہی ناچیزی و خاکساری تمہارے نزدیکان ان مقدمات بلند کے ہوئی
ہے قریب ہے کہ مخدوم زادہ میرے مخدوم کا وطن شریف سے ہند مین
وارد ہوا ور تمہارا کام اپنے مرتبہ مین پہونچا وے دوسرے عالم کو فیض غوثیہ
سے مالامال کرے منتظر وقت کے رہو ان دنون دل میر متعلق بہ روانگی دہلی
کے ہے یہی کہ تمکو رخصت وطن کر کے خود روانہ اوس طرف کا ہون۔ پہر دوسرے
روز کتبہ وصایا و اجازت نامہ مہری عنایت کر کے مجہکو رخصت وطن کی فرمائی
مین وطن پہونچکر قدمبوسی حضرت والد سے مشرف ہوا و ماجرائے سفر خود سب
عرض کیا فرمایا کس زبان سے شکر منعم حقیقی کا کرون یہ کلمات بشارت سید
ابراہیم اپنے حق مین مطابق واقعہ کے جانو اسی عرصہ قریب مین سید عبد الرحیم
مجذوب کو مین نے خواب مین دیکہا گویا مجہہ سے ظرافت کرتے ہین کہ ایک
سید مغرب سے آکر تیرے پسر کو بارہ اننہ دیگا تنہا خوری نکرنا چاہئے پہر کہا
پسر تیرا لپسر میرا ہے مجہہ سے کب تنہا خوری کریگا قرائن اس خواب سے بہی
تصدیق بشارت سید کی ہی اور جو اشارہ کہ اسم مبارک حضرت غوث پاک
رضی اللہ تعالی عنہ کا کیا تہا وہ بہی واقعی ہے حضرت سید عبد الرزاق رضی اللہ
تعالے عنہ نے رسالہ مسمی بہ الہامات قادری مصنفہ اپنے مین بتوضیح تمام اسم مقدس

کو لکھا ہے و اس مشغولی ارسال کو زبان مبارک حضرت غوث پاک رضی اللہ
تعالےٰ عنہ سے تحقیق کرکے لکھا ہے کہ حضرت فرماتے تھے مجکو تلقین اس مشغولی
کی حضرت خضر علیہ السلام سے ہے و سید صاحب موصوف خود کسب اس مشغولی
مین حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے با داے شرط اعتکاف کے مجاز ہوے
ہین - صاحب زاد الآخرہ لکھتے ہین کہ خاطر مبارک ہمارے حضرت کی مستفسر
حالات صاحبزادہ عالی گوہر کی بہت تھی و ہر وقت و ہر لحظہ آیندگان مغرب سے
بمبالغہ تفحص یہ کہتے تھے جب وقت معاودت قافلہ زائرین حرمین شریفین کا پہونچا
معلوم ہوا کہ صاحبزادہ عالی گوہر با جمعیت کثیر بغداد شریف سے ہند مین وارد
ہوئے ہین و ایک عالم کو فیوض برکات غوثیہ سے سیراب کیا ہے بالفعل لاہو
مین ہین و لاہور سے آگرہ مین داخل ہونے کی خبر گرم ہے یہ مژدہ سنکر حضرت
نے احباب ضلع آگرہ و کالپی وغیرہ کو اطلاع کی کہ جس جگہہ ورود صاحبزادہ بلند
ہمت کا ہو و چندے صورت اقامت کی بھی قرار پاوے فوراً خبر دین آخر کار
معلوم ہوا کہ خود بدولت با جمعیت اہل برکت لاہور سے کرنال و آگرہ ہوتے
ہوے ہوئے کالپی مین رونق افزا ہو کر ایک جگہہ واسطے سکونت کے پسند
فرمائی مگر فی الحال حسب درخواست راجہ ہاے اوس نواح کے متوجہ مقام
جہالنسی کے ہوئے و حسب تمناے راجہ جہالنسی و دیگر راجہ ہاے اوس نواح
کے کہ جناب حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اعتقاد بہت رکھتے
تھے حضرت نے چندے سکونت جہالنسی کے منظور فرمائی یہ سب حال مفصل
حضرت مخدوم صاحب نے سنا و حسب تجویز حضرت والد ماجد اپنے کے تہیہ اسباب

مصارف پانچ چہ مہینہ کا کرکے دس بارہ رفقا ہمراہ لیکر دولتخانہ سے روانہ سمت جہانسی کے ہوئے د صاحبزادۂ عالی گوہر بھی ہند مین داخل ہونے کے وقت سے ہر شخص سے مستفسر حال خاندان حضرت مخدوم صاحب قبلہ کے تھے کہ وقت روانگی اس طرف کے حضرت سید احمد قدس سرہ اونکے والد ماجد نے ارشاد فرمادیا تہا کہ بعد پہونچنے ہند کے دریافت حال اولاد قاری امیر ابراہیم کا ضرور ہے اگر اونمین سے کوئی شخص قابل ملاقات کے سنا جائے تو اوسکو اپنے حال سے ضرور خبردار کرنا کہ وہ شخص غمخواری و خصوصیت برادرداری مین اوس ملک بیگانہ مین بہتر یگانہ سے ہوگا - آخرکار حضرت مخدوم صاحب عین حالت انتظار و تلاش و تردد بسیار مین کہ حضرت صاحبزادہ کو لاحق حال تہا بارہ منزل طے کرکے مقام جہانسی مین داخل ہوئے وجسوقت شرف ملازمت سے فائز ہوئے بمجرد ملاحظہ جمال جہان آرا حضرت کے حضرت صاحبزادہ نے ادراک صحیح و نور فراست سے دریافت کرکے کمال جوش خاطر سے معانقہ فرماکر یہ مصرعہ پڑھا

مصرعہ یار در خانہ و من گرد جہان میگردم + بعدہ نظر غور سے حضرت کیطرف دیکھکر استفسار اسم حضرت و اسم والد ماجد حضرت کا فرمایا حضرت نے بڑے جوشش و تپاک سے نشاندہی اسلاف اپنے کے فرمائی حضرت صاحبزادہ نے جمیع راجہاے حاضرین محفل سے خصوصیات خاندان عالیشان اپنے کے کہ نسبت خاندان حضرت کے تھے بکمال اتحاد و اخلاص بیان فرمائی اور ان مین سے اکثر ون نے کہ مادہ آدمیت و انسانیت کا درست رکھتے تھے نیازمندی و سعادت اپنی ہاتھ سے دستیاب کیا صاحبزادہ عالی گوہر نے اوس روز بلحاظ کسل راہ کے

صرف چار یا پنج گھڑی ملاقات رکھکر واسطے استراحت و سکونت حضرت کے ایک مکان اپنے مکان
کے برابر تجویز کر کے وفور اخلاص و کمال اخلاق سے حضرت کو اپنے ہمراہ اوس مکان
مجوزہ مین لاکر اسباب ضروری مثل فروش و ظروف گلی وغیرہ کے خدام حضرت
کو سپرد فرمایا و دو تین گھڑی وہان بیٹھکر حضرت کو واسطے قیام اوس مکان کے
فرمایا و خود اپنے فرودگاہ مین تشریف لاکر اپنے ہمراہیان سے بمبالغہ تمام واسطے
آرام دہی و نہ ہونے تکلیف حضرت کے تاکید فرمائی - رات کو بعد کہانے
کے مردمان صاحبزادہ متواتر واسطے خبر کے پہونچتے و اوقات شریف حضرت سے
صاحبزادہ کو خبر پہونچاتے بعد انقضاے شب قبل نماز صبح کے ایک شخص حضرت
صاحبزادہ کے پاس سے پہونچا کہ نماز جماعت تیار ہی تشریف لاکر شریک جماعت
کے ہوجئے چونکہ حضرت حسب عادت قدیم اپنے تہوڑی رات باقی رہے باوضو
منتظر نماز صبح کے تھے فی الفور ہمراہ آدمی کے اوٹھکر شریک جماعت کے
ہوے و بعد نماز صبح تا نماز اشراق صاحبزادہ عالی گوہر کے ساتھ طرف
حق کے مشغول رہی ربودگی دونون طرف سے ایسی ظاہر ہوئی کہ اکثر کسان
ہمراہی صاحبزادہ کہ نسبت باطن درست رکھتے تھے زبان اقرار سے گویا ہوئے
کہ آج گرمی صحبت کی اور وضع پر ہے بعد نماز اشراق کے تخلیہ کلی کر کے حضرت
صاحبزادہ مستفسر حالات ماضیہ و واقعات گذشتہ حضرت سے ہوئے جسقدر
احوال ابتدا سے تہا آگاہی ذکر از والد ماجد خود و سوانح مولانا ضیاء الدین محدث
و بشارات سید عبد اللطیف ہراتی و نیز حال بیعت خود بخدمت سید ابراہیم
ایرچی قدس اللہ اسرارہم وہیرا آگاہ فرمانا سید صاحب کا ورود ذات شریف

صاحبزادہ کا ایک ایک سبب حضرت نے بیان فرمایا حضرت صاحبزادہ نے
بکمال رغبت بخاطر ہر ایک کلمہ حضرت کا گوش قبول سے سنکر ارشاد فرمایا کہ تمہارے
حال سے مین بالکل مطلع ہوا بالفعل کالپی پہونچنے تک تجدید ذکر پاس انفاس
کا ضرور ہے انشاء اللہ تعالے عنقریب کالپی پہونچکر ایک مقام واسطے اعتکاف
تمہارے کے ٹھہرا کر واسطے پرداخت مشغولی ارسال غوثیہ کے اجازت دیجائیگی
کیونکہ ضابطہ مقررہ واسطے اجازت اس مشغولی کے مشروط بشرائط اعتکاف ہے
بالفعل کالپی پہونچنے تک رسالہ ملہمات قادری کے سیر کرو۔ حضرت مخدوم صاحب
فرماتے تھے کہ حضرت صاحبزادہ نے دوسرے روز کتاب ملہمات مجکو عنایت فرمائی
مین نے اوسکو دیکھا واقعی سخنان بلند و کلمات نادر اوسمین مندرج ہین حضرت سید
عبدالرزاق قدس سرہ کہ اول اسناد اسی مشغولی ارسال کے لکھا ہے زبان مبارک
جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ سے نقل فرماتے ہین و
لکھتے ہین کہ یہ مشغولی حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کو حضرت خضر علیہ السلام
سے پہونچی ہے و اور اسرار و نکات مقدمات غامضہ تصوف علاوہ اس مشغولی
کے کہ اوسمین مین نے مندرج پائی دوسرے کتب مروجہ اس علم مین پائے
نہین جاتے بوقت مطالعہ جو انوار و برکات وارد ہوتے ہین اوسکے شرح
مین دست و زبان قاصر ہین مدت بیس روز تک کہ مقام جہالمنی مین حضرت
صاحبزادہ نے تشریف رکھی فقیر کو بجز مطالعہ اس رسالہ کے اور کوئی کام نہ تھا
جب مین خوب غور کرتا تھا تب باوجود نارسائی ذہن کے اسقدر البتہ مجکو مراغ
ملتا تھا کہ مقام حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کا علوم عرفانیہ مین جمیع عرفا

بالاتر ہے و بلندی مراتب جمیع صوفیہ صافیہ کا مطالعہ و ملاحظہ کلمات طیبات غوثیہ
سے عیان و آشکارا دیکھتا تھا و جو کچھ حالت استغراق مین زبان مبارک پر آئی
ہے وہ نظر اہل تحقیق مین وہ روح ہے کہ جسم شریعت سے مجسم ہے اور وہ
جسم ہے کہ پیراہن آداب نبوی سے پیراستہ اور ملبوس ہے بیان مین نہین آتا
کہ کیونکر حقیقت حق کو پیرایہ شریعت مین آراستہ کیا ہے و شریعت کو روح حقیقت
سے زندہ کیا ہے۔ ایک روز حضرت صاحبزادہ نے فقیر سے استفسار فرمایا کہ
مطالعہ رسالہ سے کچھ آگہی اصل کام سے حاصل ہوئی مین نے عرض کیا کہ فقیر کو
اسقدر کہ استعداد واسطے دریافت اس علوم عالیہ کے دی ہے البتہ اسقدر مین نے
دریافت کیا کہ اللہ تعالے نے درمیان امت محمدیہ کے ذات بابرکات حضرت غوث
پاک کو ایک علم جدید بہت برتر اور ساتھ شوکت و صولت نبوی کے عطا فرمایا ہے
کہ ہر نکتہ اس رسالہ سے بلندی معارف حضرت پر عیان و آشکارا گواہی دیتا ہے
فرمایا کتاب عوالم المعالم جنیدی بھی تمہارے نظر سے گذری ہے مین نے عرض
کی کہ عرصہ چند سال کا گذرتا ہے شرح ابراہیمی کہ قاری امیر ابراہیم نے اس کتاب
پر لکھا ہے اور وہ شرح حال المتن ہی خدمت مین والد ماجد کے پڑھی ہے فرمایا کہ شرح ابراہیمی بھی
میرے ہمراہ ہی انشاء اللہ تعالے کالپی پہونچکر درس اوسکا ہوگا و یہ رسالہ الہامات
پہلے لنسق عوالم پر تصنیف مین آیا ہے و حضرت والد ماجد سید احمد مد اللہ ظلہم بارہا
ارشاد فرماتے تھے کہ جس شخص نے کتاب عوالم کو نظر دقت سے نہین دیکھا اوسکو
دریافت ہونا رسالہ الہامات کا بہت دشوار ہے الحمد للہ کہ تمکو مسائل کتاب عوالم
مین پہلے سے آگاہ کر دیا ہے مین نے عرض کیا کہ رموز و غموض رسالہ پہونچنے کو

کمال ذہن رسا دیا یک چاہیئے فقیر اپنے ذہن کو قابل دریافت کرنے مسائل
عرفانیہ کے نہین دیکھتا مگر یہ کہ آپ کی توجہات اپنا کام کرے میری اس عرض پر بہت
عنایت فرماکر کہا کہ اس راہ ہستی مین نیستی راہبر ہے جس شخص کی سرمایہ نیستی ہے
اوسکو ہستی حضرت حق کی دولت نقد ہے - بعد چندے جہانسی سے کالپی مین تشریف
لائے وایک مسجد قدیم و پورانی کہ درمیان فرودگاہ حضرت و دریاے جمن کے
واقع تہی واسطے اعتکاف فقیر کے تجویز فرماکر حکم اعتکاف کا کیا وجملہ شرائط اوسکے
ایک کاغذ پر لکہکر عنایت فرمایا اور غرہ ذیقعدہ سے دولت اعتکاف سے مشرف
کیا جو کہ اللہ تعالے نے اپنے خاصان کو جمیع صفات عمدہ سے متصف فرمایا ہے
اعتکاف فقیر کا گویا عین اعتکاف حضرت کا تہا جمیع مقدمات مرجوعہ فقیر سے خود بپائی
فرماتے تھے ہر روز بلا ناغہ رات کو باوجود اس فاصلہ کے کہ آدہے کوس سے کچھ
زیادہ تہا پیادہ پا وتنہا کہ خادم بھی ہمراہ نہ ہوتا تہا تشریف لاتے تھے اور واقعہ رات
کہ فقیر پر گذرتا تہا بہ استفسار مکرر آگاہ ہوکر وہ سخن کہ ارشاد سے مناسب ہوتی تہی
اوس سے سرفرازی بخشکر پہر مقام فرودگاہ مین تشریف لیجاتے تھے ان تکالیف
شاقہ پر جسقدر کہ مین عرض کرتا تہا ہرگز خیال مین نہین لاتے تھے عنایت بیغایت
تعالے شانہ سے مع الخیر ساتھ جمیع شرائط مرقومہ کے بروز عید الضحیٰ اعتکاف سے
انفراغ حاصل ہوئی اوس روز جو خوشی خاطر کہ بندگان حضرت کو لاحق حال تہی
مین کس زبان سے شکر کرون جو شخص کہ راجہ ہاے اوس انواح و دیگر عمائد شہر سے
بسبب روز عید کے روبرو حضرت کے آتے تھے سبھون سے
یہی حکم نافذ تہا کہ پہلے روبرو فلانی کے پہونچکر نذر پہونچاؤ و بعد ازان میرے پاس آؤ

وجواور کلمات طیبات سے اپنے فقیر ہیچمیرز کو برسر محفل سرفرازیان بخشتے تھے زبان
کہان کہ بیان شکریہ ادا کیا جاسے۔بعد فراغت اعتکاف کے ایک دوسرے
مکان مین کہ ہم پہلو اپنے مکان کے پہلے سے تجویز کر رکہا تہا واسطے استقامت
کے ارشاد ہوا بعد نماز صبح کے چار گہڑی تک اپنے ساتہ مکان کے گوشہ مین
واسطے مشغولی طریقہ کے مقرر فرمایا بعدہ درس شرح عوالم جنیدی کا ہوتا تہا و شامل
اوسکے رسالہ لمعات کا قرار پایا اس اثنار مین جسقدر کہ نکات واسرار حقایق معرض
بیان مین آتے تھے ولیل مبرہن اوپر کرامت و قوت ولایت حضرت کی ہوتی تہی
دیروقت استفسار کے جسقدر ذہن ناقص فقیر مین گذرتا تہا اوسکو بھی عرض کرتا
تہا بمقتضاے وفور اخلاق موروثی اوسکو حضرت بکمال لطف وعنایت قبول فرماتے
تھے وسہ پہر کو بعد نماز پیشین کے وقت نماز عصر تک درس تفسیر معالم التنزیل و کتب
احادیث سے کبھی درس بخاری شریف کا و کسی روز سنن ابی داؤد کا مقرر فرمایا و بعد
عصر کے وظیفہ مسبعات عشر قادری پڑہنے کو تقید بلیغ فرمائی و بعد فراغ وظیفہ
کے اگر کچہ دن باقی رہتا تہا تو اس عرصہ مین نماز مغرب تک بہ سکوت محض بہ مراعات
انفاس کے ذکر خفی اسم ذات کا فرماتے تھے و بعد نماز مغرب تا عشا دورہ کلام
الٰہی کے مشغولی ہوتے تھے پانچ پارہ سے چہ پارہ دورہ وظیفہ مقررہ تہا و بعد فراغ
دورہ و نماز عشا کے طعام تقسیم ہونا شروع ہوتا تہا پہلے مردمان ہمراہی ملازمین مسکین کو
روبروے آپنے تقسیم فرماکر بعدہ ساتہہ چند اشخاص مخصوص کے خود تناول فرماتے تھے و بعد تناول پہر آدہی
گہڑی کامل تک ذکر پیشوایان و مذکور اعمال و احوال بزرگان سے محفل شریف گرم رکہتے تھے
اسی ضمن مین کلمات معارف و نکات اسرار تصوف بتقریب مین آتی تہی غرض کہ

کوئی عمل اعمال شریعت سے خلاف کتاب و سنت کے پایا نہین جاتا تھا و
اندرون باطن سے یقین تازہ ظہور فرماتا تھا۔ مدت چار مہینہ تک کہ میعاد انکے
دنون کی مطابق تین چلہ کے ہوتے ہین ہمراہ اوقات شریف کے فقیر کو بھی ایک
وضع خاص پر ضبط اوقات سے مقید فرمایا۔ مین چھہ مہینہ دولت حضوری فیضان روزبہی
سے مشرف رہا اس عرصہ مین جس حال سے مین بہرہ مند ہوتا تھا مشروحاً خدمت
مین عرض کرتا تھا۔ الحق اللہ تعالے لے اپنے فضل و عنایت خاص الخاص سے
اہل تصوف کو ایسی دولت پر پہونچاتا ہے کہ سوا اونکے کسی مخلوق کو اوس دولت
پر پہونچنا نصیب نہین ہوتا اگر نارسائی بخت و قصور ہمت تحصیل اس دولت بے زوال
سے باز رکھے سزا سر محل تاسف و حسرت ہے دیدۂ انصاف و عقل عاقبت بین نے
اونکو کلید قفل ظہور او کائنات کا قرار دیا ہے و بخطاب قاسم خزینۃ اللہ کے مخاطب
کیا ہے صرف شامت نفس و بطالت باطن اپنے سے اوس عروج سے اس نزول
مین پڑے ہین استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ تعالی اس ناشناخت
حال ان سیہ حالون پر رحم فرماوے کہ قدر اس نعمت ہاے غیر متناہیہ کی بواقعی
پہچان کر مثل طفلان غیر معقول کے جوز و مویز و نیاے دنیہ پر فریفتہ ہوکر اپنے
ہمت کو تحصیل اس دولت دایمی سے قاصر کرین اللّٰھم ثبت قلبی و قلوب
جمیع المؤمنین علی دینک بعد گذرنے مدت چھہ مہینہ و کچھ دن کے بلحاظ
تنہائی حضرت والد ماجد کے مین نے درخواست رخصت دو مہینہ کی حضور مین صفائی سے کہ مین حضور میں صفائی اوس
سے کی فرمایا ہرچند دل فقیر کا ان دنون مین مفارقت تمہاری ہرگز پسند نہین کرتا
لیکن بخیال تنہائی و پیرانہ سالی تمہارے والد کے ناچار مفارقت دو ماہ اپنے

اور پر اختیار کی بہتر یہ ہے کہ وطن پہونچکر تسکین خاطر آپنے والد کی کرو و بعد ایام
موعودہ کے معاودت اسطرف کی ہی قبیل عہد موثق سے جا ہو۔ بروز رخصت
وطن کے کلاہ مبارک وامثال مہر ہی اسمار پیران واجازت نامہ اپنے مہر خاص
سے و مندیل سر مبارک حضرت پیران پیر جناب سید احمد دامت برکاتہم کے
دست مبارک سے فقیر کے سر پر باندہ کر وطن کو رخصت فرمایا بعنایت الٰہی عرصہ
ایک ہفتہ مین دولت قدمبوسی حضرت والد ماجد سے ذخیرہ اندوز سعادت کا ہوا
مدت العمر مین کبھی اتفاق دوری کا اقدام میمنت التزام سے باین طول مدت
نہ ہوا تہا با اینہمہ قلق مفارقت کو جو عود کیا حق تعالیٰ شانہ نے راے دیگر پیش
نگاہ بندگان خاص الخاص اپنے کے کی ہے و وسعت کاملہ ان بزرگوارون کے
سینہ مین ودیعت فرمائی ہے ارشاد ہوا کہ اے بابا نظام الدین راہ خدا
طلبی مین سب سے گسستہ وادسکے ساتھہ پیوستہ ہونا چاہیئے بعد انقضا کے
ایام موعودہ کے جسطرح بہو اپنے تئین خدمت مین صاحبزادہ کے پہونچانا
اور صحبت ایسے جوان مبارک سرشت کی اپنے حق مین کبریت احمر جاننا
از ہمہ اولیٰ والنسب ہے تمناے دلی اس فقیر کی اسیقدر ہی کہ اللہ تعالیٰ تمکو
اوس منصب پر کہ میرا دل چاہتا ہے میری عین حیات مین پہونچاوے کہ چشم سر سے
دیکھون مین نے عرض کیا کہ خاطر شریف جمع فرمائے صرف حصول شرف پابوس
آسجناب کا مدنظر ہتا انشاء اللہ تعالیٰ دو روز پیشتر وعدہ سے بخدمت بابرکت
حضرت مرشدزادہ کے حاضر ہونگا بعد انقضاے مدت کمتر از دو ماہ کے بین روانہ
کالپی کا ہوا عنایت و تفضلات تازہ سے سرفرازی پائی اوسی مکان سابق

مین حکم اقامت کا ہوا اور مین اوقات مقررہ سابق مین مستعد و سرگرم ہوا وہر روز
ایک امر جدید کہ کرامتون پر دال تہا پیش آتا تہا اس عرصہ مین کتاب ملہمات کو فارسی
مین ترجمہ کرنا شروع کیا واکثر خود بدولت بھی اوسکے ترجمہ مین متوجہ ہوتے
تھے عرصہ دو مہینہ مین ترجمہ رسالہ سے فارغ ہوا شکر خدا کا کہ پسند خاطر مبارک
کے آیا بعدہ دو مہینہ اور حاضر رہکر پھر رخصت وطن کی پائی اسیطرح سے حاضر ہوکر
مورد عنایات بےغایات کا ہوا۔ جب چوتھے مرتبہ مین حاضر ہوا ارشاد ہوا کہ زیارت
آثار بزرگان ہند کی کہ اس ضلع مین جانب جنوب واقع ہین کرنا چاہیے کہ روز
بروز واقعگی سے چند واقعات عجیبہ نظر آئے ہین اندنون دو روز مین عشا و تہجد
کے مابین عجیب دیکہا گیا کہ چند آدمی بصورت بزرگان دین واہل معنی کے
مکان فقیر پر تشریف لائے ہین واوسنکے آنے سے تمام مکان نورانی ہوگیا
پھر ایک نے فقیر سے مصافحہ کرکے کہا کہ ہم چالیس آدمی ابدالان سے ہین
بعض ہم سے تلنگہ کا لنیچر پر سکونت رکہتے ہین و باقی تمام ملک دکہن مین دائر
سائر رہتے ہین آج دل ہمارا تمہارے دیکہنے کو چاہا کچہ تمکو ہم دیتے ہین کہ آج
ایک شخص بادشاہان اسلام سے پاس سے تمہارے پاس آویگا و پانچ ہزار روپیہ
سلطان کی طرف سے نذر دیگا و طلب دعا کی سلطان کے حق مین چاہے گا
تم ایک ہزار روپیہ یہان کے مساکین کو دینا و ایک ہزار روپیہ بغداد روانہ کرنا
باقی اپنے صرف مین لانا و ہم کہے دیتے ہین کہ اس ملک دکہن مین اکثر آثار اولیا
بزرگان سلف کہ صاحب شب وقت کے تھے ہین و اب بہی اگر کوئی اونکے مزار
متبرکہ پر حاضر ہوکر چند روز بہ ادمت حضوری اونکی کی کرے بالضرور عجائب قدرت

حق سے اوسکو نظر آوے چنانچہ شام کے وقت محمد سعید خان نامی ایک شخص
سرچو کی خاص بادشاہی کا پانچہزار روپیہ نذرانہ لئے ہوئے مطابق کہنے ابدالون
کے پہونچا اوسیوقت موافق کہنے ابدالون کے نسبت روپیہ کے عمل کیا گیا اوسوقت
سے واسطے سیر ملک دکہن کے میرا دل بہت چاہتا ہے سو تم بہی ہمراہ چلو پہر
بعد چند روز کے مکانات کالپی مین آدمی چہوڑکر روانہ ہوئے و فقیر بہی ہمراہ
حضرت کے چلا پہلے حوالے سرونج مین اوپر زیارت ایک شہید مرد کے کہ بہت
مشہور تہے پہونچے وہان دو مقام کرکے صبح و شام اوس مزار شریف کے طرف
مشغول ہوتے تہے دوسری رات کو ایک سوار اسپ کمیت پر سوار آیا اور اوسنے
کہا کہ تم ابدالون کے کہنے سے واسطے سیر اس اطراف کے آئے ہو ایک ایک دو دو روز
سے زیادہ ہر بزرگ کے مزار پر اتفاق رہنے کا نہ ہووے جو کچہ عجائب قدرت اوسکے
سے تمکو نظر آوے اوسکو اسرار اولیاء اللہ جانکر دل مین رکہنا چاہئے کہ ظاہر کرنا اسرار
اولیاء اللہ کا واسطے اپنے بلائے عظیم لاتا ہے - پہر نماز صبح کی اوس مقام مین پڑہکر
طرف قلعہ کالنجر کے چلے ایک گاؤن محمد نگر نام مین کہ اوسمین تکیہ ایک فقیر سید مظفر نامی کا
تہا پہونچے وہ درویش مدت تیس ۳۰ برس سے خلق سے بیگانہ اپنے پروردگار سے
یگانہ ذکر و شغل طریقہ مین مستغرق و سرگرم طریقہ سہروردیہ رکہتا تہا جو دیکہا با اخلاق
تمام باعث رہنے ایک دو شب کا ہوا و حالات دریافت کرکے با اشتیاق وظیفہ
مشغولی باربسال غوثیہ کے حسب ارشاد صاحبزادہ کہ مقام کالپی مین اعتکاف کرا اوسنے
کا وعدہ فرمایا تہا محمد روشن نامی ایک شخص خوش اوقات کو بجائے اپنے تکیہ مین
ہمراہ لیکر تبلون ہوا جو پہنچے قلعہ کالنجر کے پہونچے سید مظفر نامی ایک شخص نے علی محمد خان

قلعہ دار کو اطلاع کے علی محمد خان نے سو روپیہ نذر و دیگر پیشوائی کی و ذخیرہ اندوز
سعادت کا ہوکر پیادہ رکاب تھامے ہوئے مکان استقامت اپنے مین لایا
و دو سو روپیہ راجہ کیطرف سے نذر گذرانی و راجہ کو اطلاع کی خود مہمانداری مین مشغول
ہوا اور ساتھ پینتالیس محافظان قلعہ کے شرف بیعت سے مشرف ہوا اور راجہ
نے پانچسو روپیہ نذر بھیجکر واسطے قیام دو روز دیگر کے عرضی لکھی حضرت نے عرض
راجہ کی قبول فرمائی بعد گذرنے دو رات متواتر کے تیسری رات کو بعد فراغت تہجد
کے حسب عادت اپنے اتفاق مشغولی کا ہوا ایسا نظر آیا کہ ایک شخص نے بصورت
سپاہی کے آکر اظہار کیا کہ چار آدمی مسمی فلانے فلانے از ابدال ان بزمرہ محافظان
قلعہ کے ملازم ہین آج نماز صبح مین شریک ہوکر بعد فراغ نماز بحالت تنہائی خبر
دوسری پہونچاوینگے کہ اون اسماء چالیس آدمیون نے سب کیفیت حضرت کو ظاہر
ہوگی اور مقامات سکونت ہر ایک سے نشان دینگے۔ الحاصل جو وقت
نماز صبح کا پہونچا وہ چار کسان بصورت سپاہیان آکر شریک جماعت کے ہوئے
بعد فراغت دعا کے جب آدمی جماعت سے اوٹھ گئے حضرت خود گوشہ مین اوٹھ گئے
اس فقیر سے اشارہ فرمایا کہ ان لوگون کو اپنے ساتھ میرے روبرو لاؤ حسب الارشاد
اون چارو آدمیون کو مین نے اپنے ساتھ حضرت کے حضور مین پہونچایا اسوقت
حضرت نے براہ عنایت فقیر کو اپنا حاضرباشی کا فرمایا اون چار آدمیون نے حضرت سے
مصافحہ کرکے بہ آداب تمام بیٹھکر ابتدائے کلام اس تقریر سے کیا کہ اللہ تعالی نے
کمال عنایت بنہایت اپنے سے حضرت کو قطب الارشاد ان ممالک کا کیا ہم سب چالیس
آدمی ابدال ہین اسی مخفی صورت سے بعضے بوضع سپاہیان و بعضے در فرقہ زراعتیان

دھیہ باسم فلانے وفلانے وفلانے معتسیم فلان وفلان جا وسکونت فلان
مقام سکے کہتے ہین یہ مجرد شروع کرنے اس تقریر کے حالت عجیب فقیر پر طاری
ہوئی ہرچند کتاب اولیاء اللہ مین بہت حالات نوادر دیکھے گئے وایسے
اسرار مخفیات نظر آئے ہین کہ حد حصر سے متجاوز ہین لیکن چشم سر سے سوائے ان
دو تین مرتبہ کے اتفاق دیکھنے کا نہین ہوا اور وہ بھی بطور سمت کلی کہ اس بار وش
نظر آیا کبھی میسر نہ ہوا گونہ تردد اس فقیر کو لاحق ہوا کہ حضرت نے اس خطرہ فقیر پر
آگاہ ہوکر کلمات وبشارات سید عبد اللطیف ہراتی سے تنبیہ فرمایا مین متنبہ
ہوکر استغفار مین مشغول ہوا وذکر پاس انفاس کا شروع کیا بارے عنایت ایزدی سے
مراتب یقین کے چشم زدن مین پیرایہ ظہور سے آراستہ ہوئے وگوش ساتھ
سنے اخبار صحیحہ ابدالان کے آشنا ہوئے کہتے ہین کہ پرسون راجہ مع اہل و
عیال کے حاضر خدمت ہوگا اور ایکہزار روپیہ نقد وچند سیادہ پارچہ چندلی باف
نذر لاویگا اور رانی ایک سو اشرفی ودو لیپاروت کے بتیس بتیس اشرفی نذر گذرانینگے
اور اس قلعہ مین حضرت پندرہ روز تک زیب رکھینگے بعد ازان آستانہ ربوہ
مکرند پور کے متوجہ ہونگے اثناء راہ مین چھتن اور فلانے وفلانے جو مین سے [illegible]
مین پہونچینگے بعد پہونچنے اون چھتن کے دوسرے روز جب آپ قریب ربوہ
ہونگے اکثرے از عالم جنیان حاضر ہوکر درخواست بیعت کی کرینگے ور ربوہ پہنچنے
ربوہ تک صدہا آدمی فیض طریقہ سے بہرہ یاب ہوکر ذکر الٰہی مین مشغول ہونگے
اور وفات با برکات حضرت سے ارشاد وخوشیہ ایسا قوت پکڑیگا کہ ربوہ واقراد
بارکا ... وشک سے ہزار من سینہ منور ہونگے غرض کہ تحقیق اکثری کاملی حضرت

ادن چار و شخصون کے کلام سنتے رہے بعدہ رخصت فرما کر اوراد و نماز اشراق
مین مشغول ہوے اور فقیر بھی واسطے اداے نماز اشراق کے دوسرے مکان
مین پہونچکر نماز و اوراد ضروری اپنے سے فارغ ہو کر حاضر خدمت ہوا ارشاد فرمایا کہ
حال ابدالان ان ممالک سے آگہی پائی عرض کیا واقعی جو کچھ ارشاد فرمایا اوسی
روز سے یقین کلی تہا آج بطفیل حضرت کے چشم سر سے ملاحظہ کیا حق یہ ہے
کہ اللہ تعالے نے اپنے اولیا کو ایک عالم دوسرا عنایت فرمایا ہے اور مشاہدہ کمال
قدرت اپنے سے اس عالم ظاہر سے مستغنی کیا ہے جس شخص کو کہ اوس دولت
ابدالانہ سے سرفراز کیا ہے اوسکو حاجت اس کارخانہ ناپایدار و فانی کی کیا ہے
ارشاد ہوا کہ حاصل کرنا دولت باقی کا اس عالم فانی مین کام مردونکا ہے و اس فانی
مین دل باندہنا و ساتہہ نقرہ و طلا اسکے کے پیوستہ ہونا کام بے بصران بے ہمتان
کا ہے جو کچھ کہ اشیاے اس دنیا سے ہاتہہ آوے اوسکو مساکین و محتاجون کو
دینا چاہئے اور گنجینہ دل اپنے مین جو حرم پاک اوسکا ہے کچہہ نہ رکہنا چاہئے ولایت مردان ہمین ہے بے تعلقی قطع تعلق
ہے ہے بے تعلقی از ما سوا تعلق با خدا دوسرے روز پہر وہی سپاہیان وقت نماز صبح کے پہونچکر
شریک جماعت [illegible] کے ہوئے وقت نماز اشراق بمعیت حضرت مشغول حق رہکر رخصت ہوے
تیسرے روز پہر اپنے وقت پر پہونچکر شریک نماز صبح کے ہوئے و نماز اشراق تک مشغول رہے وقت
رخصت کے [illegible] التجا [illegible] اپنے [illegible] نمائین کس وقت [illegible] پہر بعد اداے نماز پیشین کے [illegible] مع
[illegible] مکان [illegible] رانی و پسران کے دولت پابوسی
[illegible] مطابق اختیار ابدالان کے ساتہہ گذرانتی تذرو [illegible] کے [illegible] فرمائی
[illegible] اصرار و سماجت سے حضرت نے پندرہ روز وہان قیام فرمایا بعدہ

متوجہ سمت ربوہ کے ہوے دو منزل تک راجہ بھی مع اہل و عیال کے ہمراہ رکاب
سعادت رہکر رخصت ہوا تیسری منزل مین رات کو کہ تیاری نماز عشا کی تھی وہ
چھہ تن کہ منجملہ اونکے دو تن بصورت سپاہیان و چار تن بصورت مزارعان کے تھے
پہونچکر شریک جماعت کے ہوے بعد فراغت نماز و دعا کے سب آدمی رخصت
ہوکر اپنے جگہہ پر گئے اون چھہ تن نے حاضر آکر بعد سلام و مصافحہ کے اپنے حال
سے آگہی دی و کیفیت تیس تن باقی ماندگان کی مشرح عرض کی کہ وہ سب یکبارگی
بروقت داخل ہونے کالپی کے حاضر ہونگے حضرت بھی انتہاے سفر اپنے کے ربوہ
تک منحصر فرماوین کہ ذات عالی صفات سے مقدمات ارشادیہ بہت متعلق ہین ان
ایام مین ایک عالم کالپی مین حاضر ہوکر بے نیل مقصود پھر گئے چونکہ التماس ابدالان
نے خاطر مبارک مین جگہہ پکڑی اوسیوقت فقیر سے ارشاد فرمایا کہ اب ایک منزل ربوہ
اور باقی ہے وہان پہونچکر دو مقام کرکے معاودت کالپی کی خوب ہے مین نے
عرض کی کہ اصلاح یہی ہے سید مظفر و علی محمد خان قلعہ دار و دیگر ہمراہیان اونکے بھی امیدوار
معاودت کالپی کے ہین کہ وہان پہونچکر اپنے مقاصد سے فائز ہوکر اپنے مقامات کو
رخصت ہون اتفاقاً اوسی رات کو نصف سے کچہ زیادہ گذری ہوگی ایک ہوا تند و تیز
چلی اوسوقت صرف یہ فقیر و حضرت تنہا بیٹھے تھے باقی سب ہمراہیان خواب مین تھے
جب ہوا تیزی سے کچہ کم ہوئی آثار آواز آدمیون کے معلوم ہوئے حضرت نے فرمایا
کہ اسوقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چند اشخاص جنگلان سے آتے ہین ہنوز یہ بات
تمام نہ ہوئی تھی کہ قریب دس بارہ شخص کے بصورت انسانی کہ اونمین سے ایک
پیر مرد عبد المجید نام باقی سب بصورت جوانان کے تھے حاضر آکر مصافحہ کیا اور اپنے

حالات سے آگہی دیکر سوال بیعت کا کیا حضرت نے ہر ایک کا حال سنکر ارشاد فرمایا کہ بعد دو تین روز کے معاودت فقیر کی بطرف کالپی ہوگی اوسوقت تم بھی وہان پہونچکر اپنے مقاصد کو پہونچوگے عرض کیا کہ ہم سب اسلام سے مشرف ہین چاہتے ہین کہ طریقہ قادری سے فائز ہوکر اشغال و اذکار اوسکے سے آگاہی پاوین ارشاد ہوا بہتر ہے بعد پہونچنے کالپی کے یہ سب عمل مین آویگا دو تین گھڑی بیٹھکر رخصت ہوئے حضرت نے آرام فرمایا و فقیر بھی سو گیا۔ صبح کو بعد نماز بقصد ربوہ کے سوار ہوئے مگر مدپال راجہ ربوہ خبر پاکر پانچ کوس پیشوائی کو آیا و سواری فیلان سے اوترکر مع فرزندان و عزیزان کے پابوس سے مشرف ہوکر بہت نذر نفایس روزگار سے پیشکش کئے و ربوہ مین داخل ہوکر پھر نذر گذرانی و بوجہ منت و سماجت راجہ ودانی کے وہا پھر حضرت نے بیس روز قیام فرمایا ایک عالم فیض توبہ سے بہرہ یاب ہوکر شرف بیعت سے مشرف ہوا و بہ آگہی اذکار و اشغال ضروری کے سرمایہ دولت ابدی کا مہیا کیا پھر حضرت ربوہ سے طرف کالپی کے متوجہ ہوئے و راجہ بھی اپنے سرحد تک پہونچاکر تبرکات عمدہ سے سرفرازی پاکر عازم ربوہ کا ہوا و حضرت چھٹے روز مین کالپی داخل ہوئے و تین چار روز کے بعد علی محمد خان قلعہ دار و ہمراہیان اوسکے کو شجرہ عنایت فرماکر اوراد و اشغال ضروری تعلیم کرکے قلعہ کالنجر کو رخصت فرمایا۔ سید مظفر کو اوسی مسجد مین کہ فقیر معتکف ہوا تھا حکم اعتکاف کا ہوا و بنا بر آگاہ کرنے ضوابط اعتکاف کے فقیر کو حکم ہوا مدت مقررہ تک جسطرحپر کہ حضرت اعتکاف فقیر مین پہونچکر خبرداری فرماتے تھے اوسیطرحپر فقیر بھی پہونچکر خبرگیران حال سید مظفر کا ہوتا تہا الحمدللہ کہ بخوبی اعتکاف سید کا خاطر خواہ حاصل ہوا سید مذکور نے مشغولی ارسال غوثیہ سے اجازت پاکر دو مہینہ تک اوریہ دریافت شغل

واذکار طریقہ قادری کے حاضر خدمت رہکر اپنے مکان جانے کی رخصت پائی۔
اس مرتبہ یہ فقیر دو مہینہ تک حاضر خدمت رہا ہر روز عنایت جدید سے سرفرازی پاتا
تہا ایک روز از راہ کرم وعنایت کے ارشاد فرمایا کہ مجکو جدائی تمہاری ایک روز کی بہی گوارا
نہین ہے اور مندیل سر مبارک کی وقمیص تبرک حضرت سید احمد قدس سرہ کا مع ایک تسمہ
کمر حضرت کی مجکو عنایت فرمایا۔ بعدہ ارشاد ہوا کہ وقت شب بعد دورہ کلام الہی کے
درس معالم التنزیل کا تفاسیر سے و درس جامع الاصول کا احادیث سے مثل ضروریات
کے لازمی مقرر ہو حسب الامر درس تفسیر وحدیث مذکور کا مقرر ہوا وقت بیان معانی
کے نکات عجیب وحکم غریب مذکور ہوتے تھے اوسوقت اس خاکپاے اپنے کو کلمات
طیبات سے سرفراز فرماتے تھے۔ ایک روز اثناے درس مین بعد دریافت مدت
حاضری فقیر کے ارشاد فرمایا کہ مین جدائی تمہاری ایک مہینہ سے زیادہ نہین چاہتا
مگر حضوری خدمت والد کی بہی تمکو ضرور ہے چار مہینہ فقیر کے پاس وایک مہینہ خواہ
دو مہینہ بخدمت والد ماجد کے رہنا چاہیئے بعد ارشاد اس کلام کے ارشاد ہوا کہ جسقدر
ایات واحادیث درباب محبت واخلاص کے وارد ہوین بہ اہتمام تمام وتوضیح واقعی
کے معرض بیان مین لانا چاہیئے کہ مقصود اس پیدایش عالم سے کسب محبت و
تحصیل اخلاص ہے جمیع کتب مصنفین اہل تحقیق اگر بکار کے بنظر خوض [illegible] دیکہی
جاوین حاصل اون سب تصانیف کا سواے تحصیل محبت وکسب اخلاص کے اور کچہ
نہ پایا جاویگا حسب امر جلیل چند آیت معالم التنزیل سے کہ مخصوص اسی باب [illegible]
ہیں وچند حدیث جامع الاصول سے مطابق آیات شریف کے نکال کر درس شروع
ہوا جو کیفیت کہ محفل شریف مین طاری ہوئی قابل دیکہنے کے تہی انفعال [illegible]

وپیوستگی باخدا دولت نقد حاصل ہوئی وحضرت کو ایسا استغراق ہوا کہ اوسکے اثر
سے جملہ محفل بیہوش تھی فقیر بہی قوت استغراق حضرت سے کتاب وردست
واز خود رفتہ تہا وہر ایک تمامی حضار پر یہ حالت رہی بعدہ ہر ایک کو فاتحہ ہوا
فاتحہ پڑھکر اپنے اپنے مکان کو گئے اوسوقت اپنے اس بندہ کمینہ کو کمربند غوثیہ
سے سرفرازی دیکر رخصت مکان کی فرمائی صبحکو بعد الفراغ وضو کے ہمراہیون
سے ارشاد ہوا کہ آج جماعت نماز صبح کی فلانے کے مکان پر ہوگی تمامی ہمراہی
جمع ہوکر بمعیت حضرت کے فقیر خانہ مین داخل ہوئے ارشاد ہوا کہ آج تم یہ منصب
جد اپنے قاری امیر ابراہیم کے قائم ہو جسروز میرے جد سید عبد الرزاق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے قاری کو مسند خلافت پر بٹھلایا وہ روز عید الضحیٰ ومجمع عظیم کا تہا اول حکم
امامت نماز عید کی قاری کو فرمایا بعد فراغ نماز کے مندیل وکمربند غوثیہ اوسکے سر
وکمر پر باندہ کر مسند خلافت پر بٹہلایا ومجمع کو حکم فرمایا کہ میرے روبرو قاری کو نذر
دو جسب امر جلیل سب حضار محفل نے بجا آوری احکام اوس قطب زمانہ کے جان و
دل سے کی لہذا کہا جاتا ہے کہ آج تم بھی بوراثت جد اپنے کے قائم ہوکر امامت
مجمع مساکین کی کرو بجواب ایسے عنایت بے غایت کے جو کچہ کہ زبان سے نے
یاری دی مین نے خدمت مین عرض کی ارشاد ہوا کہ جناب باری عز شانہ مین
یہی نا چیزی ونابودگی پسندیدہ تر ہے عجب نہین ہے کہ ہمارے تمہارے حال
پر بہی نگاہ فرمادے کہ کام ان ناتمامان کا اپنے انجام کو پہونچے جب مین نے
دیکہا کہ غایت مرضی شریف اسی پر ہے سوائے بجا آوری فرمان کے چارہ نہ دیکہا
نماز صبح کی ادا کی بعد الفراغ دعا کے خدام سے ارشاد ہوا کہ سب خوانہائے

مصری کالپی سے کہ دو روز پہلے سے مین تے اسی کام کے واسطے رکہے ہین لاوین
حسب ارشاد کے خدام پچاسش خوان کوزہ مصری سے بہر بستہ ہوئے حاضر لائے
ارشاد ہوا کہ پہلے اسپر فاتحہ سید کائنات صلے اللہ علیہ وسلم و پیران کبار طریقہ عالیہ
قادریہ کا ہو پانچ خوان واسطے ہمراہی انکے کے ہین کہ وطن مین پہونچکر تقسیم کرین
و بقیہ مین سے نصف حضار مجلس کو و نصف رؤساے شہر کالپی کو تقسیم کیا جائے
خدام حضور اوسیطرح پر بجا لائے بعد اتمام فاتحہ کے مثال مہری و کتبہ ضوابط اعمال
غوثیہ و مجموعہ اوراد شریف کہ بخط النسخ نہایت پاکیزہ و لطیف تہا اس خاکسار کو عنایت
فرمایا و کمال عنایت و تفضلات سے جو کلمات کہ زبان مبارک سے فرمائے ہرگز
لیاقت فقیر گواہی اون کلمات کے نہین دیتی جزاینقدر کہ خداوندی خداوند نعمت
کی ہے اسطرح پر سرفرازی بخشکر خود اوٹھے و مصافحہ فرماکر چمٹا لیا و رخصت وطن
کیطرف فرمایا جب مین وطن پہونچا حالات گذشتہ سے حضرت والد کو آگاہی دی
بکمال انبساط و نشاط سے فرمایا کہ جو خدمت صاحبزادہ کی تم سے ظہور مین آئے
تمناے دلی فقیر کی یہی ہے چنانچہ جب تک حضرت صاحبزادہ عالی گوہر حافظ
ابراہیم صاحب کالپی مین تشریف رکہتے رہے معمول حضرت کا یہ تہا کہ ہر سال
مین یکبار خواہ دوبار کالپی تشریف لیجاتے تھے و چند مہینہ صحبت بابرکت حضرت
صاحبزادہ ممدوح مین رہکر پہر اپنے مکان مین تشریف لاتے تھے۔ ایک مرتبہ
حسب الطلب حضرت صاحبزادہ کے قریب ماہ رمضان حضرت نے قصد کالپی
کا کرکے منزل اول بمقام نیوتنی مکان قاضی نصیر الدین مین فرمایا وہان سے
چہہ روز مین کالپی پہونچکر دولت زیارت حضرت سید دام ظلہم پر فائز ہوئے

و ماہ مبارک رمضان مین کلام مجید سنا یا و صحبت بزرگون کی رہی اونتیسوین
تاریخ کتابت حضرت قاری امیر سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کی بنام جناب سید
کے پہونچی کہ ان دنون طبیعت فقیر کی بعارضہ ضیق النفس بہت کشاکش مین ہے
اگر ولدی نظام الدین کو فرصت ہو کرم کریہان سے قریب تر ہے کہ رخصت وطن
کی فرماوین چنانچہ اونتیسوین کو حسب امر جلیل حضرت سید کے اتفاق روانگی
وطن کا حضرت کو ہوا و عبور دریاے جمن کا فرمایا جب قریب موضع کہرسوان
کے تشریف لائے فرمایا کہ اسجگہہ قریب ایک بزرگ شاہ عبد الرحیم نامی آشنایان
والد ماجد سے ہین بروقت روانگی اسطرف کے جناب والد نے ارشاد فرمایا تہا
کہ اگر اثناے راہ مین شاہ عبد الرحیم مجذوب کا سراغ پانا تو بالضرور اونکے پاس
حاضر ہو کر طلب دعا کی اپنے حق مین کرنا اکثر اونہون نے تمہارے حق مین مجکو
بشارت دی ہے۔ اب اس گانون مین حال اونکا دریافت کر کے اون کی
خدمت مین پہونچنا چاہیئے ایک شخص واسطے استفسار کے گیا جب پہر آیا عرض
کیا کہ اس جگہہ سے بہت قریب ہین و اونکا معمول ہے کہ حالت جذب مین اپنا
وقت صحرا نوردی مین خوش گذران کرتے ہین جسوقت کچہ افاقہ ہوتا ہے اسی
گانون مین پہونچکر اوپر دروازہ فقیر باب اللہ تکیہ دار کے شب گذرانتے ہین اسکے
سننے سے خاطر مبارک حضرت کی خوش ہوئی و صرف مرزا محمد شمس الدین خان کو
و مولانا سید عبد الرشید کو ہمراہ لیکر مکان تکیہ دار مرقوم مین تشریف لے گئے دیکہا
کہ ایک شخص سر و پا برہنہ ایک بوریا پر بیٹہا ٹر مار رہا ہے حضرت نے قریب ترجہ کر
السلام علیکم فرمایا جواب مین بہت بلند آواز سے کہ اوسکے سننے سے قلب انسانی

مین زلزلہ آوے علیکم السلام کہکر فرمایا آو لے برادرزادہ میرے بعد ایک ساعت
کے فقط اسی لفظ سے مخاطب ہوئے کہ لے نظام مسئلہ شیر مادر صوفیان کا تو بڑہ
آیا اچہا پڑہا تو نے اوسکے جواب مین حضرت نے اوٹھکر سلام کیا جب بیٹھے پہر کہا
کہ آگے قرا ءعرب کے تو نے کتاب فصوص الحکم کو پڑہا اب درس فص محمدی کا
میرے آگے کہہ حضرت نے فی الفور اپنے ہمراہ سے کتاب طلب کرکے مقام
فص محمدی نکالکر پڑھنا شروع کیا عبارت و معانی بجز حضرت کے فہم مولانا عبد الرشید
و مرزا محمد شمس الدین خان مین کچہ نہ آیا عرصہ ایک پہر کامل مین وہ تقریر تمام
ہوی شاہ صاحب ہاتہہ دعا کا اوٹہا کر حرف دعا عجیب کا زبان پر لائے کہ جو
کچہ سنت ہو فرض ہو وہ جو کچہ فرض ہووے جملہ ہو - آمین آمین آمین -

بعدہ فرمایا اے نظام جلد جا بہائی میرا تیرے انتظار مین بیٹھا ہے میرا سلام
کہنا و یہہ کہنا کہ جو کچہ مین لایا تہا سب تیرے پسر کو دیا اچہا آیا تو واپہا اوٹہہ
حضرت نے مصافحہ رخصت کا کرکے مقام سکندرہ مین منزل فرمائی وہان سے
منزل بمنزل وطن شریف مین پہونچے بعد پہونچنے حضرت کے پانچوین روز جناب
قاری امیر سیف الدین قدس سرہ نے اس وطن ظاہری سے رخت ہستی
کا طرف وطن معانی کے باندہا گویا صرف انتظار پہونچنے حضرت کا تہا اس
پانچ روز مین لسان تا ذکر تفاسیر و قلبًا ذکر نفی اثبات یا پاس انفاس ہوتا تہا
اور گفتگو دنیاوی کچہ درمیان مین نہ تہی بروز انتقال حضرت کو یاد فرمایا و سرگذشت
سفر و حال ملاقات قرا ءعرب کیفیت قرآن خوانی و ماجرا پہونچنے کا خدمت مین
شاہ عبد الرحیم کے و نیز پہونچانا پیغام اونکے کا زبانی حضرت کے گوش جان

سناد حمداً دوگانہ جناب باری کا ادا کرکے ہاتھہ دعا کا اوٹھا کر جناب احدیت مین
عرض کیا کہ یا رب العزت جو نعمت کہ میرے اسلاف مین تونے دی ہے
امیدوار ہون کہ میری اولاد بھی اوس نعمت سے بہرہ ور ہون بعدہ سب کو رخصت
فرمایا صرف حضرت کو آگے اپنے رکھکر معلوم نہین کہ کیا فرمایا جب حضرت باہر آئے قدرے
اشک دیدہ مبارک سے نمایان تھے کہ تیاری تجہیز و تکفین کی شروع ہوئی اِنَّا
لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ بیاض سید ولی اللہ شاہ مین مرقوم ہے کہ تولد قاری
امیر سیف الدین کا ۸۶۲ھ آٹھہ سو باسٹھہ ہجری مین ہے وفات ۹۵۹ھ نوسو انسٹھہ ہجری مین ہوا عمر
شریف بانوے برس کی ہوئی تھی و مہینہ وفات کا ذیقعدہ تھا۔ مولانا عبد الرشید
ملتانی کتاب زاد الآخرۃ مین لکھتے ہین کہ وفور اخلاق و کمال اتباع خصائل نبوی
علیہ التحیات والتسلیمات سے معمول ہمارے حضرت کا تھا کہ بندگان خدا سے کسی بندہ
کو سوائے کلمہ تعظیم و توقیر کے کوئی حرف توہین کا ہرگز زبان سے نہین فرماتے
تھے حتیٰ کہ نسبت اس کمترین ناچیز کے بھی سوائے لفظ سید کے کبھی نام بھی زبان
مبارک پر نہین لاتے تھے ارشاد فرماتے تھے کہ وائے اوپر حال اوس شخص کے
کہ تھوڑی زبان ہلانے سے خاطر بندونکی خوش نہین رکھتے کہ خوشنودی قلوب مخلوق
کی ازروئے نصوص کے دلیل خوشنودی خالق کی ہے۔ و معمول شریف حضرت کا
یہ تھا کہ بعد نماز مغرب تا نماز عشا ورد کلام الٰہی مین مشغول رہتے تھے و اکثر اصحاب خاص کو
حکم مشغولی کا فرماتے تھے و اوس حال مین انوار و برکات کہ دل حضار پر ورود فرما
تھے اوس نسبت مخصوص سے چیزے دیگر مفہوم ہوتی تھی بعدہ قدرے
تناول فرما کر ایک پہر اور محفل شریف ذکر تفاسیر و احادیث سے رونق پکڑتی تھی

وخلاصہ تحقیق سے زبان فیض ترجمان سے ارشاد ہوتا تہا و حاضرین اوسکے
فیض سے نفع کثیر اوٹہاتے تھے۔ ایک روز بعد رخصت حضار محفل کے اس
خاکسار سے واقعات ماضیہ عمر مبارک اپنے کے اسطرح بیان فرمایا کہ مین عمر دہ
سال مین دولت حفظ کلام اللہ سے مشرف ہوا و کتب درسی شرح عقاید و رسالہ
تجوید شاطبی کو والد بزرگوار سے پڑھا چونکہ توجہ خاطر حضرت کی سب فرزندان
اپنے سے میرے حال پر بہت زیادہ تہی بعد فراغ نماز عشا کے تعلیم ذکر نفی اثبات کا فرماتے
تھے و اکثر زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ اے نظام الدین جلد خبردار ہو مجہہ فقیر
کو تجہسے بہت کام ہے۔ الحمد للہ کہ ہمین توجہ شریف انکے کے عمر چہاردہ سالگی مین
بیضاوی شریف و کتاب اتقان فی علم القرآن شروع کی و کتب تحصیلی سے فراغ
کلی پائی عرصہ قریب مین قدم مبارک حضرت مولانا سید ضیاء الدین محدث رونق
بخش اس جوار کے ہوئے و حضرت والد ماجد نے مجکو ملازمت حضرت مولانا مین
سپرد کیا و مولانا نے درس بخاری شریف و جامع الاصول سے سرفرازی بخشی و وقت
درس کے توجہ خاطر مولانا کی اپنے حق مین زیادہ تر پاتا تہا ایک روز اثناء درس
مین فرمایا کہ اے بابا نظام الدین اگر تجکو زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میسر
آوے تو تو کسقدر محظوظ ہو مین نے عرض کیا کہ زہے سعادت اوس بندہ کی کہ اس
دولت عظمی سے فائز ہو پہر ایک درود شریف کا نشان دیکر فرمایا کہ پنجشنبہ سے پنجشنبہ
تک پڑہ انشاء اللہ تعالے تو فیض زیارت سے مشرف ہوگا حسب الارشاد حضرت
مولانا کے رات کو درود مبارک پڑھنا شروع کیا جس دولت کا مین متمنی تہا پانچوین
روز اوسکی زیارت سے سعادت حاصل ہوئی ہر چند غایت مسرت نہو ہی علیہ التحیۃ

والتسلیمات سے میرا بدن تمام عرق عرق ہوا لیکن وفور شوق وغلبہ سرور زیارت
سے بے اختیار چند مرتبہ مین نثار ہوا و دست بستہ تسلیم عرض کیا اس منہ وزبان
کو قابلیت اسکی ہرگز نہین ہے کہ شرح انوار و برکات اوسوقت کی ادا کرے
اول اشارہ اوس کلمہ سے فرمایا کہ جو ہنگام طفلی مین ایک روز درمیان طلبہ کے
میری زبان پر آیا تھا کہ مجھکو ایسے صاحبون سے تعجب ہے کہ زیارت کو جاتے ہین
وپھر اوس سعادت کبری سے دوری اختیار کرکے معاودت کرتے ہین جسوقت
میرا اتفاق ہوگا مدت العمر تک معاودت نکرونگا سعادت اسی مین ہے کہ خاک آستانہ مبارک کا ہو جاؤن
اسی کلمہ سے سرفرازی بخشکر فرمایا کہ تو چاہتا ہے کہ زیارت کعبہ شریف کو پہونچے وپھر مدت تک
نکرے تجکو ہند مین رہنا چاہیے کہ لوگ تجہ سے نفع کثیر حاصل کرین وجو عقدکہ تو ہنا مین کریگا
اوس سے اولاد صالح وباخدا وجود مین آوینگے بعد ارشاد اس کلمہ کے دست مبارک
اپنا اوٹھا کر میرے سر پر رکہا مجرد ورود اس عنایت سے دماغ میرا ایسا معطر ہوا کہ
گونہ اثر بیہوشی طاری ہوا دست مبارک سے سر کو تھوڑی حرکت دیکر فرمایا کہ بیخود ہونا آسان ہے
وبیخود رہنا و باخدا ہونا کار عظیم ہے بندہ ساقط الخدمت سے کام معہود کا راست نہین آتا
شکر بقاے لے شانہ کا کر کہ تجکو اوسقدر استعداد قویہ عنایت فرمائی ہے کہ صرف ہمت رجال
سبعہ کاملین سے تکمیل کو پہونچے گا اوسوقت حقیقت کما ہی احسان کے تجہپر کشف
ہوگی بعد ازان دست مبارک چہرہ کیطرف سے لاکر سینہ تک پہونچایا اور کلمہ ارشاد
ہوا کہ اوسکی تفصیل دوسرے وقت پر موقوف ہے الحاصل جو دست مبارک سینہ
پر پہونچا تین مرتبہ جانب راست سے جانب چپ لائے وجانب چپ سے جانب
راست لے گئے اور وہی کلمہ تکرار فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم بعدہ دست مبارک

اوٹھا کر یہ آیت پڑھی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ○ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ○ اس حال مین آنکھ کھل گئی جو اوٹھا زبان اپنی

آواز حمد خالق مین گویا پائی۔ صبح کو یہ واقعہ خدمت مین حضرت مولانا کے عرض کیا

مولانا نے فوراً مجکو ہمراہ لیکر حضور مین حضرت والد ماجد کے یہ حال ظاہر کیا جناب والد دادا واسطے

اور اوا پنے کے مصلی پر تھے اوٹھکر دوگانہ حمد کا ادا کرکے مولانا سے کہا کہ اس شخص کے

حق مین بشارت کثیرہ چند بزرگان سے میرے کانون پہونچے ہین اللہ تعالے حسب

فرمودہ بزرگان کے جلد ترظہور مین لاوے بلکہ دو مرتبہ قبل تولد اسکے سے مین نے

کچہ دیکہا ہے اونمین سے ایک یہ تہا کہ تو بہت سامی سے اجراے شبینہ ظاہر ہوا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ حضرت فرماتے ہین کہ مین بارہ برس کا تہا کہ ایک رات

دو گہڑی رات باقی رہی قبل نماز صبح سے صداے گریہ حضرت سید عبد اللطیف ہرانی

کی مجکو بیقراری مین لائی اونکے حضور مین حاضر آکر تسلیم عرض کیا و سبب گریہ کا استفسار

کیا فرمایا کہ اے نظام الدین اسوقت میرا حال مت پوچہ ایک عورت جمیلہ کو لباس حالیہ مین میرے

آگے لائے ہین وہ کہتے ہین کہ تجہپر مباح ہے بلا انضباط عقد اس سے مقاربت کر ہرچند انکار کرتا ہون

کہ مین نے مدت العمر مین کبہی روز عورت نہین دیکہی کیونکر اس سے مقاربت کرون کہ مجہپر حرام ہے

مگر میرے گریہ پر اصلا گوش نہین کرتے و اپنے کہنے پر اصرار کرتے ہین بعد بہت قیل و قال کے اب پسر آگے لائے

ہین اگر مقاربت نہین کرتا تو شیر اس سے کہینچ کر دودہ بہی لذیذ و افراط سے کہتی ہے مین نے کہا کہ طفل

شیر خوار ہی نہین ہون کہ مجکو دودہ کی حاجت ہو مجہے ہی مباحثہ ہوتا تہا کہ تیرے پسر کی آواز سنکر میرے

آگے سے بہاگ گئے او تہوڑا میرے نزدیک بیٹہہ و استغفار مین مشغول ہو کہ راہ عورتون

کی ایسی راہ بہت ہین و حربہ واسطے دفع اس قطاع الطریق کے کلمہ استغفار ہے حسب فرمودہ

سید کے مین استغفار مین مشغول ہوا بعد دیر کے فرمایا کہ اوٹھو اپنے کام مین مشغول ہو ۔ چونکہ ایام طفلی و نارسائی کے تھے نافہمیدہ اس حکایت کو مین نے حضرت والد سے بیان کیا خشمگین ہوکر منع فرمایا کہ خبردار رہ یہ اسرار اولیاء اللہ کے ہین زنہار کسی سے ظاہر مت کرو گو ہمراز و رفیق تیرا ہو کہ کہولنا بہید کا مورد بلا ہے جسوقت قربت و صحبت اولیا سے ہوتی ہے اوسوقت نفس شوم شیطان سے شریک ہوکر حاسدانہ کاروائی مین رخنہ ڈالتا ہے تا قرب و اتصال سے دوری رہے و حرمان سے نزدیک ہو اس راہ مین بہت لوگ خراب ہوکر عروج اتصال سے نزول دوری مین پڑگئے ہین آگاہ ہو کہ فوت ارشادی حضرت سید کی ہر نشیب و فراز اس راہ سے مجکو آگاہ فرمانی ہے ۔ وہ منجملہ مراد دنیا سے ہے کہ نفس شوم اس راہ مین شیطان ہوکر تارک مجرد کو حکم کرتا ہے و چاہتا ہی کہ توجہ ذات باری عز اسمہ سے دور ڈالکر اس دنیا نابکار کیطرف متوجہ کرے اور توہمات فانیہ مین مستغرق کرکے اصل کام سے دوری دی لہذا حضرت سید نے مجکو حکم استغفار کا فرمایا ۔ صاحب زاد الآخرۃ لکہتے ہین کہ تمیز کلام معجز نظام حضرت پیر و مرشد کا یہ ہے کہ فرماتے تھے کہ شرافت کی دو قسم ہے شرافت نسبی و شرافت کسبی ہرچند شرافت نسبی اعتبار تمام رکھتی ہے و ادراک ماہیت اوسکے کا دشوار لیکن شرافت کسبی کہ مخصوص ریاضت و مجاہدہ سے حاصل ہوتی ہے رذائل بشری زائل کرکے کسب حمائد انسانی دکہلاتی ہے ۔ یہ شرافت نو قسم پر منقسم ہے جیسا کہ سیدی قاضی امیر ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے شرح عوام الجنیدی مین تحریر فرمایا ہے پہلی قسم معرفت الہی دوسری قسم معرفت کلام الہی تیسری قسم معرفت احادیث چوتہے قسم معرفت اقوال امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اولیاء اللہ سے پانچوین قسم معرفت کلام بادشاہان

عادل چھٹوین قسم معرفت اخلاق حمیدہ واسطے تبدیل صفات رزیلہ کے ساتوین
قسم معرفت کلام صالحین وعلماء محققین آٹھوین قسم معرفت قلوب نوین قسم معرفت ایمان
ویقین کامل ۔ حال صبر ورضاء تفویض وتسلیم وشکر وقرار دل حضرت کا وقارسی امیر
سیف الدین والد حضرت قدس اللہ سرہما کا خطوط حضرت موسومہ مرزا شمس الدین خان
ومولانا عبدالرشید ملتانی سے جو حضرت سے نے مشتمل بر تعزیت واطلاع حال وفات حافظ
شہاب الدین عرف سوندھو صاحب فرزند رشید اپنے کے کہ عین عالم شباب مین
انتقال فرمایا تحریر فرمایا تھا ظاہر ہے حق یہ ہے کہ صبر ورضا ایسے ہی بزرگونکا کام
ہے ہر شخص سے عمل صبر ورضا کا بہت دشوار ہے معاینہ مکتوب مسطور سے معلوم
ہوتا ہے کہ کسقدر آپ صبر ورضا کے پابند تھے ومکتوب الیہما کو کسقدر تلقین صبر
کی فرمائی ہے وخود کسقدر احتیاط فرماتے تھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ملا
عبدالقادر بداونی نے کہ صحبت بابرکت حضرت سے فائز ہوے تھے منتخب التواریخ
مین لکھا ہے کہ شیخ بھیکہ کا کوروی اعلم علماے روزگار ومتورع ومتشرع تھے وتقوی
مین امام اعظم ثانی تھے ودرس وافادہ خلق مین اشتغال رکھتے تھے وسخن
تصوف مجلس مین نہ کہتے تھے مگر محرمان راز سے خلوت مین ۔ ایک شخص ماہ مبارک
رمضان مین کوئی کتاب علم منطق سے واسطے سبق کے لایا آپنے فرمایا کہ کوئی کتاب
علوم دینی سے پڑہنا چاہیے ۔ کتاب وفیات الاولیا مولفہ سیف الدین محمد
ہاشم النوری مین بھی اسی قسم کے صفات حمیدہ حضرت کے درج ہین ۔ غرض کہ تا حیات
حضرت کے بہت کچھ فیض حضرت کا جاری رہا آخرکار تاریخ نوین ذیقعدہ ۹۸۱؁ھ نوسو اکیاسی
ہجری کو آپنے دنیاے فانی چھوڑکر رحلت فرمائی عالم جاودانی کے ہوکر وصال باری لقا

عزاسمہ کا قبول فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مطابق تحریر بیاض میر شاہ ولی اللہ
دہلوی کے تولد حضرت کا ۸۹۸ھ آٹھ سو نواسی ہجری مین ہوا وفات شریف ۹۸۹ھ نو سو نواسی ہجری مین
ہوا اس حساب سے مدت عمر اکا نوے برس ہوے۔ مزار مبارک آپکا قصبہ
کاکوری مین جو توابع لکھنؤ سے ہے نور آگین بمقام جھنجھری روضہ بلقب درگاہ
حضرت مخدوم بھیکہ کے مشہور ہے و مخدوم زادگان قصبہ مذکور آپہی کی اولاد امجاد
ہین فقط۔

حالات حضرت قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا قدس اللہ سرہ العزیز

قاضی ضیاء الدین المعروف بقاضی جیا قدس سرہ اکابر ارباب ولایت
و اعاظم اصحاب ہدایت سے تھے احوال قوی و عبادت و تصرف کثیر رکھتے تھے و مرید
و خلیفہ شیخ بہکھاری قدس سرہ کے تھے۔ گو صاحب تذکرۃ الاصفیا نے انتساب
بیعت آپکا بطرف شیخ وجیہ الدین گجراتی کے کیا ہے مگر یہ امر مسلم ہے کہ پیر آپکے
شیخ بہکھاری قدس سرہ ہین جیسا کہ کتاب بحر زخار مین مذکور ہے کہ قاضی ضیاء الدین
مشرب قادریہ رکھتے تھے واسطہ آپکا ان وسایط سے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ
عنہ تک پہونچتا ہے کہ قاضی ضیاء الدین از شیخ محمد بہکھاری وی از سید ابراہیم ایرجی
وی از شیخ بہاء الدین انصاری وی از سید احمد جیلی وی از والد خود سید حسن الی آخرہ
کتاب سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ شیخ محمد بہکھاری رحمۃ اللہ علیہ اجل خلفاے
میر سید ابراہیم ایرجی سے ہین و قاضی ضیاء الدین المعروف بقاضی جیا قدس
سرہ مرید او نکے تھے و خرقہ اونسے رکھتے تھے۔ کتاب وفیات الاولیا مین مذکور

ہیں کہ شیخ جمال اولیاء بن شیخ مخدوم جہانیان بن شیخ بہاء الدین بن شیخ بڑا فاضل کامل و دانشمند متبحر تھے و صاحب درس و تذکرہ مرید شیخ ضیاء الدین عثمانی المعروف بقاضی جیا نیوتنوی کے ہیں اور وہ مرید شیخ بہکھاری کے وہ مرید سید ابراہیم ایرجی کے وہ مرید شیخ بہاء الدین قادری کے وہ مرید سید احمد جیلی قادری شافعی کے ہیں الی آخر الوسائط رحمہم اللہ تعالےٰ۔ و جملہ شجرہ خاندانہائے سلسلہ قاضی جیا قدس سرہ موصوف میں اب تک اسیطرح درج چلا آتا ہے پس اسمیں کوئی جگہہ بحث کی نہیں ہے کہ قاضی صاحب موصوف مرید و خلیفہ شیخ بہکھاری قدس سرہ کے تھے۔

و اصل کتاب کشف المتواری موجودہ تکیہ شریف کاکوری میں جو بہ تحقیق حال مخدوم شیخ بہکھاری کاکوروی قدس سرہ کے حضرت شاہ تراب علی صاحب قدس سرہ نے تالیف فرمائی ہی شاہ صاحب موصوف جو اولاد امجاد حضرت مخدوم صاحب موصوف قدس سرہ سے ہیں بمقام تذکرہ خلفائے مخدوم صاحب ممدوح بعد ذکر مولوی عبد الرشید ملتانی کے افادہ فرماتے ہیں کہ دیگرے از ان قاضی ضیاء الدین عثمانی عرف قاضی جیا ساکن قصبہ نیوتنی بودند کہ از ایشان بشاہ جمال اولیاء کوڑوی رسیدہ واز او شان بہ سید محمد کالپوی رسیدہ پس سلسلہ خاندان شاہ اہل اللہ آبادی و پیرزادگان مارہرہ و شاہ حسن علی ساکن چورہ علاقہ کالپی بوساطت حضرت سید محمد موصوف بشاہ جمال اولیاء کوڑوی منتہی میشود۔ بعدہ مختصر حال حضرت شاہ جمال اولیاء قدس سرہ کا تحریر فرما کر لکھتے ہیں کہ سلسلہ پیرزادگان مارہرہ بدین نمط است کہ سیدشاہ آل محمد و یرا از سید شاہ برکت اللہ و یرا از سید شاہ فضل اللہ و یرا از سید شاہ سید احمد و یرا از میر سید محمد کالپوی و یرا از شیخ جمال اولیاء و یرا از شیخ ضیاء الدین المعروف

بقاضی جیا و برادر شیخ محمد بھکھاری و برادر سید ابراہیم ایرچی ایں رسیدہ وہم از
سید محمد کالپوی بہ میر افضل الہ آبادی رسیدہ وازایشاں بہ شیخ خوب اللہ الہ آبادی
کہ ہم داماد وہم خلیفہ میر افضل بودہ وشاہ اجمل وغیرہ از اولاد ایشان اند غرض سلسلہ
حضرت مخدوم مادر نمک بواسطہ قاضی جیا کہ ازایشاں شیخ جمال اولیا رسیدہ ہنوز
جاری و باقیست فقط۔ ان عبارتہائے شاہ تراب علی صاحب قدس سرہ متذکرہ
صدر سے ثابت ہے کہ قاضی جیا قدس سرہ مرید و خلیفہ حضرت شیخ بھکھاری کاکوری
قدس سرہ کے تھے۔ مگر بعض اصحاب قائل اسبات کے معلوم ہوتے ہیں
کہ حضرت قاضی جیا قدس سرہ خلیفہ حضرت شیخ بھکھاری برہانپوری قدس سرہ
بن شیخ تاجو کے ہیں اور وہ بھی خلیفہ حضرت سید ابراہیم ایرچی قدس سرہ کے تھے
معلوم نہیں کہ اصحاب قائل اس خبر نے کسی کتاب معتبر میں بصراحت تمام حال
خلیفہ ہونے حضرت قاضی جیا کا نسبت شیخ بھکھاری برہانپوری بن شیخ
تاجو کے دیکھا ہے یا محض شیخ بھکھاری کے نام کے وجہ سے قائل اسبات
کے ہیں جس سے عام طور سے شبہہ اختلاف پیدا ہونے کا احتمال ہے فقیر مولف
کتاب ہذا کے نزدیک شاہ تراب علی صاحب قدس سرہ مولف کتاب کشف المتواری
صاحب تحقیق تھے و بہت تحقیقات و کتب معتبرہ سے اونہوں نے کتاب کشف المتواری
لکھا ہے قطع نظر تحقیقات کے شاہ صاحب موصوف صاحب باطن و صاحب
کشف تھے لہذا اونکے تحریر پر اس فقیر مولف کو کسیطرح شبہہ نہیں ہی سوا
اسکے اس فقیر مولف کے شیخ یعنے پیر و مرشد برحق جو اولیاے کاملین و صاحبان
کشف و کرامات سے تھے بجواب استفسار مقام شیخ بھکھاری قدس سرہ مندرجہ

شجرہ اپنے کے فرماتے تھے کہ مزار مبارک حضرت شیخ بہکہاری قدس سرہ کا قصبہ
کاکوری مین ہے - پس یہ فقیر ناچیز مولف کتاب ہذا قائل اس بات کا ہے
کہ حضرت قاضی جیا قدس سرہ نے خرقہ خلافت حضرت شیخ بہکہاری کاکوری
قدس سرہ سے پہنا ہے اسیوجہ سے اس فقیر مولف نے کتاب ہذا مین یہ سلسلہ
حضرات شجرہ کے حالات شیخ بہکہاری کاکوروی قدس اللہ سرہ العزیز کے درج
کئے ہین - کتاب بحر زخار مین لکھا ہے کہ قاضی جیا قدس سرہ نے دیگر سلاسل
سے بھی نعمتین پائین ہین و اجازت حاصل کی ہے و طریقہ نقشبندیہ آپ پر
غالب تھا - فقیر مولف کہتا ہے یہ عبارت کتاب بحر زخار کی ایسی پر مضمون
دلالت کرتی ہے کہ اس سے شبہہ ہر ایک اختلاف کا بھی رفع ہو سکتا ہے اسواسطے
کہ اگر شاید شیخ وجیہ الدین گجراتی و شیخ بہکہاری برہانپوری رحمۃ اللہ علیہما سے
بھی آپکو نعمت خواہ اجازت حاصل ہوئی ہو تو ہو سکتا ہے و یہ امر خلاف قیاس
نہین ہے العلم عند اللہ غرض کہ ہر حال مین آپ مقبول و محمود ہین - اوسی کتاب مین
مذکور ہے کہ تصرف و خوارق علانیہ آپ سے وقت طالب علمی سے ظاہر ہوتی
تھی آپ قاضی گجرات سے پڑہتے تھے اونکی دختر سخت مرض مین گرفتار ہوئی
اطبا علاج کرنے سے عاجز رہے آپنے اوستاد سے پیغام دیا کہ اگر آپ میرا
سبق سب طلبا پر مقدم فرمادین تو لڑکی کو آپ کی اسیوقت آرام ہوتا ہے اوستاد
نے آپ کی درخواست منظور فرمائی آپ کی دعا سے قاضی کے لڑکی نے شفا پائی
پھر اوس لڑکی کو قاضی نے آپ ہی کے نکاح مین دیا - و کتاب سلاسل الانوار
مین اسطرح پر لکھا ہے کہ قاضی ضیاء الدین خورد سال تھے واسطے طالب علم کے گجرات

احمد آباد سے گئے ایک روز جنگل مین راہ بہول گئے اوسوقت حضرت خواجہ خضر علیہ السلام
ظاہر ہوئے اور آپ سے فرمایا کہ تمکو چالیس روز میرے ساتھ رہنا چاہیئے چنانچہ آپ
چالیس روز حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کے خدمت مین رہے وتعلیم پاکر جمیع علوم ظاہر
و باطن مین رشد تام حاصل کیا بعدہ گجرات احمد آباد مین بمدرسہ شیخ وجیہ الدین گجراتی
قدس سرہ کے آئے دیکھا کہ شیخ مضطرب ہین کبھی اندر مکان کے جاتے ہین و
کبھی باہر آتے ہین یہ حال دیکھکر آپ ہنسے طالب علمون نے کہ آمادہ سبق پڑہنے
کے بیٹھے تھے آپ سے وجہ ہنسی کی دریافت کی آپ نے فرمایا کہ اگر اپنے استاد
سے میرا سبق اپنے سبق سے پہلے معین کرا دو تو مین اس جن کو کہ شیخ کی دختر و اوسکے
جمیع اہلخانہ کو ایذا دیتا ہے دفع کردون اس درمیان مین شیخ گہر سے باہر آئے اونسے
طالبعلمون نے یہ حال بیان کیا کہ طفل مکتب اسطرح پر کہتا ہے شیخ نے فرمایا مین نے
قبول کیا آپنے شیشہ طلب کیا و موکلون کو متعین کیا اونہون جن کو حاضر کرکے
شیشہ مین بند کردیا پہر شیخ وجیہ الدین نے اوس دختر کو آپ ہی کے نکاح مین دیا بعدہ
آپ چندے گجرات مین کسب علوم کرکے واسطے زیارت حرمین شریفین کے تشریف
لے گئے۔ بہر حال دونون کتاب کی تحریر آپ کے کمال مراتب و بزرگی و کرامات
پر دال ہین۔ کتاب بحر زخار مین مذکور ہے کہ درحقیقت آپ سید ظہیر الدین کی اولاد مین
ہین ایک روز ایک شخص آیا اور اپنے کو سید ظاہر کیا حالانکہ وہ شیخ تہا آپنے با شراق
باطن آنحضرت سے واقف ہوکر فرمایا کہ اگر شیخی سے تم میل نہین رکہتے تو شیخی کو مین قبول کرتا
ہون اوس روز سے آپ بلقب شیخ کے ملقب ہوئے چنانچہ آپکے اولاد بھی اسی
طرح کہتے ہین۔ مولف کہتا ہے کہ کتاب کشف المتواری مین بحوالہ کتاب وفیات الاولیا

کے شیخ ضیاءالدین عثمانی لکھا ہے و بعض لوگون کی زبانی بہی سنا گیا کہ آپ شیخ
عثمانی تھے اسمضمون سے و مضمون کتاب بحر زخار سے مخالفت واقع ہوتی ہے
والعلم عند اللہ۔ کتاب سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ جب بعد حج کے آپ مدینہ منورہ
گئے ایک شب زیارت روضہ مقدسہ مین توقف کیا شریف روضہ مقدسہ مشبر
ہوے و آپکو حکم زیارت کرنے کا ہوا۔ آپنے گیارہ شخص سے زیادہ مرید نہین کئے
کہ ہر ایک اس جماعت سے عالم و عارف ربانی و حافظ کلام سبحانی کے تھے۔
صاحب کتاب بحر زخار لکھتے ہین کہ حضرت قاضی جیا قدس سرہ کے چار پسر تھے
محمد فضیل و ابوالخیر و مقتدر و فضل محمد حاجی محمد فضیل سالک مجذوب بہت صاحب
کمال و عالی احوال تھے خرق عادت بلند کرامت ہین و مرتبہ ارجمند رکھتے تھے
قبل وفات اپنے والد ماجد قدس سرہ سے واسطے حج و زیارت مدینہ منورہ کے
تشریف لے گئے تھے وقت وفات حضرت کے حاضر نہ تھے مگر وقت وفات
حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ تجہیز و تکفین میری حاجی محمد فضیل کے ہاتھ سے
ہو اس سخن سے مردم حضار متعجب ہوے کہ حاجی صاحب مدینہ منورہ مین
استقامت رکھتے ہین یہان موجود نہین ہین مگر سب خاموش رہے و آپ نے وفات
فرمائی ایک ساعت نگذری کہ حاجی محمد فضیل رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ سے وطن
مین پہونچ گئے و تجہیز و تکفین حضرت کی کی تاریخ وفات حضرت قدس سرہ کی بائیسوین رجب
سنہ ۹۸۹ نو سو نواسی ہجری ہے کتاب بحر زخار مین یہ مصرعہ مادہ تاریخ وفات کا درج
ہے مصرعہ رفت از دنیا بدین قطب جہان ۹۲۵ + اس مصرعہ مین ۹۸۹
عدد نکلتے ہین۔ و سنا جاتا ہے کہ قاضی جیا جسکے نو سو پچیس عدد ہوتی ہین

آپکا تاریخی نام ہے یعنے اس نام سے اعداد سال آپ کے تولد کی نکلتے ہین العلم عند اللہ - مزار مبارک آپکا قصبہ نیوتنی واقع ملک اودہ مین جو قصبہ موہان سے قریب ہے ایک خطیرہ بلند دیوار کے اندر نور آگین ہے واسی خطیرہ مین آپکے خلف ارجمند حضرت حاجی محمد فضیل رحمۃ اللہ علیہ کا بھی مزار شریف ہے ۱ ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن فقط

حالات حضرت شاہ جمال اولیا قدس اللہ سرہ العزیز

بیاض دستخطی خاص حضرت سید شاہ علی جعفر آبادی قدس سرہ محررہ ۱۲۲۶ھ بارہ سو چھبیس ہجری مین کہ نقل بیاض حاجی محمد واصل صاحب مرحوم کی ہے اور وہ نقل بیاض خاص حضرت شاہ جمال اولیا قدس سرہ کے ہی لکھا ہو کہ تولد شریف آپکا ۹۷۳ھ نو سو تہتر ہجرے مین واقع ہوا - قبل تولد آپ کے پھوپھا شیخ بہن کے زبان سے کہ اوسوقت عمر اونکی ایک سو بیس برس کی تھی نکلا کہ حضرت مخدوم جہانیان کے گھر مین شیخ جمال آویگا یہ بات حضرت قطب العالم شیخ بہار الدین قدس سرہ آپکے دادا نے سنکر آپکے والد حضرت مخدوم جہانیان قدس سرہ کو بلا کر فرمایا کہ تمہارے گھر مین شیخ جمال آوے گا مبارک ہو - پھر جب آپکا تولد ہوا زبان خلق اللہ سے نکلا کہ شیخ جمال آئے جب آپ سات برس کے ہوئے خدمت فقرا اللہ کی کرنے لگے اور آپکو جذبہ الٰہی حاصل ہوا - جب آپ بائیس برس کے ہوئے اور آپکو شعور حاصل ہوا بہ ارشاد سراج الامۃ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کے تحصیل علوم دینیہ مین مشغول ہوئے وبیس برس تک علوم دینیہ کی تحصیل کی بعدہ قال اللہ و قال الرسول مین و خدمت فقرا و طالبان خدا مین مشغول ہوئے - اور آپ تحریر فرماتے ہین کہ فقیر خادم الفقرا جمال بہ ذکر پاس انفاس یعنے بہ ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مشغول ست

وبیشتر ذکر اللہ اللہ این ہر دو ذکر قرار یافتہ و فقیر خادم الفقرا مسلم و مومن است و بذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ہمیشہ مشغول ست ہمچون این ذرہ خاکسار این دائم گشتہ بمیرو ہمین ذکر جان برآید الحمد للہ علی ذالک بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی محمد و علی ال محمد و بارک وسلم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ فقط

آپ مادرزاد ولی تھے و نسبت عالی رکھتے تھے چنانچہ بلا واسطہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ و حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند و حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار قدس اللہ اسرارہما سے فیض حاصل کیا بعدہ بزرگان ہر سلسلہ سے اجازت و خرقہ پایا آپنے وصیت نامہ لکھا ہے نقل اوسکی بجنسہ درج کیجاتی ہے

وصیت نامہ

وصیت است بمسلمانان بدانند کہ خادم فقرا و طلبہ جمال رومی بن حضرت مخدوم جہانیاں مسلمان و مومن است بلا شک و شبہ و مومن و مسلم زادہ۔ خادم الفقرا جمال رومی بندہ تائب است و ہیچ گناہ کبیرہ ازو صادر نشدہ۔ و خادم الفقرا جمال رومی را مراتب دیگر اند کہ اظہار آن شایان خود نمیشود وسے بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش۔ و وصیت است کہ قبر فقیر در مقبرہ کہ پیش خانقاہ است انجا باشد و چند معصومان دران مقبرہ مستند فقیر امیدوار است کہ ہمراہ ایشان محشور فقیر شود و فقیر را انجا البتہ نگاہ دارند و وصیت است کہ برخورداری شیخ اشرف و شاہ جلال بدر دنیا دار نروند و نماز بجماعت بکنند و ہر چہ اللہ تعالے بدیشان قسمت کردہ بفقرا خانقاہ بخورانند و در صحن این

صدقی یا طالب علم بے عیال نگاہ دارند کہ خدمت مسجد خوب بکنند و وصیت است
بہ مسلمانان کہ برخورداری شیخ اشرف و شاہ جلال را کسی ایذا نہد و لتعدی نکند
اگر خواہد کرد چنگل من در دامن او بروز قیامت خواہد شد و عند اللہ معذب شود۔
و وصیت است بہ مسلمانان کہ برخورداری شیخ اشرف و شاہ جلال را انچہ داسپردم
اوشان خبردار باشند کہ عند اللہ اجر خواہند یافت ۔ و وصیت است بہ مسلمانان
کہ برخورداری شیخ اشرف و شاہ جلال را صاحب سجادہ کردہ ام و ہرچہ املاک فقیر و
کتاب ہائے فقیر و مصلہائے فقیر اند شیخ اشرف و شاہ جلال را ہبہ و تملیک کردم
اوشایان قابض و متصرف مانند۔ و وصیت است بہ مسلمانان کہ فقیر مبلغ و زر نذرا
و فقیر آمدہ و فقیر می روم۔ و وصیت است کہ شیخ اشرف و شاہ جلال صابر باشند و جفا بر
کس قبول نکنند اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ واقع است و بہ ہیچ کس جنگ و
جدال نکنند و ہر کاری کہ کنند بخدا رجوع کنند۔ و وصیت است کہ بعد نماز فجر بست و یکبار
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بجہر بگویند و در آخر مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہم گویند و بعد
نماز ظہر و از دہ بار کلمہ توحید بطریق اول بگویند۔ و ہم چنین بعد از نماز عصر و مغرب
بگویند۔ و بعد از نماز عشا بست و یکبار کلمہ توحید مذکور بطریق مذکور بگویند۔ و بعد
نماز جمعہ چہل و یکبار کلمہ توحید بگویند۔ و ہمیشہ بہ ذکر خدائے تعالیٰ مشغول باشند
و سی و سہ بار بعد از فریضہ سُبْحَانَ اللّٰہِ و سی و سہ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ و سی و
[سہ] بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ بگویند۔ و دہ بار قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ و دہ بار درود بخوانند۔
و در ہر حال ثبات عقل ہر روز ہفتاد بار استغفار کنند و ہر شب ہفتاد بار استغفار
کنند۔ مدتہا گذشتہ کہ این وظیفہ فقیر است و این وظیفہ حضرت فرمودہ اند

و وظیفہ حضرت ایشان است ۔ وغیبت کسی نکند وسخن چینی نکند و با ہر کس
تواضع واخلاص بکند فقط ۔ کتاب بحر زخار مین بحوالہ تحریر صاحب بیاض الاولیا
کے لکھا ہے کہ حضرت شاہ جمال اولیا ر قدس سرہ خلف ارجمند وخلیفہ شیخ مخدوم
جہانیان کے ہین وآپ سراج الاولیا ر وتاج الاصفیا تھے وکرامات ظاہرہ و
مقامات باہرہ رکھتے تھے آپ خدمت مین قاضی ضیا رالدین عرف قاضی جیا
قدس سرہ کے تحصیل علوم صوری ومعنوی کی کرتے تھے طبیعت آپ کی نہایت
غبی تھی مدعا تک نہین پہونچتی تھی چنانچہ طلبہ علوم کہ ہم درس آپ کے تھے
براہ تمسخر آپکو جمال اولیا ر کہتے تھے ایک روز جماعت طلبہ نے آپ پر بہت خندہ
کیا آپکو اوس تمسخر ناگوار طبیعت ہوا وہان سے باہر جاکر ایک غار مین چلے گئے
اور تین روز تک وہان رہے ایک روز شیخ ضیا رالدین قدس سرہ نے پوچھا کہ
جمال کہان ہے عرض کیا گیا کہ تین روز سے اونکو نہین دیکھا شیخ نے فرمایا ڈھونڈھو
اور خود بھی تجسس مین باہر آئے ناگاہ ایک غار پر پہونچے کہ وہان آپ موجود تھے
دیکھا کہ روتے ہین وبسبب گرد وغبار کے آپ کے منہ پہچانا نہین جاتے
شیخ نے آواز دی کہ اے جمال کیون روتے ہو آپنے کہا یا مرشدی طلبہ مجھپر خندہ
کرتے ہین اور تمسخر سے مجکو جمال اولیا کہتے ہین شیخ نے تبسم کرکے فرمایا اوٹھو مین نے
تجکو اولیا کیا آپ غار سے باہر آئے شیخ نے پیراہن اپنا اونکو عطا فرمایا اوسروز سے
آپ کی طبیعت کو ایک ذکاوت پیدا ہوئی کہ سب حیران رہے بعد تحصیل علوم کے
شیخ نے آپکو چلہ مین بیٹھایا اور ساتھ نعمت وخلافت سلسلہ قادریہ کے مشرف کیا
وآپ صحبت فیض شیخ قیام الدین بن شیخ قطب الدین بن شیخ ادھن جونپوری

قدس اسرارہم مین بھی پہونچے ہین و خرقہ خلافت سلسلۂ چشتیہ و سہروردیہ و
مداریہ اونسے پایا و قصبہ کوڑا وطن اپنے مین آکر درس و افادہ علوم صوری و معنوی
مین اشتغال رکھا اور بہتون کو منزل مقصود پر پہونچا دیا اور - آپ کے جملہ کمالات
سے ایک یہ ہے کہ آپ جس شخص کو علم ظاہری سکھلاتے تھے پہلے اوس سے
حسب دستور اپنے یہ اقرار لیتے تھے کہ بعد تحصیل علوم کے میر مرید ہو و حاصل کرنا فوائد
دینی کا کہ عبارت مجاہدہ راہ خدا سے ہے اختیار کرے پہر اگر کوئی طالب علم مریدی
و مجاہدہ کا اقرار کرکے آپ سے علم حاصل کرتا اور اقرار سے پہر جاتا تو آپ کے تصرف
سے علم اوسکا سلب ہو جاتا - بیاض مسبوق الذکر مین لکھا ہے کہ وفات آپکی
تاریخ سلخ ماہ رمضان المبارک یعنی شب عید الفطر کو ۱۰۴۷ھ ایکہزار سینتالیس ہجری مین واقع ہوئی
ہے و یوم عرس آپکا غرہ ماہ شوال المکرم روز عید الفطر ہے مزار مبارک آپکا قصبہ
کوڑا ضلع فتحپور مین مشہور و معروف ہے - بیاض موصوف مین یہ مصرعہ مادہ
تاریخ آپ کی وفات کا لکہا ہوا ہے ؎ اولیا شیخ با جمال بود ۱۰۴۷ + اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا
اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۝ فقط -

حالات حضرت میر سید محمد کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کاشف الاستار کے مذکور ہے کہ اصل میر سید
محمد کالپوی قدس سرہ کی سادات صحیح النسب ترمذ سے ہے آبائے کرام آپکے
مقام جالندھر مین سکونت رکھتے تھے آپکے والد ماجد میر ابو سعید صاحب نے وطن
سے آکر کالپی مین اقامت اختیار کی تہی - آپنے تحصیل علم شیخ یونس سے کی
و تتمہ کتب کی تحصیل بخدمت مولانا عمر جاجموی کے کی و اکثر حلقہ درس شیخ

جمال اولیا مین رہتے تھے فضیلت ظاہری مین رتبہ حاصل کیا و فاتحہ فراغ کا
شیخ جمال اولیا سے لیا و شیخ موصوف سے طریقہ عالیہ چشتیہ مین بیعت کی و
اوس طریقہ مین شیخ موصوف مرید شیخ مخدوم جہانیان کے ہین اور وہ مرید شیخ
بہار الدین کے اور وہ مرید شیخ سالار بڑا کے اور وہ مرید شیخ بہار الدین جونپوری
کے اور وہ مرید شیخ محمد عیسے کے اور وہ مرید شیخ فتح اللہ اودہی کے اور وہ مرید
شیخ صدر الدین کے اور وہ خلیفہ شیخ نصیر الدین محمود کے رحمۃ اللہ علیہم اور آپنے
اجازت سلاسل اربعہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و مداریہ کی شیخ موصوف سے
پائی و جو امانت کہ مشائخ سلاسل اربعہ سے پہونچی تھی سب کو تسلیم کیا اور وہان سے
معاودت کر کے کالپی مین اقامت کی۔ پہر ایک مرتبہ آپکو سفر جالندھر کا پیش آیا
جب اکبرآباد مین پہونچے میر ابو العلا احراری قدس سرہ سے ملاقات کی و پائین
مجلس اقدس مین بیٹھے اس درمیان مین حضرت امیر نے قہقہہ مارا آپ کے دل مین
آیا کہ درویش و قہقہہ یہ کیا آئین ہے میر ابو العلا قدس سرہ نے صدر مجلس سے
آپ کے طرف نگاہ کیا اور فرمایا۔ ؎

برہنہ دل باش ہان مانند مرغی پاسبان　　　　کز بہشت دل نہاید مستی و شوق و قہقہہ

اور فرمایا کہ قہقہہ میرا اسواسطے ہے۔ یہ سنکر قریب تھا کہ آپ کے بدن مین رعشہ
پڑے مگر بزور شرع اپنے تئین سنبھالا و متوجہ طرف جالندھر کے ہوے۔ وقت
معاودت کے ہر منزل مین میر ابو العلا قدس سرہ کو دیکھتے تھے کہ پالکی آپکی سواری
کی اپنی طرف کھینچتے ہین تا آنکہ بعد پہونچنے اکبرآباد کے التماس اجازت طریقہ علیہ
نقشبندیہ کی کی حضرت امیر نے کمال التفات سے تلقین طریقہ کا کیا پہر آپنے

کالپی اگرچہ ون اُسکے ساتھ مشغولی کے بعد دس برس کے دوسری مرتبہ پھر بخدمت حضرت امیر قدس سرہ کے پہونچے و چار مہینہ صحبت اقدس مین رہکر کسب فتوحات فراوان کا کیا آپکے چچا سفر ولنسے پر سفر اجمیر شریف کا ہے کہ بکشش خواجہ بزرگ قدس سرہ کے بالفعل وہ بیٹی آیا اس سفر مین خلف الصدق آپکے میر سید احمد قدس سرہ ہمراہ رکاب سعادت تھے جب آپ زیارت مزار مقدس خواجہ بزرگ سے مشرف ہوئے آپکو تھوڑی بیہوشی آئی اوسوقت حضرت خواجہ بزرگ نے آپکو دو پان عنایت فرمائے جب آپکو بیہوشی سے افاقہ ہوا وہ دونون پان آپ کے ہاتھ مین موجود تھے اور ایک حافظ قرآن منکر سماع اولیا آپ کے حضور مین حاضر تھا اوسوقت ایک گویا اوس شہر کا آپکو دیکھکر آیا و یہ ابیات مثنوی کے گانا شروع کیا ۔

گفت حق اندر سفر ہر جا روی ۔۔۔ باید اول طالب مردی شوی
قصد گنجے کن کہ این سود و زیان ۔۔۔ در تبع آید تو از فرع دان
ہر کہ کارد قصد گندم بایدش ۔۔۔ کاہ خود اندر تبع می آیدش
قصد کعبہ کن چو وقت حج بود ۔۔۔ چون برفتی مکہ ہم دیدہ شود
قصد در معراج دید دوست بود ۔۔۔ در تبع عرش و ملائک ہم نمود

بمجرد نکلنے لفظ دوست کے زبان گویا سے نعرۂ مستانہ حضرت کے منہ سے نکلا و اکثر آدمیون پر بیہوشی غالب ہوئی یہانتک کہ اگر کسی پڑے ہوون کی کوئی دستگیری کرتا تھا تو وہ بھی گر پڑتا تھا اور شراب اوفتادگی سے مست ہوجاتا تھا اور سب سے پہلے وہی حافظ جو منکر سماع تھا بیہوش ہوا ۔ آپ کے نعرہ کی تاثیر مشہور ہے حتیٰ کہ اثر آپ کے نعرہ کا چوپایون پر بھی ہوتا تھا ۔ اور ہمیشہ آپ

یاد الٰہی مین بریان و دیدہ گریان رہتے تھے ہر مجلس مین ایک یاد ورد ماآل آلنسو سے تر ہوتے تھے ۔ واواخر عمر مین آپ مرتبہ عیسوی المشہد و مقام قطبیت کبریٰ مین متمکن تھے (عیسوی المشہد ہونا عبارت اوس مرتبہ سے ہے کہ جیسا احیا اموات حضرت عیسے علیہ السلام سے واقع ہوتا تھا احیا قلوب صاحب اوس مرتبہ سے واقع ہو ۔ آپکی تصنیفات شریفہ سے تفسیر سورہ فاتحہ و رواتیح و رسالہ واردات و رسالہ تحقیق روح و اسرار توحید و ارشاد السالکین و رسالہ الفنا و عقائد صوفیہ و رسالہ عمل معمول ہے ۔ آپ مذہب وحدت وجود کا رکہتے تھے ایک روز جمعہ کو ایک بال ریش مبارک سے جدا ہوکر آپکے شانہ پر پڑا تہا شاہ محمد افضل الہ آبادی نے عرض کی اگر اجازت ہو اس بال کو اوٹھا لون آپ نے فرمایا بہتر شاہ محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ نے اوس بال کو اپنے ہاتہہ پر رکہکر حاضرین کو آواز دی سب جمع ہوے اور موے مبارک سے آواز اسم ذات کی سنتے تھے اور حاضرین پر ایک حالت طاری ہوئی آخر کار بمقولے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ کے جب وقت وصال کا پہونچ گیا تب تاریخ چھبیسوین شعبان ۱۰۷۱ ایکہزار اکہتر ہجری دوشنبہ کو آپنے وفات فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ میر غلام علی آزاد بلگرامی نے آپکے وصال کی تاریخ کہی ہے وہ یہ ہے سہ

غوث عالم یگانۂ آفاق میر سید محمد ذیشان

گفت تاریخ رحلتش آزاد رفت قطب زمان بسوی جنان

شہر کالپی مین بیرون شہر جانب دکہن گوشہ پچہم شہر سے بفاصلہ تخمیناً آدہے میل کے ایک احاطہ موسوم بہ مدرسہ میانصاحب کے ہے اوسکے اندر عمارت

وایک مسجد وکنی مقبرہ ہین ایک مقبرہ محاذی صحن مسجد کے جنوب رویہ دوسیع ہے اوسکے اندر جانب پچھم مزار انور آگین آپکا ہے۔ فقط

حالات حضرت میر سید احمد کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز

خزینۃ الاصفیا مین مذکور ہے کہ میر سید احمد خلف رشید وخلیفہ میر سید محمد کالپوی قدس سرہ جامع علوم ظاہر وباطن وحقایق ومعارف وعشق ومحبت وسکر وجذبہ وجد کے تھے واشعار ہندی وفارسی کے کہتے تھے ومنکرون سے مذاکرہ ومناظرہ کرتے تھے ومسائل توحید ومقالات شیخ محی الدین بن عربی کے علانیہ بیان کرتے تھے وبعد ادائے نماز ذوالنفل متصل سلام کے نو مرتبہ کلمہ توحید بآواز بلند کہتے تھے ایک کتاب بعبارت عربی مین شرح اسمای حسنی کے موسوم بجوامع الکلم وایک کتاب مختصر بعبارت فارسی حقایق ومعارف مین آپنے تحریر فرمائی ہے۔ کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کتاب کاشف الاستار کے مرقوم ہے کہ میر سید احمد خلف ارجمند وخلیفہ حضرت میر سید محمد کالپوی قدس سرہ کے ہین عنفوان جوانی ونشوونما سے فروغ رشد ونور ولایت آپکے جبین ہمایون سے چمکتا تھا اللہ تعالے نے آپکو جمال صوری وکمال معنوی ہر دو عطا فرمائے تھے وجمیع صفات حمیدہ ومقامات مرضیہ واشارہ ومرشد آپکے عنصر لطیف مین ودیعت رکھی تھی بعد تحصیل علم صوری کے آپنے اپنے والد ماجد سے بیعت کی ہے چوبیس برس کی عمر مین آپ مسند پر حضرت والد ماجد اپنے کے بیٹھے مجلس ارشاد وتلقین کی گرم فرمائی۔ حق تعالے نے آپکو قبلہ حاجات وشیخ وشریف کا کیا تھا وبادصف اسکے آپکو ذوق وشوق وفاقہ وفقر وانکساری سے بہت چوڑے تھے وما نند آفتاب

عالمتاب کے پرتو التفات کا سب پر یکسان رکہتے تھے۔ اور آپ مین حیات
پدر بزرگوار اپنے مین سماع و سرود سنتے تھے حالانکہ آپکے والد ماجد برعایت
شریعت غرا کے اس سے محترز تھے۔ آپکی توجہ مین بہت اثر تھا جس شخص پر
توجہ کی نگاہ کرتے تھے وہ بیخود ہوکر گر پڑتا تہا۔ ایک مرتبہ مخلصین مین سے ایک
شخص کپڑا سیا ہوا لایا اور اوسکے پہننے کے واسطے الحاح کیا آپ نے وقت نماز
جمعہ کے اوس کپڑے کو پہنا و متوجہ نماز کے ہوے۔ بعد نماز کے حضرت شاہ
علیم اللہ نقشبندی نے اوپر طول آستین کے اعتراض فرمایا۔ و حضرت شاہ
صاحب موصوف ہمیشہ اپنے ساتھ مقراض رکہتے تھے جو شخص مونچہ بڑی رکہتا
تہا درویشان ہمراہی شاہ صاحب موصوف کے اوس مقراض سے مونچہ اوسکی
کترڈالتے تھے۔ جب شاہ صاحب موصوف نے یہان آپسے آستین پر نزاع
کی آپنے آستین اونکی اپنے ہاتھ مین لی و آستین اپنی اونکے ہاتھ مین دی
پس آستین شاہ علیم اللہ کی اسقدر زیادہ دکہلائی دی کہ باعث اونکے انفعال کا
ہوا و آستین آپکے ہاتھ کے گرہ تک تھی۔ آپنے تین پسر شاہ فضل اللہ و سلطان
شہید و سلطان مسعود چہوڑکر تاریخ انتیسوین صفر ۱۰۸۴ھ سنہ ایکہزار چوراسی ہجری کو وفات پائی انا
للہ و انا الیہ راجعون مزار شریف آپکا شہر کالپی مین بمقام مدرسہ موسومہ
میان صاحب اندرون مقبرہ والد ماجد خود بپہلوے مزار پر انوار والد ماجد کے جانب
پورب واقع ہے۔ فقط۔

حالات حضرت سید شاہ فضل اللہ کالپوی قدس سرہ العزیز

شاہ فضل اللہ صاحب قدس سرہ خلف رشید و سجادہ نشین حضرت میر سید

احمد کالپوی قدس سرہ کے ہین کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کتاب کاشف الاستار
کے لکھا ہے کہ آپ جامع دانش صوری و معنوی کے تھے و عنصر گرامی آپ کا
بصورت البشر ولایت مجسم تھا ذوق و شوق آپکے ہر بُن مو سے تراوش کرتا تھا
و آپ بذل و کرم و سائر صفات رضیہ بمرتبہ اتم رکھتے تھے۔ ایک وقت چار
شخص آئے اونھون نے عرض کی کہ ہم لوگون کے دل قساوت سے پتھر ہو رہے
ہین ہماری آنکھون مین تمام عمر آنسو نہین آئے آپ کا نام سنکر بہت دور سے
آئے ہین اوسوقت آپ خط اپنے وطن جالندہر کو لکھتے تھے وہ خط طولانی تھا آپنے
خط چھوڑ کر کے ایسی توجہ فرمائی کہ چارو شخص مثل بسمل کے تڑپنے لگے عکس
تجلی چہرہ مبارک کا ستونہائے ایوانپر کہ قلعی سنگ مرمر سے مثل آئینہ کے تھی
چمکنے لگا اور وہ لوگ دوپہر تک حالت بیخودی و گریہ و بکا مین رہے پھر بعد افاقہ
کے آپ سے بیعت کی اسیطرحپر بہت آدمی آپ سے فیض یاب ہوئے ہین
و آپکے فضیلت کا حال حالات حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ العزیز سے
بھی ظاہر ہے و اکثر حالات آپکے کتاب کاشف الاستار مین درج ہین آپ کی
ذات بابرکات اپنے وقت مین یکتائے زمانہ تھی۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ یہہ
فقیر راقم الحروف آپکے سلسلہ مین داخل ہے و زہے نصیب اون لوگون کے
کہ ایسے حضرت عالی قدر کے سلسلہ مین داخل ہوکر اپنے کو اونکی غلامی کی طرف
منسوب کرین اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ وصال شریف آپ کا تاریخ چودھوین ماہ
ذیقعدہ کو سنہ ۱۱۱۱ گیارہ سو گیارہ ہجری مین واقع ہوا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ مزار
مبارک آپ کا شہر کالپی مین اندرون مدرسہ میان صاحب کے اوس قبہ مین واقع

ہے جو قبہ کہ قبۂ حضرت میر سید محمد قدس سرہ سے جانب جنوب بگوشۂ پورب
علیحدہ بہت وسیع بنا ہوا ہے وبیرون قبہ مذکور چہار طرف سے پراگندہ ہے واُس
قبہ مین آپ کے مزار مقدس کے پہلو مین جانب پورب دوسرا مزار آپ کے
بھائی کا ہے فقط۔

حالات حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کتاب کاشف الاستار کے ونیز کتاب
آثار احمدی مین لکھا ہے کہ اسم شریف آپکا برکت اللہ ولقب صاحب البرکات
ہے آپ حضرت زید شہید بن حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ کی اولاد
مین ہین سلسلہ آپکے نسب شریف کا اسطرح پر ہے کہ سید برکت اللہ بن سید
اویس بن سید عبد الجلیل صاحب ولایت مارہرہ بن سید عبد الواحد بن سید ابراہیم
بن سید قطب الدین بن سید ماہرو شہید بن سید شاہ بڈھ بن سید کمال بن سید
حسین بن سید نصیر بن سید قاسم بن سید حسین بن سید عمر بن سید محمد صغری جد
سادات عظام بلگرام بن سید علی بن سید ابو الفرح ثانی بن سید ابو الفراس بن سید
ابو الفرح واسطی جد اعلیٰ جامع سادات واسطی زیدی بن سید داؤد بن سید حسین
بن سید یحیی بن سید زید سوم بن سید عمر بن سید زید دوم بن سید علی عراقی
بن سید حسین بن سید علی بن سید محمد بن سید عیسیٰ بن سید زید شہید جد القبائل
سادات زیدیہ بن حضرت امام سید زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ بن حضرت
امام حسین شہید دشت کربلا رضی اللہ تعالے عنہ بن حضرت امام المسلمین وامام المتقین

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب - میر سید محمد صغری کہ آپکے سادات قصبہ بلگرام کے اجداد سے ہین وہان کے راجہ کافر متعصب مسمی سری کے وقت مین قصبہ بلگرام مین متوطن ہوئے ۶۱۴ھ چھ سو چودہ ہجری مین وافق ہو تو سلطان شمس الدین التمش کے غازیان اسلام نے راجہ کو مع اقارب وعیال وسپاہ کے قتل کیا تاریخ اس فتح کی لفظ (خداداد) ہے و بعد اکیس برس کے سید موصوف نے تاریخ چودھوین شعبان کو ۶۴۵ھ چھ سو پینتالیس ہجری مین انتقال فرمایا و مرج البحرین صوری و معنوی مرید حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ کے تھے - تولد حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ کا تاریخ چھبیسوین جمادی الآخرہ سنہ ایکہزار ستر ہجری کو ہوا ہی چنانچہ آپنے خود اپنے دیوان مین ایک غزل لکھی ہے اوسمین کا ایک شعر یہ ہے جس سے تاریخ تولد کی نکلتی ہے ؎

سال تولدم ہمہ تقویم دان شناس — از روئے حساب شایق خوبان نوشتہ اند

آپ وہ شاہ باز ہین کہ آشیانہ اوسکا سدرۃ المنتہیٰ مین ہے اور وہ یکتا ہین کہ میدان اوسکا عرش اعلی ہے صدر مسند ارشاد و ہدایت جامع نعوت و نعمات ولایت - اگرچہ آپ کے والد نے وقت رحلت اپنے کے آپکو اجازت سجادہ نشینی و دیگر اعمال خانوادہ اپنے کے عنایت فرمائی تھی لیکن آپنے اوسپر اکتفا نہ کر کے سید عبدالجلیل بن سید عبدالنبی بن میر سید طیب سے بیعت کی و ریاضت شاقہ کر کے خلافت سلاسل قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ کی حاصل کی - و سید غلام مصطفیٰ بن سید فیروز بن سید عبدالواحد بلگرامی سے و شیخ ... بلگرامی سے خلافت پائے - ہر چند آبا و اجداد آپکے سب خاندان چشتیہ مین مرید تھے مگر چونکہ آپکو

طفولیت سے بسبب بشارت کے عشق خانوادہ غوثیہ کا پیدا ہوا تھا لہذا آپ سلسلہ قادریہ مین مرید ہوئے و خدمت دیگر اولیا سے بھی فیض حاصل کرکے ہر زاوین مین دایر و سائر ہوئے و اپنے کو تعب ریاضات مین ڈالا روز کو شب سے وشب کو روز سے ممتاز نہ کیا تا تین برس کامل دو پیسے بھر چاول سے افطار فرماتے تھے و با وجود اس غذا کے قوت روحی سے سروپا برہنہ صحرا مین گھومتے پھرتے تھے و وقت سلوک کے ساتھ مشایخ و قلندران ہر شہر کے تجسس مطلوب کا کرتے تھے و طلب مقصود مین کسی شخص سے ننگ و عار پیرادگی کا اپنے اوپر ہرگز روا نہین رکھتے تھے و ہر خرمن سے خوشہ حاصل کرتے تھے و حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہمیشہ فیض روحی مد و معاون آپکا رہا ہے و بے واسطہ فیوضات باطنی آپکو اونسے حاصل ہوتی تھی - اس درمیان مین آوازہ تربیت طالبان و رہنمائے گمراہان ارباب کالپی قدس اللہ اسرارہم کا آپکے گوش حق نیوش مین پہونچا تب وہان کا قصد کرکے آپ بخدمت قبلۂ آفاق ہادی عشاق حضرت شاہ سید فضل اللہ صاحب قدس اللہ سرہ کے پہونچے اوس قدوہ زمان نے آپکو بزرگ جانکر فرمایا کہ تمہاری ذات جملہ امور صوری و معنوی سے معمور ہے اور سلوک تمہارا انتہا کو پہونچ گیا تم رخصت ہو اور اپنے مکان مین قیام رکھو حاجت تعلیم و تعلم کی نہین ہے - پھر ایک دو مقدمات اس راہ کے کہ معظمات سے تھے عنایت فرماکر اجازت سلاسل خمسہ قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ و مداریہ کے مع سند خلافت یا دیگر اعمال عنایت فرماکر دو روز سے زیادہ حکم استقامت کا نفرمایا اور نہایت مہربانی سے فرمایا کہ جس جگہہ ذات

با برکات ہمارے استقامت رکھے وہان کے طالبونکو یہان آنے کی حاجت نہین ہے۔ پھر آپ وہانسے رخصت ہوکر مارہرہ شریف مین تشریف لائے اور چھبیس برس اپنے مقام سے نقل وحرکت نہین فرمائی اور ساتھ ہدایت وارشاد سالکان کے مشغول رہے وہی سلسلہ صاحبان کالپی کا جاری کیا مگر پسران واقربا و مریدان قدیم کو سلسلۂ قدیم آبا واجداد اپنے کا بھی مرحمت فرماتے تھے۔ حالات آپکے ذکر وشغل وریاضات ومشاہدات وتاثیرات وعملیات وخوارق عادات وتصرفات وذکر اسرار ونکات کے آپ کے تصنیفات سے ظاہر ہین وحالات ظاہریہ وباطنیہ کے کتاب کاشف الاستار مین مفصل مرقوم ہین۔ آپکا تخلص فارسی مین عشقی تھا وہندی مین پیمی آپکے تصانیف سے چہار انواع رسالہ جواب وسوال وعوارف ہندی دیوان شعر ومثنوی ورسالہ اشعار ہندی مسمّی بہ پیم پرکاس ہے۔ عمر شریف آپ کی اکہتر برس کئی مہینہ کی ہوئی ہے ووفات آپ کی تاریخ دسوین محرم الحرام کو ۱۱۴۲ گیارہ سو بیالیس ہجری مین وقت شب سحر کے واقع ہوئی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ میر غلام علی آزاد بلگرامی نے تاریخ آپ کی رحلت کی لکھی ہے

سید کامل روشن دل صاحب کمال ۔۔۔ رفت ازین عالم بہ باحضرت حق یافت وصال

کرد آزاد رقم سال وفاتش بدو طور ۔۔۔ یوم عاشورہ ہزار وصد وچہل ودو سال

وتاریخ دیگر طبعزاد شاعر مذکور ہے جسکے مادہ تاریخ کا یہ مصرعہ ہی مصرع

فنا فی الصمد شد آن پیر محرم ۱۱۴۲

مزار شریف آپکا اندرون قبہ عالی مارہرہ شریف مین واقع ہے قصبہ مارہرہ شریف ضلع ایٹہ مین متصل مجلسر احضرات کے جدا گانہ ایک احاطہ

مدرسہ کا ہے اوسمین جانب پچہم دو کہن مکانات بنے ہوئے ہین اوسمین مثل دستور
قدیم کے اب بھی مدرسہ ہے وواردین صادرین بھی اون مکانات مین ٹھہرائے
جاتے ہین اوسی احاطہ کے وسط مین بہت بڑا مقبرہ بنا ہوا ہے درمیان مین
قبہ و گرد اوسکے چار طرف برآمدہ و کونون مین کوٹھریان ہین و صرف جانب
جنوب کا برآمدہ اسوجہ سے کہلا ہوا و باہر سے معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ قبہ
کا اوسی طرف سے ہے اور تین طرف باہر کے جانب پلا پردیوار ہے اسوجہ
سے اون اطراف مین باہر سے برآمدہ معلوم نہین ہوتا و دروازہ اون اطراف
کے برآمدہ و نکا قبے کے اندر سے ہے۔ اوس کل مقبرہ مین مع برآمدہ و کوٹھریون
کے تمام مزارات ہین و وسط قبے مین تین مزار شریف ہین اون مین سے
درمیان کا مزار مبارک کہ سب سے بڑا ہے آپ ہی کا مزار منور ہے و مقبرہ
سے علیحدہ جانب اوتر و پورب اوسی احاطہ کے اندر آپ کے خاندانی اولاد
وغیرہ کے مقابر و قبور ہین۔ فقط۔

حالات حضرت سید شاہ آل محمد مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کتاب کاشف الاستار کے و نیز کتاب
آثار احمدی مین مرقوم ہے کہ حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہ خلف ارجمند [illegible]
حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ کے ہین تولد آپکا مقام بلگرام مین تاریخ [illegible]
ماہ رمضان المبارک کو ۱۱۱۱ھ گیارہ سو گیارہ ہجری مین ہوا آپکے والد نے سنہ ولادت کا
لفظ (ظہور) مین نکالا ہے سید خیر اللہ بلگرامی متخلص بہ اتہی میان نے آپ کی
تاریخ تولد مین دو بیت کہے ہین مصرعہ [illegible]

ازبسکہ زشادیش بیالد ہمہ کس — چسپان شدہ جامہاے مردم بر تن
تاریخ تولدش شبی چو جستم از دل — حق حافظ او باد خضر گفت بمن

وآپکے مہر میں یہ سجع کندہ تھا مصرعہ ظہور آل محمد ز برکت اللہ
آپکے والد کو آپکے ساتھ ایک عنایت خاص ومحبت مخصوص تھی۔ آپنے
تمام عمر ظل حمایت والد بزرگوار میں فیوض حاصل کیے ہیں آپ کے والد ماجد
کسیطرح بھی روادار آپ کی جدائی کے نہ تھے چنانچہ کبھی اگر نماز جماعت میں
مسجد میں اتفاق ہوتا تھا تو فرماتے تھے کہ آج میں نے حلاوت نماز کی نہیں
پائی۔ آپ بھی حد سے زاید مصروف تھے کہ بیان سے باہر ہے اٹھارہ برس
آپ ریاضات میں مشغول رہے از انجملہ تین برس کامل اعتکاف میں خلوت
گزین رہے اور نان جوین سے افطار فرماتے تھے ان ایام میں عمل واوراد و
مراقبہ واشغال واذکار ہر طریقہ کے جاری رہے وفیوضات وانوار تجلیات
لاتعد ولاتحصیٰ حاصل ہوئے۔ آخر الامر حبس نفس کے طرف متوجہ ہوئے واس
شغل کو درجہ کمال پر پہونچا دیا اس ضمن میں تین مہینہ تک پیسا ہر پانی پیا و خشک
روٹی باجرہ کی نوش کی وسلوک تمام کیا لیکن مزاج میں حرارت ایسے مشتعل ہوئی کہ
قریب تھا تپ دق کے پہونچی تدبیر حکیم عطاء اللہ سے مزاج وباج اعتدال
پر آیا اسوقت صعب میں بھی تربیت سالکان سے آپ غافل نہیں رہے۔
وآپکے والد ماجد قدس سرہ نے تمام خدمت طالبان وسالکان کی آپکے
حوالہ فرمائی وآپ بالکلیہ اس امر میں مستغرق ہوکر آراستگی ظاہر وباطن فقیران
ومریدان میں مشغول ہوئے آپکے والد کا قاعدہ تھا کہ گر کوئی طالب آتا تھا

واستدعا طریقہ کی کرتا تھا تو کسی شغل مین اوسکو مشغول کرکے فرماتے تھے
اگر تو طلب رکھتا ہے تو صحرا مین جا واس کسب کو سرانجام دے واپنے مکان
مین جگہہ دیتے تھے اور آپ سلوک وجذب بھی طالبون کو ارشاد کرتے تھے
چنانچہ آپکے والد ماجد طالب سے جو پہونچتا تھا کہکر فرماتے تھے کہ سید آل محمد
کے پاس جاؤ۔ اور فرماتے تھے کہ سید آل محمد نے میرے سر سے بہت بوجہ
ہلکا کردیا اور مجکو راحت بخشی۔ آپ آراستگی شریعت ظاہر وتہذیب اخلاق
باطن وتمام طالبان وباریابی سالکان مین کوشش بلیغ کرکے اوسکا سرانجام
کردیتے تھے ورات ودن تعلیم وتربیت مین مصروف رہتے تھے ومبتدی
ناخواندہ کو (الف با) شروع کراکر ساتھہ سبق باطنی کے ہمراز کرتے تھے غلغلہ
اس فیض عام کا اطراف ونواح شہر مین منتشر ہوا فوج فوج سالکان ودنیاداران
آتے تھے واپنے مقصد کو پہونچتے تھے۔ آپ بمقتضاے تعرفهم بسیماهم وصفاے
ضمیر [illegible] معلوم کرلیتے تھے کہ اس طالب کو فلان شغل کارگر ہوگا وفلان
طریقہ سے منزل مقصود کو پہونچیگا لہذا اوسی شغل مین اوسکو مشغول کرتے
تھے۔ کتاب کاشف الاستار مین ذکر آپکے خلفا ومریدون کا وکشف وکرامات
وتعلیم ذکر وفکر وشغل واعمال کا سب مفصل مرقوم ہے۔ آخر کار حسب مدلول
آیہ کریمہ اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ کے
وقت وفات آپکا آگیا تو آپنے تاریخ آخر شب سولھوین رمضان المبارک روز شنبہ
کو سنہ ۱۲۴۲ [illegible] ہجری مین وفات فرمائی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ٥
شاہ محمد [illegible] گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے نظم مین یہ تاریخ لکھی ہے ٥

سعید زمرۂ سادات کامل برحق | کہ بود آل محمد بہ خاص و عام نہان
بشیر عالم لاہوت و واقف جبروت | ز دست بیعت او فیض بردہ عالم جان
رسید ہر کہ بدرگاہ عالیش بہ نیاز | بخویش یافتہ ہر مطلبی عیان و نہان
بروز شانزدہم شہر صوم زین عالم | بسوے دار بقا رفتہ است جلوہ کنان
ز سال مغفرت او چو پرسی از عارف | بگفت آل محمد بود شفیع جہان
۱۱۶۴

تاریخ دیگر طبعزاد شیخ عبد السبحان

شاہ آل محمد از دنیا | نقل فرمود سوے دار جنان
گفت تاریخ وصل ہاتف غیب | شمس گردید زیر ابر نہان
۱۱۶۴

مزار مبارک آپکا قصبہ مارہرہ شریف مین بروضہ پدر بزرگوار بطرف شرقی واقع ہے یعنے مقبرہ حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ کا جانب پورب اور بڑھایا گیا ہے جسقدر بڑھا ہے وہ بھی بہت وسیع و بلند مسقف ہے و دروازے بیرونی برآمدہ شرقی مقبرہ قدیم کے اوس مقبرہ زیادہ شدہ مین کھلے ہین اور اوس مین آمد و رفت کی راہ اسی برآمدہ قدیم سے ہے کسی طرف باہر سے کوئی اور راہ نہین ہے چنانچہ اوس مقبرہ زیادہ شدہ کو جزو مقبرہ قدیم حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ کا سمجھنا چاہیئے باہر سے وہ سب ایک ہی مقبرہ معلوم ہوتا ہے اوس مقبرہ زیادہ شدہ مین تین مزار شریف ہین منجملہ اونکے درمیان کا مزار اقدس آپہی کا مزار نور آگین ہے۔ فقط

حالات حضرت سید شاہ حمزہ مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب انوار العارفین و کتاب آثار احمدی مین لکھا ہے کہ حضرت شاہ سید

حمزہ قدس سرہ خلف رشید وخلیفہ حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہ کے
ہین۔ تولد آپکا تاریخ چودھوین ربیع الاخر کو ۱۱۳۱ گیارہ سو اکتیس ہجری مین ہوا ہی۔ اپنے
گیارہ سال کی عمر تک اپنے جد امجد کی تربیت مین رہکر برکات وفیوضات
حاصل کئے اور اوسیوقت مین آپکے جد امجد نے اپنی کلاہ مبارک کو آپکے
سر پر رکھا و اپنے سیلی آپ کے کمر مین باندہی تھی۔ جب عمر آپ کی چونتیس برس
کی ہوئی آپکے والد بزرگوار قدس سرہ نے اس عالم سے رحلت فرمائی اوسوقت
سے آپنے مقام مارہرہ شریف مین مسند خلافت اپنے والد بزرگوار پر جلوس فرمایا
وتلقین وہدایت وتعلیم وتربیت خلق مین وریاضت وعبادت حق مین مشغول
رہے۔ آپ فرماتے ہین کہ قریب عمر چونتیس برس کے ہوتا ہے کہ مین اس مکان مین
استقامت رکھتا ہون و عمر میری ستر برس کو پہونچی منتظر لطیفہ غیبی کا
رہتا ہون واکثر اس رباعی کو پڑہتا ہون رباعی

گر گوہر طاعت نسفتم ہرگز ... ور گرد گنہ ز رخ نرفتم ہرگز
نومید نیم ز آستان کرمت ... زیرا کہ یکے را دو نگفتم ہرگز

عمرے بحسرت گذرانیدہ ام وجائے بحیرت در باختہ ام نہ فلوسے از دکان
یغما در گرہ نہ پشیزے نہ یک کف جو از خرمن رائگان حاصل نہ قفیزے باوجود
این افلاس جہانیان قطب زمان میگویند وعالمیان غوث ارشاد میخوانند من ہم
با این زمرہ عوام وخواص درساختہ ام وماتم خود داشتہ ام اے دل تو کجا
میروی وکدام راہ می پوئے نظم

تو ہمی شہرہ دنیا و دین دیگر چہ خواہی ... دو عالم گیرد و سازی جہان حاصل کنی خود را

ز تو میدہی شکایت مکنی چشم از کہ میداری　　کریمی ہم مقرر کن اگر سائل کنی خود را

أَسْتَغْفِرُ اللهَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ۝ ۔ باوصف اخفاے حال کے خوارق وکرامات آپ کے بہت ہین ۔ آپنے اپنی وفات سے چہہ مہینہ پیشتر ایک وصیت نامہ لکھکر قلمدان مین مخفی رکہا تہا وہ یہ ہے **وصیت نامہ**

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ باقی باقی فانی ؎

بالا بلند عشوہ گر و سرو ناز من　　کوتاہ کرد قصۂ عمر دراز من

معلوم بندہاے خدا اسلمہم اللہ باد کہ فقیر را سفر آخرت در پیش آمد انچہ قطب العاشقین حضرت جدی انار اللہ برہانہ آخر رسالۂ چہار انواع ارقام فرمودہ اند این جماعہ را پسنداست حتی الوسع در آن ساعی باشند و با نامرادی بسازند و ازین جانب اجازت خلافت سلاسل خمسہ مقرر دانند و دادیم و باسما اربعین و تسبیح و دعاہا و سور قرآنی و دیگر ادعیہ و اذکار و اشغال بمشافہہ و غیر مشافہہ مجاز و ماذون بودہ اند و ہستند و اقتدا بشان شریعت غرا انچہ از دست آید لازم دانند و دست طمع بہ آستین قناعت بپیچند و بہ لا بد اکتفا نمایند اگرچہ اَلْفَقْرُ وَرَاثُ نَبِيِّ الْمَحْظُوْرِ نیز گفتہ اند و بکتب سلف و حقایق و اوراد مشغول باشند و کمر بسعی در طریقہ انیقہ این طائفہ از دل و جان استوار بر بندند و شمہ کریمہ اغماض عین و ذہول از دنیوی لازم شناسند ؎

ازان رو دید گل و خار اندرین باغ　　کہ ہم طاؤس در کار است و ہم زاغ

اگر بینی بد و نیکی مزن دم　　کہ ہم ابلیس می باید ہم آدم

دنیا گذشتنی و گذاشتنی است لہذا با ہمہ کس پرداختنی است و اگر کسے

از اہل او تعالےٰ لا ینظر آید دست شما و دامن او لیکن درین زمان اہلیت
این امر مفقود و جنسیت موجود وبہ چرب زبانی و شیوہ لسانی کسے فریفتہ نشوند
کہ این طایفہ ہر وقت اعوذ بالله من الکذب الرجیم بودہ اند و فاتحہ سالیانہ ہرگز
بتکلف نکنند بلکہ نہ نمایند کہ حکم چنین است بعد بست سال روشن خواہد شد حالا
مسئلہ اجل در حل و کارے ازین اہم در پیش پس ازین دعا با بیگانہ و خویش
مصرعہ ہندی لیہہ پڑوسن جھوڑا نت اوٹھہ کری لار سہ
دیگر مگو نصیحت حافظ کہ رہ نیافت گم گشتہ کہ بادہ تلخش بکام رفت

غزل

وقت آن آمد کہ عزم لامکان برپا کنم — این جہان و آنجہان را در ہم وشیدا کنم
وقت آن آمد کہ از یاران تن باشم جدا — عزم سوئے دوستان عالم بالا کنم
نغمہ فروا اے اللہ سیر آہنگے نمود — با رفیقان علا آہنگ آن صحرا کنم
نقطہ آخر بہ اول می رسانم اے فلان — دورہ قوسین را قرب با وادنیٰ کنم
بُعد وہمی را بقرب وسوسہ سازم بہم — این خیالات توہم را بخود رسوا کنم
نفی در اثبات و اثبات است در نفی کذا — لا و الا را بہم آریم تا لا لا کنم
رخش را بالا و الا بر جہانم این زمان — زان طرف بیدای امکان خیمہ برپا کنم
صورت تن از ہیولای تفس آرم برون — طایر قدس آشین را مادہ عنقا کنم
بیخود آتا یا خدا لے بخویش گردم ہمعنان — بیخود آشو از خدا تا با خدا یکتا کنم
ساز تن را بشکنم و این پردہ ہا چاک از ہم — یا صدا با سے ہویت طنطنہ درنا کنم
باز وقتے بوصل جان کنم حمزہ ثنا — دورہ با مرکز اللہ را یغما کنم

وصیت نامہ ختم ہوا فقط اس وصیت نامہ میں جو نسبت فاتحہ سالیانہ کے
درج ہے کہ ہرگز بہ تکلف نکنند بلکہ نمایند کہ حکم چنین است بعد بست سال روشن
خواہد شد فقط سوا اسکے نسبت کہتے ہیں کہ ظہور اس پیشین گوئی کا اسطرح پر
ہوا کہ بعد بیس برس کے جاگیر آپ کی انگریزوں نے ضبط کر لی تھی مگر آپ کی
فضل الٰہی سے واگذاشت ہوگئی۔ کتاب کاشف الاستار (جسکا حوالہ اوپر
کے حالات میں ہوا ہے) آپہی کی تصنیف ہے۔ آپکے تین پسر تھے اول
سید آل احمد ملقب بہ اچھے صاحب دوم سید آل برکات معروف بہ ستھرے
صاحب سوم سید آل حسین مشہور بہ سچے صاحب قدس اللہ اسرارہم۔ وفات
شریف آپ کی یعنے حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہ کی تاریخ چودھوین
محرم الحرام کو ۱۱۹۸ گیارہ سو اٹھانوی ہجری مین واقع ہوئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ۵
مزار مبارک آپ کا بمقام مارہرہ شریف وسط برآمدہ شرقی مقبرہ قدیم
حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ مین اوپر اسی سمت کے مزار شریف پر
آپ کے ایک مرید نے مختصر گمبد مینا دی بنوا دیا ہے جو ستون ہائے سنگی
پر قائم ہے و مقبرہ زیادہ شدہ مذکورہ حالات حضرت شاہ آل محمد قدس سرہ
مین جانے کی راہ آپکے پائینتی زیر گمبد ہی ہے فقط

حالات حضرت سید شاہ آل احمد مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب آثار احمدی مین لکھا ہے کہ اسم شریف آپکا سید آل احمد ملقب باچھے
صاحب ہے آپ خلف ارشد و سجادہ نشین حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہ
پدر بزرگوار اپنے کے ہین۔ ولادت آپکا تاریخ ۲۸ بست و ہشتم شعبان ۱۱۶۰ ہجری ۔۔۔

سنہ ۱۱۶۰ گیارہ سو ساٹھ ہجری مین واقع ہوا ہے سلطان مشایخ جہان) آپ کے تولد کا
مادہ تاریخ ہے - چار برس تک آپ اپنے دادا کے ظل عاطفت مین
رہے چنانچہ ایک روز آپ مسجد خانقاہ مین بعد عصر اپنے دادا کے زانو پر
بیٹھے تھے و اوسوقت مجمع عام تھا آپ کے جد امجد نے فرمایا کہ حضرت صاحب
البرکات نے فرمایا ہے کہ مجھسے بفصل چار واسطے کے ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ فروغ
کاشانۂ ولایت شمع دودمان میرے فقر کا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے - آپ نے
صحبت بابرکت باپ مین کسب و کمالات صوری و معنوی و بہت فیض حاصل
کیا ہے و آپ ہمیشہ اکتساب و اذکار و مراقبات و اشغال و حبس نفس کبیر و صلوٰۃ
معکوس و صوم نفل و مجاہدات قویہ باطن وغیرہ اعمال مین التزام رکھتے
تھے و طاعات فوق الطاعات بجالائے ہین و ساتھہ روحانیات کرام کے
مستفیض ہوکر بہت انوار و اسرار مشاہدہ کئے ہین و آثار کرامت و ولایت کے
آپ پر ظاہر ہوئے - بعد وفات والد بزرگوار کے آپنے خرقۂ فقر کا پہنکر سجادہ
موروثی پر اجلاس فرمایا و نقارہ ہدایت کو بلند آواز کیا ہزارہا طالبان مولیٰ
بارگاہ والا مین ہجوم کرکے اپنے اپنے مطالب و دلخواہ پر کامیاب ہوتے تھے
اور آپ بقدر استعداد ہر ایک کے دور کرنے پردۂ غفلت و ابعد حضرت احدیت
مین کوشش کرکے وصول الی اللہ کی راہ کو ابتدا سے انتہا تک نشان
دیکر احوال و مقامات و مراتب لایقہ مین فائز المرام فرماتے تھے - و کارخانہ
ارشادات و تزکیہ ظاہر و تصفیہ باطن آپکا ایسا گرم تھا کہ عروس جہان کو فیض حق تعالیٰ
و مشغول [illegible] مجلس سے ملو [illegible] تا [illegible] انوار معنویہ تعلیم [illegible]

منور کر دیا - فضلاء عصر و علماء متبحر کہ طائفہ عالیہ صوفیہ سے منکر تھے حد سے
زیادہ آپ کے معتقد ہوئے - و امراء عظام نے حلقہ بگوش ہو کر خدمات
نمایاں کی - اور اکثر آپ علما و فضلا و فقرا و مساکین و ضعفا سے صحبت رکھتے
تھے - ظاہرا اوقات گرامی آپ کے مجملا اسطرح پر تھے کہ بعد آدھی رات کے
تجدید وضو فرما کر اندرون حویلی کے نماز تہجد ادا کرکے معاملات باطن اذکار و
اشغال مین مصروف رہتے تھے - وقت ہونے اذان صبح کے مسجد پر
آکر نماز پڑھتے و بعد نماز کے خانقاہ شریف مین وظیفہ و ادعیہ و اوراد وغیرہ
و اشغال باطن مین تا وقت چاشت اشتغال رکھتے تھے اس درمیان مین
خدام خاص بھی باریاب نہین ہو سکتے تھے و بعد فراغ اعمال موصوفہ کے ایک
ساعت توقف کرکے وضو جدید کرتے و حسب معمولات اسلاف درگاہ مین
حضرت صاحب البرکات قدس سرہ کے جا کر بعد زیارت و فاتحہ بزرگان کے
وظیفہ بعض ادعیہ و اشغال معمولہ وہان کا ادا کرتے دو دو تین گھڑی کے بعد روضہ
معلی سے برآمد ہو کر اکثر و خصوص موسم بہارانہ و بیرون تین چار گھڑی باغ
درگاہ مین جلسہ فرماتے و فواکہ ہر فصل کی ہر قسم کے کہ موجود ہوتے فقرا و دنیاداران
حاضرین کو تقسیم کئے جاتے - بعدہ حویلی مین تشریف لا کر ایک ساعت
بار عام کرکے برخاست فرماتے و طعام تناول فرماتے بعدہ ایک ساعت
قیلولہ فرما کر وقت اوسط ظہر کے مسجد مین تشریف لا کر بعد نماز و تلاوت قرآن مجید
کے خانقاہ مین تشریف لا کر کتب حقایق و سلوک و سیر کے سیر مین توجہ رکھتے
و پھر وقت عصر تک بار عام نہ ہوتا بعدہ مسجد مین نماز عصر کی پڑھکر حویلی مین تشریف لاتے

لاکر بار عام فرماتے اکثر یاران دین واہل دنیا حاضر ہوکر کلام معجز نظام سے
مستفید ہوتے تھے۔ زان بعد مسجد مین نماز مغرب ادا کرکے خانقاہ مین تشریف
لاتے و مصلا پر صلوۃ اوابین و تسابیح وغیرہ اعمال پڑھکر اندرون محلسرا کے
رونق افروز ہوکر دو گھڑی جلسہ فرماتے و عرض حال مستورات شہر کا سنکر
اونکی تسلی خاطر فرماکر حویلی مین تشریف لاتے و بقدر معمول استراحت فرماکر
بعد عشاء و تہجد ساتھہ حق کے خلوت رکھتے تھے۔ کتاب انوار العارفین مین
لکھا ہے کہ اپنے وقت مین آپ شیخ المشایخ تھے اوسوقت کے مشایخ
آپ کی بزرگی و مشیخت کا آوازہ سنکر آپ کی خدمت مین آتے تھے و آپ بکمال
بزرگی و اخلاق سے تعظیم و تواضع فقرا و علما و مسافرون کی فرماتے تھے
آپ کے پدر بزرگوار اپنی حیات مین واسطے ریاضات و مجاہدات و شب
خیزی و پڑہنے نماز معکوس کے آپ کی نسبت کوشش بلیغ فرماتے تھے و
ہر روز حال دریافت کرتے تھے اگر تعداد مین شغل و ذکر و شب بیداری پر نسبت
پسر ثانی کے آپ مین زیادہ پاتے تھے اپنے ساتھہ کہانا کہلاتے تھے والا
اس شفقت سے پسر ثانی کو معزز و ممتاز فرماتے تھے۔ کہتے ہین کہ آپ بارہ
برس تک اپنے کو کنوئین مین لٹکاکر نماز معکوس پڑہتے رہے ہین چنانچہ
پیر مبارک مین نشان رسن کے نمودار تھے۔ **آپکا وصیت نامہ**
بندہاے خدا سلمہم اللہ تعالے آنچہ حضرت ابوے رحمۃ اللہ علیہ در وصیت نامہ
رقم فرمودہ اند بران مواظبت نمایند و طریقہ بیعت بجز خاندان خود چہ از پدر و چہ
از برادر و چہ از خلفاے خاندان خود از جائے دیگر نکنند چرا کہ سلک صحیح است

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر است　　　شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

فائق و استفادہ را مضایقہ نیست ع متاع نیک ہر دکان کہ باشد
و در آداب مسجد و خانقاہ و درگاہ بکوشند و از بالیست ملحوظ و از ناباست
محفوظ دارند کہ عمدہ کار شریعت است ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید　　　کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

و در خدمت صادر و وارد و در تعظیم و تکریم مشائخ و فقرا و علما و فضلا بکوشند
و آنچہ از دست ایشان آید رطب و یابس بحرمت تمام متواضع شوند اگر ازین
معنی از ایشان کسے راضی نخواہد شد مواخذہ بر ایشان نیست و علم و عمل در پیش
دارند کار نیک است۔ دیگر ہیچ۔ زیادہ ازین دعا با بیگانہ و خویش و کار ازین
اہم در پیش والسلام۔ و فاتحہ سالیانہ بتکلف نکنند بر یک کاسہ شربت یا
بر یک نان جوین بکنند و خدمت وارد و صادر بصدق دل کنند من خدام خدام
در مذہب ابو حنیفہ قائم باشند و رسم تعزیت از سہ روز زیادہ نہ نمایند و روشنی
و چراغان بعمل نیارند چرا کہ این عاصی تکلف روا ندارد و تکلف در شرع روا نیست فقط

وصیت نامہ ختم ہوا آپنے کوئی لڑکا اپنے پیچھے نہیں
چھوڑا و تاریخ سترہویں ماہ ربیع الاول ۱۲۳۵ بارہ سو پینتیس ہجری میں وفات پائی اِنَّا
لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مزار مبارک آپکا قصبہ مارہرہ شریف میں اندرون قبہ شریف
کے حضرت شاہ صاحب البرکات قدس سرہ کے مزار مقدس سے ملا ہوا جانب پورب
واقع ہی۔ بعد وصال آپکے حضرت شاہ آل رسول قدس سرہ بن حضرت
سید آل برکات عرف ستھرے صاحب نور اللہ مرقدہ کہ برادر زادہ

حقیقی وخلیفہ آپ کے تھے سجادہ نشین ہوئے وتاحیات اپنے کار ہدایت وتلقین مین مصروف رہے آخر کار تاریخ اٹھارہوین ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۶ بارہ سو چھیانوے ہجری کو آپنے بھی وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مزار مبارک آپکا حضرت شاہ حمزہ قدس سرہ جد اپنے کے مزار شریف سے متصل جانب شمال واقع ہے۔ آپ کے پسر کلان سید ظہور حسن اپنے پسر سید شاہ ابو الحسین الملقب بہ میاںصاحب کو چھوڑکر روبرد اپنے والد کے وفات پا چکے تھے وسید ظہور حسین عرف چھوٹو میان پسر خورد مع اپنے پسر سید ابو الحسن عرف میر صاحب کے اب تک بعنایت الٰہی بقید حیات ہین انتظام دنیاوی متعلق ملک وغیرہ وخانگی اس خاندان کا حضرت سید ابو الحسن صاحب موصوف کے تعلق ہے۔ وحضرت سید شاہ ابو الحسین الملقب بہ میاںصاحب بن سید ظہور حسن مرحوم مغفور نے اپنے جد بزرگوار حضرت سید شاہ آل رسول قدس سرہ سے تعلیم وتربیت پاکر بعد وفات جد موصوف اپنے کے سجادہ نشین ہوئے فی زماننا ذات بابرکات حضرت سید شاہ ابو الحسین صاحب موصوف ملقب بہ میان صاحب کی قصبہ مارہرہ شریف مین فیضرسان طالبان خدا ہے اللہ تعالے جلشانہ اونکے ذات افاضت سمات سے ہمیشہ فیض عام جاری رکھے آمین۔ فقط

حالات حضرت سید شاہ محمد غوث قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب آثار احمدی مین حالات حضرت شاہ سید محمد غوث قدس سرہ کے اسطرح چند مذکور ہین کہ آپ درویش کامل حق آگاہ واہل اللہ متوطن قصبہ

زمانیہ توابع سرکار بنارس کے تھے و مرید و اجل خلفاے حضرت سید
شاہ آل احمد عرف اچھے صاحب مارہروی قدس سرہ سے تھے عنفوان
شباب مین باشتیاق خداشناسی اپنے وطن و دیار سے ہجرت کرکے
مارہرہ شریف مین تشریف لائے و اپنے مرشد کے حضور مین حاضر رہکر مطلب
دلی کو پہونچے و بعد کسب فیوض و برکات کے خرقہ خلافت مرشد سے
پہنکر اجازت سلاسل خمسہ یعنے قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ و
مداریہ کے حاصل کی بعدہ سیاحت اختیار کرکے سفرہاے نیک کیا و مقامات
اولیا مین گذرے بہت لوگون کو مرید و مستفید فرمایا وقت بداؤن شریف موضع
شیخوپور مین قیام اختیار فرماکر بیرون آبادی چاہ و مسجد و حجرہ لسکونت خود تعمیر
کرایا و عزلت قبول کرکے کمال تجرد و وارستگی سے اوقات بسر کرتے تھے
و فیض رسانی خلق مین مشغول رہکر مرجع اکابر و اصاغر کے ہوے۔ آپ فتوح
کسی سے نہین لیتے تھے و بسبب قلت مداخل و کثرت مخارج کے اکثر
اشخاص آپ کیطرف احتمال دست غیب کا رکہتے تھے حالانکہ آپ کا دست
غیب محض توکل علے اللہ تہا۔ آخر مین آپ شیخوپور سے بداؤن شریف چلے
آئے وہین بشبہہ دست غیب جماعت دزدان نے آپکو زخمہاے کاری
مجروح کیا آپنے بوفور حلم قلبی کے قاتلان سے فرمایا کہ فوراً تم چلے جاؤ
ایسا نہو کہ کوئی دیکھ لیوے اور تم گرفتار ہوجاؤ۔ اونکو رخصت کرکے اوسی
زخمہاے کاری کے اثر سے آپنے مرتبہ شہادت کا پایا۔ سبحان اللہ
دیکھو کہ آپ مین کیسا حلم تہا کہ دشمنان نے تو آپکو قتل کیا اور آپنے اونکے گرفتاری

دیا۔ اپسند نفرماکر فوراً اونکے چلے جانے کو ارشاد فرمایا یہ ثمرہ ریاضت و مجاہدہ نفس کا ہے۔ اہل اللہ راہ خدامین مجاہدہ کو مقدم جانتے ہین۔ ایسا مجاہدہ کرتے ہین کہ خود اطاعت نفس سے باہر آکر نفس کو اپنا مطیع و منقاد کر لیتے ہین انسان کو چاہیئے کہ پیروی نفس سے ہروقت گریزان رہے۔ اور بتحقیق یہ معلوم ہوا کہ ایک شخص نے جو پہلے آپکا مرید و معتقد تھا پیچھے منحرف ہوگیا تھا اوسنے روپیہ خرچ کرکے براہ حسد شہید کرواڈالا بہرحال آپ نے شہادت پائی و شہادت آپ کی تاریخ پانچوین شہر شعبان ۱۲۵۵ھ بارہ سو پچپن ہجری شب جمعہ کو ہوئی ہے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مزار مبارک آپکا شہر بداؤن شریف محلہ پیربولا مین چبوترہ پختہ مزار حضرت احمد بولا رحمۃ اللہ علیہ پر جانب پورب واقع ہے سرہانے ستون پختہ ہے اوسمین چھوٹے چھوٹے چند طاق بنے ہین فقط

حالات حضرت شیخی و مرشدی حضرت آخوند حافظ عبد العزیز دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت مرشدی قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین اسوۃ الواصلین ماہر اسرار رب العالمین متبع سنت سنیہ جناب سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین پیرو آثار خلفائے راشدین حامی شریعت مقتدائے طریقت واقف رموز حقیقت غواص محیط معرفت قطب وقت سلطان الکملا برہان الفضلا عاشق صادق جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے

عنہ صاحب ولایت شیخ المشائخ جناب حضرت آخوند حافظ شیخ عبد العزیز صاحب الملقب بشاہ مقبول احمد قادری دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز موصوف صاحب

بجمیع صفات پسندیدہ و اوصاف حمیدہ کے تھے۔ آپنے بعد بیعت کے خرقہ خلافت حضرت زبدۃ العارفین یگانہ حضرت صمدیت مقبول بارگاہ احدیت حضرت سید شاہ محمد غوث شہید قدس اللہ سرہ العزیز سے پہنکر لقب شاہ مقبول احمد کا پایا۔ آپکے والد ماجد مولوی حکیم الٰہی بخش صاحب بن حافظ محمد جمیل صاحب ساکن قدیم شاہجہان آباد کے تھے ولادت آپکی ۱۱۸۱ء سنہ گیارہ سو گیارہ ہجری نبوی مین ظہور مین آئی۔ ایام طفلی مین پہلے آپنے حضرت آخوند برہان صاحب سے قرآن شریف حفظ کر کے نو سال کی عمر مین تکمیل حفظ قرآن مجید کی کی و بعد حفظ کے حسب اجازت حضرت آخوند صاحب موصوف استاد اپنے کے تیمناً و تبرکاً آخر رکوع سورہ بقرہ کا حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی قدس سرہ سے پڑھا۔ حضرت آخوند برہان صاحب موصوف باشندہ پشاور تھے بزمانہ شاہ عالم بادشاہ بمعیت غلام قادر بہ نیت تاراج شاہجہان آباد کے آئے تھے پرتو نظر فیض اثر جناب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ برادر خورد حضرت خاتم المفسرین والمحدثین آیتہ اللہ فے الارضین جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ سے اونکو راہ راست نصیب ہوئی اور بیعت خاندان نقشبندیہ مجددیہ سے بدست مولانا شاہ عبدالقادر صاحب موصوف مشرف ہو کر فیضان صوری و معنوی سے سرفرازی ہوئی و مراتب علیا کو پہونچے۔ جناب آخوند صاحب خود فرماتے تھے کہ ہم غلام قادر کے ساتھ دہلی کو لوٹنے آئے تھے مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کی نظر نے ہمکو لوٹ لیا۔ جناب آخوند صاحب ناظرہ خوان تھے مگر کمال صاحب تصرف

تھے جس شخص کو قرآن شریف پڑھایا وہ شخص حافظ قرآن ہوا اور مکر دہات دنیاوی سے محفوظ رہا۔ منجملہ کرامات و خوارق عادات آخوند صاحب کے ایک یہ ہے کہ جو شخص بحسن عقیدت شب کو آپکے چارپائی کے نیچے سو رہتا وہ حق جلشانہ کی زیارت سے مشرف ہوتا اسیواسطے جناب آخوند صاحب ہضما للنفس اولٹی چارپائی پر آرام فرماتے۔ آپ ارباب دنیا و اہل دول سے متنفر و لوث نجاست حرص و طمع سے پاک و صاف تھے توکل آپکا کامل تھا۔ ایک مرتبہ نواب محمد امیر خانصاحب والی ٹونک کو کوئی مہم اہم درپیش ہوئی وہ حاضر ہو کر جناب آخوند صاحب سے خواستگار دعا کے ہوے آپنے ایک ہفتہ ختم خواجگان باشرائط معمولی پڑھکر دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے وہ مشکل نواب صاحب کی حل کر دی تب نواب صاحب نے حاضر خدمت ہو کر زر خطیر از قسم نقد و جنس بحضور خدام والا مقام کے پیش کیا جناب آخوند صاحب نے غصہ ہو کر فرمایا کہ نواب صاحب ہم نے اپنی دعا عوض اس مال کے فروخت نہیں کی محض خالصاً للہ دعا کی تھی ہمکو مال کی کچھ حاجت نہیں ہے تم اپنا مال لیجاؤ نوابصاحب نے عرض کی کہ یہ مال طلبہ و فقرا و مسجد کے صرف کے لئے ہے آپنے فرمایا کہ ہم نے وقت عزلت نشینی سے آجتک کسیکے نقد و جنس کو اپنا ہاتھ نہیں لگایا تم اپنے ہاتھ سے جسکو چاہو تقسیم کر دو چنانچہ نوابصاحب نے کچھ روپیہ تقسیم کیا باقی اپنے ہمراہ واپس لیگئے اور پچیس ؎۲۵ روپیہ ماہواری واسطے صرف مسجد و خرچ طلبہ کے مقرر کر دیا یہ پچیس ؎۲۵ روپیہ اوسوقت سے اوائل زمانہ مسند نشینی حضور اقدس یعنی جناب

مرشدی قدس سرہ تک برابر جاری رہے بعدہ بوجہ بدانتظامی و بے اعتنائی
بعض ملازمان نوابصاحب کے خدام حضور اقدس مرشدی قدس سرہ
نے بعلو ہمت وکمال استقامت اپنے کے موقوف فرماکر علی رؤس الاشہاد
ارشاد فرمایا کہ درس طلبہ کا آخوند صاحب کے جانب سے خالصاً للہ ہے
تا قیامت جاری رہے گا چنانچہ حسب ارشاد جناب حضور اقدس قدس سرہ
کے وہ درس بعنایت الہی آجتک جاری ہے - بعد حفظ قرآن مجید کے
حضور اقدس قدس سرہ کبھی ایک منزل وکبھی دو منزل ہر روز بلا ناغہ تلاوت
فرماتے تھے اور جب حضرت خواجہ خواجگان قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے زیارت کو تشریف لیجاتے تو
آمد و رفت مین ایک قرآن شریف تمام وکمال ختم کرتے - بعد تکمیل حفظ قرآن
مجید کے حضور اقدس قدس سرہ نے تحصیل علم فارسی وعربی کی فرمائی
چنانچہ شافیہ ابن حاجب وشرح ملا جامی کو مولانا محمد کریم اللہ صاحب علیہ الرحمۃ
سے کہ اوسوقت مین مولانا صاحب خود بھی تحصیل علوم فرماتے تھے و طلبہ
علوم کو بھی درس دیتے تھے پڑھی تھین وکتاب مشکوۃ المصابیح کو جناب
خاتم المحدثین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی واکثر
بغرض رفع شبہات بخاری شریف کے جناب مولانا حاجی محمد اسحاق علیہ الرحمۃ
کی خدمت مین تشریف لیجاتے تھے وکتب تصوف اکثر اہل باطن وارباب
کشف سے اخذ کین چنانچہ لوائح جامی حضرت قدوۃ العرفا حافظ محمد علی
صاحب المعروف بحافظ محرم علیصاحب اجل خلیفہ قدوۃ الکبرا حضرت

شاہ سلیمان صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے و مثنوی شریف مولانا روم رحمۃ اللہ
علیہ کی حضرت زبدۃ الاصفیا رحقایق پناہ شاہ غلام محمد عرف مسکین شاہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی بعد نماز تہجد تخمیناً دوسوابیات مثنوی شریف
کے مطالعہ کرکے حضرت شاہ صاحب موصوف کے خدمت مین پہونچکر مستفید
ہوتے تھے۔ الغرض حضور اقدس حضرت مرشدی قدس سرہ نے شروع
عالم شباب مین علوم ظاہری سے استفاضہ حاصل فرماکر حضرت قبلۃ الکاملین
قدوہ ارباب عرفان جناب سیدہ محمد غوث صاحب شہید قدس اللہ سرہ العزیز
اکمل الخلفا رجناب ملائک مآب سند العرفا سید السادات حضرت سید
شاہ آل احمد عرف اچھے صاحب قادری مارہروی رضی اللہ تعالے عنہ
سے خاندان عالیہ قادریہ مین بیعت حاصل کی و عرصہ چندر و زمین اکتساب
علوم معنوی وطرق خاندانہا اعنی خاندان عالیہ قادریہ و چشتیہ نظامیہ
و نقشبندیہ ابو العلائیہ و سہروردیہ و مداریہ و جملہ اشغال و اوراد و اعمال سے
مشرف ہوکر ارادہ مراجعت کا فرمایا اوسوقت حضرت کے مرشد اقدس نے
فرمایا ہم نے تمہارا لقب شاہ مقبول احمد رکھکر مجاز ارشاد کیا جو شخص بہ ارادہ
بیعت تمہارے پاس آوے اوسکو طریق خاندانی مین مستفیض کرو بجواب
اوسکے آپنے بصد عجز و نیاز عرض کیا کہ یہ خادم اس امر کی لیاقت نہین رکھتا
فرمایا ہم نے تم کو بحکم محکم پیران عظام علیہم الرحمۃ کے مجاز اس امر کا کیا ہے
اگر کوئی طالب بحسن عقیدت بنظر استفادہ تمہارے طرف رجوع کرے
بعد حصول اجازت پیران عظام و استخارہ معمولی خاندانی کے اوسکی دستگیری

کرر دوبہر ارشاد فرمایا کہ دہلی مین اکثر لوگ طالب فتوحات وعمل حب وبغض و دست غیب کے رہتے ہین اگر تمکو شوق اس امر کا ہو تو یہ امر بھی ممکن ہے آپنے دست بستہ عرض کیا کہ یہ خادم محض بپاس حصول راہ حق جلشانہٗ کے حاضر خدمت ہوا تھا حضور نے بہ الطاف مربیانہ تعلیم فرما دی اب مجکو کسی چیز کی ضرورت نہین ہے موافق ارشاد وتعلیم کے تا زیست عملدرآمد کرتا رہونگا - چنانچہ حضور اقدس قدس سرہ نے ابتدائے زمانہ مسند نشینی سے تا دم واپسین کسی شخص کو بلا اجازت وارشاد مرشدین عظام کے داخل طریقہ خاندانی نہین کیا - ایک مرتبہ ایک شخص گوالیار سے بہ ارادہ شرف بیعت سکے حاضر خدمت ہوا بمجرد حاضری اوسکے بلا عرض حال آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے شخص تجکو جناب میر عبداللہ صاحب خلف الصدق جناب شاہ صابر بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ داخل سلسلہ فرما دینگے چنانچہ وہ شخص میر صاحب موصوف سے مشرف بہ بیعت ہوا - حافظ نصیرالدین صاحب دس برس کامل آپ سے خواستگار شرف بیعت کے رہے آپ نے فرمایا کہ حافظ صاحب آپکا حصہ میر عبداللہ صاحب سکے پاس ہے چنانچہ حافظ صاحب موصوف نے جناب میر صاحب موصوف سے خاندان چشتیہ صابریہ مین بیعت حاصل کی - عشرت علی خادم درگاہ حضرت قدوۃ پاکان زبدۂ خاصان کردگار سید محمد دہجار چشتی رحمۃ اللہ علیہ کئی سال تک آپ سے بیعت سکے لئے اصرار کرتے رہے وآپ انکار فرماتے رہے ایک روز بعد نماز صبح بجذب شوق عشرت علی حاضر خدمت ہوئے آپنے ارشاد

فرمایا کہ عشرت علی آج ارشاد ہوگیا ہے بعد وظائف کے داخل سلسلہ کرونگا
چنانچہ اوسی روز بعد وظائف کے شرف بیعت سے مشرف فرمایا۔ ایام
شباب مین تا ایام عذر آپ اکثر زیارت مزارات اولیاء کبار قریب و بعید سے
مثل اجمیر شریف و پاک پٹن شریف و پانی پت و سونی پت و مارہرہ شریف
وغیرہ و مزارات خاص دہلی شریف کے فیضیاب ہوتے چنانچہ مقام
نقش قدم مبارک جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم واقع کوٹلہ بیرون
شہر دہلی مین بعد نماز مغرب و مزار مبارک جناب سید الواصلین حضرت خواجہ
محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ پر بعد نماز عشاء عرصہ بتیس سال تک دوازدہ ماہ
تشریف لیجا کر مراقب ہوا کرتے تھے۔ بعد اجلاس مسند ارشاد کے حضور اقدس
قدس سرہ کا یہ حال تھا کہ شب و روز سوائے سماعت و تلاوت قرآن مجید
و اشغال و اذکار و اوراد کے اشتغال دنیاوی سے آپکو کچہ سروکار نہ تھا
دیا در کرد گار و ذکر الہی سے آپکو اسقدر شوق و ذوق تھا کہ زمانہ سن تمیز سے
تا آوان ارتحال شب کو گاہے غفلت آپکے قرین حال ہوتی اگر احیاناً بمقتضائے
بشری خواب غالب ہوتا تو تھوڑے عرصہ مین متنبہ ہو کر نفس کو ملامت فرماتے
اور آبدیدہ ہوتے۔ اوقات شریف آپ کی اس طرح پر تھی کہ تہجد کے وقت
حوایج بشری و تقاضائے حاجات ضروری و طہارت کامل سے فراغت
حاصل کر کے نماز تہجد مین مصروف ہوتے و بعد نماز تہجد کے سر بسجدہ ہو کر
ایسے کلمات خضوع و خشوع و الفاظ عجز و فروتنی کے زبان سے فرماتے
کہ قلب سامعین کا ادراک معانی اون الفاظ سے متاثر ہوتا۔ بعدہ

حبس دم و شغل سلطان الاذکار و دیگر ریاضات شاقہ مین صبح تک مشغول رہتے پھر وقت صبح صادق سے کے بنفس نفیس باواز بلند اذان فرماکر درویشان مسجد و حاضرین خانقاہ کو بیدار فرماتے اور اندرون حجرہ بالاے مسجد مین بقدر مکث و تانی فرماتے کہ ہر شخص بعد قضاے حاجت و طہارت کامل کے منتظر قدوم میمنت لزوم کا رہتا پھر حضور اقدس قدس سرہ مسجد مین تشریف لاکر بنفس نفیس امامت فرماتے و ہر دو رکعت مین قرات طویل طوال مفصل و دیگر سورہ قرآن در رکوعات سے بتجوید و ترتیل ادا فرماکر بعد سلام کے وظائف مسنونہ عقود انامل پر پڑھکر ادعیہ ماثورہ وغیرہ سے بخشوع و خضوع دعا فرماتے بعدہ گیارہ ضرب نفی و اثبات کے بجہر فرماکر بعد السلام علیک و مصافحہ کے حضار جماعت سے ہر ایک کو بہ مژدہ جان فزا و نوید فرحت افزا مرحبا بالصباح الجدید والیوم السعید مشرف فرماکر دروازہ بام بند کر کے اندرون حجرہ تشریف لیجاتے و تا طلوع آفتاب ذکر الٰہی مین مشغول رہتے بعد نماز اشراق کے درود وظایف مین مصروف ہوتے بعد از انفراغ وظائف نو بجے استنجا و وضو سے فارغ ہوکر مجلس خانہ معروف بہ مسافر خانہ مین تشریف فرما ہوکر طلبہ مسجد کو سبق قرآن مجید پڑھاکر دیگر حاضرین بارگاہ کو بانجاح مرام کامران فرماتے پہلے آپ خود بعد نماز ظہر کے قرآن خوانی کرتے تھے کہ چونکہ بوجہ مدورفت مردمان کے تعظیم و توقیر تلاوت قرآن شریف مین نقصان عاید ہوتا تھا لہذا آپ نے نماز تہجد و صلوٰۃ الاوابین مین قرآن شریف پڑھنا اختیار فرمایا۔ حضور اقدس قدس سرہ کے مزاج عالی مین عظمت قرآن مبارک

کی اسقدر تھی کہ اثنار سماعت قرآن شریف مین اگر کوئی شخص السلام علیک
ومصافحہ ومکالمہ کرتا تو بوجہ ناگوار ہونے کے چہرہ مبارک سرخ ہوجاتا تھا ۔

الغرض دو پہر تک سماعت قرآن مجید واسنجاح مرام حاضرین مین مصروف
رہتے بعدہ بقدر قوت لایموت طعام ماحضر نوشجان فرماکر قیلولہ فرماتے پہر وقت
متوسطہ مین نماز ظہرادا فرماکر ختم خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ سرہم بجمع حضار
محفل وحاضرین خانقاہ و درویشان مسجد پڑہتے بعدہ مسافرخانہ مین مسند
ارشاد پر اجلاس فرماکر آموختہ وسبق طلبہ سنکر حل مشکلات ارباب حاجات
مین تا وقت عصر سعی بلیغ فرماتے زان بعد اول وقت نماز عصر پڑھکر بعقد
محفل ختم بطریق پنج آیت کے اولاً آپ کوئی سورہ آغاز فرماتے بعد تلاوت
چند آیات کے دیگر حفاظ قرآن شریف وحضار مسجد اوسکو اختتام کو پہونچاکر
پہر ایک ایک رکوع و دیگر سورہ قرآن شریف پڑہتے من بعد درود شریف بعدہ
قصائد مشتمل بر حمد خدا ونعت سرور انبیا ومناقب ومدایح بزرگان باصفا پڑہا ہوا کے
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم و دیگر بزرگان دین متین
کے ارواح پاک کو ایصال ثواب فرماتے وبعد ختم کے مسافرخانہ مین تشریف
لاتے جو مستورات پردہ نشین کہ بحوائج خود یا بغرض زیارت وملازمت
خدام ذوی الاحترام کے حاضر ہوتین اونکے حال زار پر حسب حاجت
توجہ مبذول فرماتے ۔ وآپکا معمول تہا کہ جب مسافرخانہ مین باسنجاح مرام
مستورات پردہ نشین کے تشریف لیجاتے بلا استیذان داخل مسافرخانہ
نہوتے ہر چند اکثر مستورات آپ سے حجاب نہین کرتی تہین مگر بوجہ کمال

تقویٰ و احتیاط کے بلا استیذان تشریف لیجانے مین عجلت نفرماتے
اگر کوئی عورت بجس اعتقاد و خلوص عرض کرتی کہ حضور سے پردہ نہین
ہے آپ تشریف لادین تو ارشاد فرماتے کہ غیر محرم سے پردہ نکرنا شرعاً ممنوع
ہے اور وقت بیعت کے بھی آپکا یہی معمول تھا کہ مستورات کے ہاتھ کو لمس
ومس نفرماتے اور بجائے مصافحہ کے رومال و یا کنارہ عمامہ شریف ہاتھ
مین دیکر آیات قرآنی پڑہتے و استغفار تعلیم فرماتے۔ بعد انجاح مرام طالبین
ذکور و اناث کے حجرہ بالائے مسجد پر تشریف لیجاتے و دروازہ بند کرکے
تا نماز مغرب شغل حبس دم و سلطان الاذکار مین مشغول رہتے بوقت مغرب
مسجد مین تشریف لاکر بنفس نفیس نماز پڑھاکر پہر حجرہ بالا مین تشریف
فرما ہوکر بعد ادائے سنت و نوافل و صلوٰۃ الاوابین و صلوٰۃ التسبیح کے دیگر
نوافل مین مصروف ہوتے۔ حضور اقدس قدس سرہ بعد نماز مغرب بیشتر
نوافل بطریق تحفہ و ہدایا بنام نامی حضرات اولیائے کبار رحمہم اللہ کے پڑہتے
تھے بعدہ ایک یا دو پارہ قرآن مجید کے نفل مین پڑہکر اول وقت نماز عشا
کی ادا فرماکر وظائف مین مصروف ہوتے بعد انقضائے پہر رات کے قدرے
طعام نوش فرماکر قریب ۱۱ بجے شب کے بدفع ماندگی جسم اطہر کے استراحت
فرماتے ان اوقات معینہ مین بلا ضرورت کسی سے کلام نفرماتے مگر بضرورت
ختم و فاتحہ بزرگان دین متین کے کہ اوسوقت اپنے معمولات کو کم از عادت
معہودہ ادا فرماکر محافل بزرگان عظام و مجالس اعراس مشایخین کرام مین
شرکت فرماتے۔ اور آپکا معمول تہا کہ بروز جمعہ بعد وظائف تا دوپہر حافظ جی

خدمت عالی سے ملاقات نفرماتے گاہے بعیادت مرضیٰ وگاہے مسترشدین
ومنتظرین قدوم میمنت لزوم کے مکان پر تشریف لیجاکر شرف زیارت سے
مشرف کراتے اور چہارشنبہ کو بھی بعد وظایف کے کسی سے ملاقات نفرماتے
غسل کرکے عمل چہارشنبہ پڑہتے تھے۔ حضور اقدس قدس سرہ کے خلوص
کی کیفیت تہی کہ باوجود فقدان قوت وسقوط طاقت ولحوق اوجاع وامراض
واختلاف موسم وضعف پیری کے اسقدر مراقبہ واشغال مین مستغرق رہتے
تھے کہ بعض اوقات کسیکی حاضری وغیر حاضری کی اصلا خبر ہنوتی تہی۔ و
آپ نے بدون غسل کے عمل چہارشنبہ کا کبہی ادا نہین فرمایا مگر صرف دو
مرتبہ ایک چہارشنبہ آخر ماہ ذی الحجہ دوم ہفتم ماہ محرم المکرم قریب ایام وفات
کے کہ ضعف ونقاہت سے نہایت نحیف ہوگئے تھے صرف وضو پر
اکتفا کرکے عمل معمولی کو ادا فرمایا والا کسی حال مین غسل ترک نہین فرمایا حتی
کہ بعض ایام مین خاص چہارشنبہ کو اتفاق مسہل کا بہی ہوا اور اطبا یونانی
نے غسل سے منع کیا آپنے بوسعت اخلاق اطبا کے معروضات کو رد
نہین فرمایا لیکن وقت معمولی پر غسل فرماکر عمل پڑھا۔ و ماہ مبارک رمضان
مین آپ تمام مہینہ کا اعتکاف فرمایا کرتے الا قریب زمانہ وفات کے کہ جسم
اطہر کو تحمل تاب تابستان کا نرہا تھا صرف عشرہ اخیر ماہ مبارک کا اعتکاف
اختیار فرمایا۔ عالم شباب مین بارہ سال تک آپنے ذکر دوازدہ تسبیح
کا بجہر فرمایا ہے ابتداے زمانہ شغل واشغال مین ایک نقاب سبز چہرہ مبارک
پر رہا کرتی تھی ایک مرتبہ بعد شغل واشغال کے بے اختیار چہرہ مبارک سے

نقاب اوٹھہ گئی شیشہ گلاب کہ بمواجہہ شریف رکھا تھا پر تو نظر ہیبت اثر
سے فوراً شق ہوگیا۔ باوجود پیری و طریان ضعف و نقاہت آپکے وقت
ذکر جہر تاثیر ضرب لا الہ الا اللہ سے حاضرین محفل پر صورت ارتعاش در و دیوار
کو جنبش معلوم ہوتی تھی۔ ایام غدر مین حضور اقدس قدس سرہ مقبرہ مقام
نقش قدم مبارک جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم واقع دہلی مقام
کوٹلہ مین تشریف رکھتے تھے ایک مرتبہ اتفاقاً کرم الہی آپکے مریدنے
دست بستہ عرض کیا کہ حضور اس خادم نے کبھی طریق ورزش اشغال خاندان
قادریہ و نقشبندیہ وغیرہ نہین دیکھا اگر بتوجہات بندگان عالی اوسنے آگاہی
ہو جاوے تو کمال نوازش ہے آپنے بفرط عنایت والطاف مریدانہ تذکرہ اشغال
خاندانہائے مسطور کا فرماکر بجذب شوق ارشاد فرمایا کہ سالکان راہ خدا کو بعد
اس ورزش کے جو کیفیت حاصل ہوتی ہے وہ یہہ ہے۔ اسقدر فرماکر
ایک ضرب لا اللہ کی اس شدومد سے کی کہ عالم غشی طاری ہوگیا و ہوش و
حواس بالکل زائل ہوگئے کرم الہی نے یہ کیفیت کبھی دیکھی نہ تھی سخت گھبرا
گیا اسی اثنا رمین آپکو افاقہ ہوا فرمایا دیکھا تو نے کرم الہی متحیر ہوکر ساکت ہوا
اور کچھ عرض نکر سکا۔ ایام شباب مین حضور اقدس قدس سرہ حبس دم بکثرت
فرماتے تھے آپکی والدہ ماجدہ مرحومہ بشفقت مادری طعام ہائے لذیذ و روغنی
آپکے واسطے پکا رکھتی تھین بعد عشا کے وہ طعام آپ خفیہ کسی مسافر یا طالب العلم
کو کھلا کر خود تمام شب حبس دم مین مصروف رہتے تھے کسی درویش نے
یہ حکایت بطور شکایت آپکی والدہ ماجدہ سے عرض کی اوس روز سے

آپ کی والدہ ماجدہ بفرط محبت بوا جہ اپنے کھانا کھلا کر رخصت فرمائین آپ فرماتے تھے کہ پھر اس فقیر سے جلس دم نہ ہوسکا - ایام شباب مین آپ تلاوت قرآن شریف بکثرت فرماتے تھے حتیٰ کہ سالہا سال ہر روز بلا ناغہ آپنے ایک قرآن مجید کامل نماز تہجد مین ختم کیا ہے ایک مرتبہ ایک درویش باکمال نے بکشف خود یہ حال معلوم کرکے بطور نصیحت ارشاد فرمایا کہ حافظ صاحب آپ اسقدر محنت شاقہ سے شب بیداری نکیا کیجئے عالم ضعیفی مین مرض ضعف دماغ عارض ہو جائے گا مگر اشتیاق یاد الٰہی وجذب شوق فیوضات نامتناہی سے آپنے درویش کی نصیحت پر کچہ خیال نفرمایا - فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ درحقیقت اب عالم ضعیفی مین بالکل محنت نہین ہوسکتی باوجود اس کلام نہ بانیہمہ ضعف پیری وکبر سنی کے آپ تمام شب یاد الٰہی مین مصروف رہتے تھے اور ایک لمحہ بھی غفلت قرین حال فیض مال نہوتی تھی جیسا کہ اوپر آپ کے اوقات کے حالات درج ہو چکے ہین - حافظ عبداللہ صاحب پولہ فروش رحمتہ اللہ علیہ اجل خلیفہ آپ کے فرماتے تھے کہ یہ خادم عرصہ دس برس کامل تمام شب ملازم خدمت بابرکت رہا آپکو کبھی کسیوقت غافل نہین پایا - حضور اقدس قدس سرہ کو اللہ تعالےٰ نے مدارج اعلیٰ ومراتب علیا بہت کچہ عطا فرمائی تھی جسکو عام طور سے اشخاص نہین سمجہ سکے اب بعد وصال آپکے باستماع بعض واقعات مشتے نمونہ از خروارے کے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کیسے خدارسیدہ تھے - ایک مرتبہ نواب رضا علیخان صاحب مرادآباد سے بسواری ریل گاڑی تشریف لاتے تھے گاڑی مذکور پر اونسے ایک شخص محمد سلیمان صاحب

نامی باشندۂ مکہ معظمہ سے ملاقات ہوئی نواب صاحب نے بعد السلام علیک
کے اونسے دریافت کیا کہ آپ کہان تشریف لیجائینگے اونہون نے فرمایا
کہ مین بپاس شرف زیارت قطب وقت حضرت مولانا حافظ عبد العزیز صاحب
کے دہلی جاتا ہون مکہ معظمہ مین حضرت ابراہیم رشید مکی نے کہ وہ بہی ایک
درویش باصفا و صاحب عرفان ہین مجھسے فرمایا تہا کہ جب تم ہندوستان
کو جانا تو دہلی مین ضرور حضرت کی خدمت مین جانا کہ جناب موصوف دہلی
مین قطب وقت ہین - دہلی مین ایک سیدانی صاحبہ مجذوبہ تہین شیخ قادر بخش
سوئی پتی نے اونکا حال حضور اقدس قدس سرہ سے دریافت کیا آپنے
ارشاد فرمایا کہ دہلی مین اہل خدمت بہتیرے ہین منجملہ اونکے ایک یہ بہی ہین وہان
سب مین ایک صاحب ولایت ہین شیخ قادر بخش نے عرض کیا کہ وہ
صاحب ولایت اہل سلوک سے ہین یا اہل جذب سے حضور نے اسکے
جواب مین سکوت فرمایا و اسکی تصریح کچھ نفرمائی چونکہ ارباب حقیقت کو یہ معلوم
تہا کہ بجز ذات ملکی صفات کے اور کوئی اہل تصرف متحمل اس مرتبہ عالیہ کا نہین ہے
لہذا اسکی تصریح مین زیادہ اصرار نہ کیا گیا - جب حضور اقدس قدس سرہ مقام
ٹہٹہ میران شاہ بہیکہ مین تشریف لے گئے ایک درویش عارف باللہ حضرت
محمد شاہ عرف زندہ پیر لب دریاے مارکنڈہ پر تشریف فرما تہے اون کے
تصرفات تجرد و تفرد کا شہرہ سنکر حضور اقدس قدس سرہ نے ارادہ
ملاقات کا کیا اکثر درویشان خانقاہ نے اونکے تجرد و تفرد و عدم توجہی کو تجویز و
کبر محمول کر کے مانع ملاقات کے ہوئے حضور اقدس قدس سرہ نے فرمایا کہ فقیر کو

تعظیم و تکریم سے کیا غرض ہے درویش صورت سے بنظر استفادہ و استفاضہ
ملازمت حاصل کرنا چاہیے وبعد اس کلام کے حضور اقدس قدس سرہ مع چند
درویشان خانقاہ بخدمت حضرت شاہ صاحب کے تشریف لے گئے شاہ
صاحب بوضع قلندرانہ چارپائی پر بیٹھے ہوئے حقہ پی رہے تھے وقریب
چارپائی کے ایک بوریا بچھا ہوا تھا حضور اقدس قدس سرہ نے بعد اولے
السلام علیک کے اوسی بوریا پر اجلاس فرمایا شاہ صاحب جمال جہان آرا آپکا
ملاحظہ فرماکر سرنگون ہوئے بعد عرصہ کے مثل ماہی بےآب طپان ولرزان اپنے
خادم کو آواز دیکر فرمایا کہ غلام دستگیر جلد ایک چوکی لاکر جناب حضرت صاحب کو بالا
چوکی بٹھاؤ ہمکو نہیں معلوم تھا کہ دہلی مین ابھی ایسے لوگ بقید حیات ہین بعد مراسم تعظیم
و تکریم کے حضور اقدس قدس سرہ سے مخاطب ہوکر بعجز و انکسار ایسے کلمات
متصوفانہ بیان کرتے کہ اونکے ادراک معانی سے فہم حاضرین کے قاصر تھے
وقت رخصت کے شاہ صاحب چند اقدام بمعیت حضور اقدس قدس سرہ
کے حاضر رہے بعدہ قدمبوس ہوکر بجمعیت خاطری اپنے مقام پر واپس آئے
بہ ایام وصال حضور اقدس قدس سرہ ایک مرید حضور کا شہر بنارس مین
تھا اوسکا بیان ہے کہ ماہ محرم مین بروز عاشورہ یوم وصال حضور اقدس کے
بمقام بنارس ایک مجذوب نے بعد مغرب مجھسے فرمایا کہ اسوقت ایک بزرگ
کا جنازہ بیرون شہر دہلی جاتا ہے وہ شخص قطب وقت تھا آج انتقال ہوگیا
مولوی محمد علیم اللہ خانصاحب لکھتے ہین کہ اوائل ماہ صفر ۱۲۹۶ ہجری مین بمقام راجپور
شب کو یہ خواب دیکھا کہ ایک میدان وسیع مین اکثر بزرگان دین جمع ہین اور

اونکے پاس جنازہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا موجود ہے اور وہ لوگ کمال عظمت سے تعظیم وتکریم مین مصروف ہین اوراوسی عالم خواب مین مولویصاحب نے دوسری سمت دیکھا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود نماز مین مصروف ہین۔ یہ حال دیکھکر مولویصاحب خواب سے بیدار ہوئے اور صبح کو یہ خواب اپنے اُستاد جناب مولانا حضرت محمد سدیدالدین خانصاحب سے عرض کیا مولانا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ زیارت جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہو مگر جنازہ کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی فرد کامل دنیا سے نقل کرنے والے ہین بعد چند روز کے مولوی علیم اللہ خانصاحب موصوف کو خط مرسلہ مولوی حافظ محمد عمر صاحب آپ کے سجادہ نشین سے حال ارتحال حضور اقدس قدس سرہ کا دریافت ہوا اونھون نے یہ حال مولانا صاحب موصوف اپنے اوستاد سے عرض کیا مولانا صاحب نے فرمایا کہ آپکے خواب کی یہی تعبیر ہے افسوس جناب حافظ صاحب اپنے وقت کے فرد کامل تھے۔ حافظ عبداللہ صاحب پولہ فروش رحمۃ اللہ علیہ اجل خلیفہ حضور اقدس قدس سرہ کے فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ دہلی مین ہیضہ وبائے بکثرت تھا ایک شب حضور اقدس قدس سرہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ حافظ عبداللہ بحکم قادر بیچون آج شب مین اس بلا رجانکاہ کو ہمارے علاقہ سے خارج کرنا چاہیے مین ایک گھوڑا و نیزہ دیتا ہون آج ہی شب کو تم تعمیل حکم کی کرو چنانچہ حسب ایما حضور اقدس کے اوسی شب وہ بلا دفع ہوگئی بعد دو تین روز کے آدھ خط ہانسی سے معلوم ہوا کہ چوز در شور

دیا کا دہلی مین تہا ویسا ہی ہانسی مین ہو رہا ہے۔ مولانا حافظ محمد عمر صاحب
سجادہ نشین حضور اقدس قدس سرہ کے فرماتے ہین کہ قبل ارتحال جناب
غفران مآب قدس سرہ کے شب پنجم ماہ ذیقعدہ کو مین نے بعالم خواب یہ واقعہ
دیکہا کہ حضور نے احقر کو اپنے قریب بلایا اور عنایات مخصوصہ سے ممتاز
فرمایا خاکسار نے عرض کیا کہ اگر حضور اپنے علو درجت و سمو منازل سے احقر
کو شرف آگاہی بخشین تو عنایات مربیانہ سے کچہ بعید نہین جناب والا نے
بالطاف کریمانہ خادم کو کیفیت تصرف و قوت باطن و انتظام اسرار مکنونہ و
اہتمام امور مستترہ کے دہلی سے ہانسی تک ظاہر کرکے مشرف فرمایا خواب سے
بیدار ہوکر شکر نوازش جناب والا کا بجالایا۔ حافظ عبد الرزاق ولد حافظ سعد اللہ
صاحب بانی پتی بغرض حصول شرف بیعت متجسس شیخ کامل کے
تہے ایک روز اوصاف حمیدہ حضرت شاہ نور الدین صاحب باشندہ قصبہ
لاڈہو کے سنکر باشتیاق تمام ہمراہ اپنے والد کے اونکی خدمت مین پہونچے
اتفاقاً شاہ صاحب کسی مقام پر تشریف لے گئے تہے اونسے ملاقات نہو نی
ناچار حافظ صاحب حسرت سے روتے ہوئے بے اختیار بستر نامرادی
پر گرے اوسی حالت مین خواب غفلت طاری ہوا دیکہا کہ ایک مکان عظیم الشان کہ
مستقف بسقف بلند و مسطح بسطح ارجمند لایق جلوس شاہانہ کے آراستہ
ہے اور گروہ انام خواص و عوام بہزار شوق اوس مکان مین صف بصف
استادہ بخلوص تمام صدق نیت و فرط محبت سے ورد کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ مین مصروف ہین حافظ صاحب نے دریافت کیا کہ

تم لوگ کن صاحب کے قدوم میمنت لزوم کے منتظر ہو سب نے متفق اللفظ
بیان کیا کہ اس مکان میں شیخ وقت تشریف لانے والے ہیں ہر ایک حضار
محفل اونکے جمال جہان آرا کا مشتاق ہے پھر حافظ صاحب نے پیش قدمی
کر کے دیکھا تو صورت مبارک حضرت حضور اقدس قدس سرہ کے مانند نور نظر
کے جاگزین حدقہ بصر ہوئی مگر چونکہ حافظ صاحب کو پہلے کبھی اتفاق شرف
زیارت کا نہوا تھا حضور پر نور کے علو مرتبت و رفعت شان کے ملاحظہ سے
متحیر ہو کر خواب سے بیدار ہوئے و عرصہ تک اس خیال میں رہے کہ شاید مشیت
الٰہی و امر تقدیری صدق اس خواب کا کمن بطون سے منصۂ ظہور پر جلوہ افروز
ہو پھر حافظ صاحب قصبہ لاڈہونڈ کو رسے بے نیل مرام اپنے وطن مدینے واپس
آئے بعد عرصہ بعید کے حافظ صاحب کو اتفاق دہلی آنے کا ہوا ایک روز
اپنے ماموں شیخ فاخر شاہ صاحب سے شمائل مرضیہ و خصائل حسنہ و خوارق کریمہ
حضور [illegible] قدس سرہ [illegible] ارادہ [illegible] حاضر ہوئے
دیکھ کر و شرف زیارت سے کہ تعبیر خواب صادق [illegible] بشارت عالم منام
کی اپنے دل میں حاصل کی تا قیام دہلی ہر روز حاضر خدمت ہوتے رہے آخر کار
شرف بیعت سے مشرف ہو کر طریق خاندانی سے مستفیض ہوئے حافظ صاحب
بعد نماز ظہر حاضر خدمت ہوا کرتے تھے و حضور شفقت مرشدانہ و الطاف مربیانہ
نظر مہربانی و عنایت سے اونکو سرفراز فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ بعد نماز جمعہ کے
اکثر مریدان و ارباب حاجت و روساء شہر حاضر خدمت تھے کثرت حضار سے
قریب جناب والا کے جگہ بیٹھنے کی نہ تھی حافظ صاحب متصل صحن مسجد کے

استادہ ہوکر آداب و تسلیمات بجا لائے حضور نے جواب سلام سے ممتاز فرمایا
مگر حسب عادت شریف استفسار حال نفرمایا حافظ صاحب کو یہ خیال ہوا کہ
واللہ اعلم مجھسے کیا تقصیر ہوئی کہ جناب مستطاب نے خلاف معمول مجھسے کلام نفرمایا اینہین
وسواس مین محفل سے اوٹھکر مکان پر چلے گئے و بحالت حزن و ملال شب کو
سو رہے بعالم خواب یہ واقعہ دیکھا کہ مین ایک بیابان وسیع مین متصل مسجد
جو رفعت و بلندی مین مثل جامع مسجد کے ہے استادہ گریہ و زاری کر رہا ہون
ایک بزرگ میرے پاس تشریف لائے و فرمایا کہ عبدالرزاق اسقدر کیون روتے
ہو مین نے عرض کیا کہ بہ تمنائے تقبیل اقدام حضرت مرشد برحق کے نالہ و زاری
کرتا ہون فرمایا کہ تم میرے ہمراہ آؤ مین تمکو شرف زیارت سے مستفیض کراؤن
مین نے عرض کیا کہ بعذر شرعی مسجد مین حاضر نہین ہوسکتا اسی اثنا مین دیکھا
کہ تمام جنگل آب رحمت سے پر ہے اور ایک مقام خاص مین پانی بکثرت جمع
ہے مین نے غسل کیا و بمعیت اون بزرگ کے مسجد مین آیا دیکھا کہ اکثر بزرگان
اولوالعزم فرش مسجد پر با ادب بیٹھے ہین اور حضور اقدس قدس سرہ ایک
منبر بلند پر رونق افروز ہین مین بشرف پابوسی و تقبیل اقدام میمنت التزام
سمت چپ پایہ منبر کے حاضر ہوا حضور اقدس قدس سرہ نے بہ عین عنایت
و چشم مکرمت قریب منبر کے بلا کر ایسی توجہ خاص مبذول فرمائی کہ جملہ شکوک
و اوہام رفع ہوگئے پھر حافظ صاحب خواب سے بیدار ہوکر شکر حق بجا لائے
اور وقت معمولی پر حاضر خدمت ہوئے حضور نے تبسم فرما کر ارشاد کیا کہ عبدالرزاق
یہ فقیر بفضل الصمد العزیز المنان مریدین و منوسلین خاندان سے ہرگز غافل نہین

ہے تم کو مناسب ہے کہ اپنے طریق خاندانی مین علی الخصوص نماز تہجد سے
غفلت نہ کیا کرو اللہ جلشانہ اپنے کلام مین متہجدین کی تعریف فرماتا ہے
تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
یُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ حق سبحانہ تعالے ہر روز آخر شب مین آسمان دنیا پر نزول فرماتا
ہے اور انوار تجلیات بندگان متہجدین کو عطا فرماتا ہے وہ وقت خاص اجابت
دعوات و رفع حاجات و عطاے نعمائے الٰہی ہے جو بندہ اوس وقت بخضوع
قلب و حضور دل جناب الٰہی سے دعا کرتا ہے مرادات دارین سے کامیاب
ہوتا ہے۔ حضور اقدس قدس اللہ سرہ العزیز کو جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم و جناب حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ سے
کمال تقرب حاصل تھا کہ دونون بارگاہ عالی سے بوفور شفقت خاص استدعا
و خواہش حضور اقدس قدس سرہ کے کبھی رد نہین ہوئی۔ حافظ عبداللہ صاحب
پولہ فروش رحمۃ اللہ علیہ کو عرصہ سے اشتیاق زیارت حرمین شریفین کا
تھا لیکن جب حضور اقدس قدس سرہ سے اجازت روانگی کی چاہتے تھے
یہی جواب پاتے تھے کہ ابھی تمہارے تقدیر مین نہین ہے بعد کئی سال
کے حافظ صاحب موصوف نے ایک شب خواب دیکھا کہ مین مکہ معظمہ مین
ہون اور حضور اقدس قدس سرہ نے مجکو احرام بند ہوا پایا ہے اس اثنا مین
حافظ صاحب خواب سے بیدار ہو گئے وعلی الصباح آستانہ حضور اقدس
مین حاضر ہوئے قبل عرض کرنے خواب کے حضور اقدس قدس سرہ نے

تبسم فرماکر ارشاد فرمایا کہ حافظ عبداللہ آج جناب حضرت رسالت پناہی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت ہوگئی ہے اس سال تم قصد حرمین شریفین کا
کرو چنانچہ بہ ارشاد عالی حافظ صاحب روانہ ہوئے جب مکہ معظمہ مین پہونچے
ایک شب حرم شریف مین حافظ صاحب پر غفلت طاری ہوئی دیکھا کہ حضور
اقدس قدس سرہ کے قرآن خوانی کی آواز آتی ہے باشتیاق پابوسی
حاضر خدمت ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ حافظ عبداللہ اس فقیر کے
ہمراہ چلے آؤ و بمعیت جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ارکان
حج ادا کرو چنانچہ بہ ارشاد حضور حافظ صاحب زیارت جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم سے مشرف ہوئے و ببرکت کمال تقرب حضور اقدس قدس سرہ
کے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حافظ صاحب کا ہاتھ پکڑکر بتعلیم
ادعیہ حج کے ارکان حج ادا کراکر مژدہ قبولیت حج زبان مبارک سے
ارشاد فرمایا پھر حافظ صاحب عالم غفلت سے متنبہ ہوئے و بہ ایام معہودہ
اداے حج و زیارت مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً سے مشرف ہوکر دہلی
مین آئے و قدمبوسی حضور اقدس قدس سرہ کی حاصل کی حضور نے جملہ
واقعات وہان کے جو وقوع مین آئے تھے خود ہی زبان فیض ترجمان سے
ارشاد فرمادیئے - ایک مرتبہ بہ ایماے مولوی عبدالغفور صاحب یوسف پوری
کے اوائل ماہ رجب ۱۱۹۰ بارہ سو چرانوے ہجری مین مولانا محمد عمر صاحب سجادہ نشین
نے واسطے ایک کام دنیاوی منشی محمد خلیل تحصیلدار کے حضور اقدس قدس سرہ
سے عرض کیا آپ نے دربارہ مداخلت و اصرار اوس کام کے اونکو ملامت

فرمائی مگر با وجود ممانعت کے مولانا محمد عمر صاحب مُصر رہے آخر الامر حضور
اقدس قدس سرہ نے پیشگاہ حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
سے باین طور ممانعت کرائی کہ مولانا صاحب موصوف حسب معمول خود بعد
نماز تہجد ورد دعاے سیف الرحمن مین مصروف تھے کہ عالم غفلت طاری ہوا
دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہین و بنفس نفیس مین ین
الفاظ ارشاد فرماتے ہین کہ تم اسمقدمہ مین دخل ندو پھر مکرر ارشاد ہوا کہ تم
اس مقدمہ مین دخل ندو مولانا صاحب موصوف فرماتے ہین کہ مین نے متنبہ
ہوکر عہد کیا کہ انشاء اللہ تعالے آیندہ سے کبھی دخل ندونگا - جو خطوط مریدین
ومعتقدین کے حضور اقدس قدس سرہ کے حضور مین آیا کرتے تھے اونکا
جواب لکھنا بوجہ کبر سنی حضرت کے مولانا محمد عمر صاحب موصوف کے تعلق
تھا و مولانا صاحب بوجہ عدیم الفرصتی درس تدریس کے جواب خطوط صرف
بروز جمعہ تحریر فرمایا کرتے تھے اسوجہ سے بعض مستعجلین نے شکایت عدم رسی
جوابات کی حضور اقدس قدس سرہ کو تحریر کی اون عرایض شکایت آمیز کو
مولوی حافظ سید محمد بخش اللہ صاحب مرحوم گورکھپوری نے جو اون ایام
مین بارشاد حضور اقدس قدس سرہ بغرض تعلیم کتب درسیہ مولانا صاحب
موصوف کے وہان موجود تھے دیکھکر مولانا صاحب سے فرمایا کہ محمد عمر تم
اپنی اوقات معینہ مین سے ہر روز ایک ایک وقت خاص مقرر کرکے تحریر
جوابات کو امورات لابدیہ سے جانکر اسکے انجام مین سعی بلیغ کیا کرو مین یقین
کرتا ہون کہ عرصہ چندروزمین اللہ تعالے بطفیل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

و برکت مرشدین عظام تلافی اس حرج اوقات کی بوجہ احسن فرمائینگا
یہ کلام مولوی صاحب موصوف کا سنکر مولانا محمد عمر صاحب نے التزام کیا
کہ آئندہ انشاء اللہ العزیز تاامکان خود اس امر مین کبھی تساہل نکرونگا چنانچہ عرصہ
تک یہ التزام رہا مگر پھر بھی دو ایک مرتبہ تحریر جوابات مین تعویق ہوئی تب
حضور اقدس قدس سرہ نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح پر
تاکید تحریر جوابات کی کرائے کہ ایک شب کو بمعاینہ خواب مولانا محمد عمر صاحب
کو یہ امر ظاہر ہوا کہ جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خاص اسی مسجد آخوند
صاحب مین قریب ستون خشبی کے رونق افروز ہین اور مین خدمت بابرکت
مین حضور کے دست بستہ حاضر ہون حضور لامع النور صلی اللہ علیہ وسلم
زبان حق ترجمان سے ان الفاظ سے ارشاد فرماتے ہین کہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ میری محبت اور میری اتباع یہ ہے کہ جواب خطوط لکھے
جاوین۔ میری محبت اور میری اتباع یہ ہے کہ جواب خطوط لکھے جاوین۔
میری محبت اور میری اتباع یہ ہے کہ جواب خطوط لکھے جاوین۔ مولانا
محمد عمر صاحب نے خواب سے بیدار ہوکر اوسی روز سے التزام تام کیا
کہ آئندہ سے انشاء اللہ تعالے ہزار ہا کام کو ترک کرکے اس امر کے انجام مین سرگرم
رہونگا۔ حضور اقدس قدس سرہ بعالم شباب ایک صحراے لق ودق مین
لب دریا یہ اداے اربعین دعا حرز یمانی کے مصروف تھے ایک روز
بہ اقتضاے بشریت بعض شرائط اربعین مین کچھ تبدیل و تغیر ہوا منجملہ موکلان
سیفی شریف کے ایک موکل بکمال خشونت و سختی درپے آزار کے ہوا اپنے

بجرائت تمام پیش قبض مارسی اور جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے
شکایت اوس موکل کی عرض کی جناب سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس موکل
کو ایسی تنبیہہ فرمائی کہ پھر کوئی موکل درپئے ایذارسانی کے نہ ہوا - بزمانہ
کبرسنی وضعف پیری حضور اقدس قدس سرہ کے چشمان مبارک مین کثرت
مجاہدہ وریاضت شغل واشغال سے آشوب آگیا طغیانی آب نزول سے
بینائی بالکل ساقط ہو گئی باتفاق رائے اطبا ایک چشم کو قدح کرایا
بعد کئی سال کے بامر تقدیری کثرت تحریک نوازل سے اوسی چشم مبارک
مین مکرر آشوب آگیا وبمشورہ اطبائے یونانی ارادہ قدح کرانے چشم ثانی کا
ہوا الحال نے باتفاق رائے حاضرین خدمت کے عرض کی کہ کلہہ کے روز
بعد نو بجنے کے یہ خادم حاضر خدمت شریف ہوگا آپنے فرمایا خیر انشاءاللہ تعالےٰ
پھر کحال چلا گیا اوسی شب اللہ تعالےٰ نے بوسیلہ وبرکت لعاب دہن و
ریق انیق جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے آشوب چشم رفع کر دیا اور
حضور پرنور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک درود شریف خاص بدفع
نزول زبان مبارک سے آپ کو تعلیم فرمایا کہ وہ درود شریف ہمیشہ حضور اقدس
قدس سرہ کے ورد مین رہا وبتوجہات جناب نبوت مآب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے آپ محنت شاقہ وتکلیف قدح سے محفوظ رہے - ایک شخص
سید عبد الغنی نامی کشمیری مقام کشمیر سے بہ بشارت ایک مجذوب بامید
کامیابی کے فیضان صوری ومعنوی حضور اقدس قدس سرہ سے تاریخ نوین محرم
سنہ ۱۲۹۶ بارہ سو چھیانوے ہجری روز جمعہ کو حاضر خدمت ہوئے اوسوقت طبیعت

فیض طویت حضور اقدس قدس سرہ کے ازبس علیل تھی وہ دوسرے روز
یوم عاشورہ کو آپکا وصال ہوگیا سید صاحب اپنی ناکامی سے بہت
پریشان و افسردہ خاطر ہوئے ایک روز اسی افسردہ خاطری سے تمام
شب گریہ وزاری مین مشغول تھے کہ خواب غفلت طاری ہوا دیکھا کہ مقام
فرودگاہ مین جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہین اور ارشاد
فرماتے ہین کہ عبدالغنی حافظ عبدالعزیز کو مین اپنے ہمراہ لے گیا سید صاحب
خواب سے بیدار ہوئے و آتش شوق اونکا زیادہ مشتعل ہوا مزار پر انوار پر
حاضر ہوکر بصد آہ و فغان عرض حال کیا دوسری شب کو خواب مین دیکھا کہ
قریب صحن مسجد محاذی مرقد شریف کے ایک خیمہ استادہ ہے اوسمین حضور
اقدس قدس سرہ تشریف فرما ہین و مین بموجبہ شریف دست بستہ استادہ عرض
حال کر رہا ہون و حضور بخندہ پیشانی ارشاد فرماتے ہین کہ سید عبدالغنی یہ فقیر
زندہ موجود ہے تم اسقدر کیون بیقرار ہو بعدہ سید صاحب خواب سے بیدار ہو کر
فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کا اس فقیر کے حال زار پر جناب محبوب
سبحانی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کی اسقدر عنایت ہے
کہ کوئی امر بدون استرضائے و اجازت حضور کے نہین کرتا بمجرد کلمہ ایا سیدی
یا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ کے معاً ہم کلام ہوکر جواب لا دلتم سے
مشرف ہوتا ہون - شیخ قادر بخش نے بغرض اطمینان قلب اپنا ایک مقدمہ
اپنے متنازعہ عدالت کے حضور اقدس قدس سرہ مین حاضر ہوکر عرض حال
کیا حضور نے چشم فیض شیم بندکر کے بکمال استغراق جانب عراق توجہ

فرما کر بعد تھوڑے عرصہ کے ارشاد فرمایا کہ جناب غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ
ارشاد فرماتے ہین کہ مقدمہ آج ہی فتح ہو جائے گا چنانچہ وہ مقدمہ اوسی روز
فتح ہو گیا - قادر بخش مرید حضور اقدس قدس سرہ بمقام جالندھر ایک درویش
صاحب تصرف کی خدمت مین حاضر ہو کر شریک جلسہ توجہ ہوا کرتے تھے شاہ
صاحب بعلو ہمت خود اونکو توجہ والقا سے ممتاز فرماتے مگر اونپر کچھ اثر نہوتا
جناب شاہ صاحب موصوف نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ قادر بخش تم حضرت
محبوب سبحانی غوث الصمدانی سلطان الاولیا شیخ محی الدین سید عبدالقادر
جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ کے محبوب کے ہاتھ پر بیعت رکھتے ہو تمپر کسیکی
توجہ اثر نکرے گی تمہارے شیخ جناب غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کی
ذات پاک سے کمال تقرب رکھتے ہین - جیسا کہ قادر بخش پر شاہ صاحب
کی توجہ کا کچھ اثر نہین ہوا اسیطرح کے اور واقعہ بھی ہوئے ہین حضور اقدس
قدس سرہ نے اپنے مرید پر کسی دوسرے صاحب کمال کے توجہ کا اثر نہین
ہونے دیا - شیخ قادر بخش نسوتی پٹی مرید حضور اقدس قدس سرہ شہر کانپور
مین ایک بزرگ باصفا کی خدمت بابرکت مین بجلقہ توجہ حاضر ہوتے تھے
جملہ متوسلین اونکے خاندان کے فیضان توجہ سے فیضیاب ہوتے مگر شیخ
قادر بخش کو اصلا خبر نہوئی بعد کئی روز کے اون بزرگ نے خود ارشاد فرمایا
کہ قادر بخش ہماری توجہ والقا کا اثر تمہارے قلب پر نہوگا اسلئے کہ تمہارے
شیخ کامل کی نظر عنایت تمپر اسقدر غالب ہے کہ کسیکی توجہ تمپر اثر نکرے گی - حضور
اقدس قدس سرہ اپنے مریدونپر کمال عنایت فرماتے تھے وکیسے وقت حال

مریدون سے غفلت نفرماتے تھے واب بعد وصال کے بھی غافل نہین ہین وامید ہے کہ دن قیامت کے بھی غفلت نفرماوینگے۔ جب میان غلام صابر کا ختنہ ہوا تھا حضور اقدس قدس سرہ نے واسطے حفاظت ونگرانی اونکے کے ایک طالب علم مقرر کر دیا تھا اتفاقًا ایک شب جملہ طلبہ مسجد ونیز غلام صابر سو گئے وغلام صابر نے بعالم خواب یہ واقعہ دیکھا کہ ایک شخص نے مجکو ایک قفس مین بند کر دیا ہے ہر چند مین واویلا کرتا ہون کوئی شخص فریادرسی نہین کرتا اسی اثنا مین حضور اقدس قدس سرہ نے بنفس نفیس تشریف فرما ہوکر یہ آواز بلند فرمایا کہ غلام صابر ہوشیار وخبردار باش لاحول پڑھ ایک بلا سے ناگہانی آئی تھی حق سبحانہ تعالے نے دفع کر دی پھر غلام صابر خواب سے ترسان ولرزان بیدار ہوکر بعد توبہ واستغفار کے شکر عنایت بے غایت حضور اقدس قدس سرہ کا بدرگاہ قاضی الحاجات بجالائے۔ ایک مرتبہ میان غلام صابر قصبہ فتحپور مین بطریق سیاحت گئے وہان مرض مہلک مین گرفتار ہوگئے ہر چند باشندگان اوس موضع نے تدبیر کی مگر صورت فائدہ کی نظر نہ آئی بلکہ روز بروز ووقتًا فوقتًا مرض کی ترقی ہوتی تھی ایک روز عالم یاس مین اونکو یہ خیال ہوا کہ دم واپسین زیارت حضرت پیرومرشد کی حاصل نہ ہونے کا حسرت وافسوس ہے اسی خیال مین خواب غفلت طاری ہوا دیکھا کہ حضور اقدس قدس سرہ تشریف فرماے بستر ناتوانی ہین اور مجکو بلاکر اپنے دست مبارک سے کوئی چیز منہہ مین عنایت فرماکر زبان حق ترجمان سے ارشاد فرماتے ہین کہ غلام صابر تو کیون گھبراتا ہے اب صحت ہوجائیگی مسٹا غلام صابر

خواب سے بیدار ہوکر شکر حق بجالائے اور بیماری لاحقہ سے صحت کامل
حاصل ہوگئی۔ مولوی شاہ عبدالغفور یوسف پوری خلیفہ حضور اقدس
قدس سرہ ایک مرتبہ شہر گورکھپور مین بخانقاہ حضرت صوفی دلاور علی شاہ
صاحب نقشبندی ابوالعلائے علیہ الرحمہ کے اندرون حجرہ شریف بوقت
دوپہر اس حسرت وافسوس مین مغموم و محزون تھے کہ حضرت سید محمد علی شاہ
صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ مرشد اول عالم بقا کو تشریف لے گئے اور
حضرت قبلہ وکعبہ جناب آخوند صاحب دہلوی مرشد ثانی کے خدمت مین
بامید استفاضہ کئی بار حاضر ہوا مگر فیضان معنوی سے مشرف نہ ہوا اسی
خیال مین تھے کہ خواب غفلت طاری ہوا دیکھا کہ حضور اقدس جناب آخوند
صاحب قبلہ تشریف فرما ہین وایک ضرب لا الہ الا اللہ کی اس شدومد سے
میرے قلب پر ماری کہ صدمہ ضرب سے بیدار ہوا تین روز تک قلب کو حرکت
اور کیفیت حاصل رہی۔ حافظ خدا بخش مرید حضور اقدس قدس سرہ ایک
مرتبہ سفر پورب مین متصل ایک جزیرہ کے بے سروسامانی سے سخت
پریشان ہوئے پیادہ پا مراحل طے کرتے ہوئے ایک مقام پر پہونچے شدت
سے بھوکھ پیاس سے بیتاب ہوکر بدرگاہ رب الارباب مستغیث ہوکر آہ و بکا شروع کیا
کہ عالم غشی طاری ہوا دیکھا کہ حضور اقدس قدس سرہ تشریف رکھتے ہین و بشفقت
مربیانہ وعنایت مرشدانہ ارشاد فرماتے ہین کہ اسقدر کیون گھبراتے ہو عنقریب
صورت بہبودی حاصل ہو جائیگی بیدار ہوکر شکر حق بجالائے اور صدق ارشاد
حضور اقدس قدس سرہ پر یقین کامل کرکے آگے روانہ ہوئے بعد چند روز کے

اللہ جلشانہ نے اپنے فضل و کرم سے اونکو کامیاب کر دیا - بعد تسلط ایام
غدر کے میر امام علی صاحب ولد میر رجب علی صاحب ساکن قدیم شاہجہان آباد
محلہ کٹرہ بڑیان متصل مسجد فتحپوری مرید حضرت مرشدی قدس سرہ باتہام مخبرین
پر کین ناحق گرفتار بلاے عظیم ہوکر محبوس ہو گئے و سرکار انگریزی سے حکم
پہانسی نسبت جملہ محبوسین کے صادر ہو گیا میر صاحب موصوف حضور اقدس
قدس سرہ کو وسیلہ گردانکر درگاہ ذوالجلال والاکرام مین بخشوع و خضوع مستغیث
ہوئے و نیز اونکے فرزند میر گوہر علی نے التجاے خلاصی پدر بزرگوار بخدمت حضور
اقدس قدس سرہ کے کی حضور اقدس قدس سرہ نے بالقاے ربانی والہام
یزدانی فریاد اون بیداد رسیدہ و نکی اصغا فرماکر بحکم داور داد ار و قوت باطن و تصرف
تام بوساطت بعض مردان غیبی و موکلان بارگاہ ایزد متعال کہ منجانب اللہ تحت
حکم محکم و منقاد فرمان ستھے ایک عرضی محتوی پر مضمون صدق حال و رہائی
دہائی میر صاحب اونکے والد کی طرف سے صندوق مقفل سرکاری مین
جسمین کا غذات و عرضیان داد خواہان ستم رسیدہ کی رکھی تہین بہجوا دی
و بنفس نفیس بصورت مثالی مجلس مین تشریف فرما ہوکر بعالم غفلت میر صاحب
کے اونکو یہ کیفیت ملاحظہ کرائی کہ ایک دریاے عمیق موج زن ہے اور حضور
اقدس قدس سرہ پیش نظر رونق افروز ہین و میر صاحب کو غوطہ دیکر فرماتے ہین کہ میر
امام علی اس دریا سے نکل آؤ یہ کیفیت دیکھکر میر صاحب عالم غفلت سے متنبہ
ہوکر منتظر ظہور مشیت ایزدی کے ہوئے دوسرے روز قبل پہانسی دینے
کے جسوقت صندوق مقفل کہولا گیا سب سے پہلے وہی عرضی رستگاری

میر صاحب کی لگی بمعاینہ اوسکے ایک سپاہی مع عرضی مذکور میر امام علی کو دریافت
کرتا ہوا مقام محبوس ان مین پہونچا و میر صاحب کو لیکر مع عرضی روبرو حاکم کے پہونچایا
حاکم نے بدریافت مضمون عرضی مسطور معاً حکم رہائی دیکر ہمراہ ایک سپاہی کے بحفاظت
تمام میر صاحب کو اونکے مکان تک پہونچا دیا میر صاحب نے اپنے مکان پر پہونچکر اپنے
والد ماجد کو بحالت ضعف پیری بفراق فرزند نہایت محزون و شکستہ خاطر و ہانیز مکان پر پایا
نیاز مند ہو کر حسب استفسار والد ماجد کے میر صاحب نے عرض کیا کہ بذریعہ عرضی
استغاثہ آنجناب کے خاکسار کی رہائی منظور ہوئی اونہون نے متعجب ہو کر
کہا والدین نے از طرف خود کوئی عرضی نہین بھیجی شاید بتوجہ باطنی مرشد برحق
کے یہ امر وقوع مین آیا ہو پھر بعد غسل و تجدید لباس کے میر صاحب بخدمت حضور
اقدس قدس سرہ حاضر ہو کر بعد عرض اداب کے قدمبوس ہوئے حضور اقدس
قدس سرہ نے متبسم ہو کر فرمایا کہ میر صاحب اس فقیر نے بالقاے ربانی و مدد
حضرت رسول رحمانی صلے اللہ علیہ وسلم و اعانت جناب محبوب سبحانی رضی اللہ
تعالے عنہ کے دو روز تک آپ کے رستگاری کا خیال کیا الحمد للہ کہ حق سبحانہ
تعالے نے قبول فرما کر آپ کو نجات عطا فرمائی بعدہ حضور اقدس قدس سرہ
نے شیرینی منگوا کر فاتحہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم و جناب غوث
پاک رضی اللہ تعالے عنہ کا کر کے حاضرین مین تقسیم فرمائی - شیخ قادر بخش
سوداگر نے حسب اجازت سید احمد علی شاہ صاحب واسطے کشایش روزگار
کے ایک اسم الٰہی بشرایط اربعین مقام کانپور مین پڑھنا شروع کیا ایک روز
ایام چلہ مین بعالم خواب اونکو ایک بلا نے ایسا دبایا کہ وہ ازخود رفتہ ہو گئے

اوسی اثنا ر عالم خواب مین حضور اقدس قدس سرہ تشریف فرما ہوئے اور
ارشاد کیا اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ بہدایت حضور اقدس
قدس سرہ یہی آیت اونکی زبان سے بھی برآمد ہوئی معاً وہ بلا دفع ہوگئی -
مولوی محمد سعید صاحب گورکھپوری کو بہ استدعاے اونکے حضور اقدس قدس سرہ
نے دعاے سیف الرحمن تعلیم فرماکر بہ اداے اربعین دریاے جمنا پر اجازت
فرمائی و ایک طالب علم مبارک علی نام کو بانتظام امور متعلقہ ایام چلہ کے اونکے
ہمراہ کیا مولوی صاحب بہ اداے اربعین مصروف ہوئے اتفاقاً اون ایام
مین طغیانی دریاسے پانی قریب نشستگاہ مولوی صاحب کے آگیا مولوی صاحب نے بخوف جان
ارادہ کیا کہ وہان سے علحدہ ہوکر کسی مقام محفوظ مین نشست اختیار کرکے
ایام باقی ماندہ کو تمام کرین حضور اقدس قدس سرہ نے بکشف خود و قوت
تصرف معنوی صورت مثالی سے بصداے جان بخش یہ الفاظ ارشاد فرمائے
کہ محمد سعید خبردار حصار سے قدم باہر نہ نکالنا یہ فقیر تمھارے ہمراہ ہے مولوی
صاحب موصوف یہ آواز تسلی آمیز سنکر باطمینان خاطر اوسی مقام پر اداے
اربعین مین مشغول رہے و تکمیل اربعین کی کی منجملہ کیفیت کشف حضور
اقدس قدس سرہ کی یہہ ہے کہ ایک نوابصاحب رؤساے
شہر دہلی سے فوت ہوے مولوی محمد حیات صاحب نے حضور اقدس قدس سرہ
سے عرض کیا کہ نوابصاحب مرحوم کے عزیز و اقارب مین کوئی شخص لایق مسند
نشینی کے نہین ہے آپ نے بکشف خود ارشاد فرمایا کہ زوجہ نوابصاحب
کی بالفعل حاملہ ہین بعد انقضاے نوماہ کامل کے فرزند ارجمند پیدا ہوگا اور بچا ہے

نواب صاحب کے مسند امارت پر بالاستقلال اجلاس کریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا سنہ
بارہ سو اسی ہجری میں سکندر علی شاہ مرید حضور اقدس قدس سرہ نے
قصد زیارت حرمین شریفین کا کر کے حضور اقدس قدس سرہ سے اجازت
روانگی کی طلب کی حضور اقدس قدس سرہ نے بکشف خود جواب تحریر فرمایا
کہ امسال زیارت حرمین شریفین سے محروم ہو گے سال آئندہ میں قصد
کرنا مگر سکندر علی شاہ ارشاد حضور اقدس قدس سرہ پر لحاظ نہ کر کے لوگوں کے
کہنے سے راہی سفر حجاز کے ہوئے چودہ روز جہاز تباہی میں پڑا رہا بعدہ
ایسے وقت منزل مقصود پر پہونچا کہ ایام حج تمام ہو چکے تھے آخر کار دوسرے
سال حج بیت اللہ شریف و زیارت روضہ مقدسہ جناب سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم سے شرف یاب ہو کر ہندوستان کو مراجعت کی۔ ایک سوداگر
معتقد حضور اقدس قدس سرہ نے ایک سال بتحریص و تحریک بعض تجار کے
ارادہ سفر کلکتہ کا کیا و حسب معمول خود حضور اقدس قدس سرہ سے اجازت
روانگی کی چاہی حضور نے بعد مراقبہ ارشاد فرمایا کہ حاجی صاحب امسال آپ
قصد کلکتہ کا نہ کریں ورنہ سخت نقصان ہوگا چونکہ حاجی صاحب اپنے ہمچشموں
سے اقرار سفر کا کر چکے تھے بلا عذر کہا کلکتہ میں جا کر بصرف زر کثیر مال و متاع
خرید کیا بعدہ چند روز کے صدمہ آتش زنی سے تمام مال و متاع جل گیا
حاجی صاحب اپنی نادانی پر بہت کمال نادم ہوئے۔ بزمانہ درپیشی مقدمہ
واپسی اپنی جایداد کے نواب ضیاء الدولہ صاحب نے بکمال الحاح حضور اقدس
قدس سرہ سے عرض کیا کہ برائے واگذاشت جایداد کے ایسی توجہ خاص فرمایئے

کہ بہت جلد واگذاشت ہو جائے حضور نے بکشف خود ارشاد فرمایا کہ نواب صاحب آپکا مقدمہ لاہور مین فتح ہوگا نواب صاحب بہ ارشاد حضور لاہور تشریف لے گئے و ببرکت توجہات باطنی حضور قدس سرہ وصدق عقیدت نواب صاحب کے مقدمہ مذکور حسب دلخواہ فتح ہوگیا۔ ایک معتقد حضور اقدس قدس سرہ اپنے بعض احباب کے اصرار سے مدرسہ حسین بخش مین جو متصل جامع مسجد کے ہے جاکر مولوی ضیاء الدین کے وعظ مین شریک ہوا بعد وعظ کے بعض لوگون نے مولوی صاحب سے کہا کہ یہ شخص آخوند صاحب کے یہان محفل ختم و فاتحہ مین شریک ہوا کرتا ہے مولوی صاحب نے سنتی ہی اوس شخص سے کہا کہ اے شخص آخوند صاحب بڑے بدعتی و مکار و غدار درویش ہین تو ہرگز اونکے پاس نجانا وہ شخص معتقد دلی جناب مرشدی قبلہ و کعبہ کا تھا بصبر و تحمل وہان سے چلا آیا اور وقت واپسی کے حسب معمول خود قبل نماز عصر حاضر خدمت ہوا حضور اقدس قدس سرہ نے بکشف خود اوسکے حال سے واقف ہوکر بحضور ملاحظہ اوس شخص کے فرمایا کہ میان مولوی صاحب صحیح فرماتے ہین یہ فقیر بدکردار بدافعال ایسا ہی ہے اور مولوی صاحب اپنے آپ ہوئے العلماء ورثۃ الانبیاء بڑے فاضل اور ہمارے عالم ہین۔ وہ شخص سخت نادم ہوا اور بہ نیت صادق عہد واثق کیا کہ آیندہ انشاءاللہ العزیز کبھی انکے وعظ مین شریک نہ ہونگا۔ حافظ خدا بخش صاحب مرید حضور اقدس قدس سرہ کی بی بی فوت ہوگئین بعد تجہیز و تکفین کے حافظ صاحب نے قبل ماہ رمضان المبارک حسب معمول خود بہ نیہ سفر پورب کا کیا اور بوقت روانگی

واسطے آستانہ بوسی جناب والا کے حاضر ہوئے حضور نے اونکو رخصت
فرماکر مولانا حافظ محمد عمر صاحب سے بکشف خود ارشاد فرمایا کہ حافظ صاحب
نے علاقہ پورب مین عرصہ سے نکاح کرلیا ہے وقت واپسی کے اوس بی بی
کو اپنے ہمراہ لاوینگے یہ سنکر مولانا صاحب بہت متعجب ہوئے مگر بخیال سوء ادبی
کے کچھ عرض بھی نکر سکے بعد ماہ رمضان المبارک کے حافظ صاحب اپنی بی بی
کو لیکر واپس آئے دموجودگی مولانا صاحب موصوف کے اپنی بی بی کو
شرف ملازمت حضور اقدس قدس سرہ سے مشرف کرایا حضور نے تبسم فرماکر
مولانا صاحب سے فرمایا کہ حافظ صاحب اپنی بی بی کو ہمراہ لے آئے بعض
لوگون کو اس فقیر کے کہنے کا یقین نہ تہا مولانا صاحب ممدوح فرماتے ہین
کہ مین سخت نادم ہوا اور کچھ جواب نہ دے سکا - حافظ نجم الدین صاحب مرحوم
کی والدہ ازبس علیل تہین مولانا محمد عمر صاحب دامت برکاتہ اونکی عیادت
کو تشریف لے گئے و بعد واپسی کے حال اونکی علالت کا حضور اقدس
قدس سرہ سے عرض کیا حضور نے سنکر اونکے حق مین دعاے خیر کی پہر
بعد نماز تہجد قبل طلوع صبح صادق کے مولانا صاحب موصوف سے ارشاد
فرمایا کہ آج شب پنجشنبہ ہے حافظ نجم الدین صاحب کی والدہ نے کیا روز
مبارک وفات کا پایا ہے مولانا صاحب نے عرض کیا کہ حضور ابھی تو وہ بقید
حیات ہین فرمایا اللہ تعالے لے مغفرت کرے بندگان خاص کو حق جلشانہ ایسا ہی
روز مبارک عطا فرماتا ہے - بعد نماز صبح کے معلوم ہوا کہ حافظ صاحب کی
والدہ نے شب کو انتقال کیا - سید نواب میر صاحب کا فرزند علیل ہوا جسسے

خواہش سید صاحب موصوف کے میان غلام صابر حضور اقدس قدس سرہ
کی خدمت مین حاضر ہوکر بکمال الحاح عرض پرداز ہوئے کہ اگر حضور بالطاف
مربیانہ قدم رنجہ فرماکر جملہ حاضرین داہلخانہ کو تسلی و تشفی فرماوین توکمال بندہ نوازی
ہے پہلے حضور اقدس قدس سرہ نے محض انکار فرمایا جب اونہون نے
زیادہ اصرار کیا تب آپ نے ارشاد فرمایا کہ غلام صابر تم مجھے بدنام کروگے
ع قضائے نبشتہ نباید سترد۔ اسی اثنا مین باقتضائے حسن اعتقاد
و محبت کے خود سید صاحب موصوف حاضر ہوکر ملتجی و مُصِر تشریف بری
کے ہوئے حضور اقدس قدس سرہ بوسعت اخلاق طوعاً و کرہاً سید صاحب
کے مکان پر تشریف لے گئے و بعد مراجعت کے مولانا محمد عمر صاحب سے
ارشاد فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ ؎

هر چه کند خدا کند　　　بنده بیچاره چه کند

بعد دو گھنٹہ کے معلوم ہوا کہ لڑکا جان بحق تسلیم ہوا۔ ایک مرتبہ بعد نماز
عصر و ختم معمولی کے آپ مع چند خدام کے بالائے مسجد حجرہ مین تشریف
رکھتے تھے دفعتاً چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور تین ضرب بلفظ حق حق حق بلند
فرماکر دروازہ حجرہ بند کرلیا اس واقعہ خلاف معمول سے حضار پراگندہ خاطر
ہوئے و بعد مغرب بکمال ادب عرض کیا کہ حضور آج کیا واقعہ حائل ہوا جس کی
وجہ سے طبیعت جادہ استقامت سے منحرف ہوگئی فرمایا کہ آج بوقت
عصر جناب برادر معظم حکیم حاجی خدابخش صاحب نے جیپور مین انتقال فرمایا
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ بعد دو تین روز کے آمد خط جیپور سے معلوم ہوا

کہ وقت عصر کے جناب حاجی صاحب نے انتقال کیا۔ ایک روز قبل عصر
حضور اقدس قدس سرہ وضو فرماتے تھے دفعتاً آفتابہ زمین پر مارا اور کلمہ استرجاع
زبان مبارک پر جاری فرمایا و بعجلت تمام بہ آداے نماز عصر مشغول ہوئے
بعد نماز بعض ارادتمندان خاص نے عرض کیا کہ آج کیا حادثہ واقع ہوا کہ اسقدر
رنج و اضطراب لاحق ہوا فرمایا کہ حضرت غلام محمد شاہ عرف مسکین شاہ صاحب نے
پشاور میں انتقال فرمایا اس فقیر نے جناب مرحوم سے مثنوی شریف پڑھی
تھی۔ ایام گرما میں شب جمعہ کو بعد نماز تہجد حضور اقدس قدس سرہ سقف مسجد
پر تفریحاً خرام فرما تھے ناگاہ کلمہ تودیع و استرجاع زبان مبارک سے برآمد
ہوا حضار مسجد نے عرض کیا کہ حضور اسوقت کیا سانحہ ظاہر ہوا فرمایا کہ بادلی
شاہ مجذوب نے سرائے فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائی اونکی
روح مبارک اسوقت اس فقیر سے ملاقات کرکے بہ اعلیٰ علیین روانہ ہوئی
علی الصباح ایک شخص مسلوب الحواس محزون و مغموم نے حاضر خدمت
بابرکت ہوکر خبر انتقال شاہ صاحب کی پہونچائی حضور نے ارشاد فرمایا کہ
اس فقیر کو معلوم ہے بعد نصف شب کے شاہ صاحب نے انتقال کیا جناب
حضور اقدس قدس سرہ کی نظر نہایت زود اثر تھی و آپ سے خرق عادات
و کرامات اکثر ظاہر ہوئے ہیں منشی محمود حسن مرید حضور اقدس قدس سرہ
بیان کرتے تھے کہ بعد حصول شرف بیعت کے میں نے زبانی بعض احباب
کے شناخت ولی کامل و درویش باصفا کی یہ سنی کہ جو شخص انکے پس پشت
درود شریف پڑھتا ہے معاً وہ درویش عظمت و تعظیم قاری درود شریف

کی بجالاتا ہے چنانچہ حسب تمنائے نفس کے مین نے کئی بار حضرت کے
پس پشت درود شریف پڑھا جب پڑھا حضور اقدس قدس سرہ نے فوراً
فرمایا کہ محمود حسن آگے آجاؤ والّا اور کبھی ایسا نفرماتے - لالہ گور سہائے
ساکن میرٹھ نے حسن اخلاق وفیضان صوری ومعنوی حضور اقدس قدس سرہ
کا سنکر بحسن عقیدت حاضر آستانہ ہوکر عرض کیا کہ حضور بندگی حضرت نے
نظر فیض اثر سے ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمایا علیک وبعد تلاوت قرآن مجید کے
کہ اوسوقت بعد نماز ظہر بمعمولات خاندانی مصروف بہ قرآن خوانی تھی ارشاد
فرمایا کہ لالہ صاحب کہو کیا مقصد ہے لالہ صاحب پہلے ہی پرتو نظر فیض اثر سے
بمصداق صدق انتمائے سہ

نگاہت دشمنان را دوست کردہ ۔۔۔ اثرہا در رگ و در پوست کردہ

از خود رفتہ ہو چکے تھے بے اختیار قدم پر گرے وبصد تضرع وزاری
عرض کیا کہ اس ذرہ بمیقدار سرگشتہ راہ ضلالت گم کردہ راہ ہدایت کو شرف
اسلام سے مشرف فرمائے اور زمرہ خدام مین منسلک فرماکر فائز المرام کیجئے
آخرکار حضور پرنور نے اوس نیک نہاد کو شرف اسلام سے مشرف فرماکر
مشتاق احمد نام رکھا وطریقہ انیقہ خاندانی سے سرفراز کرکے فائز المرام فرمایا
بعد کامیابی کے مشتاق احمد مذکور جب اپنے وطن میرٹھ مین پہونچے ایک قصیدہ
مسمی بہ نیک اختر کہ تاریخ بھی اس نام سے برآمد ہوتی ہے ۱۲۸۱ ہجری بمدح ومنقبت حضور
اقدس قدس سرہ کے تصنیف کرکے بھیجا وہ قصیدہ کتاب ریاض الانوارین
درج ہے - ایک بابو صاحب بہدایت ازلی باستماع حال فیضان اشتمال

وخوارق کریمہ وکرامات جسیمہ حضور اقدس قدس سرہ کے دہلی مین حاضر ہوکر مع
قبائل شرف اسلام سے مشرف ہوکر داخل سلسلہ عالیہ قادریہ کے ہوئے
وشجرہ خاندان قادریہ باہتمام تمام بصرف زرخود طبع کراکے خدمت والامین بھیجے
وہنوز بصدق دل خادم آستانہ فیض کاشانہ کے ہین۔ لالہ مادہو داس
باشندہ دہلی بمعاینہ خوارق حضور اقدس قدس سرہ کے بصدق عقیدت
وبرضا ورغبت خلعت اسلام سے ممتاز ہوئے حضور نے اونکا نام الٰہی بخش
رکھا بہ اجازت حضور اقدس قدس سرہ کے الٰہی بخش مذکور حرمین شریفین
زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کو تشریف لے گئے۔ ایک ہندو بقال عارضہ تپ دق
مین مبتلا تہا معالجہ اطبار یونانی سے عاجز آکر حاضر آستانہ حضور اقدس
قدس سرہ کے ہوا حضور نے حال دریافت فرماکر ارشاد فرمایا کہ لالہ صاحب
اگر تم آب دم کردہ فقیر چالیس روز نوش کرو تو انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب
اس مرض مہلک سے نجات پاؤ لالہ صاحب نے بصدق نیت دل وجان سے
اس امر کو قبول کیا چنانچہ بتوجہ حضور بعد چالیس روز کے لالہ صاحب کو شفاء
کامل وصحت تام باستقامت سے حاصل ہوگئی بعدہ بشان کبریائی وتصرف حضور
پرنور کے لالہ صاحب بطوع ورغبت خود سعادت دین اسلام سے شرفیاب
ہوئے۔ فقیر چند جوہری ساکن قدیم دہلی شاہجہان آباد محلہ جوگی واڑہ فقرار
طریقت سے بہت اعتقاد رکھتا ہے اور جناب حضور اقدس قدس سرہ
کی خدمت بابرکت مین عرصہ سے آتا تہا وبدل معتقد تہا ایک مرتبہ اوسکا بسبب
عارضہ درد سر مین مبتلا ہوا شدت درد سے اوسکو بہت تکلیف تہی تا بہ ظاہری

سے کچھ فائدہ نہوا تب فقیر چند اوسکو لیکر حضور مین حاضر ہوا اوسوقت حضور اقدس قدس سرہ مسجد سے حجرہ بالائے مسجد پر تشریف لئے جاتے تھے و زینہ اول پر قدم مبارک رکھہ چکے تھے فقیر چند کو دیکھکر فرمایا کہ تو اسوقت کیون آیا ہے فقیر چند نے عرض کیا کہ حضرت میرا لڑکا شدت درد سے مرتا ہے آپ فرماتے ہین کیون آیا ہے کچھ دم کر دیجئے تاکہ لڑکے کو صحت ہو جاوے آپ نے فرمایا کہ تو ہی کیون نہین چھوکر دیتا فقیر چند نے عرض کیا کہ مین چھوکر دون فرمایا کہ ہان چھوکر دے فقیر چند نے لڑکے کے سر کے پاس منھہ لیجا کر کہا چھو پس فوراً درد جاتا رہا لڑکا اچھا ہوگیا پھر حضرت حجرہ کو تشریف لیگئے و فقیر چند مع اپنے پسر کے اپنے مکان واپس آیا۔ الغرض اللہ تعالے نے حضور اقدس قدس سرہ کی ذات ملکی صفات کو بہت مراتب علیا عنایت فرمائی تھی اس مقام پر بخیال طوالت کتاب اس فقیر مولف نے حالات مختصر پر اکتفا کیا معاینہ کتاب ریاض الانوار سے حال کمالات و کرامات و مراتب اعلی حضور اقدس قدس سرہ کے کسیقدر معلوم ہو سکتے ہین۔ باوجود ان مراتب اعلی کے جو اللہ تعالے نے حضور کو عطا فرمائی تھی حضور نہایت منکسر مزاج تھے حتی کہ اگر کوئی شخص بپاس عقیدت و فرط محبت کے آپکا قدمبوس ہوتا تو ارشاد فرماتے کہ اللہ تعالے قران مجید مین فرماتا ہے۔ وَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ و مصافحہ طریق مسنون ہے یہ فقیر گنہگار بدترین خلایق لیاقت و صلاحیت اس تعظیم تکریم کے نہین رکھتا پھر اگر کوئی شخص بحسن ارادت و خلوص عقیدت جواباً عرض کرتا

کہ حضور آپ ہمارے مرشد برحق ہین تو اوسکے جواب مین فرماتے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ
بِالْخَوَاتِیْم ابتدائے زمانہ مسند نشینی مین کثرت شغل اشغال سے بیشتر اوقات
قلب عالی حضور اقدس قدس سرہ پر حرارت طاری رہتی تھی اوسکے دفع
کے لئے عرق نیشکر استعمال فرمایا کرتے تھے ایک روز کسی شخص نے
بعناد قلبی و بغض ناحق عرق نیشکر مین از قسم سمیات ملاکر خدمت عالی مین
بھیجا اوسمین سے قدرے عرق لبفضل قادر برحق زمین پر گر گیا ایک بلی نے
وہ عرق اوفتادہ چاٹ لیا اوسیوقت وہ بلی مرگئی حضور اقدس قدس سرہ
نے تبسم فرماکر ارشاد فرمایا کہ اس عرق کو دفن کرو چنانچہ وہ عرق دفن کر دیا گیا
حاضرین خدمت نے نام اوس ناکام کا دریافت کیا حضور اقدس نے
کچھ جواب نفرمایا نہ نام بتلایا - فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ یہہ
فقیر زیارت قدم مبارک سے واپس آتا تھا ایک درویش صاحب کمال
خاکی شاہ نامی باشندہ قصبہ پانی پت صحرا مین زیر درخت تشریف فرما تھے
چند اوباش باہم مذاق کرتے ہوئے اونکی خدمت مین آئے اور کہا کہ اے
درویش تیرا کیا نام ہے فرمایا کہ خاکی شاہ ایک ناحق شناس آوارہ نفس امارہ
نے اونکی ریش مبارک پر پیشاب کر دیا شاہ صاحب نے بوفور تحمل اور حلم
کے کچھ نفرمایا جب وہ شخص پیشاب کر چکا شاہ صاحب نے فرمایا بابا خدا
تیرا بھلا کرے ہم اپنی داڑہی کو پاک کر لینگے - یہ حکایت بیان فرماکر حضور
اقدس قدس سرہ آبدیدہ ہوکر فرمانے لگے کہ سبحان اللہ کیا نفس قدسی
و پاک تھا کہ باوصف اس کمال و مراتب علیا کے ایسا تحمل کیا کہ حیطہ ضبط

سے خارج ہے۔ اگر کوئی درویش صورت بجفا رسیدہ از اہل دنیا شکستہ خاطر حضور اقدس قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض حال کرتا تو برفق ومحبت ارشاد فرماتے کہ شاہ صاحب خون جگر خوردن بر خود داری است حضور اقدس قدس سرہ مین اخلاق وتواضع ایسا تھا کہ جو شخص کسی ملت و مشرب کا آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا تو بوجہ خلق عام آپکے وہاں سے واپس جانے کا اوسکا دل نچاہتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک درویش رسول شاہی حضور اقدس مین حاضر ہوکر خواستگار عمل حفاظت عداوت اعدا کا ہوا حضور اقدس قدس سرہ نے فرمایا شاہ صاحب درویش کو بجز یاد خدا کسیکے حب اور بغض سے کیا غرض بعدہ ارشاد فرمایا کہ بعد نماز عشا فلان عمل پڑھا کرو شاہ صاحب نے عرض کیا کہ ہم لوگ نماز نہین پڑہتے ہمارا مذہب ترک وجود ہے حضور اقدس قدس سرہ نے فرمایا سبحان اللہ پھر حاضرین سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ کوڑا لیکر شاہ صاحب کو بغرض ترک نماز فہمائش کرو اگر ضرب تازیانہ سے اونکا جسم مجروح ہو فہو المراد والا دعوی ترک وجود مین شاہ صاحب صادق ہین شاہ صاحب نے اس کلام کو سنکر ترسان ولرزان ارادہ فرار کا کیا حضور اقدس قدس سرہ نے تبسم ہوکر ایک تعویذ اور عمل مجرب تعلیم فرماکر بفرط اخلاق وتواضع شاہ صاحب کو بشفقت ومحبت رخصت فرمایا۔ حضور اقدس قدس سرہ کا معمول تھا کہ اگر کوئی صاحب مریدان سلسلہ وتوسلین خاندان مین سے حاضر ہوتے تو بوسعت اخلاق وشفقت تمام لیطعام یا حضرا ونکی مہمانی ضرور فرماتے اور بعض اوقات غیر متوسلین خاندان کو بھی

دعوت ما حضر و تبرک ماھو الموجود سے محروم نفرماتے اگر کبھی ایک یا دو
آدمی کے قوت کے موافق کہانا موجود ہوتا اور مہمان زیادہ ہوتے تو حضور
اقدس قدس سرہ کے ادنی توجہ سے اللہ تعالے لے پردہ غیب سے ایسا
سامان مہیا فرماتا کہ سب مہمان سیر ہو جاتے اور اگر کوئی شخص وقت کہانا
کہانے کے بخواہش خود کسی اور طعام کا خیال کرتا فوراً حضور اقدس قدس سرہ
بکشف صادق اوسکے ما فی الضمیر سے آگاہ ہوکر فرماتے کہ اس فقیر کے ناک
مین فلان فلان طعام کی خوشبو آتی ہے اللہ تعالے لے بقدرت کاملہ عطا فرماتا
ہے چنانچہ اوسیوقت کوئی شخص وہی طعام لیکر حاضر ہوتا اور حضور اقدس
تقسیم فرماکر جملہ حاضرین کو کہلاتے اور آپ کہانے مین مبالغہ فرماکر ارشاد فرماتے
کہ یہ کہانا تمکو نقصان نہین کرے گا۔ ایک روز حضور اقدس قدس سرہ
بوفور شفقت مربیانہ اس فقیر مولف کو اپنے مواجہہ مین کہانا کہلواتے تھے
و بار بار اصرار و مبالغہ فرماتے تھے کہ اور کہاؤ پہر آخیر مین ایک فقرہ پر تمول
ہدایت مشحون یہ ارشاد فرمایا کہ کہانا کہاتے جاؤ حلق تک کہالو پانی اپنی
جگہہ کرہی لے گا راستا ملہ سالن کا وہ چاہئے آوے یا چاہئے نہ آوے
یہ فقرہ فیض افزا گو بادی النظر مین استہزا معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے والون
کے حق مین عین ہدایت ہے اس فقیر مولف کو یہ فقرہ نہین بہولتا حضور
اقدس قدس سرہ کے مزاج فیض امتزاج مین اسقدر آداب و حسن اعتقاد
اولیاء کرام و مرشدین عظام سے تہا کہ اگر کوئی شخص کسی بزرگ کا ذکر خیر کرتا تو سر
نیچہ کرکے کمال ادب اصغا فرماکر چشم پرآب ہوتے و اگر کوئی صاحب سادات

عظام و اولاد اولیاء کرام ہین سے بنا بر شرف زیارت حاضر خدمت ہوتے
آپ بحسن اخلاق براہ تعظیم وتکریم قیام فرماتے تھے اور بعد وصال کے بھی
اسی الآن مزاج فیض امتزاج مین اسقدر آداب ہے کہ اگر کوئی شخص از
مریدان خود بمزار فایض الانوار حضور مغفور علیہ الرحمۃ کے قبل شرف زیارت
و فاتحہ خوانی حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کہ ایک ہی
احاطہ مین دونون مزار مقدس ہین حاضر ہوکر حضور اقدس قدس سرہ کے
روح پاک کو ایصال ثواب کرتا ہے تو جناب غفران مآب کے خاطر فیض
مظاہر پر گران گذرتا ہے چنانچہ ایک مرتبہ قاضی احمد خانصاحب مرید حضور
بنا بر شرف زیارت و فاتحہ خوانی کے مزار پر انوار حضور اقدس قدس سرہ
پر حاضر ہوئے اور قبل فاتحہ خوانی حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
دروازہ حظیرہ شریف حضور اقدس کا بغرض زیارت و فاتحہ خوانی کے
کھولنا چاہا و بقدر قوت خود دروازہ کھولنے مین زور کرتے رہے مگر دروازہ
کو مطلق جنبش نہوئی قاضی صاحب کو خیال ہوا کہ شاید کوئی شخص باستغاثہ
و توجہ حاضر آستانہ شریف ہے لہذا قاضی صاحب نے حضرت خواجہ
صاحب کے مزار مہبط الانوار کردگار پر حاضر ہوکر ایصال ثواب کیا بعدہ پھر آستانہ
حضور اقدس پر حاضر ہوئے بحرکت خفیف معًا دروازہ کھل گیا جب قاضی
صاحب نے دیکھا کہ اندرون حظیرہ شریف کے کوئی شخص حاضر نہین ہے
محض یہ تصرف و قوت باطن حضور اقدس قدس سرہ بنظر تعلیم حسن ادب کے
دروازہ شریف بند تھا بہت نادم ہوکر متنبہ ہوئے ۔ جسوقت کوئی شخص

بزرگان دین متین و مرشدین عظام و اساتذہ ذوالاحترام کے جناب مین
سوء ادبی و گستاخی کرتا حضور اقدس قدس سرہ بوجہ ناگوار ہونے طبیعت
کے ایسے کلمات زبان حق ترجمان سے ارشاد فرماتے کہ سامعین کو باعث
تحیر و سکوت کا ہوتا چنانچہ ایک مرتبہ ایک طالب علم غریب اللہ نام باشندہ
ملک آشام نے مولوی حافظ سید محمد بخش اللہ صاحب گورکھپوری کی خدمت
مین چند کلمات گستاخی و بے ادبی کے کہے بعض طلبہ مسجد نے اسکی شکایت
حضور اقدس قدس سرہ سے کی حضور نے ارشاد فرمایا کہ آج کل کے شاگردان
ناخلف و مریدان ناشایستہ کردار اساتذہ و مرشدین عظام کی تعظیم و تکریم بجا
نہین لاتے اسیوجہ سے فیضان صوری و معنوی سے محروم رہتے ہین
یہ فقیر اپنے اساتذہ کے کفش باعلی رؤس الاشہاد بغل مین لیکر اکثر محافل
و مجالس مین بلاننگ و عار یکسال تمکین و وقار حاضر خدمت رہتا اللہ تعالے
نے ببرکت دعا و توجہات بیغایات ان کے فقیر کو فیضان صوری و معنوی
سے مشرف فرماکر کسی امیر و غریب کا محتاج و دست نگر نہین کیا۔ بعض لوگ
گمان کرتے ہین کہ ارباب دہلی و اطراف و جوانب کے اہل دول بوجہ
حسن عقیدت و وثوق اعتقاد حافظ صاحب کے خدمت گذار ہین حاشا و
کلا ہرگز یہ امر نہین ہے بلکہ اللہ جلشانہ نے لبفضل و کرم خود بتوجہات مرشدین
عظام و دعاے اساتذہ کرام اسقدر وسعت و اختیار اس فقیر کو عطا فرمایا ہے
کہ صحراے لق و دق مین ہزار آدمی روزانہ کہلا سکتا ہون اگر کسیکو امتحان
منظور ہو تو بچشم خود معاینہ کرکے اطمینان حاصل کرے اگرچہ فقیر قصداً اس

امر کو منظور نہین رکھتا کہ یاد الٰہی مین حرج ہوگا اور اہل دنیا سے عصب گذاری مشکل ہوگی۔ دعاے اساتذہ وحسن توجہ مرشدین کرام باعث فلاح دارین ہے و بے ادبی و سوء اعتقاد سبب خسران مآل ہے۔ ارباب عقائد فاسدہ نے بدعوی مساوات و مساہمت انبیاء مرسلین و اولیاء کاملین کے عقائد ناواقفین مین خلل اندازی کی اسیوجہ سے شہر دہلی و دیگر دیار و امصار مین آفت ناگہانی برپا ہوگئی

ابیات

ادب تاجیست از لطف الٰہی ۔ بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

آدمی زادہ اگر بے ادب است آدم نیست ۔ فرق در جنس بنی آدم و حیوان ادب است

از خدا جوئیم توفیق ادب ۔ بے ادب محروم ماند از لطف رب

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ۔ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ہمسری با انبیا برداشتند ۔ اولیا را ہمچو خود پنداشتند

اولیاے کرام بمصداق صدق انتماے اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ گو بدیدہ صورت مین اکل و شرب و دیگر افعال و اقوال مین شریک آنام ہین مگر بچشم معنے و عین حقیقت بطغراے عزلے اولیا ئی تحت قبائی لا یعرفہم غیری او سنکے علو درجات و سمو منازل کو بجز خدا عالم الغیب کے اور کوئی نہین جانتا۔ اسیطرح اور اکثر اقوال فیوض امیز حضور اقدس قدس سرہ کے ہین مگر بخیال طوالت کتاب کے صرف بعض اقوال بطور مشتے نمونہ از خروارے یہان نقل کئے جاتے ہین۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ مردان خدا و عرفا و اہل صفا غفلت چشم زدن و خواب طرفۃ العین کو موت بلکہ کفر

جانتے ہین حضرت صوفیہ صافیہ نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم نے ہوش دردم
کو بتفسیر رعایت نفس یعنے کوئی دم ذکر الہی و یاد کردگار سے خالی نجاوے
تعبیر فرمایا ہے چنانچہ ایک بزرگ کسی درویش باکمال کا شہرہ عرفان
سنکر مشتاق ملازمت ہوئے و قصد حاضری اونکی خدمت کا کرکے
روانہ ہوئے اثنا رراہ مین ایک آواز بے پیکر عنصری و صورت جسمانی
کی سنی کہ اے شخص تو جسکے زیارت کو جاتا ہے وہ شخص اسوقت مرگیا
یہ سنکر اونکو سخت رنج ہوا اور ارادہ فسخ عزیمت کا کیا مگر بخیال زیارت اونکے
مزار مقدس و ایصال ثواب و استفاضہ فیضان معنوی کے چلے گئے اور اوس
شہر مین پہونچکر لوگون سے استفسار حال اون درویش کا کیا اونکے زندہ موجود
ہونے کا حال معلوم کرکے متعجبانہ اونکے خدمت مین حاضر ہوئے حضرت
شاہ صاحب نے فرمایا کہ جو خبر راہ مین آپنے سنی تھی وہ صحیح تھی یہ فقیر اسوقت
یاد الہی سے غافل تھا صَدَقَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ
یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ فرماتے تھے حضور اقدس
قدس سرہ کہ بعض ارباب معنی و اہل ذوق کو بدون سماع مطلق کے بھی بدلیل
تصفیق و صدائے صفیر سے وجد و بیخودی ہوجاتی ہے چنانچہ اس فقیر نے
ایک بزرگ کو بچشم خود دیکھا کہ ہاتھی سوار تشریف لے جاتے تھے ایک
شخص نے تالی بجائی وہ بزرگ بے اختیار ہاتھی سے گرکر بیہوش
ہوگئے ۔ و نیز ایک بزرگ بازار مین جاتے تھے ایک کنجڑے نے آواز
دی ستو یا پاک ۔ چونکا وہ بزرگ یکایک نعرہ مارکر مدہوش ہوگئے سبب

افاقہ ہوا لوگون نے دریافت حال کیا فرمایا کہ کنجڑا سچ کہتا ہے سو ہی پلک چوک گیا۔ فرماتے تھے حضور اقدس اقدس سرہ کہ انسان جب درویشی مین قدم رکھے پہلے کثرت مجاہدات وریاضات شاقہ سے خواہشات نفسانی کو دفع کرے واگر کوئی شخص براہ حسد وتعصب خواہ بامتحان تکلیف وآزار پہونچاوے تو اوسکا تحمل وبرداشت کرکے بجائے انتقام کے دعاے خیر سے یاد کرے۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ انسان کو چاہیے کہ ظاہر حال درویش پر معترض نہو بلکہ مقتضاے انسانیت یہ ہے کہ ہر مقام سے طالب امر حق کا رہے بقول سعدی علیہ الرحمۃ ع ور نبشتہ است پند بر دیوار۔ یہ فقیر ایک مرتبہ بعد شرف زیارت قدم مبارک کے مکان آتا تھا راہ مین ایک مقام پر چند قمارباز بازی مین مصروف تھے ایک شخص اون مین سے ہر مرتبہ ہارتا تھا اور پھر شوق بازی مین مستعد رہتا تھا یہ فقیر بھی سیر کرتا ہوا وہین جا کھڑا ہوا اور تماشا دیکھتا رہا اوس شخص کے شوق اشتیاق کی یہ کیفیت تھی کہ اولا تمام وکمال مال ومتاع کھویا بعدہ اپنے جسم کے کپڑے ہارے پھر اپنی زوجہ کو اونکے سپرد کرکے بے سروسامان یا تن عریان بخندہ پیشانی کسی طرف چلا گیا اس فقیر کو اس مقام پر کمال عبرت ہوئی اور دل مین خیال کیا کہ اللہ اکبر یہ کیسا پختہ شخص ہے کہ اپنے خیال عشق مین سب مال ومتاع حتی کہ زوجہ تک بھی باقی نرکھا مفاد دنیاے دنی مین ایسا محو ہوا کہ ماسواے نفس خود سب نثار کردیا طالبان صادق ورہروان طریق معرفت اگر نقد جان نثار راہ معشوق حقیقی کرین تو سزاوار

ہے فی الواقع عاشق صادق و سالک مسلک عشق و محبت کو چاہیئے
کہ جان و مال نثار راہ حق کرے بجز ذات باری عزاسمہ کے کسی غیر کی محبت
والفت دل میں نہ رکھے۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ جب کوئی
شخص کسی درویش مجذوب یا سالک کی زیارت کرے بعجز و نیاز و تمکین و وقار
سالکین سے بنظر استفاضہ و مجذوبین سے خالصاً لوجہ اللہ ملازمت حاصل
کرے اور جو اقوال و افعال کہ بظاہر خلاف شریعت ہوں بلاتجسس و استفسار اون پر
معترض نہو بعض اولیاے کاملین و واصلین الی اللہ دیدہ و دانستہ بتنفر از عام
خلایق مستحبات و سنن زوائد کو ترک کر دیتے ہیں بلکہ بچشم ظاہر طریق خلاف
اختیار فرماتے ہیں تاکہ عوام بل خواص انام اونکے حال سے واقف و
آگاہ نہوں ارباب دانش کو لایق ہے کہ اگر بفہم خود ادراک معانی تذکرہ
بزرگان دین متین سے قاصر ہوں تو بمقتضاے خُذ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدِرَ
کے سکوت و احتراز اختیار کریں۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ
انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت عجز و انکسار پیش نظر رکھے اور غرور و استکبار
و خود آرائی سے احتراز کرے اور حسن عمل پر تکیہ نکرے تا باعث ذلت
و خواری کا نہو ؎

آدمی را فقر و عجز آمد امان از بلاے نفس و حرص و از غنا

فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ جن ارباب بصیرت کو حق جل شانہ
نے چشم حقیقت بین عطا فرمائی ہے وہ لوگ بمجرد نام پاک جناب محبوب سبحانی
رضی اللہ تعالے عنہ کے فیضیاب ہوتے ہیں حضور کی وہ ذات بابرکات

مقدس و مطہر ہے کہ مشابہ و مماثل آنجناب ولایت مآب کے کوئی فرد عالم
ظہور میں مکمن بطون سے جلوہ گر نہین ہوا تمام اولیا متقدمین و متاخرین
حاضرین وغائبین آپ ہی کے انوار فیض سے مستفیض ہین - فرماتے تھے
حضور اقدس قدس سرہ کہ روز فاتحہ بزرگان دین متین مین حتی الامکان
تبدیل و تغیر نکرے بقدر تیسر جسقدر موجود ہو بلا رعایت فاتحہ مین صرف کرے
واگر احیاناً اوسوقت کوئی چیز موجود نہ ہو تو قرض حسنہ لیکر فاتحہ کرے بشرطیکہ
خلوص تام اور خیال پابندی رسم دنیاوی لگا نہو انشا راللہ العزیز بتوجہات
ارواح طیبات کے بار قرض سے بہت جلد سبکدوش ہوجائے گا پھر فرمایا
کہ بزمانہ کسی درویش باکمال کے ایک بزرگ کامل صاحب طریقت
ہرسال فاتحہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا کرتے تھے اتفاقاً
ایک سال کوئی چیز واسطے فاتحہ کے میسر نہوئی ناچار اون صاحب طریقت
نے اپنی کلاہ ملبوس خاص خادم کو دیکر فرمایا کہ اسکو جس قیمت پر بکی فروخت
کرکے شیرینی واسطے فاتحہ کے لاؤ حسب الحکم خادم نے کلاہ فروخت کرکے
شیرینی حاضر کی صاحب طریقت موصوف نے حسب معمول ایصال ثواب
کرکے شیرینی تقسیم کردی اون درویش باکمال نے جو معاصر صاحب طریقت
تھے اور علی الدوام بنفس نفیس اوسی تاریخ معین کو بانواع اقسام طعام
بدعوت عام فاتحہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا کرتے تھے بکشف
خود معلوم کیا کہ وہ شیرینی جو بعوض کلاہ مبارک بین الحاضرین تقسیم ہوئی
تھی پیش نظر فیض اثر جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے موجود ہے

فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ اکثر حفاظ قرآن مجید بوجہ سوء ادبی و بے تعظیمی قرآن شریف کے محتاج و مفلوک الحال رہتے ہین اگر قرآن مجید کو باآداب و شرائط پڑھتے رہین تو کبھی مفلس نہون یہ فقیر زمان سابق مین معمولات خاندانی بعد نماز ظہر کے قرآن خوانی کرتا تھا آمد و شد مردمان سے تعظیم و توقیر قرآن شریف کی ادا نہو سکتی تھی ورائے فلاکت حال و عسرت و افلاس کے انوار و برکات کلام پاک سے محروم رہنے لگا ناچار بعد ظہر کے تلاوت ترک کر کے نماز تہجد مین قرآن شریف پڑھنا شروع کیا اللہ جلشانہ نے ببرکت عظمت اپنے کلام پاک کے فیضان صوری و معنوی عطا فرمایا اور قضاء حوائج ضروری و لابدی سے بیفکر فرمایا۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ جب یہ فقیر قرآن مجید پڑھتا ہے بفضل اللہ العزیز المنان اسقدر انوار و برکات مشاہدہ کرتا ہے کہ زبان اوسکے وصف سے قاصر ہے اور بعد تلاوت قرآن مجید کے جب شغل و اشغال خاندانی مین مصروف ہوتا ہے کمال استغراق و فرط حلاوت سے از خود رفتہ ہو جاتا ہے اور دنیا و مافیہا سے اصلا خبر نہین رکھتا رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ فَیْضَانِہٖ وَلَنِعْمَ مَا قَالَ الْحَافِظُ الشِّیْرَازِیْ رح ؎

مستم چنان بکن کہ نداَنم زبیخودی | در عرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت
چو بیخود گشت حافظ کے شمارد | بیک جو مملکت کاؤس و کے را

فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ مرید بجائے فرزند و مریدہ بجائے دختر کے ہے لیکن احتیاط و تقوی مقتضی اس امر کو ہے کہ مستورات کے لمس و مس و نظر سے احتیاط کرے تا فتنہ سے محفوظ رہے حدیث شریف مین

آیا ہے العینان زناہما النظر والاذنان ہما الاستماع واللسان زناہ الکلام

والید زناہا البطش والرجل زناہا التخطی والقلب یہوی ویتمنی ویصدق ذلک

الفرج ویکذبہ۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ طالب صادق

ومجاہد کامل بوفور محنت شاقہ وریاضت شدیدہ اگرچہ باعتبار جسم عنصری وپیکر

صوری کے ضعیف ونحیف ہو جاتا ہے فاما روح اوسکی بوجہ کمال تصفیہ

وقوت تزکیہ کے متصعد بصعود ہو کر مقام قربین جاگزین ہوتی ہے بلکہ کثرت

مجاہدہ وارتیاض سے پیکر عنصری آلایش وکدورت سے معرا وپاک ہو کر

بقولے صدق انتماے اَرْوَاحُنَا اَجْسَادُنَا اَجْسَادُنَا اَرْوَاحُنَا قوت روحیہ پیدا

کر کے مشابہ روح ہو جاتا ہے۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ

وردو وظایف واعمال واسطے پابندی اوقات وتزکیہ ظاہر وتصفیہ قلب وانجاح

مرام حاجتمندان واستحصال مقاصد ارباب اغراض کے ہین اور شغل واشغال

مزیل غربت وباعث استہلاک خواہشات نفس وانقطاع عما سوے اللہ

واستغراق حال وفنا فی الذات وبقا باللہ کے ہین پس طالب صادق کو

لازم وواجب ہے کہ بمقتضاے صدق ارادت وحسن نیت خود تا حیات

مستعار وقیام دنیاء ناپایدار قولاً وفعلاً وظاہراً وباطناً ترک لذات جسمانی وانقطاع

خواہشات نفسانی کرے تا لمعہ تجلیات ذات واشعۂ انوار صفات سے درک

حقیقت وجود وکشف اسرار ہستی بوجہ احسن ظاہر ہو۔ فرماتے تھے حضور

اقدس قدس سرہ کہ بعض ادعیہ مین اسقدر احتیاط ہوتی ہے کہ بایام اربعین

اگر کوئی امر خلاف شرائط چلہ کے واقع ہوتا ہے تو معاً قاری وردکو نقصان

پہونچتا ہے اور اگر کوئی دوسرا شخص اوسکے درپے نقصان کے ہوتا ہے تو اوسکو بھی ایذا و تکلیف پہونچتی ہے یہ فقیر قبل ایام غدر حجرہ مسکونہ مین زکوٰۃ قصیدہ بردہ کی ادا کرتا تھا ایک درویش حلیم شاہ نامی نے کہ اس فقیر سے بیعت رکھتا تھا باغوائے کسی شخص کے گوشت گاؤ کا سقف حجرہ پر رکھدیا بحکم الٰہی مکان مین آگ لگی عرصہ تین روز تک وہ آگ مشتعل رہی تمام مکان مع اسباب کے جلگیا و حلیم شاہ جسوقت گوشت رکھکر بھاگا بام سقف سے ایسا بے اختیار گرا کہ ساق پا ٹوٹ گئی ۔ مولانا محمد عمر صاحب سجادہ نشین فرماتے ہین کہ جب عرصہ تین روز تک آتش زبانہ خیز و شعلہ انگیز رہی اور کوئی تدبیر اوسکے فرو ہونے کی معلوم نہوئی تب حضور اقدس قدس سرہ نے بقوت تصرف قریب منبر مسجد کے تین ضرب الا اسد کی مارین وہ آتش بالکل فرو ہوگئی ۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ اس زمانہ مین لوگون کو شوق عمل ہمزاد کا ہے اکثر اشخاص اس فقیر سے بھی دریافت کرتے ہین مگر یہ فقیر کسیکو تعلیم نہین کرتا ایک بزرگ میر محمدی صاحب نامی عمل ہمزاد کا کیا کرتے تھے ایک مرتبہ اونکے احباب نے بروز عمل شکنبہ منگانے کی فرمایش کی میر صاحب نے بقوت عمل اوسیوقت ایک ہانڈی شکنبہ پختہ کی منگوا کر ہدیہ احباب کی اسی اثنا مین ایک زن خاکروب محلہ افغانان و خیزران آئے اور کہا کہ میر صاحب میری ہانڈی اسوقت چولھے پر سے غائب ہوگئی ہے مدد کیجیئے تمام لوگ خندہ زن ہوئے اور ہانڈی اوس عورت کو حوالہ کر دی ۔ ان ایام نکبت انجام مین بعض لوگونکو خیال

حرام و حلال کا نہین رہا صرف کرشمہ و طلسم واسطے اغوائے خلق کے حاصل کر کے لوگونکو اپنے جانب رجوع کرتے ہین اور نقص ایمان و مسلک روز عدل و داد سے بالکل بیخوف ہین اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا اللہ تعالے جلشانہ نے بطفیل اپنے حبیب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپنے محبوب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کے ذات بابرکات حضور اقدس حضرت مرشدی قدس سرہ العزیز کو جامع علوم صوری ومعنوی ومجمع کمالات ظاہری و باطنی فیض رسان عالم وعالمیان دستگیر درماندگان رہنمائے افتادگان بادیہ ضلالات ہادی گم کردگان راہ ہدایت بنایا تھا چنانچہ تا دم واپسین جیسا فیض عام حضور ذوالاحترام کا عالم مین جاری رہا اظہر من الشمس وابین من الامس ہے۔ اس زمانہ پر آشوب مین قیام ذات اظہر کا باعث فلاح دارین ہر فرد بشر تھا مگر چونکہ مضمون صدق مشحون اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ انتقال مکانی حضور قدس سرہ کا بھی اس سرائے فانی سے بعالم جاودانی ضروری تھا و حضور بھی مشتاق وصال ربانی تھی لہذا بسبب ظاہری وصال کا یہ ہوا کہ آخر ماہ شوال ۱۲۹۵ھ بارہ سو پچانوے ہجری مین طبیعت آپکی بعارضہ تپ علیل ہوئی و بجائے صحت کے ضعف و نقاہت بڑھتا گیا و بخار زاید ہوتا گیا قبل شروع ہونے ماہ محرم کے ایک روز آپنے مولانا محمد عمر صاحب سے ارشاد فرمایا کہ آج اس فقیر نے جناب برادر معظم حکیم حاجی خدا بخش صاحب و برادر بزرگوار قاری محمد عبدالرحیم صاحب اور جناب والدہ ماجدہ مرحومہ کی زیارت کی ہے

وہ سب باستقبال میرے تشریف لائے ہین - پھر آخر جمعہ ماہ ذی الحجہ کو فرمایا
کہ اسوقت بعد وظایف معمولی کے یہ فقیر بوجہ ضعف و نقاہت چارپائی پر
لیٹا تھا کہ حضرت مرشد برحق قدوۃ الاصفیا شاہ محمد غوث صاحب شہید
رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے یہ فقیر قدمبوس ہوا حضرت نے فرمایا کہ مین
باستقبال تمھارے آیا ہون - پھر چوتھی تاریخ محرم کو طبیعت فیض طوبیت
پر کمال ضعف طاری ہوا نوین ماہ مذکور کو مولانا محمد عمر صاحب نے وظیفہ
سنانا شروع کیا اثنا وظیفہ مین غشی طاری ہوئی اور زبان مین لکنت
آگئی اوسی حالت مین مولوی جان محمد صاحب و مولوی محمد شاہ صاحب
بپاس عیادت تشریف لائے اوسی حالت غشی مین حضور نے فرمایا کہ
مولوی صاحب کے واسطے چارے نماز بچھاؤ اور شیرینی فاتحہ کی دو - حکیم
محمود خانصاحب بھی تشریف لائے بعد تشریف لیجانے حکیم صاحب کے
حضور نے کاغذ خلافت نامہ و تولیت نامہ مولانا محمد عمر صاحب اپنے سجادہ نشین
کو دیکر ارشاد فرمایا کہ اسکو بہت احتیاط سے رکھو پھر دوپہر کو ارشاد فرمایا کہ آج
روز جمعہ ہے واسطے ادائے نماز جمعہ کے مسجد مین چلونگا چنانچہ بالائے
مسجد سے مسافر خانہ مین تشریف لائے و قدرے طعام تناول فرمایا قبل
نماز جمعہ کے پھر غشی طاری ہوئی بعد مغرب مولانا محمد عمر صاحب نے بغرض
صحت طبیعت حضور کی حسب معمول خاندان سورہ انعام پڑھنی چاہی
حضور نے ممانعت فرمائی - بروز عاشورہ بعد نماز صبح باجازت حضور کے
مولانا محمد عمر صاحب نے پھر وظیفہ سنانا شروع کیا بعد ختم ہونے وظیفہ کے

ارشاد فرمایا کہ دم کر دو پہر تا انتقال کسی سے مطلقاً کچھ کلام نہین کیا اور ساعت
بساعت حال متغیر ہوتا گیا قریب دس بجے کے حالت نزاع شروع
ہوئی اور کلمہ حق حق اس فصاحت سے جاری ہوا کہ حاضرین بخوبی سنتے
تھے آخرکار بوقت ظہر روح مطہر بالفظ حق سوے حق پرواز کرگئی اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ بعد نماز مغرب بیرون شہر بمعیت تخمیناً ہزار آدمی بہ
امامت جناب مولوی محمد یعقوب صاحب کی نماز جنازہ کی ہوئی کثرت
مخلوق سے صدہا آدمی کندھا دینے سے محروم رہگئے قبل نماز جنازہ
کے جسقدر لوگون نے سعادت حاصل کرلی تھی وہ تو حاصل کرلی بعد نماز
کے چار شخص بصورت مردمان ولایتی کے ظاہر ہوکر چارون پائے چارپائی
کے ایسے مضبوط پکڑے کہ پھر چھوڑا مدفن شریف تک کسی اور کو نوبت کندھا
دینے کی نہ آئی وہی لوگ جنازہ شریف لے گئے وتا طیاری سر دابہ دست بستہ
گرد جنازہ شریف کے مشغول بتلاوت قرآن شریف رہے وجو شخص حاضرین
سے کلام دنیاوی کرتا دیا جنازہ شریف کو پشت دیکر کھڑا ہوتا اوسکو بزجر
وتعریج منع کردیتے بعد دفن کے وہ لوگ سب کے نظروںسے غائب ہوگئے
کسیکو نہ معلوم ہوا کہ وہ کون تھے اور کہان سے آئے تھے اور کہان گئے
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔ تاریخ وصال حضور اقدس قدس سرہ ششم ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۹۶
بارہ سو چھیانوے ہجری روز شنبہ ہے سرآمد شعرا زمان جناب حافظ
غلام رسول صاحب المتخلص بہ ویران مرحوم نے یہ قطعہ تاریخ صوری ومعنوی
وصال کا موزون کیا ہے ہ

شیخ کامل عاشق حق حضرت عبد العزیز ❊ چون بصدر خلد با صد راحت و آرام خفت
سال و ماہ و روز و تاریخ وفاتش چرخ پیر ❊ عشرۂ ماہ محرم بود و شنبہ بود گفت

یہی قطعہ پتھر پر کندہ ہوکر ستون بالین مزار پر انوار مین نصب ہے مزار مقدس دہلی مین شہر سے باہر یہ احاطہ مزار شریف حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ صحن مسجد کے پورب گوشہ اوتر خطیرہ بلند دیوار جداگانہ مین نور افزا ہے۔ حضور اقدس قدس سرہ کے اکثر خلفا راجل بمقامات مختلف فیضرسان ہین وان مین سے بھی بعض رحلت فرماے عالم بقا کے ہوئے و بعض کی ذات بابرکات سے بہ عنایت ایزدی اب تک فیض عام جاری ہے جناب مولانا حضرت آخوند حافظ محمد عمر صاحب دامت برکاتہ صاحب سجادہ دہلی شریف مین محلہ کہڑکی فراشخانہ کوچہ آخوند صاحب و مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت برکاتہ شہر کانپور محلہ پوراتا ناچ گھر مین بہ مسجد مولانا حضرت شاہ محمد سلامت اللہ صاحب قدس سرہ و شاہ عبد الرحمن صاحب دامت برکاتہ مقام ردولی شریف مین فیضرسان عالم ہین اسیطرحپر دیگر مختلف مقامات مین فیض حضور اقدس قدس سرہ کا بذریعہ دیگر خلفا رکے تاحال جاری ہے وانشاء اللہ تعالے تا قیام قیامت جاری رہیگا۔ ایک اجل خلیفہ آپکے حافظ عبد اللہ صاحب مرحوم پولہ والے ساکن صدر بازار شہر دہلی شریف کے تھے جنکا ذکر اوپر کئی جگہہ آچکا ہے وہ بزرگی و مراتب اونکے اونہین ذکرون سے ہویدا ہین اونکا وصال ہوگیا تاریخ وصال اونکی پانچین رمضان المبارک ۱۳۰۱ھ تیرہ سو ایک ہجری ہے چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ستون

بالین مزار شریف پر کندہ ہے ؎

حافظ نیک عمل شیخ اجل عبداللہ — چون بفردوس بریں رفت ازیں جائے گدا

سال ترحیل سر لوح مزار پاکش — ثبت گردید کہ او داخل فردوس شدہ
۱۳۰۱

مزار شریف دروازہ حظیرہ حضور اقدس قدس سرہ پر دیوار حظیرہ سے ملا ہوا عین دروازہ سے جانب شمال واقع ہے۔ وایک خلیفہ حضور کے مولانا حافظ سید محمد عبداللہ بلگرامی مرحوم تھے وہ بھی رحلت فرمائے عالم بقا کے ہوئے۔ اس فقیر مولف کو منظور تھا کہ تھوڑے تھوڑے حالات خلفاء کے بھی ان اوراق مین قلمبند کیئے جائے مگر بوجہ نہ دریافت ہوئے حالات کے معذور رہا لیکن مناسب و ضروری متصور ہو کر حالات حضرت آخوند مولانا حافظ محمد عمر صاحب دامت برکاتہ صاحب سجادہ کے جسقدر معلوم ہو سکے و حالات جناب برادر معظم فقیر مولف کے حضرت مولانا شاہ محمد عادل صاحب دامت فیوضہ کے جسقدر معلوم ہین و حالات مولانا حافظ سید محمد عبیداللہ صاحب بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ کے جسقدر معلوم ہو سکے بطور تذکرہ کے اسی بیان حالات حضور اقدس قدس سرہ مین درج کیئے جاتے ہین واللہ ولی التوفیق

ذکر حضرت آخوند مولانا حافظ محمد عمر صاحب دامت برکاتہ صاحب سجادہ

اسم شریف آپکا محمد عمر ولقب عطیہ جناب حضرت پیر و مرشد قدس سرہ شاہ سراج الحق ہے آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین حضرت قدوۃ العرفا زبدۃ الاولیا شیخی و مرشدی حضور اقدس قدس سرہ جد مادری اپنے کے ہین و خلف الصدق

مولوی حافظ شیخ محمد فرید الدین بن مولوی حافظ شیخ محمد اکرام الدین
واعظ و مصنف کتب طب نبوی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہما کے ساکن قدیم
شاہجہان آباد و نواسہ حقیقی حکیم حاجی شیخ خدا بخش صاحب مرحوم برادر
حقیقی حضور اقدس قدس سرہ پیر و مرشد اپنے کے ہین مولد و مسقط الراس
آپ کا شاہجہان آباد دہلی محلہ فراشخانہ کوچہ چاہ شیرین عقب مکان حکیم
بدر الدین خان صاحب مین ہے تاریخ ولادت آپکی انتیسوین ماہ شعبان معظم ۱۲۷۱ھ
بارہ سو اکہتر ہجری ہے زمانہ ولادت سے تا ایام غدر خدمت والدین مین
آپ پرورش پاتے رہے پھر بعد حصول شہادت اپنے والد بزرگوار کے ظل
عاطفت حضور اقدس قدس سرہ اپنے مرشد و جد مادری مین نشو نما پایا بعمر
چہار سالہ حضور اقدس قدس سرہ نے احاطہ قدم مبارک جناب رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم واقع دہلی مقام کوٹلہ بیرون شہر بالا سے گنبد مسجد مین بسم اللہ
پڑھائی پھر دو تین پارہ کلام مجید مختلف طور پر پڑھکر پارہ پنجم سے تا آخر قرآن
شریف حافظ شرف الدین صاحب ولایتی پشاوری سے پڑھکر بعمر سال نہم ۱۲۸۰ھ
بارہ سو اسی ہجری مین ناظرہ قرآن مجید ختم کرکے حفظ کرنا شروع کیا و بعمر سال دوازدہم
۱۲۸۳ھ بارہ سو تراسی ہجری مین قرآن شریف حفظ کر لیا منزل آخر سورہ (ق) خود
حضور اقدس قدس سرہ سے یاد کرکے اوسی سال محراب سنائی پھر چند روز تین
سال ۱۲۸۶ھ بارہ سو چہیاسی ہجری تک بعض کتب فارسی حافظ صاحب موصوف سے و
باقی اور کتب فارسی درسیہ مولانا سید یار علی صاحب مرحوم سے تمام کین
پھر بذریعہ ارشاد نامہ حضور اقدس قدس سرہ کے خدمت مین بقیۃ السلف

جناب مولانا محمد کریم اللہ صاحب کے حاضر ہوکر عربی شروع کی واوسی سال ۱۲۸۶ھ
بارہ سو چھیاسی ہجری مین بماہ رمضان شریف بروز پنجشنبہ آپنے سلسلہ عالیہ قادریہ
مین حضور اقدس قدس سرہ سے بعیت حاصل کی وطلب علم عربی مین کمر ہمت
مستحکم باندہ کر جملہ کتب صرف وقدوری فقہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت
مولانا محمد کریم اللہ صاحب موصوف سے پڑہین وشافیہ حافظ غلام رسول
صاحب متخلص بو پران سے تمام کی وبعض کتب نحو مولوی محمد قدرت اللہ
صاحب ولایتی سے پڑھکر بعض رسائل منطق مولوی محمد عبد الصمد صاحب
بنگالی سے پڑہی وکافیہ مع شرح ملا جامی ومختصر المعانی وشرح عقائد ونفحۃ الیمین
واخوان الصفا ومطول وقطبی مع میر قطبی وہدیہ سعیدیہ ونور الانوار مولوی حافظ
سید محمد بخش اللہ صاحب گورکھپوری سے اور میبذی وملاحسن وتوضیح وتلویح
مولوی محمد علیم اللہ خان صاحب سے وکنز الدقایق وشرح وقایہ ونصف مشکوٰۃ
شریف مولوی محمد یعقوب صاحب سے پڑہین ورشیدیہ فن مناظرہ مین
وہدایہ وموطائے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مولوی محمد عبد الحق صاحب سے و
دیگر کتب احادیث وکتب تفاسیر مولوی محمد شاہ صاحب سے استفادہ کیا
وانہین ایام مبارک انجام مین حضور اقدس قدس سرہ آپکو طریق خاندانی واذ
واوراد واشغال وغیرہ تعلیم فرماتے رہے وماہ جمادی الاولی ۱۲۹۱ھ بارہ سو اکانوے ہجری
مین آپکو خلافت عطا فرماکر تولیت نامہ محتوی مضمون جانشینی مزین بمہر خود ودیگر
وثار وعلماء شریعت وفقراء طریقت وارباب خاندان کے عطا فرمایا اور
جبہ خاص جسم اطہر سے اوتار کر اپنے خاص دست مبارک سے آپکو پہنا کر و

بلقب شاہ سراج الحق ملقب فرماکر جانشین و سجادہ نشین اپنا فرمایا و اس امر کی اطلاع بعض مریدان خاندان موجودہ مقامات دیگر کو بھی بذریعہ شقہ کے دی چنانچہ منشی محمد عبدالکریم صاحب تخلص مضطر مرید حضور اقدس قدس سرہ نے حال تقرر مسند نشینی سے واقف ہوکر قطعہ تاریخ تقرر مسند نشینی موزوں کرکے بذریعہ عریضہ خدمت بابرکت حضور اقدس قدس سرہ میں بھیجا وہ قطعہ یہ ہے ؎

حامئی دین محمد عمر است — واقف علم عقول و منقول
حافظ مصحف ناطق بخدا — کاشف سر احادیث رسول
مرشدم کرد خلیفہ چو ورا — واشد از غیب معا باب قبول
شد ملقب بسراج الحق ہم — کہ شناسند ہمہ ارباب عقول
بود مضطر بخیال تاریخ — گفت ہاتف بخلافت مقبول

باوجود حاصل ہو جانے ان مراتب کے ۱۲۹۵ھ بارہ سو پچانوے ہجری تک آپنے جملہ کتب مسبوق الذکر ختم کرکے و سند احادیث مولوی محمد عبدالصمد صاحب بہار کپوری سند یافتہ از مولانا حضرت شاہ محمد فضل رحمن صاحب گنج مرادآبادی سے لیکر فراغ حاصل کیا اور کتب تصوف مثل لوائح جامی و مراتب ستہ و تحفہ مرسلہ و مثنوی شریف مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ و دیگر رسائل تصوف و سلوک خاص حضور اقدس قدس سرہ سے استفاضہ کیں۔ پھر حضور اقدس قدس سرہ نے بقرب وصال اپنے بتاریخ آٹھویں ماہ محرم الحرام ۱۲۹۶ھ بارہ سو چھیانوے ہجری آپ کو سجادہ اجازت فرماکر بتوجہ خاص و بشفقت مربیانہ باین الفاظ ارشاد فرمایا

کہ اللہ تمہارے ساتھ رسول اللہ تمہارے ساتھ جناب غوث الثقلین
تمہارے ساتھ مرشد تمہارے ساتھ آپ کو کیا غم ہے۔ اس ارشاد
حضور اقدس قدس سرہ سے آپ کو اطمینان کامل حاصل ہوا و آپ شکریہ عنایات
بیغات حضور اقدس قدس سرہ کا بجالائے پہر دسوین ماہ مذکور کو بوقت
ظہر حضور اقدس قدس سرہ نے وصال یار یتعالے عز اسمہ کا اختیار فرمایا روز
سوم بارھوین تاریخ روز دو شنبہ کو بعد فاتحہ مرسومہ بحضور من الآنام از خاص
و عام دستار بندی و سجادہ نشینی آپ کی ہوئی ایک صاحب نے تاریخ
مسند نشینی کی چراغ محمد کہے حافظ غلام رسول صاحب متخلص بویران نے
اس تاریخ کو ایک مصرع مین موزون کردیا وہ مصرعہ یہ ہے ؎
فروزان چراغ محمد عمر ۔ المختصر وقت مسند نشینی سے آپ جلوس فرمائے
سجادہ حضرت پیر و مرشد قدس سرہ کے ہین و حق سجادہ نشینی کا کما ہو حقہ
ادا فرماتے ہین و بار عظیم سجادہ نشینی کو بلا لحاظ ترود و مشقت شاقہ کے
اس خوبصورتی سے اوٹھایا ہے کہ قدم بقدم حضرت پیر و مرشد قدس اللہ
سرہ العزیز کے ہین اور اسدم تک ایسا ثابت قدم ہین کہ ذرا بھی لغزش
نہین ہونے پائی حق تعالے ہمیشہ آپ کو اسیطرح جادۂ استقامت
پر محکم و ثابت قدم رکھے آمین ثم آمین تاریخ اٹھائیسوین ماہ جمادی الآخرہ ۱۲۹۹ھ بارہ سو
ننانوے ہجری روز سہ شنبہ کو باشتیاق زیارت مشاہد متبرکہ کے آپ روانہ
اجمیر شریف کے ہوئے اثنا راہ مین بمقام قصبہ بیواڑہ میں حضرت شاہ بڑے
صاحب وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات شریف و بمقام ریاست الور حضرت

مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس کی زیارات سے مشرف ہوئے
ہوئے تاریخ تیسری رجب روز شنبہ کو اجمیر شریف پہونچکر وہان کی زیارات
سے مشرف ہوئے پھر آٹھوین ماہ مذکور روز پنجشنبہ کو تاراگڈہ پر حضرت
میران سید حسین قدس سرہ کے مزار شریف کی زیارت کی دسوین ماہ مذکور روز شنبہ
کو بعد نماز عشا بسواری ریل جلپور مین آکر حکیم محمد سلیم خانصاحب کے مکان پر
فروکش ہوئے اور وہان حضرت مولانا ضیاء الدین وحضرت شاہ امانی و
حضرت سید بھوئے وحضرت شاہ غلام محمد عرف مسکین شاہ وجد مادری
حقیقی خود حکیم حاجی خدابخش و ماموں حقیقی خود میان حمید بخش وغیرہ
رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے مشاہد و مقابر سے شرف حاصل کرکے
تاریخ سترھوین ماہ مذکور یوم شنبہ کو بھرت پور تشریف لائے وہان شب بھر
قیام کرکے دوسرے روز فتحپور سیکری مین حاضر ہوکر حضرت شاہ سلیم چشتی
قدس اللہ سرہ کے مزار فائز الانوار سے استفاضہ حاصل کرکے اوسی روز
اکبرآباد مین تشریف لائے وہان تاریخ تیئیسوین ماہ مذکور روز جمعہ کو بعد نماز
جمعہ حضرت سیدنا ابوالعلا قدس اللہ سرہ و دیگر مقابر و مشاہد شہدا سے
مستفیض ہوئے و عمارات تاج گنج و سکندرہ ملاحظہ فرماکر تاریخ پچیسوین ماہ
مذکور روز یکشنبہ کو میرٹھ مین تشریف لاکر حضرت شاہ ولایت وحضرت شاہ
پیر قدس اللہ سرہما کے مزار فیض بار کی زیارت کی پھر اٹھائیسوین ماہ
مذکور روز چہارشنبہ کو اپنے وطن واپس آکر حضور اقدس قدس سرہ کے
خاک آستانہ کو سرمہ چشم بنایا۔ پھر تاریخ چھبیسوین ماہ محرم الحرام ۱۳۰۳ سنہ تیرہ سو تین ہجری

کو باصرار مولوی فرید احمد صاحب بہ تقریب عرس مولانا محمد نصر اللہ خان صاحب
نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے بمقام خورجہ تشریف لائے وہان حضرت
شاہ فارغ صاحب و حضرت شاہ ولایت صاحب و دیگر آسودگان بمقام
مذکور کی زیارت کر کے اٹھائیسوین ماہ مذکور کو باشتیاق تقبیل آستانہ فیض کاشانہ و دیہیم
علیہ فلک رتبہ حضرات مارہرہ شریف رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے
حاضر ہوئے و فیضان صوری و استعداد معنوی سے مشرف ہوکر مقام
ہمایون قصبہ بداؤن مین حاضر ہوکر مولانا شیخ عبد القادر صاحب کے مدرسہ
مین فروکش ہوئے وہان اولاً حضور پر نور جد طریقت سید العرفا حضرت
مولانا شاہ محمد غوث شہید قدس سرہ و حضرت احمد بودلہ علیہ الرحمۃ کے مزار
فائض الانوار کے زیارت سے شرف استفاضہ حاصل کیا بعدہ بمشاہد
متبرکہ حضرت مولانا محمد فضل الرسول صاحب و مولانا محمد عبد المجید صاحب و مولانا
نور احمد صاحب و حضرت شاہ ولایت صاحب قدس اللہ اسرارہم کے
برکات و نیامن حاصل کر کے چھٹوین صفر المظفر کو مکان پر واپس
تشریف لائے۔ پھر دوسری مرتبہ ماہ محرم شریف مین باشتیاق آستانہ
بوسی مارہرہ شریف تشریف لے گئے مگر اس مرتبہ صرف دو پہر قیام کر کے
واپس تشریف لائے۔ پھر دوسری ماہ شوال المکرم روز دوشنبہ کو بہ بشارت
فیض اشارت حضور اقدس قدس سرہ کے بمقام قصبہ سونی پت پہونچکر
حضرت آخوند احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت امام ناصر الدین و حضرت شاہ
ولایت قدس اللہ اسرارہم و دیگر شہداء علیہم الرحمۃ کے قصبہ مذکور مین زیارت

حاصل کی چھٹوین ماہ مذکور روز جمعہ کو وہان سے قصبہ پانی پت پہونچکر
حضرت شاہ بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ وحضرت مبارک خان وحضرت شیخ
جلال الدین کبیر الاولیا وحضرت شاہ ولایت شمس الملۃ والدین ترک ومولانا
شاہ غوث علی صاحب رحمۃ اللہ علیہم ودیگر مزارات فیض آیات سے سرفراز ہوکر
بارھوین ماہ مذکور روز پنجشنبہ کو پھر قصبہ سونی پت واپس آگئے بعدہ
نرملہ مین یک شب قیام کرکے بعد نماز جمعہ نرملہ سے اسٹیشن ریلوے
دھلی سے بالا بالا بسواری ریل کلیر شریف تشریف لے گئے وہان حضرت مخدومنا
سید علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ وامام ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف
کی زیارت سے مشرف ہوکر تاریخ پندرھوین ماہ مذکور روز یکشنبہ کو اپنے مکان
مقام دھلی شریف مین واپس تشریف لائے تب سے اب تک کہ شروع ۱۳۰۹ تیرہ سو نو
ہجری ہے اتفاق کسی سفر کا نہین ہوا سجادہ حضور اقدس قدس سرہ
پر مسند نشین طریقت رہکر اوقات اپنی یاد رب العالمین وتعلیم وتلقین مسلمین
طالبین مین صرف فرمایا کرتے ہین۔ مسجد کہ تعمیر اوسکی زائد سو برس سے
تھی وبوجہ مرور زمانہ کثیر کے بوسیدہ وجابجا سے شق ہوگئی تھی آپنے
اوسکی تجدید بنا پر کمر ہمت مستحکم باندہ کر تعمیر اوسکی ۱۳۰۵ تیرہ سو پانچ ہجری مین شروع کی
الحمد للہ کہ بعلو ہمت آپکے متوکلا علی اللہ ۱۳۰۸ تیرہ سو آٹھ ہجری مین تیار ہوکر اختتام کو پہونچ
گئی اوسکے آغاز وانجام کی تاریخ بطور تخرجہ کے سخنور لاثانی سید مرتضی
صاحب متخلص بیان یزدانی رئیس میرٹھ مالک مطبع حدایقۃ العلوم نے
لکھی ہے جو یہ ہے

مسجد کہ بنام حضرت آخوند ... مشہور زمین وہم زمان است
این خانۂ حق بنا رمقبول ... نقش دگرش سراج حق لیست
آن زینت مسند عزیزی ... در کعبۂ خلیل وار بنشست
نامش عمر است از ان چو فاروق ... بر تخت خلیفگیش برجست
دستور سپس ساده آراست ... سلطان بجوار قدس پیوست
نو کرده رواق منظرش را ... کو دست کلید کعبه در دست
در سه صد و یکہزار و پنجم ... آغاز ید و به ہشت واراست
انگند سراہل دین بیان گفت ... ہذا بیت اللہ العزیز است

۱۳۰۹

اس مسجد کا بہ تعمیر پختہ وسنگین وکام استحکام آگین کے پہنچانا بلا موجودگی اسباب وآمدنی ظاہر کے بظاہر مستبعد تھا مگر تصرف حضور اقدس قدس سرہ وحضرت آخوند برہان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا معین ہوا۔ حضور اقدس قدس سرہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ فیض اس فقیر کا قیامت تک جاری رہے گا۔ اور آخوند صاحب نے خواب مین دیکھا تھا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مع خلفاء راشدین رضی اللہ تعالے عنہم اس مسجد مین بجماعت نماز پڑھتے ہین۔ صبح کو حضرت آخوند صاحب نے حضور اقدس قدس سرہ سے فرمایا کہ بھائی عبدالعزیز تمکو مبارک ہو آج شب کو اس فقیر نے یہ واقعہ دیکھا ہے یہ درس تمھارے یہان کا قیامت تک جاری رہے گا۔ جب حضرت ممدوح کے یہ تصرفات وارشاد ہین تو اللہ تعالے کیونکر مسجد کو جہان درس حضور اقدس قدس سرہ کا جاری ہے تعمیر نہ کراوے قطع نظر اسکے حضرت آخوند

حافظ محمد عمر صاحب جنکے یہ حالات مرقومہ ہین چونکہ متوکل علی اللہ ہین اور توکل
آپکا کامل وصادق ہے لہذا اثر آپکے توکل وصدق نیت کا یہ ہوا کہ مسبب الاسباب
نے کام تعمیر مسجد کا آپ کے ہاتھ سے انجام کو پہونچایا اور یہ ظہور تعمیر مسجد عین
ثبوت آپکے کمال توکل علی اللہ کا ہے۔ زمانہ مسند نشینی سے ابتک جملہ
معمولات حضور اقدس قدس سرہ کو آپنے بوجہ احسن سرانجام کیا بلکہ علاوہ
معمولات سابقہ کے آپنے بخلوص نیت بعض معمول زائد کر دئے جیسا کہ فاتحہ حضور
اقدس قدس سرہ کا ہر مہینہ کے دسوین تاریخ وفاتحہ سالانہ بروز عرس بطعام
ماحضر ہوتا ہے وفاتحہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا ہر مہینہ کی اکیسوین تاریخ
آپکے یہان ہوتا ہے۔ اوقات شبانہ روزی آپکے بعینہ وہی ہین جو اوقات
شبانہ روزی حضور اقدس قدس سرہ کے تھے۔ حضور اقدس قدس سرہ کے
عنایات اتم والطاف وکرم جو حالت حیات مین آپ پر تھی اب بھی بعد وصال
کے آپ پر مبذول ہین ادسکے بیان سے زبان معترف بعجز وقصور ہے ع
تا قیامت گر بگویم قاصرام۔ حضور اقدس قدس سرہ کی توجہ سے آپکو چند مرتبہ
زیارت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوا وجناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کا آپسے مخاطب ہوتا بعض حکایات کتاب ریاض الانوار سے
ظاہر ہے وبعض حکایات کتاب مذکور کے بعض مضامین ضمناً آپکے کمال باطن
پر بھی دال ہین وہ وامر بثبوت آپکے کمال باطن کے جو مجھپر ظاہر ہوئے ہین وہ کرامات
بھی آپکی انکے بغرض درستی اعتقاد مسلمانون کے لکھی جاتی ہین وہ یہ ہے
کہ ایک مرتبہ اس گنہگار کے روبرو ایک شخص آپکے خدمت مین حاضر ہوا و شکایت

دردسر کی بشدت بیان کی آپنے اوسکے سر پر ہاتھ رکھکر تین مرتبہ چند کلمات پڑھکر پھونک دیا دردسر فوراً جاتا رہا وہ چند کلمات ہندی کے تھے نہ کوئی درود شریف تھا نہ کوئی دعا و آیت کلام مجید کی تھی۔ دوسری کرامت یہ ہے کہ سقف مسجد و حجرہ ملحق مسجد کے ایک ہی ہی ماہ محرم ۱۳۰۸ تیرہ سو آٹھ ہجری میں جب یہ گنہگار بغرض شرکت عرس شریف حضور اقدس قدس سرہ کے حاضر آستانہ ہوا تھا اوسوقت تک سقف مذکور خام تھی چونہ وسیمنٹ پڑا تھا نہ حجرہ بالائی طیار ہوا تھا اسوجہ سے آپکا قیام مسافرخانہ زیرین ملحق مسجد میں رہا کرتا تھا مگر بوجہ گرمی کے اس گنہگار نے و جناب بھائی صاحب قبلہ مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت برکاتہ نے شب کو سقف مذکور پر رہنا اختیار کیا واور بعض لوگ بھی شب کو وہیں رہتے تھے ایک شب حسب معمول یہ گنہگار وہین سوتا تھا و میان محمد محسن صاحب آپکے مرید و جناب بھائی صاحب قبلہ بھی وہاں آرام فرماتے تھے اوسکے صبحکو آپنے سقف مذکور پر تشریف لاکر ہملوگون سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ آج شب کو ہین یہان آیا تھا آپ سب صاحب سوئے تھے۔ اس فرمانے سے غرض آپکی صحمن میں یہ گنہگار کے ایک فعل ناشایستہ سے متنبہ کرنے کی تھی ورنہ شب کو آپکے تشریف لانے کی کوئی ضرورت نہ تھی نہ اسبات کی فرمانے کی کچھ ضرورت تھی اگر آپ اوس فعل کو ظاہر کرکے صراحتاً منع فرماتے تو موجب رسوائی اس گنہگار کا منصور تھا لہذا بوفور اخلاق کریمہ کے آپنے ظاہر کرنا اوس فعل کا روا نہ رکھکر اس پیرایہ میں متنبہ فرمایا اس امر کو بجز اس گنہگار کے اور کوئی شخص نہیں سمجھا نہ آجتک اس کیفیت سے کوئی واقف ہوا اس کرامت سے بھی ثبوت

آپ کے کمال باطن کا ہے - بہر حال میری سمجھ میں حضور اقدس قدس سرہ آپکو نعمت باطن بہت کچھ عطا فرمایا کرتے ہیں میرے عقیدہ میں آپ بالقصور صاحب باطن اہل کمال و صاحب کشف ہیں - آپکو اس امر کا بہت خیال ہے کہ کسی بندہ خدا کی رسوائی نہ ہو نہ کسیکے دل کو رنج پہونچے سب لوگ خوش و خرم رہیں - اس گنہگار کو اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا ہے کبھی آپ کو کسی پر غصہ ہوتے نہیں دیکھا - اخلاق کریمہ آپ کا ایسا بڑھا ہوا ہے دیوماً فیوماً ترقی پر ہے کہ یہ گنہگار کسی سے تمثیل نہیں دیسکتا ہ اس عاصی کے نظروں میں کوئی شخص آپکا نظیر ہے - آپکے انکسار مزاج کا حال لکھنے سے زبان قلم عاجز ہے آپکے الطاف ناموں کے مضامین سے جو بجواب عرائض عاصی کہ مشعر دریافت حالات خدام جناب موصوف کے تھے صادر ہوئے ہیں واسجگہ درج کئے جاتے ہیں قیاس کر لینا چاہیے و خیال کرنا چاہیے کہ با وجود ایسے مراتب عالیہ کے اپنی نسبت کیسے کیسے الفاظ و مضامین تحریر فرماتے ہیں - عبارت الطاف نامہ مرقومہ تیسری ماہ محرم الملکم ۱۲۹۸ھ بارہ سو اٹھانوے ہجری روز دو شنبہ و آنکہ از حال بندہ استفسار فرمودہ اند این عبارت بعد خاتمہ کتاب ثبت فرمایند بندہ عاصی پر معاصی ناخلف ناشایستہ کردار حقیر و ذلیل روسیاہ سواد الوجہ فی الدارین ننگ خاندان عزیزیہ بدنام کنندہ نیکو نامی چند مسند آرا ہے حماقت و سفاہت زیب و سادہ جہالت احقر محمد عمر تجاوز اللہ عن ذنوبہ و حماہ عن السیئات و ھداہ اللہ الی الصراط المستقیم - عبارت الطاف نامہ مرقومہ گیارھوین

ماہ شعبان المکرم ۱۳۰۳ تیرہ سو تین ہجری روز یکشنبہ۔ حالات اس خادم کے قابل تحریر نہیں یہ روسیاہ بدکردار آوارہ کوئے بے تمیزی قابل اسکے کہاں ہے کہ داخل سلسلہ بزرگان دین کیا جاوے۔ عبارت الطاف نامہ رقم زدہ یکم ماہ رمضان المکرم ۱۳۰۳ تیرہ سو تین ہجری روز شنبہ آپکے اس تحریر سے کمال محجوب و شرمندہ ہوتا ہے یہ خاکسار اس قابل نہیں کہ اس قسم کے جملے میرے نسبت لکھی جائیں حالات اس فقیر کے بمضمون حضرت نظامی رحمۃ اللہ دگر خفتنی بازیا خورد نی قابل تحریر نہیں نہ قابل منہ دکھانے کے نہ لایق سر اوٹھانے کے آپ کے اصرار سے خاکسار مجبور ہوکر عرض کرتا ہے کہ بعد رمضان شریف انشاء اللہ تعالیٰ جسقدر ممکن ہوگا لکھکر اپنا بیہودہ پن ظاہر کرونگا مین تو اپنے گمان مین ایسی قابل تھا کہ آپ بعد اتمام کتاب کے اسقدر تحریر فرما دیتے کہ جناب قبلہ و کعبہ مرشد برحق قدس اللہ سرہ العزیز کے متوسلین مین سے ایک نا اہل بد سرشت بدنام کنندہ نیکو نامی چند و ہلی مین بمقام فلان مسند حضور اقدس پر اڑا ہوا ہے خدا وند تعالیٰ اسے صراط العزیز الحمید رہتا ہے۔ عبارت الطاف نامہ رقم زدہ پندرھوین ماہ صفر ۱۳۰۸ تیرہ سو آٹھ ہجری روز شنبہ۔ فقیر خاکسار کے حالات کے نسبت جو لکھا ہے شاید پہلے بھی مین آپکو لکھ چکا ہون کہ یہ فقیر اپنے آپ کو اس قابل نہین دیکھتا کہ تذکرہ اولیاء کبار مین میرا ذکر لکھا جاوے بجز اسکے کہ بندہ روسیاہ بدکردار بدافعال آوارہ کوئے بے تمیزی معرا از شعور و تمیز بدنام کنندہ نیکو نامی چند جو شخص ایسے رذائل و ذمائم کے ساتھ موصوف ہو اوسکو درج اوراق تذکرہ اولیاء اولوالعزم مین کرنا کتاب کو پایہ قبولیت سے گرا دینا ہے

میرا حال یقیناً و صدقاً یہی ہے کہ نہ قابل منہہ دکہانے کے نہ لایق سر اوٹھانے کے ہا ہا امید مغفرت لیکر تیرے سرکار مین آئے ہے

مثل من نیست درجہان ثانی جز حرف خوانی ز لوح نادانی
منکہ علیم ہمہ ز سر تا پا در ہنر کے شوم سخن آرا
چہ گویم از سر و سامان خود عمر یست چون کاکل سینہ بختم پریشان روزگارم خانہ بر دوشم
صرفت العمر فی لہو ولعب فاہا ثم آہا ثم آہا
کفیت اذی یا من تعد محاسنی علانیتی ہذا ولم تدر باطنی

اگر ایسا ہی آپکو میرے حالات لکہنے کی ضرورت ہے تو جو کچہ آپکو معلوم ہے لکہہ دیجئے اللہ تعالے آپکا حسن ظن میرے نسبت قبول فرماوے اور طریق مستقیم عطا فرماوے اور خاتمہ بالخیر فرماکر صف نعال حضور پرنور ہادی و مرشدی انار اللہ برہانہ وزرقنا محبتہ مین محشور کرے اگر یہ مراد حاصل ہوئی فہو المراد والا خسر الدنیا والآخرہ ذلک ہو الخسران المبین ہے فقط

یہ گنہگار اپنے قلم و زبان مین بقدر مشتے نمونہ از خروارے بہی آپ کے حالات حمیدہ او صاف پسندیدہ کے تحریر و تقریر کی طاقت نہین پاتا ہے لہذا مجملاً صرف اسی بات پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ ہر شخص آپ کے شرف صحبت بابرکت سے مشرف ہوکر حالات و اوصاف واقعیہ آپکے دریافت کرسکتا ہے ۔ آپ کی ذات بابرکات سے نزدیک و دور و خاص دہلی شریف پرنور و آپ کے فیض عام سے تمام جہان معمور ہے اللہ تعالے آپ کی ذات تقدس آیات سے ہمیشہ سجادہ حضور اقدس قدس سرہ کا ابداً آباداً دائم

دآباد رکھے آمین ثم آمین - آپ کے تصانیف سے اسوقت تک ہر دو
جلد کتاب ریاض الانوار مملو بملفوظات و بیان واقعات وخوارق کریمہ حضرت
حضور اقدس مرشد برحق قدس اللہ سرہ العزیز و رسالہ منبع الانوار در وظائف الاذکار
و رسالہ احسن البضاعہ فے اثبات النوافل بالجماعہ فیض بخش عالم ہے
الحمد للہ علے کل حال فقط

ذکر مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت فیوضہ

اسم مبارک آپکا محمد عادل و نام تاریخی غلام النعیم ہے ولقب شاہ مشتاق
احمد عطیہ مظہر فیض عمیم حضرت پیر و مرشد برحق وارث جنۃ النعیم ہے قدس اللہ
سرہ العزیز و سجع جو نقش نگین مہر آفتاب ہے وہ یہ مصرع ہے ع حاکم محکمہ شرع
محمد عادل - و آپ مرید و خلیفہ حضور اقدس شیخی و مرشدی حضرت آخوند حافظ
عبد العزیز قدس سرہ کے ہین - وسلسلہ نسب آپ کا جہانتک اس گنہگار
کو محفوظ ہی اسطرح پر ہی کہ مولوی محمد عادل بن شیخ محی الدین بخش بن شیخ کریم بخش بن شیخ
محمد پناہ بن شیخ محمد خرم برادر حقیقی شیخ بہاء الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بن شیخ محمد اسحٰق
بن شیخ محمد سعید بن فخر الانام شیخ محمد اسلام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین - وطن قدیم
اجداد و اسلاف کا جو رئیس و تعلقہ دار تھے قصبہ سانڈی سرکار خیرآباد مضاف
صوبہ اودھ تھا اب انتظام انگریزی مین یہ قصبہ ضلع سیتاپور سے متعلق
ہو گیا ہے - شیخ محمد اسحٰق صاحب مرحوم اپنے وطن مالوف سے بذات
خود بغرض قدمبوس پیر و مرشد خود قصبہ سلون مین تشریف لائے وہان
سے بتقریب سیاحت شہر کڑا ہوتے ہوئے وارد قصبہ احمدآباد عرف

نارا ہوگئے شیخ عبدالرزاق مرحوم نے جو یہاں کے قانونگو و رئیس و تعلقہ دار
تھے اپنی دختر کے ساتھ اونکا عقد کردیا و بتقاضاے مشیت الہی وہ اس
بات سے انکار نکر سکے تب سے قصبہ احمدآباد عرف نارا مذکور وطن اونکے
ذریات کا ہوگیا اس وجہ سے مولد و منشا آپ کا بھی قصبہ احمدآباد عرف
نارا مسطور ہے۔ مذہب آپکا حنفی و مشرب قادری ہے تاریخ ولادت کی
آپکی گیارھوین ماہ ربیع الثانی ۱۲۴۱ھ بارہ سو اکتالیس ہجری قدسی ہے جیسا کہ نام تاریخی سے
ظاہر ہے جو اوپر مذکور ہو چکا۔ ایام خوردسالی مین آپنے کتب ابتدائی مکتب
وطن مین میانجی خدابخش و عطابخش وغیرہما سے پڑہین پھر آپکو بعمر شش
سالگی جناب والد ماجد مغفور ہمراہ اپنے ضلع فتحپور خاص مین کہ بذریعہ کالت
کے وہان قیام پذیر تھے لائے وہان بھی آپنے قریب ایک سال خواہ
ڈیڑہ سال کے رہکر بعض رسائل مختصرہ فارسی تحصیل کئے بعدہ حضرت والد ماجد
بوجہ تبادلی کے مقام فتحپور سے کوڑا جہان آباد ضلع فتحپور مین مع جملہ اعزہ
ہمراہیان اپنے کے تشریف لاکر قیام پذیر ہوئے وہان آپنے پہلے میر
بہادر علی صاحب سے بعدہ مولوی مرتضی خانصاحب و محمد یسین خانصاحب
سے کتب فارسیہ اختتام کو پہونچایا۔ پھر جناب مولوی شوکت علی صاحب
جہان آبادی سے جو شاگرد رشید حضرت مولوی محمد اشرف صاحب لکھنوی
کے تھے تحصیل علم شریف عربی کی شروع کی اور کافیہ تک اونسے پڑھا ازان
بعد حسب خواہش حضرت والد ماجد مرحوم کے بتیس برس کی عمر مین آپ جہان آباد
سے کانپور تشریف لاکر بزمرۂ طلبۂ علوم مدرسہ مین جناب مولانا حضرت شاہ

محمد سلامت اللہ صاحب قدس اللہ سرہ کے داخل ہوئے وہان اولاً حسب
ارشاد مولانا صاحب ممدوح قدس سرہ کے آپنے شرح ملا جامی و تہذیب المنطق
مولوی سید الطاف حسن صاحب موہانی و شرح تہذیب یزدی و رشیدیہ
مناظرہ مولوی شاہ غلام محمد خانصاحب متوطن کوٹ ضلع فتحپور سے کہ وہ
دونون صاحب تلمیذ رشید مولانا صاحب ممدوح کے تھے وہ اوسوقت
تک خود بھی مدرسۂ مذکور مین تحصیل علم فرماتے تھے درس کین بعدہ خلاصۃ الحساب
و فرائض شریفی کو حاجی حافظ مولوی محمد عبد اللہ صاحب کانپوری سے
کہ وہ منجملہ مستفیدین خدمت بابرکت مولانا مرزا حسن علی صاحب محدث لکھنوی
کے تھے اور مولانا صاحب سابق الوصف سے بھی کچھ استفادہ فرمایا تھا
پڑھا پھر قطبی میر خود جناب مولانا صاحب سابق الذکر قدس اللہ سرہ سے
شروع کی اور جملہ کتب درسیہ و کتب فقہ و تفسیر و حدیث کو خدمت فیض موہبت
مین حضرت معزی الیہ کے اختتام کو پہونچایا اور سند فراغ علوم معقول و منقول
و فروع و اصول کے مولانا صاحب ممدوح قدس سرہ سے حاصل کی مولانا صاحب
موصوف نے سند مذکور بشرح و بسط تمام باثبات مہر و دستخط شریف
عطا فرمائی چونکہ نقل کامل سند مزبور کی باعث طول کتاب تھی لہذا صرف
نقل اوس عبارت پر جو اوسکے ذیل مین بدستخط خاص قلمی فرمائی ہے اکتفا
کیجاتی ہے۔ وھو ھذہ اقول انا الفقیر المذکور اسمہ وائل السطور انی
اجزت بروایۃ الصحاح ومشکوۃ المصابیح والحصن الحصین والکتب المسمیۃ
التی تقدم ذکرھا وسندھا العزیز الذی ھو فی الاخلاص والاعتقاد الکامل المولوی

محمد عادل نفعہ اللہ بہا فی العاجل والآجل قد اتفق ھذا التحریر لعشر خلون
من الربیع الآخر سنۃ ست وسبعین الزائدۃ علی الف ومائتین من ھجرۃ سید
الانام علیہ الصلوۃ والسلام فی بلد کمنت کانفور حرسہ اللہ من الآفات
والشرور حررہ العبد الفقیر محمد سلامت اللہ جعلہ معرضا عما سواہ
[مہر] ومولانا صاحب ممدوح نے سند چہل حدیث خاص المسلسلۃ بالسادات
تالیفات مولانا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی بھی آپکو عطا فرمائی اور اوسکے
ذیل میں جو عبارت بدستخط خاص رقم فرمایا ہے اور اوسکو مزین بمہر و دستخط
فرمایا وہ یہ ہے اقول انا الفقیر المذکور اسمہ اواخر السطور قد قرء علی ھذہ
الاربعین المسلسلۃ بالسادات الفاضل جامع صفات الفضائل المولوی
محمد عادل عاملہ اللہ بلطفہ الشامل فی العاجل والآجل فاجزتہ بروایتہا
الحمد للہ اولا و آخرا [محمد سلامت اللہ] آپکو مولانا صاحب ممدوح سے
کسیقدر تعلیم اوراد و اشغال کی بھی حاصل ہوئی ہے۔ مولانا صاحب
موصوف نے قریب زمان وفات اپنے کے بطیب خاطر شریف خود
آپ کو وصیت فرمائی کہ تم ہمیشہ اسی مسجد میں قیام رکھنا یہاں سے
کہیں نہ جانا تا کہ ہمیشہ یہ مسجد آباد و معمور رہے و جملہ معمولات ہمارے قائم
بدستور رہیں پھر تاریخ تیسری ماہ رجب ۱۲۸۱ء بارہ سو اکاسی ہجری روز شنبہ کو مولانا
صاحب ممدوح نے وصال بار یتعالے لغراسمہ کا اختیار فرمایا۔ مولانا صاحب
قدس سرہ عالم متبحر اپنے وقت کے علما پر فائق و فاضل زبردست مرجع خلایق
صاحب تصنیف و کتب ہیں شاگرد رشید مولانا عبدالدین محقق دہلوی صاحب

شاہجہانپوری اور تفسیر و حدیث مین تلمیذ مولانا حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کے تھے اور فن شعر مین بھی منجملہ شعرائے کاملین تھے تخلص شریف کشفی تھا حضرت موصوف صاحب دیوان ہین نظم و نثر فارسی مین جناب ممدوح کو تلمذ میرزا محمد حسن قتیل سے تھا دیوان کشفی و رقعات کشفی و مشرح مثنوی گل کشتی حضرت موصوف کے افادات سے ہے وہ نیز عالم کامل و فقیر واصل مرید و خلیفہ جناب سید السادات واقف اسرار اللہ الصمد حضرت سید شاہ آل احمد عرف اچھے میانصاحب مارہروی قدس اللہ سرہ کے تھے و بباعث نامی و گرامی ہونے کے تمام ہندوستان مین تعریف و توصیف سے مستغنی ہین۔ اونکے بہت شاگرد عالم ہوئے و اکثر مرید و خلیفہ اونکے ہادی عالم ہوئے۔ غلام حیدر بلگرامی متخلص بارشدی چند قطعات تاریخ وصال مولانا صاحب ممدوح کے موزون کئے ہین وہ یہ ہین

قطعہ

سلامت اللہ کہ بود یکتا بعلم و فضل و کمال و تقوے

برفت چون از جناب یزدان بوصل او را پیام آمد

بخواب دیدم کہ سال ارشد بحالت وجد گفت رضوان

محب سبحان سلامت اللہ میان دار السلام آمد

۱۲۸۱

ولہ

حضرت سلامت اللہ رفتہ بباغ جنت — درگلستان عالم ہمرنگ او ندیدم

پنہان تو آشکارا سالش زغیب ارشد — ہجری ہزار و دو صد ہشتاد و یک شنیدم

۱۲۸۱

و مولانا صاحب موصوف کے مزار شریف پر تین بیتین منجملہ ابیات قطعہ طویلہ کے سنگ مرمر پر کندہ ہین ؎

مظہر کشف و کرامات جناب کشفی ۔ ہادی راہ خدا کاشف راز عرفان

شدہ بر خاستہ خاطر چو ازین گلشن دہر ۔ رفت در چشم زدن جانب باغ رضوان

سال تاریخ قلمبند بنوم ارشد ۔ یوم ہفتہ سوم از ماہ رجب شد زجہان

چونکہ یہ مادہ تاریخ بہ نسبت اور مادون کے جملہ محاسن تاریخی پر مشتمل ہے یعنے روز وصال و نیز تاریخ وصال و نیز ماہ وصال کی اس مادہ مین تصریح ہے اور سال وصال اسکے اعداد سے واضح ہوتا ہے بخلاف اور مادونکے کہ اون سے یہ جملہ امور معلوم نہو سکتے تھے بنا بران کندہ کرانے کے لئے یہ قطعہ اختیار کیا گیا و ہرگاہ قطعہ مسطورہ طویل تھا مشتمل ابیات کثیرہ پر اور قطعہ سنگ مرمر جسپر یہ اشعار کندہ ہین چھوٹا کہ جملہ اشعار کے کندہ ہونے کی گنجایش نہ رکھتا تھا لہذا ان تین بیتون پر اکتفا کیا گیا فقط الحاصل آپنے بہ تعمیل ارشاد و وصیت اپنے استاد یعنے مولانا صاحب سابق الذکر کے قیام کانپور کا مدرسہ و مسجد مولانا صاحب معزی الیہ مین اختیار فرمایا سال مین ایک مرتبہ وطن مالوف مین تشریف لیجاتے ہین باقی ہمیشہ کانپور مین قیام رہتا ہے آج تک یہی قاعدہ مرعی ہے۔ جب کہ حاجی محمد شریف متوطن قصبۂ بارا عازم سفر حج ہوئے تب آپنے اونکے ہاتھ ایک قطعہ عریضہ بلغت عرب بنام جناب افاضت مآب افادت مناب حضرت سید احمد دحلان بن سید زین دحلان

مفتی شافعیہ بدرخواست اجازت علوم عقلیہ ونقلیہ واعطاے سند کے روانہ
کیا چنانچہ مفتی صاحب موصی الیہ نے اوسکے جواب مین اجازت
جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ کے بمہر ودستخط اپنی لکھہ بھیجی اور صدور جواب مذکور کا
بذریعہ حاجی صاحب مسبوق الذکر کے باعث حصول انواع مباہات و
افتخار کا ہوا نقل اوسکی یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب
العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فالخص
باھداء جزیل السلام الوافر والثناء العاطر المتکاثر قدوۃ العلماء الفضلاء
ونخبۃ الاذکیاء النبلاء مولانا العالم الفاضل المولوی محمد عادل عامله
اللہ بفضلہ الشامل واصلح حالہ بلطفہ الکامل فی العاجل والآجل آمین
ثم انھی الیہ ورود کتابہ الکریم الواجب الاجلال والتعظیم فکان للعین
قرۃ وللقلب مسرۃ وذکرتم فیہ ان العبد الحقیر یکتب لکم اجازۃ وھو
لم یکن من اھل ھذا المسلک ولا ممن جازہ غیر ان حسن الظن منکم
اقتضی ذلک الطلب فیلزمنی الامتثال وان خالف سلوک الادب
فاقول بعد حمد اللہ والصلاۃ والسلام علی رسولہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ
وصحبہ وسلم قد اجزتکم بکل ما یجوز لی روایتہ ودرایتہ من العلوم النقلیۃ
والعقلیۃ علی ما ھو موجود فی اثبات اشیاخی بالشروط المقررۃ
المرضیۃ واوصیکم بتقوی اللہ فیما ظھر وبطن وان لا تنسونی من
دعواتکم فی السر والعلن واسئل اللہ لی ولکم وللمسلمین التوفیق
والاخلاص والقبول وحسن الختام بجاہ سیدنا محمد خاتم الرسل الکریم

صلی اللہ وسلم علیہ وعلیہم مع الآل والصحب والتابعین لہم علی
الدوام فی البدء والختام قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ المرتجی من ربہ
الغفران خادم طلبۃ العلم احمد بن زین دحلان مفتی الشافعیۃ
بمکۃ المحمیۃ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ومشایخہ واخوانہ ومحبیہ
والمسلمین اجمعین (مہر احمد دحلان) ثم المرجو منکم ابلاغ السلام
الکثیر لمولانا السید حسین علی واخبروہ بان الانتظار طال
لمکاتبتہ ورویۃ شمائلہ ولذیذ مخاطبتہ وکان من غاب عن
العین غاب عن الخاطر ومحی اسمہ من الاوراق والدفاتر اللہم
الا ان یکون مشتغلا بنشر العلوم وتحقیق المنطوق منہا و
المفہوم فنرجوہ صالح الدعوات فی الخلوات والجلوات وان
یجمعنا بکم وبہ عند بیت اللہ عن قریب انہ سمیع مجیب
وجمیع الاسانید التی لاشیاخی تجدونہا عندہ انشاء اللہ مرقومۃ
فتنقلون منہا ما شئتم لتکون لدیکم معلومۃ وذکرتم
فی مکتوبکم انی اکتب لکم ترجمتی فلیس
لی ترجمۃ الا انی عبد کثیر العصیان ارجو من ربی الغفران
وببرکۃ دعائکم یحصل انشاء اللہ المطلوب
ویحصل الفوز للجمیع برضوان علام الغیوب امین والسلام
۲۴ شوال سنہ ۱۲۸۲ ہجری۔ (مہر دحلان احمد) اور اس سرفرازنامہ کے
لفافہ پر یہ عبارت مرقوم ہے یصل انشاء اللہ قدوۃ العلماء

الاعلام مولانا المولوی محمد عادل عامله الله بلطفه الشامل اھ
و آپکو سند دلائل الخیرات کی بروایت شیخ علی حریری مدنی مولوی سید حسین
علیصاحب فتحپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ونیز سند اوسکی بروایت سید محمد مغربی
کے میر حسن علیصاحب فتحپوری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے و مولوی حسین علی
صاحب کو خود شیخ الدلائل شیخ علی حریری مدنی علیہ الرحمۃ سے سند و اجازت
حاصل تھی و میر حسن علیصاحب کو سند و اجازت مولوی محمد ظہور صاحب
مچھلی شہری سے و اونکو خود شیخ الدلایل سید محمد مغربی سے حاصل تھی اور
آپکو سند قرآن مجید و چند حدیث شریف یعنی حدیث مسلسل بالاولیۃ و حدیث
مسلسل بالمصافحۃ و حدیث مسلسل بالاضافۃ و مصافحات اربع حسنیہ و
خضریہ و معمریہ و منامیہ کی حضرت مولنا سید شاہ ابو الحسین صاحب احمد نوری الملقب
بمیاں صاحب مارہروی دامت فیوضہ سے حاصل ہے۔ تاریخ سیوم ماہ
جمادی الاولی ۱۲۹۲ھ بارہ سو بانوے ہجری روز دوشنبہ کو آپنے بیعت ارادت سلسلہ عالیہ
قادریہ مین بدست جناب پیر دستگیر قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین قطب
وقت حضرت مرشدنا و مولانا آخوند حافظ عبد العزیز صاحب الملقب بشاہ
مقبول احمد تہاوی قدس اللہ سرہ العزیز کے حاصل کی و حضور اقدس محمدوح
قدس سرہ نے نظر باہلیت و قابلیت آپکو خرقہ خلافت عطا کیا و اجازت
سلاسل خمسہ جدیدہ مارہرویہ یعنے خانوادہای قادریہ و چشتیہ نظامیہ و سہروردیہ
و نقشبندیہ ابو العلائیہ و مداریہ مین دیگر معززو ممتاز و ارشاد کے عطا
فرمایا و مثال بزبان عربی و فارسی مہری و دستخطی عنایت فرمائی۔ نقل مثال

بزبان عربی کے بوجہ طول ہونے کے اس رسالہ مختصر میں قلم انداز ہوئے اور نقل مثال بزبان فارسی کی یہ ہے **مثال خلافہ**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ امابعد میگوید فقیر حقیر حافظ عبدالعزیز الملقب بشاہ مقبول احمد کہ چون اجازت سلاسل خمسہ یعنے قادریہ وچشتیہ وسہروردیہ ونقشبندیہ ومداریہ بحیکہ فقیر را از مرشدی ومولائی حضرت سید شاہ محمد غوث شہید رسیدہ وھُوَ الْمُرْشِدُ مِنْ حضرۃ السید شاہ ال احمد عرف اچھے میاں صاحب قدس سرہما بارادتمند مولوی محمد عادل صاحب الملقب بشاہ مشتاق احمد دادم پس بایدکہ ہر کہ ارادہ بیعت در ہر سلسلہ کہ نماید اورا مرید سازند وداخل سلسلہ کنند ونیز اجازت جملہ اشغال و اذکار واوراد دادم خدائے تعالے برکت عطا فرماید۔

اے پسر شرط صحت بیعت در طریقت اجازت سلف است

بادغل سکہ بزرہ مستن کاین رہ کاسدان ناخلف است

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مہر سجع شریف: ہو العزیز الغفور

مہر لقب شریف: شاہ مقبول احمد

وتعلیم اوراد واشغال واذکار واعمال کی بھی فرمائے۔ وکچھ اوراد واعمال حضرت مولانا حافظ محمد عمر صاحب سجادہ نشین حضور اقدس قدس سرہ

سے بھی آپکو حاصل ہوے - واجازت سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ و
سہروردیہ قدیمہ یعنے آبائی خاندان مارہرہ شریف واجازت سلسلہ قادریہ
رزاقیہ منسوب بحضرت شاہ عبدالرزاق بانسوے قدس سرہ واجازت سلسلہ
علویہ منامیہ کی حضرت سید شاہ ابوالحسین صاحب احمد نوری الملقب بمیاں صاحب
مارہروی دامت فیوضہ سے آپکو حاصل ہوئی - اجازت سلسلہ علویہ منامیہ
کی تفصیل اسطرح پر ہی کہ حضرت سید شاہ ابوالحسین صاحب احمد نوری مارہروی عم فیضہ
کو اجازت دی اونکے جدامجد حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی
قدس سرہ نے اونکو اجازت دی حضرت مولنا شاہ عبدالعزیز محدث
دہلوی قدس سرہ نے اور مولنا ممدوح انار اللہ برہانہ کو عالم منام مین
بلا واسطہ بیعت واجازت حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ سے ہوئی
اسیوجہ سے یہ سلسلہ موسوم بہ علویہ منامیہ ہوا بالجملہ
میاں صاحب موصوف نے ان پانچوں خاندان مذکورہ صدر مین اجازت
بیعت لینے کی آپکو عنایت فرماکر اجازت نامہ مہری ودستخطی مرحمت فرمایا
وہ یہ ہے **اجازت نامہ** الحمدللہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ سیدنا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم امابعد میگوید فقیر سید ابوالحسین احمد نوری عرف میاں صاحب
کہ اجازت سلاسل قادریہ چشتیہ سہروردیہ قدیم واجازت سلسلہ قادریہ رزاقیہ وعلویہ منامیہ
باخی دینی ویقینی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالے وابقاہ دادم وبخشیدم
اللہ تعالے قبول کند وبرکت دہد ہر کسے کہ طالب بیعت درین سلاسل
آید اورا داخل سلسلہ نماید وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان ولاحول ولاقوۃ

الا باللہ العلی العظیم تحریر ۱ محرم الحرام ۱۲۹۷ھ ابو الحسین - اور جناب میانصاحب موصوف کا ذکر حالات جناب واقف اسرار رب الارباب قدوۃ العرفا حضرت سید شاہ آل احمد مارہروی قدس اللہ اسرارہ مین ہو چکا ہے - آپ یعنے جناب مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت فیوضہ مثل اوستاد و مرشد اپنے کے قدس اللہ سرہما متوکلًا علی اللہ بسر کرتے ہین نہ کسی امیر کی ملاقات سے غرض رکھتے ہین نہ مریدون کے یہان دورہ کرتے ہین نہ کچہ خلاف شان وتہذیب کے قبول فرماتے ہین چنانچہ مواضع متعددہ سے چند بار اموال متروکہ اموات تخمینًا مالیتی پانچ پانچ چھہ چھہ سو روپیہ کے بروز چہلم کے آپکے پاس آئے آپ نے اوسکو رد فرماکر ارشاد فرمایا کہ یہ حق محتاجون کا ہے اونکو دیا جاے تاکہ متوفی کو بھی ثواب حاصل ہو اور آپنے ذرا بھی طمع کو راہ ندی سبحان اللہ وبحمدہ حق توکل کا جیسا کہ چاہیئے آپ ادا فرماتے ہین ؎

زہد و تقوے چیست اے مرد فقیر لا طمع بودن ز سلطان و امیر

اسوقت تک آپ کو زیارت آثار بزرگان دین و مزار اولیاے کبار کی اسطرح حاصل ہوی کہ دہلی شریف مین ۱۲۹۶ھ بارہ سو چھیانوے ہجری سے اب تک چند مرتبہ باوقات مختلف وتیسری شوال ۱۲۹۶ھ بارہ سو چھیانوے ہجری کو مقام جہجہو مین و پانچوین وچھٹوین شوال سنہ صدر کو اجمیر شریف مین وساتوین شوال سنہ صدر کو آگرہ مین ویکم محرم الحرام ۱۲۹۷ھ بارہ سو ستانوے ہجری کو قصبہ تہونتی و قصبہ

موہان ضلع لکھنؤ مین و۲ دوسری محرم سنہ صدر کو خاص لکھنؤ مین و۳ تیسری محرم سنہ صدر کو مقام بلسر متصل ردولی شریف مین و۴ چوتھی محرم سنہ صدر کو خاص ردولی شریف مین و۵ پانچوین محرم سنہ صدر کو مقام اودہ مین و۶ چھٹوین محرم سنہ صدر کو مقام کچھوچھہ شریف مین و۸ آٹھوین محرم سنہ صدر کو قصبہ بانسہ شریف و قصبہ مسولی مین و۲۰ بیسوین و۲۱ اکیسوین محرم سنہ صدر کو مقام مارہرہ شریف مین و۲۴ چوبیسوین محرم سنہ صدر کو مقام ہمایون بداؤن شریف مین و۷ ساتوین محرم ۱۲۹۹ھ بارہ سو ننانوے ہجری کو قصبہ کاکوری مین و۱۴ چودہوین و۱۵ پندرہوین محرم ۱۳۰۴ھ تیرہ سو چار ہجری کو مارہرہ شریف مین لشرکت عرس حضرت شاہ حمزہ و شاہ صاحب البرکات قدس سرہما کے و زیارت تبرکات حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم و جناب حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ و سبطین طیبین حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہما و جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کے و۱۷ سترھوین محرم سنہ صدر کو سہارنپور مین و۱۸ اٹھارھوین و۱۹ اونیسوین محرم سنہ صدر کو لاھور مین و۲۱ اکیسوین و۲۲ بائیسوین محرم سنہ صدر کو پاک پٹن شریف مین و۲۴ چوبیسوین محرم سنہ صدر کو ملتان مین بہمراہی خدا بخش نامی ایک شخص لشمہ باف ساکن ملتان کے و۲۶ چھبیسوین محرم سنہ صدر کو کلیہ شریف مین و۱۲ بارھوین و۱۳ تیرھوین محرم ۱۳۰۷ھ تیرہ سو سات ہجری کو کالپی مین و۱۹ اونیسوین محرم سنہ صدر کو ضلع فتحپور خاص مین و۱ یکم و۲ دوم صفر سنہ صدر کو کوڑا جہان آباد ضلع فتحپور مین و سر سری طور سے شہر کڑا و غیرہ و کانپور

خاص و قصبہ جاجموؤ مین زیارات حاصل ہوئین ہین - چونکہ زیارات مین ہمیشہ
راقم الحروف بھی آپکے ہمراہ رکاب رہا ہے و ایک رسالہ موسوم بہ معین
الزایرین بمضمون تصریح زیارات و پتہ ہرایک مقام و مقابر کے مفصل جداگانہ
لکھا ہے لہذا اسجگہہ اون سب کا اعادہ کرنا باعث طوالت کتاب ہذا تصور
کرکے صرف تواریخ زیارت و نام مقامات پر اکتفا کیا گیا - اسوقت تک
آپکے تصنیفات سے رسالہ تنزیہ الفواد عن سوء الاعتقاد رد وہابیہ مین
و رسالہ تحقیق الکلام فے التداوی بالشئی الحرام و رسالہ اکتساب الثواب
ببیان حکم ابدان المشرکین والمواکلۃ مع اہل الکتاب موجود ہین علاوہ اسکے
مکاتیب و فتاوی آپ کے کثیر ہین - اب تک آپ کی تصانیف سے
اکثر کتب مکمل ہوجاتین مگر اشتغال بمشاغل شتے عائق اس امر کے
ہین آپکے اوقات شریف اسطرحپر بسر ہوتے ہین کہ ہر روز بجز اون اوقات
شبانہ روزے کے جنمین تھوڑا تھوڑا استراحت کا اتفاق ہوتا ہے یا بوفور
اخلاق کریمہ بحکم حدیث نبوی اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا تادیہ حقوق زایرین
عمل مین آتا ہے یا طلبہ علوم کو سبق پڑھایا جاتا ہے یا دیگر اہل حاجات
کے حصول مطالب مین جہد موفور کیا جاتا ہے و بعد ارتفاع ان موانع
کے بقیہ اوقات آپکے یاد کردگار مین صرف ہوتے ہین - چونکہ اس مدرسہ
مین عرصہ سے کوئی صورت بسر اوقات طلبہ علوم کے نہین ہے لہذا اب
یہ مدرسہ مثل دیگر مدارس کے نہین ہے تاہم بعض طلبہ علوم جو اپنے
شوق سے پڑہنے کو آتے ہین اونکو تہ دل سے آپ درس دیتے ہین

و ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ وعظ و تذکیر تا وقت عصر فرماتے ہین مگر ماہ محرم کے ہر جمعہ کو حسب طریقہ اپنے اوستاد کے واقعات شہادت شہدائے کربلا رضی اللہ تعالے عنہم بیان فرماتے ہین اسیطرح ماہ ربیع الاول کی ہر جمعہ کو حال میلاد شریف حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بیان فرمایا کرتے ہین اور ماہ مبارک رمضان کی ہر جمعہ کو فضائل صوم و افطار و تفطیر و مسائل متعلقہ اوسکے و احکام سحور و اعتکاف وغیرہ کی معرض بیان مین آتی ہین و جب کوئی شخص از ذکور و اناث جس سلسلہ مین داخل ہونا چاہتا ہے اوسکو اوس سلسلہ مین داخل فرماکر حسب لیاقت و مادہ کے ہر ایک کو تعلیم فرماتے ہین و جس مین اہلیت خلافت کی پائی جاتی ہے اوسکو خرقہ خلافت بھی پہناتے ہین چنانچہ اب تک اکثر مرید و چند خلفاء آپ کے ہو چکے ہین و اکثر آپ کے شاگرد ہین غرض کہ آپ کی ذات با برکات سے کانپور و دیگر نواح مین فیض عام جاری ہے اللہ تعالے آپ کی ذات قدسی صفات سے اسیطرح ہمیشہ فیض جاری رکھے آمین ثم آمین

ذکر مولوی حافظ سید محمد عبد اللہ بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ

اسم شریف آپکا میر خورشید احمد عرف سید محمد عبد اللہ ہے آپ کے والد ماجد عارف خدا آگاہ عاشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب تقوی و عرفاے عہد مین یکتا حاجی سید آل احمد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ ہین آپ مرید و خلیفہ حضرت قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین جناب مرشدی حضرت آخوند حافظ عبد العزیز صاحب الملقب بشاہ مقبول احمد دھلوی قدس اللہ سرہ العزیز

کے ہین - مولد آپکا قصبۂ بلگرام علاقہ ملک اودھ ہے سلسلہ نسب آپکا
حضرت زید شہید بن حضرت سید الساجدین امام زین العابدین بن حضرت
سید الشہدا امام حسین رضی اللہ تعالے عنہم تک منتہی ہوتا ہے بعض
بزرگوار آپ کے مدینہ منورہ سے شہر واسط مین آکر مستوطن ہوئے
وہان سے حضرت سید محمد صاحب عرف سید محمد صغریٰ ہندوستان
مین جہاد کرتے ہوئے قصبۂ بلگرام مین پہونچے ۶۱۴ھ چھ سو چودہ ہجری مین اس قصبہ
کو فتح کرکے وہین اپنا وطن ٹھہرایا - جو قبائل اونکے اولاد مین متفرع و منشعب
ہوئے اون مین سے قبیلہ اخوان خمسہ عرف پچلیہہ مین آپکا انسلاک ہے
اور جد القبیلہ حضرت میر سید حسین مرحوم کے باغ پچلیہہ مین جسکو نصب ہوے
تین سو برس کا زمانہ گذرا اب تک آپکا اشتراک ہے - اکیسوین تاریخ
ماہ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۸ھ بارہ سو اڑتالیس ہجری مین آپکا تولد ہوا اور وطن مالوف مین نشو و نما
پایا بارہ برس کی عمر مین آپ قرآن شریف ناظرہ پڑھ کے و کتب درسیہ
فارسی سے فراغت حاصل کرکے والد بزرگوار کے ہمرکاب قصبۂ بلگرام سے
شہر کانپور مین تشریف لاکر اپنے ماموں سید فرزند حسین خان بہادر عرف گہورے میان نقشبندی حسینی
مرحوم کے ظل عاطفت مین علوم عربیہ پڑھنا شروع کیا - و آپکے برادر معظم حافظ سید
اولاد احمد نے باوقات فرصت آپکو قرآن شریف حفظ کرنے پر مامور فرمایا چنانچہ ۱۲۶۰ھ
بارہ سو ساٹھ ہجری مین آپنے حفظ قرآن شریف کا اختتام بہرہ وافی پایا حافظ ہونیکی تاریخ خود آپنے اس
فقرہ مین فرمائی (حافظ گردیدم) و آیہ کریمہ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ عَدْلًا مین بھی زیادت
یک عدد کی تاریخ ملی - و آپنے عربی اس ترتیب سے حاصل کی کہ علامہ

عصر مولانا حضرت شاہ محمد سلامت اللہ صاحب بدایونی مقیم کانپور کشفی تخلص
قدس سرہ کے بعض تلامذہ سے صرف ونحو ومختصرات منطق پڑھکے خود
بنفس نفیس جناب علامہ مرحوم نے قطبی وشرح وقایہ سے لیکر شرح سلم
حمد اللہ وغیرہ کتب متوسطہ درسیہ تک پڑھا پھر حکیم وقت مولانا مولوی
محمد فضل حق خیرآبادی قدس سرہ کا شہرۂ فضل وکمال سنکر سنہ بارہ سو اکہتر ہجری مین
بشہر رامپور رافاغنہ جناب موصوف کی خدمت مین تشریف لے گئے و
پانچ برس تک رامپور ولکھنؤ والور مین اونکے ساتھ رہکر تحصیل علوم مین
مشغول رہے منطق وفلسفہ وقصائد عربی جناب موصوف سے حاصل کیے
جب سنہ ۱۸۵۷ء اٹھارہ سو ستاون عیسوی کے غدر ہندوستان نے تفرقہ ڈالدیا تب باقی کتب
درسیہ فقہ وحدیث وتفسیر وغیرہ کو ریاست الور مذکور مین حضرت مولانا
مولوی نور الحسن کاندہلی قدس سرہ سے جنکو معقولات مین مولانا ے موصوف
خیرآبادی سے اور حدیث شریف مین مولانا محمد اسحق دہلوی سے تلمذ تھا
اتمام کو پہونچایا پھر بعد فرو ہونے غدر کے ملک راجپوتانہ سے معاودت
کرکے شہر کانپور مین جناب مولانا ے بدایونی متخلص کشفی ممدوح الصدر
سے بخاری شریف پڑھکر ماہ شوال سنہ بارہ سو چہتر ہجری مین سند فراغ حاصل کی
شاعر نامی سید غلام حسنین قدر بلگرامی نے آپ کے فراغ کی تاریخ طویل
کہی ہے جسکا مادۂ تاریخ صوری ومعنوی اس مصرعہ مین ہے مصرعہ
ہوئے کامل یہ سیلے مانند پارہ سو چہتر مین۔ سنہ بارہ سو تراسی ہجری مین بڑے
عالم نامی حضرت سید احمد بن زین دحلان مفتی شافعیہ ومدرس مسجد بیت اللہ الحرام

کہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً نے علوم حدیث شریف و تفسیر و فقہ کی سند آپکو عطا فرمائی نقل اوسکی اسجگہ لکھی جاتی ہے۔ الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ وسلم علیہ وعلیہم اجمعین اما بعد فانی اروی کتب الحدیث و الفقہ والتفسیر ومایتصل بذلک من سائر العلوم عن مشائخ کثیرین تغمدہم اللہ تعالی برحمتہ وجزاہم عنی خیرا منہم سید الشیخ عثمان بن حسن الدمیاطی واسانیدہ مذکورۃ فی ثبت شیخہ الشنوانی وعن الکریزی والصفوی ولکل واحد منہم ثبت مشہور وقد اجزت بذلک کلہ اخانا فی اللہ السید عبد اللہ بن السید الحاج آل احمد الحسنی البلجرامی فیروی عنی من ذلک ماشاء بالشرط المعروف عند اہلہ المذکور فی محلہ والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ حررہ خادم طلبۃ العلم بالمسجد الحرام والمسجد النبوی المرتجی من ربہ الغفران السید احمد بن زین دحلان مفتی الشافعیہ بمکۃ المحمیۃ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ومشایخہ ومحبیہ والمسلمین اجمعین

۱۲۹۲ھ بارہ سو بانوے ہجری مین آپنے دہلی شریف مین حاضر ہوکر جناب غفران مآب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مرشدنا حضرت آخوند حافظ عبد العزیز الملقب بشاہ مقبول احمد قدس اللہ سرہ العزیز سے خاندان قادریہ مین بیعت کی و حضرت اقدس قدس سرہ کے حضور سے آپکو خلافت عطا ہوکر اجازت بیعت

لینے کی خاندان قادریہ مین عطا ہوئی الحمدللہ علی احسانہ - آپ حنفی مذہب قادری مشرب تھے وباوجود کمال علم وفضل کے آپ کو فکر آخرت بہت تھی ایک مقام پر آپ تحریر فرماتے ہین کہ اپنی سنین عمر کا شمار کیا لکھین کہ پچاس سے زیادہ کی نوبت پہونچی اور ابھی تک آخرت کی کچھ فکر نہ ہوئی ہے

دنیا طلبیدیم و بمطلب نرسیدیم آیا چہ بود عاقبت بے طلب ما

وسیلہ ظاہری آپکے رزق پہونچنے کا یہ تھا کہ پہلے آپنے اڈیٹری اخبار مطبع شعلہ طور کانپور کی اختیار فرمائی پھر بعد چندے مدرس عربی ہائی اسکول کانپور مین بمشاہرہ مبلغ پچاس روپیہ کے مقرر ہوئے وکسیقدر عرصہ تک اسی کام پر کانپور مین مامور رہے پھر بوجہ حسن لیاقت کے آپکی ترقی ہوکر ہائی اسکول کانپور سے گورنمنٹ کالج بنارس کی تبدیلی ہوگئی وہان چند سال تک آپ امور متعلقہ اپنے انجام دیتے رہے مگر بوجہ ناموافقت آبہوا کے وہان اکثر طبیعت آپکی جادۂ اعتدال سے باہر رہا کی وبعد چندے بیماری زیادہ ہوگئی تب آپ بحصول رخصت کانپور تشریف لائے ومعالجہ آپکا بخوبی ہوتا رہا لا انجولے صدق انتما آیہ کریمہ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ کے تاریخ شب یکم رمضان المبارک ۱۳۰۵ھ تیرہ سو پانچ ہجری کو اس دار ناپایدار کو پدرود کرکے رحلت فرمائے دار آخرت ہوئے وغرہ شہر رمضان کو مدفون ہوئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○ مزار شریف آپکا شہر کانپور مین محلہ کرنیلگنج باغ موسومہ بکربلا قبرستان روساے کے جہور سکنا

کانپور مین زینت بخش باغ مذکور ہے - غلام حیدر بلگرامی متخلص بارشدؔ نے تاریخ آپ کے وفات کی دو قطعہ جداگانہ مین موزون کیا ہے قطعہ اولے کے کل مصرعہ اخیر سے بلا تعمیہ وتخرجہ تاریخ نکلتی ہے وقطعہ ثانیہ کے مصرعہ اخیر سے بصنعت تخرجہ تاریخ حاصل ہے وہ دونون قطعہ یہ ہین

قطعہ اولیٰ

حضرت مفتی و حافظ مولوی و متقی ۔۔۔ نام پاک اوست عبداللہ مشہور زمان
فاضل بے مثل زیب مسند علم و ادب ۔۔۔ کامل روشن دل و مصباح بزم عالمان
وادریغا صد ہزار افسوس او در کانپور ۔۔۔ گشت راہی زین جہان سوئے لقائے رب جہان
عالمی را صدمۂ جانکاہ زین ماتم رسید ۔۔۔ ہر دلے گردید صرف نالہ و آہ و فغان
سال تاریخ وصالش ارشد غمگین نوشت ۔۔۔ ماہ روزہ روز یکشنبہ یکم شد از جہان
۱۳۰۵

قطعہ ثانیہ

کرد رحلت سبحان سیدنا عبداللہ ۔۔۔ مفتی و حافظ صاحب دل و عالم فاضل
دید ارشد بغم او وہم فکر سالش ۔۔۔ بے سر و پا ہنر و عقل ذہانت بیدل
۱۳۰۵

لفظ ہنر و عقل کے سر و پیر نکال ڈالنے سے حروف ہ و ر و ع و ل نکلکر صرف حروف ن و ق باقی رہتے ہین جسکے ۱۵۰ اعدد ہوتے ہین اور لفظ ذہانت کا دل نکال ڈالنے سے حرف الف نکلکر صرف حروف ذ و ہ و ن و ت باقی رہتے ہین جسکے ۱۱۵۵ عدد ہوتے ہین اس ۱۱۵۵ مین ۱۵۰ مرقوم الصدر شامل کرنے سے ۱۳۰۵ پورے ہوجاتے ہین اور یہی اعداد آپ کے سن وفات کے ہین -

آپ کی تصنیفات سے رسائل عین الافادہ فی کشف الاضافہ نحو عربی کے اضافت کے بیان مین و عجالہ ہادیہ شطرنج و گنجیفہ وغیرہ کے حرمت کے بیان مین و حاشیہ ہدایہ فقہ کتاب البیوع سے کتاب الشفعہ تک و تحفہ علیہ حاشیہ الہدیۃ السعیدیہ فی الحکمۃ الطبعیہ و مفیض فارسی قواعد فارسی مین بعبارت فارسی و تشریح النحو عربی نحو مین بزبان اردو جسکے صلہ تالیف مین گورنمنٹ انگریزی نے دوسو روپیہ آپ کو عطا کیا اور اپنے صرف سے سررشتہ تعلیم سرکاری کے لئے چھپوایا و فیض الصرف عربی صرف کے قواعد مین بزبان اردو و دفتر عصمت تذکرہ شاعرات اردو و تشریح الابیات و شاہد نظم و گلدستہ دانش کی شرح بہ شرح اردو و انٹرنس کورس مع سوم یہ حل غوامض ہے۔ اسکے سوا رسائل فرقہ وہابیہ کے رد مین اور قصائد و مکاتیب عربی اور قطعات و تواریخ عربی و فارسی یادگار روزگار ہین۔

رحمۃ اللہ علیہ وعلی سائر المسلمین

معروضات و حال زار بندہ گنہگار راقم الحروف محمد عبد الکریم خاکسار تجاوز عن سیئاتہ العزیز الغفار و ستر عیوبہ الحی القیوم الستار

یہ راقم الحروف بندہ اثیم محمد عبد الکریم عفا عنہ العزیز الرحیم برادر خورد حقیقی جناب مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت فیوضہ کا ہے تادب یا قلم تادب یا قلم تادب یا قلم تجھ مین یہ جرأت کہان سے ہوئی کہ تو نے نسبت آخوندیت اس بدکردار کے مولانا صاحب موصوف کے ساتھ

ظاہر کرکے روسیاہی پائی کہاں مشک اذفر کہاں بیل کا گوبر۔
اے قلم تونے ترقیم اس کتاب مین دو بڑی گستاخی عظیم کی ہے
جسکی ندامت سے دل دونیم ہے لیکن باوجود بداعمالی وخصائل
رذائل کے اوائل کتاب مین نسبت غلامی کی ساتھہ خدام ذوی الاحتشام
حضور اقدس یعنے مرشد مقدس قدس سرہ کے ظاہر کردی دوسری
باوجود نالائقی کے نسبت اخویت مولانا صاحب ممدوح خلیفہ ارشد حضور
اقدس قدس سرہ کی کردی بالجملہ اظہار ان دونو نسبتون سے مقصود
راقم آثم کا یہ ہے کہ بعض مضامین مرقومہ بالا حالات جناب بھائی صاحب
قبلہ ودیباچہ کتاب ہذا کی تکرار لازم نہ آوے ورنہ ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؎

نسبت خود بسگت کردم وبس منفعلم زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

اس مقام پر حالات پیران کرام ومشائخ عظام کے ذیل مین اپنا ذکر کرتا
اگرچہ خالی از حمق وگستاخی نہین مگر راقم السطور نے پس روے اکابرین
کو باعث حصول اعزاز وسعادات کا سمجھ کر باین امید کہ اللہ تعالے
اپنی رحمت کاملہ سے انہین حضرات بابرکات کی پیروی مین اس عاصی
کی بھی مغفرت کردیوے ذکر کرنے مین اپنے حال پراختلال کے مضایقہ
نہین کیا۔ ولادت عاصی کی تاریخ بالیسؔ دین شوال ۱۲۴۹ھ بارہ سو انچاس ہجری مین ہوئی
چنانچہ نام تاریخی (غلام حسنین) ہے اس حساب سے عمر اس عاصی
کی ساٹھہ برس کی ہوچکی اب تک کوئی تدبیر سفر آخرت کی نہ ہوئی

احکام شرعیہ اوامر و نواہی شارع مین منحصر ہین یہ عاصی اب تلک نہ محترز نواہی سے رہا نہ مرتکب اوامر کا۔ وساوس شیطان رجیم و شر نفس ذمیم کے سب طرف سے گھیرے ہین مناہی الٰہی شبانہ روز کے قول و فعل میرے ہین۔ کبائر کی انتہا نہین صغائر کا کیا ذکر کہ وہ خارج از حد احصا ہین۔ حصول نجات از جرائم حقوق اللہ محض خداے تعالےٰ کے کرم پر موقوف ہے فکر مغفرت معاصی حقوق العباد کے جنکی بخشش بندگان ذوی حقوق سے متعلق ہے زیادہ تر دل کو منتشر کر رہی ہے۔ مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ الغفور رحیم بمقتضاے کرم عمیم بندون سے اونکے حقوق بخشوا دے۔ تو یہ تو یہ اگر شان غفاری وستاری سے قطع نظر کر کے عدل پر آوے تو اس بندہ اثیم کو ضرور رعیت فرما وے او سوقت پر بجز اوسکے لطف عام و فضل تام و شفاعت حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام و دستگیری مرشدین عظام کی اور کوئی صورت حسن انجام کی نہین اپنی طرف سے تا حیات مستعار کوشش اکتساب اعمال صالحہ مین ضروری بلکہ فرض ہے اسلئے کہ بزرگان دین کا قول ہے کہ بے عمل نیک کے امید بہبودی کی رکھنا مرض ہے۔ حضرت امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ رجا و تمنا کے فرق مین تحریر فرماتے ہین کہ اگر کوئی کاشتکار اپنی کاشتکاری مین محنت کر کے کھیت کو خوب بنا وے و کاشت کرے و بوٹے و سینچے و اوسکی حفاظت کرے پھر کہے کہ مین اللہ تعالےٰ سے امید رکھتا ہون کہ وہ مجکو اس کھیت مین بہت غلہ عطا فرماوے تو یہ رجا ہے اور جو

شخص نہ کبھی کہیت پر گیا نہ جوتا نہ بویا نہ سینچا نہ حفاظت کی پہر اگر وہ
کہے کہ مین اللہ تعالے سے امید رکھتا ہون کہ وہ مجکو اس کہیت مین
بہت غلہ عطا فرماوے تو یہ محض تمنا ہے اسکا کچہ حاصل نہین۔ اور
یہ بھی صحیح ہے کہ جو چیز بوئی جائے گی وہی اوگے گی ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو — از مکافات عمل غافل مشو

یہان یہ کیفیت ہے کہ نفس امارہ مقتضی ارتکاب نامرضیات پروردگار
ہے اگر اوسکی تفصیل لکھی جاوے تو دفتر عظیم درکار ہے۔ قطع نظر
اسکے حالت اخفا مین معاصی اس عاصی سے صرف علام الغیوب واقف
حال ہے جس سے بفحواے آیہ کریمہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ کے
ہر آئینہ امید رحمت بے زوال ہے۔ و بحالت اظہار اپنے معاصی کے
بندگان خدا کو گواہ بنا دینا متصور ہے جو بحق اس عاصی کے عموماً نامناسب
و مضر ہے لہذا اسقدر حال بالاجمال اپنے معصیتون کا محض اس غرض سے
لکہا گیا کہ جمیع مومنین و مومنات و جملہ مسلمین و مسلمات اس گنہگار کے
حق مین جمیع منہیات سے بچنے و اوامر کے تعمیل کرنے و دنیا سے با ایمان
اوٹھنے و عاقبت بخیر ہونے کے واسطے سچے دل سے حسبۃ للہ دعاے
خیر کرین۔ اللہ تعالے اون لوگون کی بھی مرادات دلی بر لاوے آمین
یا اللہ تو علام الغیوب و غفار الذنوب و ستار العیوب ہے بااقتضاے
اپنی رحمت کاملہ و الطاف شاملہ کے و بتصدق اپنے حبیب رحمۃ للعالمین
محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ وسلم و بطفیل محبوب سبحانی حضرت

سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ و جمیع خاصان بارگاہ خود
رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے اس بندہ گنہگار مجمع سیئات و جملہ
مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات پر اپنا رحم فرماکر اپنے مناہی پر مبادرت
کرنے سے بچا و تعمیل اوامر کی ہدایت دے و دنیا سے با ایمان و
با عقیدہ صحیح اوٹھا و جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ سے درگذر کر کے سب کی
مغفرت فرما آمین ثم آمین۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ عَوَاقِبَ اُمُوْرِنَا بِالْخَيْرِ ○
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اٰخِرَ كَلَامِنَا فِي الدُّنْيَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ اَوْ اَرْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ
صَغِيْرًا وَّلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○
الٰہی یہ تیرا گنہگار بندہ نہایت عاجزی و الحاح سے حضرات پیران سلاسل
کا واسطہ دیکر تجھ سے مناجات کرتا ہے بوفور رحمت کاملہ اپنے
اوسکو قبول فرما۔

۱۔ صل یارب بر محمد مصطفٰے	سلم اے رب بر جناب مجتبٰے
۲ بارک اے رب بر محمد ذی تبار	بر ہمہ اصحاب وال باوقار
۳ بر ہمہ از انبیا و مرسلین	بر ملائک بر عباد صالحین
۴ یا الٰہی از رہ لطف عمیم	وز رہ جود و سخاوت اے کریم
۵ از نیاز و عجز شہ عبد العزیز	رہنمائے سالکان باتمیز

۶ شاہ معقبول احمد او راگفت پیر — شد ملقب زین لقب آن دستگیر

۷ از نیاز و عجز آن پیر زمان — شہ محمد غوث شیخ انس و جان

۸ از نیاز و عجز آن انوار حق — آل احمد مخزن اسرار حق

۹ از نیاز و عجز آن پیر ہدیٰ — شاہ حمزہ سالکان را پیشوا

۱۰ از نیاز و عجز آن ہادی دین — حضرت آل محمد با یقین

۱۱ از نیاز و عجز آن میر عرب — برکت اللہ مظہر برکات رب

۱۲ از نیاز و عجز آن عرفان پناہ — شاہ فضل اللہ فخر عز و جاہ

۱۳ از نیاز و عجز آن سردار دین — سید احمد ہادی شرع متین

۱۴ از نیاز و عجز آن عالی تبار — حضرت سید محمد با وقار

۱۵ از نیاز و عجز آن مخدوم ما — حضرت شاہ جمال اولیا

۱۶ از نیاز و عجز شاہ بے ریا — آن ضیاء الدین لقب قاضی جیا

۱۷ از نیاز و عجز مقبول مجید — آن نظام الدین بھکاری فرید

۱۸ از نیاز و عجز آن سالک ذکی — سید ابراہیم اشہر ایرجی

۱۹ از نیاز و عجز آن شیخ کبیر — شہ بہاء الدین ولی روشن ضمیر

۲۰ از نیاز و عجز شاہ باصفا — فخر جیلان سید احمد باوفا

۲۱ از نیاز و عجز آن فخر زمن — رہنمائے دین حق سید حسن

۲۲ از نیاز و عجز آن سلطان دین — سید موسیٰ معین مومنین

۲۳ از نیاز و عجز آن نور نبی — واقف اسرار حق سید علی

۲۴ از نیاز و عجز آن فرخندہ خو — میر محی الدین ابی نصر نکو

۲۵ از نیاز و عجز و آن عالی مقام	میر بوصالح کہ او باشد امام
۲۶ از نیاز و عجز ذی خلق اتم	عبد رزاق اشرف و عالی ہمم
۲۷ از نیاز و عجز آن قطب زمان	غوث اعظم سرور ہر دو جہان
۲۸ شاہ محی الدین شیخ اولیا	گردن آن جملہ ہستش زیر پا
۲۹ آن شہ جیلان کہ باشد دستگیر	یعنی عبدالقادر روشن ضمیر
۳۰ از نیاز و عجز شیخ مومنین	آن مبارک بوسعید فخر دین
۳۱ از نیاز و عجز آن شیخ کرام	بوالحسن ہکاری خیر الانام
۳۲ از نیاز و عجز شاہ دو جہان	بوالفرح طرطوسی باعز و شان
۳۳ از نیاز و عجز آن قطب الوریٰ	عبد واحد کاشف سر خدا
۳۴ از نیاز و عجز آن والا مقام	حضرت شبلی امام خاص و عام
۳۵ از نیاز و عجز آن خواجہ جنید	شیخ ہر پیر و جوان بے شرط و قید
۳۶ از نیاز و عجز شیخ سالکان	آن سری سقطی رئیس عارفان
۳۷ از نیاز و عجز آن حامی دین	خواجہ معروف کرخی بایقین
۳۸ از نیاز و عجز مقبول خدا	پیشوای دین علی موسیٰ رضا
۳۹ از نیاز و عجز سردار زمان	موسیٰ کاظم امام مومنان
۴۰ از نیاز و عجز آن ذوالاحترام	جعفر صادق شہ عالی مقام
۴۱ از نیاز و عجز آن عالی جناب	سید باقر ولی مستطاب
۴۲ از نیاز و عجز راس الساجدین	آنکہ نامش ہست زین العابدین
۴۳ از نیاز و عجز شاہ کربلا	سرور پاکان حسین مجتبا

۴۴ از نیاز و عجز شاہ بوتراب — شیر یزدان حضرت عالی جناب

۴۵ از نیاز و عجز آن ختم رسل — باعث ایجاد عالم جزو کل

۴۶ آن حبیب کبریا محبوب رب — آن محمد مصطفےٰ مطلوب رب

۴۷ خبث نفس و شر شیطان دور کن — قلب من از نور خود پر نور کن

۴۸ تا بمانم زندہ در فانی سرا — بر رہ شرع نبی دارے بپا

۴۹ چون شود انجام کارم زین جہان — بر رہ دین محمد بگذران

۵۰ از جرائم بگذری احسان کنی — ہر مہم اُخروی آسان کنی

۵۱ والدین و شیخ و استاد ان ما — ہمگنان را بخش اے رحمان ما

۵۲ جملہ را از اہل ایمان شاد کن — از حساب و از عذاب آزاد کن

۵۳ بر محمد باد صلوات و سلام — ہم بآل پاک و اصحابش مدام

۵۴ ناظم این نظم باشد بندہ عبدالکریم — در جوار صالحانش کن مقیم

خاتمہ

الٰہی تیری صفت علیم بذات الصدور ہے - دلون اور نیتون کا حال تجھپر غیر مستور ہے - تو خوب جانتا ہے کہ غرض تالیف اس رسالہ سے نام آوری نہین - بجز نفع رسانی کے رسالہ ہذا سے اور کوئی خواہش دلی نہین - غرض تالیف سے محض نفع اُخروی مسلمین ہے - کیونکہ اس رسالہ مین بیان حالات سالکین ہے - یا مجیب الدعوات بر آرندہ حاجات یہ بندہ گنہگار زیادہ معصیت سے سرشار تجکو پکار کا پہونچنے والا جانکر پکارتا ہے

ونہایت عاجزی سے التجا کرتا ہے کہ اس بندہ عصیان گنہگار کو ریا و عجب کے خدشہ سے ونیز اوس خطرہ سے جو اس رسالہ کے لکہنے مین خود آرائی کی طرف کہینچے پناہ مین رکھہ ۔ اور جہان کہین قلم سے کچہ خطا سرزد ہو گئی ہو ونیز اپنے اقوال سے جنکے موافق عمل نہین کیئے اور جو چیز کہ مین جانتا ہون واُسکے عمل کرنے مین مجہہ سے قصور ہوتا ہے وہ سب معاف فرماکر اپنے امان مین رکھہ ۔ اور جن نیک کامون سے مجکو واقفیت ہے اونیز اور جنسے مجکو واقفیت نہین ہے اوسنسے واقف کرکے اونپر مجکو توفیق عمل کی نصیب کر اور میری واقفیت کو مجہپر وبال نکر اور مضامین رسالہ ہذا سے مسلمانون کو نفع پہونچا ۔ خداوندا تو جواد و کریم اور غفور و رحیم ہے اپنے رحم و کرم سے اس میری پکار کو پہونچ آمین یارب العالمین ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

تمت بالخیر

جدول اول تاریخ وصال حضرات مندرجہ شجرہ قدس اللہ اسرارہم بقید ماہ و سنہ وغیرہ بترتیب تحریر حالات

نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ وصال	سنہ وصال	روز وصال	مقام مزار مبارک	سبب وصال و عمر	حوالہ کتب جن سے تواریخ لکھی گئیں
۱	جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲ ربیع الاول	۱۱ ہجری	دوشنبہ وقت چاشت	مدینہ منورہ حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا	بیماری و اثر زہر	سفینۃ الاولیاء و دیگر کتب
۲	حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ	۲۱ رمضان	۴۰ھ	شب دوشنبہ	نجف اشرف	شہادت [illegible]	ایضاً
۳	حضرت امام حسین علیہ السلام	۱۰ محرم	۶۱ھ	جمعہ	سر مبارک جنت البقیع واقع مدینہ منورہ و جسم اطہر بہ کربلا	شہادت [illegible]	اکثر کتب
۴	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ	شب ۱۸ محرم	۹۵ھ	جمعہ	جنت البقیع واقع مدینہ منورہ	[illegible]	مطلع العلوم مجمع الفنون
۵	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالی عنہ	۷ ذی الحجہ	۱۱۴ھ	دوشنبہ	ایضاً	بیماری	ایضاً و دیگر کتب
۶	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ	۱۵ رجب	۱۴۸ھ	جمعہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷	حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ	۶ رجب	۱۸۳ھ	جمعہ	مقبرہ قریش واقع بغداد شریف	[illegible]	ایضاً

اعداد نمبر	نام حضرات	تاریخ وماہ وصال	سنہ وصال	یوم وصال	مقام مزار مبارک	حالات وقت وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۸	حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ	۲۱ رمضان	سنہ ۲۰۳ھ	جمعہ	قبہ خلیفہ ہارون رشید واقع مشہد مقدس متعلقہ ولایت طوس	بخوردن زہر	اکثر کتب
۹	حضرت معروف کرخی قدس سرہ	۲- محرم	سنہ ۲۰۰ھ	"	بغداد شریف	[illegible]	ایضاً
۱۰	حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ	۲- رمضان	سنہ ۲۵۰ھ	سہ شنبہ وقت صبح	بغداد شریف بمقام شونیز	بیماری	ایضاً
۱۱	حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ	۲۷- رجب	سنہ ۲۹۷ھ	شنبہ	بغداد شریف	ایضاً	ایضاً
۱۲	حضرت امام ابو بکر شبلی قدس سرہ	۲۷- ذی الحجہ	سنہ ۳۳۴ھ	شب جمعہ	بغداد شریف قریب لکھا ہے جعفر بن یونس	ایضاً	سفینۃ الاولیا
۱۳	شیخ عبد الواحد تمیمی قدس سرہ	۲۶- جمادی الآخرہ	سنہ ۴۲۵ھ	"	بغداد شریف در مقبرہ امام احمد حنبل	بیماری	سفینۃ الاولیا
۱۴	شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس سرہ	۳- شعبان	سنہ ۴۴۷ھ	"	.	ایضاً	جدول محبوب عارفین سلسلہ ہدایت طالبین تحفہ معمولات مظہریہ

نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ و ماہ وصال	سنہ وصال	یوم وصال	مقام مزار مبارک	حالات قبل وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۱۵	شیخ ابو الحسن ہکاری قدس سرہ	یکم محرم	سنہ ۴۸۶ھ	۔	۔	بیماری	سفینۃ الاولیا
۱۶	شیخ ابو سعید مبارک مخزومی قدس سرہ	۷ شعبان	سنہ ۵۱۳ھ	۔	۔	ایضاً	جدول مذکور الصدر
۱۷	جناب حضرت غوث الثقلین محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹ خواہ ۱۱ خواہ ۱۷ ربیع الثانی	سنہ ۵۶۱ھ	شب شنبہ	بغداد شریف عرس ملک ہند میں ۱۱ تاریخ ہوتا ہے عرس بغداد شریف میں ۱۷ تاریخ ہوتا ہے	ایضاً	اکثر کتب
۱۸	حضرت سید عبد الرزاق قدس سرہ	۷ شوال	سنہ ۶۲۳ھ	۔	بغداد شریف	ایضاً	جدول مذکور الصدر و محفل گیارھویں
۱۹	حضرت میر ابو صالح قدس سرہ	۲۷ رجب	سنہ ۶۳۲ھ	۔	ایضاً	ایضاً	بیاض خاندان مارہرہ شریف
۲۰	حضرت سید محی الدین ابی نصر قدس سرہ	۲۲ ربیع الاول	سنہ ۶۵۶ھ	۔	ایضاً	ایضاً	بیاض مذکور و محفل گیارھویں و سلاسل الانوار
۲۱	حضرت میر سید علی قدس سرہ	۲۳ شوال	سنہ ۷۳۹ھ	۔	ایضاً	ایضاً	بیاض مذکور الصدر
۲۲	حضرت میر سید موسیٰ قدس سرہ	۱۳ رجب	سنہ ۷۶۳ھ	۔	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ وماہ وصال	سنہ وصال	یوم وصال	مقام مزار مبارک	حالات وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۲۳	حضرت میر سید حسن قدس سرہٗ	۲۲ صفر	سنہ ۸۱۰ھ	۰	بغداد شریف	بیماری	بیاض مذکور الصدر
۲۴	حضرت امیر سید احمد جیلانی قدس سرہ	۱۹ محرم	سنہ ۸۵۳ھ	۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۲۵	حضرت شیخ بہاء الدین قدس سرہ	۱۱- ذی الحجہ	سنہ ۹۲۱ھ	۰	دولت آباد توابع دکھن ملک ہند	[illegible]	بیاض مذکور الصدر وکشف المتواری
۲۶	حضرت سید ابراہیم ایرجی قدس سرہ	۵- ربیع الثانی	سنہ ۹۵۳ھ	۰	شہر دہلی اندرون احاطہ حضرت محبوب الٰہی	بیماری	بیاض خاندان مارہرہ شریف ودیگر کتب
۲۷	حضرت شیخ بھکھاری قدس سرہ	۹- ذیقعدہ	سنہ ۹۸۱ھ	۰	قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ ملک اودھ مقام جھہری روضہ	ایضاً	کشف المتواری
۲۸	حضرت قاضی حیا قدس سرہ	۲۲ رجب	سنہ ۹۸۹ھ	۰	قصبہ نیوتنی متصل موہان ضلع اوناؤ ملک اودھ	ایضاً	بحر زخار و سلاسل الانوار
۲۹	حضرت شیخ جمال اولیا قدس سرہ	سلخ رمضان یعنی شب عید الفطر	سنہ ۱۰۴۷ھ	۰	قصبہ کوڑا ضلع فتحپور مقام مشہور	ایضاً	بیاض حاجی وصل علیہ الرحمۃ
۳۰	حضرت میر سید محمد کالپوی قدس سرہٗ	۲۶ شعبان	سنہ ۱۰۷۱ھ	دوشنبہ	شہر کالپی خاص اندرون مدرسہ میاں صاحب	ایضاً	انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار
۳۱	حضرت میر سید احمد کالپوی قدس سرہٗ	۱۹ صفر	سنہ ۱۰۸۴ھ	۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً

اعداد حضرات	نام حضرات	تاریخ و ماہ وصال	سنہ وصال	یوم وصال	مقام مزار مبارک	حالت وقت وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۳۲	حضرت سید شاہ فضل اللہ قدس سرہ	۱۴- ذیقعدہ	سنہ ۱۱۱۱ھ	•	شہر کالپی خاص اندرون مدرسہ میاں صاحب	بیماری	انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار
۳۳	حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ	۱۰ محرم	سنہ ۱۱۴۲ھ	•	قصبہ مارہرہ شریف ضلع ایٹہ	ایضاً	ایضاً
۳۴	حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہ	۱۶- رمضان	سنہ ۱۱۶۴ھ	دوشنبہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۵	حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہ	۱۴ محرم	سنہ ۱۱۹۸ھ	•	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۶	حضرت سید شاہ آل احمد قدس سرہ	۱۷ ربیع الاول	سنہ ۱۲۳۵ھ	•	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۳۷	حضرت سید شاہ محمد غوث قدس سرہ	۵ شعبان	سنہ ۱۲۵۵ھ	شب جمعہ	شہر بداون خاص محلہ پیر بولہ	بیماری [illegible]	بیاض خاندان مارہرہ شریف
۳۸	حضرت آخوند حافظ عبد العزیز قدس سرہ	۱۰ محرم	سنہ ۱۲۹۶ھ	شنبہ	شہر دہلی شریف احاطہ حضرت خواجہ باقی باللہ	بیماری	ریاض الانوار

تمت

جدول دوم تواریخ اعراس حضرات مندرجہ جدول اول بہ ترتیب ماہ و تاریخ بلا خیال ترتیب تحریر حالات

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار
ماہ محرم الحرام	یکم	حضرت شیخ ابوالحسن ہکاری قدس اللہ سرہ العزیز	۱
	۲	حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز	۲
		جناب حضرت سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ	۳
	۱۰	حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز	۴
		حضرت آخوند حافظ عبد العزیز الملقب بشاہ مقبول احمد دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز	۵
	۱۴	حضرت سید شاہ حمزہ مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز	۶
	۱۸	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ	۷
	۱۹	حضرت میر سید احمد جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۸
ماہ صفر المظفر	۱۹	حضرت میر سید احمد کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز	۹
	۲۶	حضرت میر سید حسن جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۱۰
ماہ ربیع الاول	۱۲	حضرت جناب سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱
	۱۷	حضرت سید شاہ آل احمد عرف اچھے صاحب مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز	۱۲
ماہ ربیع الثانی	۲۲	حضرت سید محی الدین ابی نصر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۱۳
	۵	حضرت سید ابراہیم ایرجی قدس اللہ سرہ العزیز	۱۴
	۹ یا ۱۱ یا ۱۷ باختلاف روایات	حضرت جناب محبوب سبحانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید	

ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار
ماہ ربیع الثانی	لی	عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ	۱۵
ماہ جمادی الاول	م		م
ماہ جمادی الثانی	۲۶	حضرت شیخ عبدالواحد بن شیخ عبدالعزیز تمیمی قدس اللہ سرہ العزیز	۱۶
ماہ رجب المرجب	۶	حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالے عنہ	۱۷
	۱۳	حضرت میر سید موسیٰ جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۱۸
	۱۵	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ	۱۹
	۲۲	حضرت شیخ ضیاء الدین المعروف بقاضی ضیا قدس اللہ سرہ العزیز	۲۰
	۲۷	حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۱
		حضرت میر ابو صالح جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۲
ماہ شعبان المعظم	۳	حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۳
	۵	حضرت سید شاہ محمد غوث شہید قدس اللہ سرہ العزیز	۲۴
	۶	حضرت میر سید محمد کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۵
	۷	حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۶
ماہ رمضان المبارک	۳	حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۷
	۱۶	حضرت سید شاہ آل محمد مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۸
	۲۱	حضرت امیر المومنین و امام المسلمین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ	۲۹
		حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالے عنہ	۳۰

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر جدول اول
ماہ شوال المکرم	یکم	حضرت شاہ جمال اولیا قدس اللہ سرہ العزیز	۳۱
	۶	حضرت سید عبد الرزاق جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۳۲
	۲۳	حضرت میر سید علی جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۳۳
ماہ ذیقعدہ	۹	حضرت شیخ بھکاری کاکوروی قدس اللہ سرہ العزیز	۳۴
	۱۴	حضرت سید شاہ فضل اللہ کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز	۳۵
ماہ ذی الحجہ	۷	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالے عنہ	۳۶
	۱۱	حضرت شیخ بہاء الدین شطاری قادری قدس اللہ سرہ العزیز	۳۷
	۲۷	حضرت امام ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز	۳۸

تمت

جدول سوم تاریخ وصال حضرات غیر مندرجہ شجرہ و متذکرہ رسالہ ہذا قدس اللہ اسرارہم بقید ماہ و سنہ وغیرہ

اعداد شمار	نام حضرات	تاریخ وصال	سنہ وصال	روز وصال	مقام مزار مبارک	سبب وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۱	ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۱۰ رمضان	پانچ سال قبل ہجرت	۔	جنت المعلیٰ واقع مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً	بیماری	اکثر کتب
۲	حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۳ رمضان	سنہ ۱۱ھ	۔	جنت البقیع واقع مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً	ایضاً	ایضاً
۳	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۱۷ رمضان	سنہ ۵۸ھ	۔	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴	خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۱۱ جمادی الآخرہ	سنہ ۱۳ھ	دوشنبہ	روضہ اطہر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	ایضاً	ایضاً
۵	خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۲۸ ذی الحجہ	سنہ ۲۳ھ	پنجشنبہ	ایضاً	شہادت [illegible]	ایضاً
۶	خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۱۸ ذی الحجہ	سنہ ۳۵ھ	جمعہ	جنت البقیع	ایضاً	ایضاً
۷	حضرت امام حسن امام دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵ ربیع الاول	سنہ ۴۹ھ	۔	ایضاً	شہادت [illegible]	ایضاً
۸	حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳ ذی الحجہ	سنہ ۶۰ھ	۔	کوفہ	شہادت [illegible]	ایضاً

اعداد نمبر	نام حضرت	تاریخ وصال	سنہ وصال	یوم وصال	مقام مزار مبارک	باعث وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۹	حضرت امام محمد تقی امام نہم رضی اللہ عنہ	۶ ذی الحجہ	سنہ ۲۲۰ھ	سہ شنبہ	بغداد شریف پہلوی جد خود امام موسیٰ کاظم	شہادت بزہر	سفینۃ الاولیاء و مطلع العلوم مجمع الفنون
۱۰	حضرت امام علی نقی امام دہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	[illegible]	سنہ ۲۵۴ھ	دوشنبہ	سر من رأی مشہور سامرہ نواح بغداد شریف میں	بیماری	ایضاً
۱۱	حضرت امام حسن عسکری امام یازدہم رضی اللہ عنہ	۸ ربیع الاول	سنہ ۲۶۰ھ	جمعہ	ایضاً متصل قبر امام علی نقی پدر خود	شہادت	ایضاً
۱۲	حضرت امام محمد مہدی امام دوازدہم رضی اللہ عنہ	۷ محرم	سنہ ۲۶۶ھ	جمعہ	ایضاً	وفات	مخبر الواصلین
۱۳	حضرت آخوند بریان رحمۃ اللہ علیہ استاد حضور اقدس قدس سرہٗ	۵ ذیقعدہ	.	.	دہلی شریف قبرستان شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی میں خطیرہ جنوبی مزار اول	بیماری	ریاض الانوار
۱۴	حضرت سید آل رسول مارہروی قدس سرہٗ	۱۸ ذی الحجہ	سنہ ۱۲۹۶ھ	.	مارہرہ شریف جانب شمال متصل مزار جد خود	ایضاً	بیان خلیفہ حضرت
۱۵	حضرت مولانا شاہ محمد سلامت اللہ کانپوری قدس سرہ	۳ رجب	سنہ ۱۲۸۱ھ	شنبہ	شہر کانپور محلہ پوران ناچ گھر اندرون احاطہ مسجد خود	ایضاً	بیان مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت فیضہم شاگرد رشید

اعداد حضرات	نام حضرات	تاریخ وصال	سنہ وصال	یوم وصال	مقام مزار مبارک	عمر وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۱۶	مولانا حضرت محمد کریم اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۲۳ شوال	سنہ ۱۲۹۰ھ	سہ شنبہ	دہلی شریف	۷۲ برس	ریاض الانوار
۱۷	حضرت حافظ عبید اللہ دہلوی پولہ والے رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ارشد حضور اقدس قدس سرہ	۵ رمضان	سنہ ۱۳۰۱ھ		دہلی شریف متصل حظیرہ مرشد خود	ایضاً	بیان صاحب سجادہ حضور اقدس قدس سرہ
۱۸	مولانا حافظ محمد عبید اللہ بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضور اقدس قدس سرہ	یکم رمضان	سنہ ۱۳۰۵ھ	یک شنبہ	شہر کانپور محلہ کرنیل گنج باغ موسومہ کربلا قبرستان روسائے محمود سکنائے کانپور	ایضاً	قطعہ تاریخ مولفہ غلام حیدر بلگرامی تخلص ارشد
۱۹	حضرت شیخ محی الدین بخش والد ماجد فقیر مولف	۲۰ رجب شب	سنہ ۱۲۶۳ھ	شب یکشنبہ	قصبہ احمد آباد عرف نارا پرگنہ کڑا ضلع الہ آباد	ایضاً	واقفیت ذاتی مولف
۲۰	حضرت والدہ ماجدہ فقیر مولف	۲۷ صفر شب	سنہ ۱۲۹۳ھ	شب جمعہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً

تمت

جدول چہارم تاریخ اعرس حضرات مندرجہ جدول سوم بہ ترتیب ماہ و تاریخ مثل جدول دوم

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	اعداد
ماہ صفر المظفر	۷	حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ تعالے عنہ امام دوازدہم	۱
	۔	۔	۔
ماہ ربیع الاول	۵	حضرت امام حسن امام دوم رضی اللہ تعالے عنہ	۲
	۸	حضرت امام حسن عسکری امام یازدہم رضی اللہ تعالے عنہ	۳
ماہ ربیع الثانی	۔	۔	۔
ماہ جمادی الاول	۔	۔	۔
ماہ جمادی الاخر	۱۱	حضرت صدیق اکبر خلیفہ اول رضی اللہ تعالے عنہ	۴
	سلخ	حضرت امام علی نقی امام دہم رضی اللہ تعالے عنہ	۵
ماہ رجب المرجب	۳	مولانا حضرت شاہ محمد سلامت اللہ کانپوری قدس سرہ	۶
	۔	۔	۔
ماہ شعبان المعظم			
ماہ رمضان المبارک	یکم	مولوی حافظ محمد عبداللہ بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضور اقدس قدس سرہ	۷
	۳	حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا	۸
	۵	حضرت حافظ عبداللہ ٹولہ والے دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ارشد حضور اقدس قدس سرہ	۹

نمبر شمار	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	تاریخ عرس	ماہ
۱۰	ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالے عنہا	۱۰	ماہ رمضان المبارک
۱۱	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا	۱۷	
۱۲	مولانا محمد کریم اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۴	ماہ شوال المکرم
۱۳	حضرت آخوند برہان رحمۃ اللہ علیہ استاد حضور اقدس قدس سرہ	۵	ماہ ذیقعدہ
۱۴	حضرت مسلم رضی اللہ تعالے عنہ	۳	ماہ ذی الحجہ
۱۵	حضرت امام محمد تقی امام نہم رضی اللہ تعالے عنہ	۶	
۱۶	خلیفہ سوم حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالے عنہ	۱۸	
۱۷	حضرت سید آل رسول مارہروی قدس سرہ	۱۸	
۱۸	خلیفہ دوم امیر المومنین و امام المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ	۲۸	

تمت

جدول پنجم تواریخ اعراس بعض بزرگان دین علاوہ حضرات مندرجہ رسالہ ہٰذا بہ ترتیب ماہ و تاریخ

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار
ماہ محرم الحرام	یکم	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	۱
	۲	حضرت سید شاہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت اچھے صاحب مارہروی قدس سرہٗ	۲
	۵	حضرت باباشاہ فریدالحق والدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	۳
	۷	حضرت خواجہ فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ	۴
	۱۰	حضرت مرزا مظہر جان جاناں مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۵
	۱۴	حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	۶
		حضرت شیخ ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ	۷
	۱۷	حضرت مولوی عبدالمجید الملقب بشاہ عین الحق بداؤنی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت اچھے صاحب مارہروی قدس سرہ	۸
	۱۹	حضرت شاہ درویش محمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۹
	۲۱	حضرت شیخ برکت اللہ بداؤنی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت سید قادر شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۱۰
	۲۲	حضرت شاہ پیر محمد سلونی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱
	۲۴	حضرت سید شاہ غلام حسین رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت اچھے صاحب مارہروی قدس سرہ	۱۲
ماہ صفر المظفر	۵	حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ	۱۳
		حضرت مولوی نعیم اللہ بہرایچی مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴

ماہ ہائے	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر سلسلہ وار
ربیع الآخر	۷	حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۵
	۸	حضرت سید عبد الجلیل بلگرامی صاحب ولایت مارہرہ شریف رحمۃ اللہ علیہ	۱۶
	۹	حضرت میر ابو العلا نقشبندی اکبرآبادی رحمۃ اللہ علیہ	۱۷
	۱۲	حضرت شاہ غلام علی مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۱۸
		حضرت شاہ عبد الکریم مانکپوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۹
	۱۳	حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت اچھے صاحب مارہروی قدس سرہ	۲۰
		حضرت شاہ مجید الدین ولد حضرت شاہ عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہما	۲۱
	۱۸	حضرت شاہ سیدو رحمۃ اللہ علیہ صاحب ولایت ہسوہ فتحپور	۲۲
	۲۲	حضرت شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ صاحب ولایت لکھنؤ	۲۳
	۲۶	حضرت سید محمود بحار رحمۃ اللہ علیہ	۲۴
	۲۷	حضرت خواجہ شیخ عبد الواحد بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ	۲۵
	۲۸	حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	۲۶
جمادی الاول	یکم	حضرت مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ	۲۷
	۲	حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ	۲۸
	۳	خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ	۲۹
	۹	حضرت محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ	۳۰
	۱۳	حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ	۳۱

ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	تعداد اسماء
تتمہ ماہ ربیع الاول	۱۳	حضرت خواجہ قطب الملۃ والدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ	۳۲
	۱۷	حضرت خواجہ محمود الخیر قنوجی رحمۃ اللہ علیہ	۳۳
		حضرت شاہ انوار الحق خلیفہ حضرت شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہما	۳۴
	۱۹	حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ	۳۵
ماہ ربیع الثانی	۳	حضرت شیخ نصیر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۳۶
	۴	حضرت شاہ علی رضا رحمۃ اللہ علیہ	۳۷
	۱۳	حضرت حاجی الحرمین لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ	۳۸
	۱۴	حضرت شیخ ابو اسحٰق چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۳۹
	۱۵	حضرت مجا قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۴۰
	۱۷	حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی شیخ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ	۴۱
	۱۹	حضرت شاہ بھیکھا مجذوب کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۴۲
	۲۰	حضرت شاہ کاظم قلندر کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۴۳
ماہ جمادی الاول	۵	حضرت شاہ تراب علی قلندر کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۴۴
	۱۱	حضرت محمد یحییٰ المعروف بشاہ خوب اللہ رحمۃ اللہ علیہ	۴۵
	۱۹	حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ	۴۶
	۲۴	حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہم	۴۷
	۲۶	حضرت سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ	۴۸

ماہ عربی	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار
ماہ جمادی الآخر شریف	یکم	حضرت شیخ ابو احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۴۹
		حضرت شیخ ناصر الدین ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۵۰
	۴	حضرت شاہ کرامت علی قلندر کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۵۱
	۹	حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ	۵۲
	۱۰	حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ	۵۳
	۱۵	حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ	۵۴
	۱۸	حضرت شاہ محمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۵۵
	۱۹	حضرت میاں شاہ محمد نور اللہ تخوش مرشد حضرت شیخ پیر محمد رحمۃ اللہ علیہما	۵۶
	۲۵	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ	۵۷
ماہ رجب المرجب شریف	یکم	حضرت شیخ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۵۸
	۲	حضرت خواجہ کڑک کڑوی رحمۃ اللہ علیہ	۵۹
	۵	حضرت شہنشاہ ہند غریب نواز خواجہ معین الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ	۶۰
	۱۰	حضرت سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ	۶۱
	۱۳	حضرت حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ	۶۲
	۱۷	حضرت مولانا تقی علی قلندر کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۶۳
	۱۹	حضرت شاہ پیر اشرف عطا ابن شاہ پیر کریم عطا سلونی رحمۃ اللہ علیہ	۶۴
	۲۰	حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	۶۵
	۳۰	حضرت شاہ اویس رحمۃ اللہ علیہ	۶۶

نام ماہ	تاریخ	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار
تتمہ ماہ رجب المرجب	۲۵	حضرت شہنشاہ شیخ علاء الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ	۶۷
	۲۷	حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	۶۸
	۲۸	حضرت شیخ فیض اللہ عرف میاں حاجی رحمۃ اللہ علیہ	۶۹
ماہ شعبان المعظم	یکم	حضرت مولوی سید ابو الحسن نصیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ	۷۰
	۸	حضرت شاہ عبد الرزاق خلیفہ شاہ خلیل اللہ رحمۃ اللہ علیہ	۷۱
	۱۴	حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	۷۲
	۲۲	حضرت خواجہ الکنکی رحمۃ اللہ علیہ	۷۳
		حضرت سید حسن رسول نما رحمۃ اللہ علیہ	۷۴
		حضرت شاہ فتح محمد قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۷۵
	۲۵	حضرت قطب الدین بینا دل جونپوری رحمۃ اللہ علیہ	۷۶
		حضرت شاہ راجی امیر سید حامد شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۷۷
		حضرت مولوی سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ	۷۸
ماہ رمضان المبارک	۴	حضرت مولوی حسین احمد رحمۃ اللہ علیہ	۷۹
	۱۵	حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ	۸۰
		حضرت شاہ حسام الحق مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ	۸۱
	۱۸	حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ	۸۲
		حضرت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ	۸۳
	۱۹	حضرت شاہ پیر پناہ عطا سلونی رحمۃ اللہ علیہ۔	۸۴

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار
نمبر ۹ ماہ رمضان المبارک	۲۳	حضرت میاں شیخ پیر محمد رحمۃ اللہ علیہ	۸۵
	۲۶	حضرت سید شاہ آل برکات عرف ستھرے صاحب مارہروی رحمۃ اللہ علیہ	۸۶
	۲۷	حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ	۸۷
	۲۸	حضرت شاہ پیر اشرف سلونی رحمۃ اللہ علیہ	۸۸
نمبر ۱۰ ماہ شوال المکرم	یکم	حضرت عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ	۸۹
		حضرت شاہ سراج الحق رحمۃ اللہ علیہ	۹۰
		حضرت شاہ ریاض الدین قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۹۱
	۳	حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ	۹۲
	۴	حضرت شیخ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ	۹۳
	۵	حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ	۹۴
	۶	حضرت شاہ پیر کریم عطا سلونی رحمۃ اللہ علیہ	۹۵
	۷	حضرت شیخ ہُبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ	۹۶
	۹	حضرت شاہ غلام باب اللہ رحمۃ اللہ علیہ	۹۷
	۱۲	حضرت شاہ عبد القدوس قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۹۸
	۱۸	حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ	۹۹
		حضرت مولانا حیدر علی قلندر کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۰
	۲۹	حضرت سید شاہ نجات اللہ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۱
		حضرت شاہ عبد الغفور خورجوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۲

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر سلسلہ
ماہ ذیقعدہ الحرام	یکم	حضرت منصب علی شاہ کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۳
	۹	حضرت شہنشاہ شیخ نور الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۴
		حضرت شیخ محمد قطب قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۵
	۱۱	حضرت سید نور محمد بداؤنی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۶
	۱۹	حضرت شاہ غلام حسن رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۷
	۲۱	حضرت مولوی مراد اللہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۸
	۲۵	حضرت شاہ عبد السلام قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۹
ماہ ذی الحجہ الحرام	۸	حضرت مخدوم شیخ سعدی کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۰
	۱۰	حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان بخاری رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۱
	۱۵	حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۲
	۱۷	حضرت شاہ باسط علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۳
	۲۰	حضرت شاہ عبد اللہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۴
	۲۲	حضرت شاہ اللہ دی احمد قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۵
	۲۴	حضرت سید نجم الدین غوث الدہر رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۶
	۲۷	حضرت شیخ عبد الحکیم موہانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۷

الحمد للہ کہ کتاب عمدۃ الصحائف فی حال اہل الکشف والمعارف تاریخ یکم ماہ رجب المرجب ۱۳۱۱ ہجری علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مطبع انوار احمدی واقع الہ آباد میں طبع ہو کر مطبوع طبائع اہل الحال ہوئی

تقریظ

رقم زدہ کلک براعت سلک جناب کرامت انتساب مظہر حقائق عرفان مصدر دقائق القان جامع ملکات السنیہ حاوی کمالات قدسیہ روشن ضمیر تراز شمس والقمر حضرت مولینا آخوند حافظ محمد عمر صاحب قادری دہلوی ادام اللہ تعالی بالافاضۃ والارشاد

ہو العزیز الکریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا اما بعد سراپا عصیان سراسر قصور خاکپاے انام ہیچمیرز ہیچدان احقر محمد عمر الملقب بشاد سراج الحق عفی عنہ ملتمس ہے کہ بے شائبہ ریب اذکار اولیاء کبار بطغراے عند ذکر الاخیار تنزل الرحمۃ موجب نزول رحمت حق ہین و بے شائبہ و شک و شبہہ کا عیان کردگار باعث تزکیہ نفوس و تصفیہ قلوب بے ریا ہین پس لاشک جو کتب و رسائل تذکرہ مقبولان ایزد متعال مین تصنیف ہوکر شائع ہوئین وہ جملہ تصانیف انکے کمالات فیض سمات کا ایک شمہ و یا حصہ بے نہایات کا ایک نمونہ ہے انکے بعد مفہوم مضمون رفعت مشحون اولیاے تحت قبائی لا یعرفہم غیری خوارق کریمہ و بوارق عظیمہ کے بیان سے زبان ناطقہ لال ہے و قلم براعت رقم اگر اسکے تکمیل کا دم بھرے تو کیا مجال ہے مگر بمقتضاے صدق انتماے ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ بقدر زرات ہیچمیرز واقعات واقعیہ کے بیان

مین صفحات قرطاس پر کئے جائین وہ سبب حصول برکات
عمیمہ و وصول فیوضات نامتناہیہ ہین الحمد للہ کہ ان ایام فیض التیام
برکت الضمام مین کتاب مستطاب عمدۃ الصحائف حالات سلسلہ عالیہ
قادریہ برکاتیہ مین مصنفہ صاحب صدق وصفا معدن محبت و وفامتانت
شعار رزانت دثار مرید و دست گرفتہ حضور پر نور غنیۂ طالبین شریعت
وطریقت منیۂ سالکین حقیقت و معرفت سیاح صحارے تجرید
سباح بحار تفرید چراغ کعبہ ایمان سراج اوج ایقان مظہر تجلیات
احد الصمد جدی و مرشدی حضرت مولانا حافظ شاہ محمد عبد العزیز الملقب
بشاہ مقبول احمد قادری دہلوی قدس اللہ سرہ اعنی مولوی محمد عبد الکریم
صاحب سلمہ وزیدت عظمتہ کے جو بعنوان نفیس و بیان سلیس خاطر
ہنس سے لکھے گئے ہین بلا مبالغہ واقعات واقعیہ کا اظہار مضامین کا
اختصار عبارت کی خوبی اداے مطلب کی خوش اسلوبی مولوی
صاحب کی کمال لیاقت پر دال ہے سبحان اللہ و بحمدہ اس زمانہ
مین بزرگان دین کے حالات موافق رسم و رواج زمانہ کے زبان
اردو مین سنانا بہولون بہٹکون کو راستہ بتانا ہے اور فی الحقیقت ایسے
وقت صعب مین اگر اہل علم و ارباب کمال بزرگان ماضی و حال کے
نام کو زندہ رکہنا چاہین تو انکی سوانح عمری کو لباس اردو مین
جلوہ دین تا ہر شخص اسکے شرف مطالعہ سے آراستہ ہوکر و عقاید
ضعیفہ سے محفوظ رہکر راہ راست سے بہرہ اندوز ہو مولوی صاحب

نے اس خلوص دل سے کتاب لکھی ہے کہ دیکھنے سے آنکھونکو نور اور
دل محزون کو سرور حاصل ہوتا ہے ہر حکایت بحوالہ کتاب و ہر نکتہ و کلمہ
شطحیہ منقول سے ایسا مطابق ہے کہ اہل مذاق اسکے ادراک معانی سے
بہرہ یاب ہونگے اور اہل شقاق اپنے نقص فہم سے بدیدہ حسرت آب
رہینگے فجزاہ اللہ عنا خیر الجزاء و عن سائر الطالبین راقم آثم نے اس کتاب
کو من اولہ الی آخر مطالعہ کیا مضامین مسطورہ کو بمطابقت کتاب صحیح
و درست پایا مگر جسقدر مولوی صاحب موصوف نے نسبت محبیہ ناچیز
کے تذییب رقم فرمایا ہے وہ محض اونکا حسن ظن ہے ورنہ بجز افضال
الٰہی و کرم حضرت رسالت پناہی و عنایت حضور مرشدی و مولائی کے
اور کچھ ذریعہ نجات و وسیلہ مغفرت محبیہ ناچیز کا نظر نہین آتا اللہ تعالیٰ اونکا
حسن ظن صحیح کرے و جملہ مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کی مغفرت
فرماوے آمین ثم آمین۔ فقط راقم آثم نامہ سیاہ احقر محمد عمر الملقب
بشاہ سراج الحق عفی عنہ تحریر تاریخ ۱۴ ماہ جمادی الثانی روز جمعہ ۱۳۱۴ھ

تقریظ فروریختہ کلک گہرسلک جناب مولوی شاہ محمد حسین
صاحب محب للہی الہ آبادی زیدت معالیہ لورک فی ایامہ و لیالیہ

لے درد تو راحت دل ما داغ تو چراغ محفل ما

یارب وہ صورتین کہان ہین جنکا دیدار تیرے دید کا نمونہ۔ جنکی ذات تیری
صفات کا پرتو۔ جسکا فعل تیری قدرت کا کرشمہ تھا۔ جنکا لطف تیری عنایت کی
شان۔ جنکے کرم مین تیری بندہ نوازی کی آن۔ وہ دنیا و ما فیہا سے الگ جین سے

قبر مین سوتے ہین ہم اونکے دیکھنے کو ترستے ہین اونکے درد دوری مین تپتے ہین
خدایا تیری ثنا اور ہماری زبان تیری عنایت کی قربان - کس کس انداز سے
تیری کرم گستری - کن کن طریقون سے تیری بندہ پروری ہی - آنکھین نہین
ورنہ بود کے ہر نمود مین تیری جلوہ گری ہے - رویت کے طالب کو لن ترانی ایک
حجاب تہا - ورنہ کون سائل اور کون مجیب اور کسکا جواب تہا دیدہ بصیرت کور ہی - ورنہ نمایش
کے ہر رنگ مین اوسیکا ظہور ہی اگر اس میخانہ کی مے پی نہین تو خیر اونہین کو دیکھئے
جو اس بادہ کے مخمور - اسکی نشا مین چور تھے اگر دنیا کے جھگڑون سے دوری نہین
قسمت مین اونکی حضوری نہین تو ذرا کان لگا کر اونکی حکایتین سنئے - اونکے
احوال کی کتابین دیکھئے اسوقت پیش نظر میرے ایک کتاب ہی جسکا ہر حرف
انتخاب ہے - ہر ہر جملہ مثل مین لاجواب ہی - خاصان حق کی تاریخی واقعات
اہل اللہ کے حکایات ہین - کتاب نہین معرفت کا ایک میخانہ پر جوش - صاحب
ذوق اید ہر جرعہ پیا اور دہر مدہوش - عبارت دلاویز - الفاظ حیرت انگیز - مضامین
عبرت خیز - طرز ادا سب سے جدا - فصاحت و بلاغت جسپر فدا - عبرت لینے
والی نگاہون کے لئے مرشد کامل - یقیناً یہ کتاب اپنے نام کی طرح
عمدۃ الصحائف ہے - ناظرین کے لئے بہترین تحائف ہے - کیونکر ہو آخر
مصنف اسکے کون ہین جناب عمدۃ الاطباب - فہم و دانش مین انتخاب
اولی الالباب - ورع مین فرد تقوے مین یکتا - تحقیق مین بے مثل
تدقیق مین بے ہمتا - منظہر اخلاق عمیم مولوی عبدالکریم جزاہ اللہ خیر الجزاء

صحت نامہ کتاب عمدۃ الصحائف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	تباہی	پناہی	۸	۱۰	عاقبت	عاقبت فقیر
؍؍	۶	اَسْئَلُکَ	۰	۹	۱۰	اوسکی	اوسکے
؍؍	۷	کے	کی	۱۱	۸		———
؍؍	۸	بیعت	بمعیت	۱۲	۱۹	دونون نزدیک	دور و نزدیک
؍؍	۱۳	؍؍	بارہ سوباکو بجری	۱۳	۱۹	اوسکی	اوسکے
۳	۱۰	کور	ماثور	۱۴	۳	دنیا	دینا
۳	۲	والا کی	والا کے	۱۵	۵	یاقیون	یاقیون
۷	۸		———	۱۸	۱۳	علیہ اصلوۃ	علیہ الصلوۃ
؍؍	۱۴		———	۲۰	۵	بن فرار	بن نزار
؍؍	۱۶		———	؍؍	۱۸	رکھتی تھی	رکھتی رہی
؍؍	۱۸		———	۲۴	۱۲	اور وسیوقت	اور اوسیوقت
۸	۱		———	۲۸	۴	لغما	لغما ہی
؍؍	۳		———	۳۵	۱۲	کمٹ گئی	کٹ گئی
؍؍	۵		———	۳۸	۱۵	ہوئی	ہو ئی
؍؍	۷		———	۴۱	۱۱	ربیعہ	زمعہ
	۹		———	؍؍	۹	ربیب	زینب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱	۱۳	"	سنہ چار	۵۱	۱۹	"	سنہ چالیس ہجری
۴۲	۱	"	سنہ چون	۵۲	۸	"	سنہ چالیس ہجری
"	۲	"	سنہ اٹھاون	۵۳	۱	"	سنہ تین ہجری
"	۳	"	سنہ پینتالیس	۵۶	۲	"	سنہ چار ہجری
"	"	"	سنہ انسٹھ	۵۹	۳	"	سنہ ساٹھ ہجری
"	۴	"	سنہ بیس	۶۱	۹	"	سنہ ساٹھ ہجری
"	۵	"	سنہ چوالیس	"	۱۴	کہ و نیہ	کہ وہ دنیہ
"	"	"	سنہ اکیاون	"	۱۵	"	سنہ ساٹھ
"	۶	"	سنہ باون	۶۳	۱۵	عمر بن سعد	عمرو بن سعد
۴۳	۱۳	اپنے	اپنی	۶۴	۵	"	سنہ اکسٹھ ہجری
۴۴	۱۵	"	سنہ تیرہ	"	۴	جب حضرت	جب آپ کے پدر حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما باقی رہ گئے تب
۴۵	۱۵	اپنے	اپنی	۶۵	۳	"	سنہ اکسٹھ ہجری
۴۶	۱۱	"	سنہ تیئیس ۲۳	۶۸	۷	"	سنہ چار ہجری
"	۱۶		———	"	۱۹	وجہ سے ہے	وجہ یہ ہے
۴۸	۷	"	سنہ پینتیس ۳۵	۷۳	۱۶	"	سنہ اڑتیس ہجری
۴۹	۱۷		———	۷۴	۱۴	خدا کے	خدا کی
"	۱۹	حضرت نے	حضرت اسد اللہ الغالب نے	۷۷	۱۰	"	سنہ پچانوے ہجری
۷۷	۱۹	"	سنہ ستانوے ہجری	۹۳	۹	"	سنہ دو سو اکتیس ہجری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۱۶	"	سنہ ایکسو چودہ ہجری	"	۱۳	"	سنہ دوسو ساٹھ ہجری
۸۰	۱۲	"	سنہ اسّی ہجری	۹۵	۱	"	سنہ دوسو اٹھاون ہجری
۸۲	۵	معولی	موالی .	۹۶	۱	"	سنہ دوسو چھیاسٹھ ہجری
۸۳	۱۲	"	سنہ ایکسو اڑتالیس ہجری	"	۱۱	"	سنہ دوسو چھیاسٹھ ہجری
۸۴	۱۰	"	سنہ ایکسو اٹھائیس ہجری	۹۷	۱	"	———
۸۵	۱۱	"	سنہ ایکسو تراسی ہجری	"	۵	اوراگروہ	اور گروہ
۸۶	۱۰	"	سنہ ایکسو ترپن ہجری	۹۸	۱۸	بات لکھتا	بات کہتا
"	۱۸	سنتے	سنتی	۱۰۱	۱	"	سنہ دوسو ہجری
۸۷	۳	ایک سے نے	ایک شخص نے	۱۰۶	۶	"	سنہ دوسو پچاس ہجری
"	۴	آپکی	آپ	۱۰۷	۲	طیقوریون	طیفوریون
۸۸	۲	دی احتشام	ذی احتشام	۱۱۱	۷	اورچا	اور رچا
۹۱	۱۸	"	سنہ دوسو تین ہجری	"	۱۷	روزہ کھتے تھے	روزہ رکھتے تھے
۹۲	۱۰	"	سنہ ایکسو پچانوے ہجری	۱۱۲	۳	حرقۃ	حرقۃ بمعنی سوزش و نقط از تحت عبارت حاشیہ کے
"	۱۰	"	سنہ دوسو بیس ہجری	"	۵	تمہاسے	تمہارے
۹۳	۱۱	"	سنہ دوسو بارہ ہجری	۱۱۷	۶	حج نہین تھا	حج بہین تھا
"	۱۸	"	سنہ دوسو چون ہجری	۱۲۰	۴	اُسکو ہوا ہلاتی	اوسکو ہلاتی
۱۲۲	۳	"	سنہ دوسو ستانوے ہجری	۱۵۰	۱	بہی کا	کا بہی
۱۲۶	۱	اور آپ	آپ	۰۵۹	۱۹	کتاب السلول	کتاب سیف المسلول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۶	۷	کلام انکے	کلام آپ کی	۱۶۲	۳	حبہ	جبہ
″	۱۴	چاہتا ہون	جاتا ہون	″	۱۹	ابو العباس حضرت	ابو العباس خضر
۱۲۸	۱	نیز سے	بتر سے	۱۶۳	۱۹	انتہا	انتہا ہوئی
۱۳۰	حاشیہ	جمع بمعنی	جمع ہول بمعنی	۱۶۴	۱	ہوا شیخ	شیخ
۱۳۵	۹	″	سنہ تین سو چونتیس ہجری	۱۷۰	۱۷	بطام	بسطام
″	۱۲	ستر برس	ستہتر برس	۱۷۱	۴	سنہ ۲۲۳	سنہ ۶۲۳
۱۳۶	۵	″	سنہ چار سو چھبیس ہجری	″	″	″	سنہ پانسو پچانوے ہجری
″	۱۳	″	سنہ چار سو سینتالیس ہجری	″	۱۴	صالح نفر	صالح نصر
۱۳۷	۳	عادات خوارق	خوارق	۱۷۴	۵	″	سنہ سات سو تینتالیس ہجری
۱۳۸	۲	″	سنہ پانسو تیرہ ہجری	″	۱۲	″	سنہ سات سو اکاسی ہجری
″	۹	حضرت حسین	حضرت امام حسین	۱۷۵	۲	″	سنہ آٹھ سو ترپن ہجری
″	۱۴	عبد اللہ موسی	عبد اللہ بن موسی	″	۶	یہ استدعار	یہ استدعار
۱۴۱	۵	″	سنہ چار سو اکہتر ہجری	۱۷۶	۳	لیا گیا	کہا گیا
″	۷	″	سنہ چار سو ستر ہجری	″	۱۴	سبہون سے	سبھون سے
″	۱۶	″	سنہ پانسو گیارہ ہجری	″	۱۵	ہوتا ہے	ہوتا ہے
۱۴۲	۱۵	سب خدمات	سب صاحب خدمات	″	۱۶	″	″
۱۴۴	۴	تھے	تھی	۱۷۸	۲ حاشیہ	روایت	رویت
″	۱۹	عرفہ کے دن عرفہ کے دن	عرفہ کے دن	۱۷۹	۱۶	زیانت	زیارت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۰	۵	ہ	سنہ نوسو اکیس ہجری	۲۴۲	۱۲	تنوبریتی	تنوبرستے
۱۸۲	۱۶	سلطان سنہ ۹۲۰ھ	سلطان سکندر سنہ نوسو بیس	۲۴۶	۱۲	راقرب	راا قرب
				″	۱۶	قاشیین	قالہ نشین
۱۸۳	۱۴	مولانا قادری	مولانا قارسی	۲۵۱	۱۵	ربیع الاول	ربیع الاول کو
۱۸۶	۱۱	ہردو عالم	ہردو علم	۲۵۷	۵	تاقیامت	تاقیام قیامت
۱۸۸	۱۹	خاطر سے وطن مین	خاطر سے انکی وطن مین	۲۶۷	۹	پیشتر	بیشتر
۱۹۲	۱۳	ہوئے ہوئے	ہوئے	″	۱۷	تصرفات تجرد	تصرفات وتجرد
۱۹۳	۱	مصارف	ومصارف	۲۶۸	۱۵	اقدس	اقدس کے
۱۹۸	۱۹	تقرب	تقریر	۲۷۲	۱۰	کہ بعذر	کہ مین بعذر
۲۰۰	۱	آپنے	اپنی	۲۹۲	۱۲	وامراتب	ومراتب
″	۱۵	حین حیات مین	حین حیات	۳۰۰	۴	اقدس قدس سرہ	اقدس قدس سرہ
۲۰۱	۵	اسیطرح سے حاضر	اسیطرح سے بعد وہ مہینہ خواہ مین مہینے کے پہر وطن سے حاضر	۳۰۲	۷	گگا سہو	کا سہو
۲۰۳	۴	مشرف ہوا اور	مشرف ہوا اور	۳۰۵	۱۴	بروزر	بزور
۲۱۱	۱۶	خان کو	خان کوکا	۳۰۶	۱۱	اخہر کا	اظہر کا
۲۱۵	۱۲	بیہوشی طاری	بیہوشی کا طاری	″	۳	قدس قدس سرہ	اقدس قدس سرہ
۲۱۸	۴	معرفت ایمان	معرفت ایمان	۳۱۳	۱۲	ہوجاے	ہوجاتے
۲۱۹	۴	آٹھ سو نواسی ہجری	آٹھ سو کے ہجری	″	۱۸	آپنے	اپنی
۲۳۶	۶	مرج البحرین	مرج البحرین فضائل	۳۱۴	۴	بیغات	بیغامات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۸	۱۸	خلافت یادیگر	خلافت یادیگر	۴۲۱	۲	نسبت کچھ عطا فرمایا کرتے ہین	نسبت کچھ عطا فرمایا [illegible] و عطا فرمایا کرتے ہین
۲۴۰	۱۸	اچھے میان	باچھے میہان	۴۲۴	۱۳	بدر الاسلام	بدر اسلام
۳۳۰	۱	عقلیہ ونقلیہ	عقلیہ ونقلیہ				
۳۳۸	۹	جس مین	جس شخص مین				
۳۴۶	۱۶	ستار الغیوب	ستار العیوب				
۳۵۰	۱	عجز وآن	عجز آن				
۳۵۸	۱۲	تحت ماہ ربیع الثانی مین ۴ سید محی الدین	تحت ماہ ربیع الاول مین ۴ سید محی الدین ابی النصر				
۳۶۰	۳	۱۸	۲۸				
۳۶۱	۱۸	۲۰۱	۱۰۱				
۳۶۲	۳ و ۴	مابین ۹ و ۱۱ کے لکیر	خانہ ۹ کے نیچے جو خانہ خالی ہے وہ بھی ۹ کا خانہ ہے لکیر درمیانی غلط ہے				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح

[اطـ]ـلاع عام

یہہ کتاب مسمی بہ عمدۃ الصحائف فی حال اہل الکشف و الـ[illegible]
درج رجسٹر گورنمنٹ ہوچکی - صرف پانسو جلد اس کتاب
کی مطبع انوار احمدی واقع الہ آباد میں خود مؤلف نے طبع کرایا
ہے اور اسوقت تک تمام حقوق تالیف کے محفوظ ہیں - کوئی صاحب
اہل مطابع بدون اجازت تحریری مؤلف کے قصد طبع
نکرین ورنہ بعوض نفع کے نقصان اوٹھاینگے

ناظرین کی خدمت میں التماس

اس کتاب مین جہان کہین وقت طبع کے سہواً غلطی ہو گئی ہے اوسکا
صحت نامہ آخر کتاب مین منسلک ہے - لہذا گزارش ہے
کہ پہلے کتاب کو مطابق صحت نامہ کے تصحیح فرما لیجیے بعدہ مطالعہ فرمائیے فقط

المشتہر

بندۂ اثیم محمد عبد الکریم عفا اللہ عنہ ساکن قصبہ محمد آباد عرف نارا پرگنہ کرا
ضلع الہ آباد وارد حال و وکیل منصفی ضلع [illegible] مؤلف کتاب ہذا

دفعہ اول ۵۰۰ جلد قیمت فی جلد [illegible] علاوہ محصول